نام کتاب (۱۴۱۲)

۲۴۹

نام مالک، کتاب [ام جھرل]

پورا پتہ

میاں غلام رسول جلدساز افضل بک ڈپو جڑانوالہ

سب سوہنیاں دی سرتاج اصلی تے وڈی سوہنی

دفتر حال   مخزن لازوال   بیت المال

سوہنی مہینوال

نوترمیم   مکمل   باتصویر

من تصنیف

دائم اقبال صاحب دائم قادری ساکن وآسونزد منڈی بہاؤالدین

گجرات پنجاب

بغیر مہر کتاب مسروقہ   حسب فرمائش   تصور ہوگی

مالکان حجازی پریس و حجازی کتبخانہ بیرون موری گیٹ لاہور

(قیمت صرف۔ دو روپے ۲)(علاوہ محصولڈاک)

سب سوہنیاں دی سرتاج سوہنی

دفتر حال — مخزن لازوال — بیت المال

سوہنی مہینوال

نویں میم

باتصویر مکمل

من تصنیف

جناب دائم اقبال صاحب دائم قادری ساکن واسو نزد منڈی بہاؤالدین گجرات پنجاب

حسب فرمائش

مالکان حجازی پریس و حجازی کتب خانہ بیرون موری گیٹ لاہور

(قیمت ...... دو روپے علاوہ محصول ڈاک

حجازی پریس لاہور بیرون موری گیٹ میں باہتمام حافظ محمد اسمٰعیل پرنٹر چھپ کر شائع ہوئی۔

۷۸۶

آوازِ مصنّف

پکڑی قلم کتاباں لکھیاں تیر لگا جد غم دا
لکھیا قصہ مرزا صاحباں[1] ابراہیم[2] ادھمؒ دا

یوسف[3] اتے زلیخاؑ والے حال سنائے سارے
سوہنی تے مہینوال[4] مغل دے لکھے عشق نظارے

کمل[5] پوش سوانحعمری پاک نبیؐ سرور دی
انشاء اللہ پڑھیاں سنیاں جاوے میل اندر دی

رمز فقر دی شاہی[6] منزل نویں کتاب بنائی
اگے کسے نہ لکھی اگوں ہور نہ لکھسی کائی

وچہ لاہور موری دروازے پہنتوس نام دھیا کے
چھویں کتاباں ہدیہ لے کے جمع کر دتیاں جا کے

مولوی عبد القادر حافظ اسماعیل پیارے
حق خرید لئو نے شوقوں میرے کولوں سارے

صدق ایمان دیانت والے دوویں سکے بھائی
وچہ لاہور موری دروازے بیٹھے دھوم مچائی!

جیہڑا باجھ حجازی والیاں ہتھ تصنیفاں پاوے
روسی آقانوں شکنجے نالے دوزخ جاوے

میریاں تصنیفاں دا ہووے شوق جنہاں نوں پیارے
خاص حجازی کتب خانے تھیں آن خرید ن سارے

قرآن شریف کتاباں قصے ملسن بار عایت!
اینہاں حجازی والیاں اُتے رب دی سدا عنایت!

دائم اقبال قادری

مُقدمۃ الکتاب ہٰذا

از جناب حضرت سید پیر انور امیر صاحب گیلانی سجادہ نشین دربار میراں سبحانی

بھیرہ شریف

حمدِ ذوالجلال بے انتہا و بے مثال شاہ جاہ جلال نورِ اعلیٰ نور کمال الکمال لایزال صانع صنعت شش جہات کردگار ربِ المشرقین والمغربین خالق اللیل والنہار ہزار بار در اقدس معلیٰ پر سر بسجدہ ہوں۔

کہ جس نے اپنے پیارے محبوب عربی شاہ دوجہاں میر حجاز شفیع المذنبین خاتم النبیین قبلہ کونین و قربِ قاب قوسین واو ادنیٰ صاحب معراج دُرة التاج بفرمان ایزدی بقرآن سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام) پاک جناب محمد احمد مصطفےٰ و مجتبیٰ زینت دو عالم سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ کو اپنے نور سے منور کر کے عالم وجود میں جلوہ گر فرمایا۔ اسی نور سے تمام عالم کو آراستہ و پیراستہ کیا خود آنجناب کی حدیث شریف بعینہٖ شاہد ہے اَوّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اور لولاک لما خلقت الافلاک ارشاد ہوا ذات سے ہم ذات واصل ہوئے۔ اور عشق محبت کا سلسلہ بندھا چونکہ سید وارث شاہ صاحب عارف ربانی مصنف ہیر رانجھا کا بھی ارشاد ہے ؎

پہلے آپ ہی رب نوں عشق ہویا معشوق ہے نبی رسول میاں!

نیز بقول جامی رحمۃ اللہ علیہ۔ عشق اول در دلِ معشوق پیدا مے شود گر نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا مے شود

ایک گروہ اسلامیہ تو اس بات کے برخلاف ہے اور ایک گروہ صوفیائے کرام کا قائل ہے خیر اس تکرار کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو نہایت ہی شان عطا فرمایا۔ اور لقد کرمنا بنی آدم کے خطاب سے مشرف کیا۔ اور احسن تقویم کے پھول برسائے؟

اگر حضرت انسان اپنی اصلیت کو بغور تفکر میں لائے تو معمہ عرفان باری سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے بعینہٖ ثبوت آگیا۔ فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنی نفس کو پہچاننے سے خدا کی پہچان ہو سکتی ہے۔ مگر نفس کو پہچاننا از حد دشوار ہے۔ اول تو اس طرف شاذو نادر کسی بشر کا خیال ہو مگر ناممکن ؎ (نہ محفل نہ مینا نہ ساغر نہ ساقی)

قلیل ہیں ایسے دیوانے ۔ اِلَّا قَلِیلًا ۔ ؟

حضرت انسان اس جہان فانی میں آکر بوقلموں لذتوں پر فریفتہ وشیفتہ ہو بیٹھا اور طائر قدسی باغ کہن کو بھول گیا دام حرص وہوس میں جکڑا گیا اور سب اسکی نہانی طاقتیں گم گشتہ ہوئیں مگر حسن فانی نے اس کا دل ضبط کر لیا اور مارا مارا پھرتا ہے اب اسکو لاریب فیہ والی مقدس کتاب میں امر الٰہی صادر ہو چکا ہے کہ اپنی اصلیت کو پہنچنے اور قفس فانی سے آزاد ہو کر دوام شادمانی کا حقدار ہو جائے ۔ مگر اس منزل میں اس کو کامل راہنما کی اشد ضرورت ہے بموجب ارشاد باری يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ۔ ہزار سال کی بے ریا عبادت سے حضور اولیا بہتر ہے خدا کے دوستوں کی دوستی خدا کا دوست بنا دیتی ہے کیونکہ عاشقوں کی بزم پُر سوز سے عشق کی آگ دلوں میں شعلہ زن ہوتی ہے ۔ واہ سبحان اللہ! عشق کیا ہی بے مثال ذات ہے۔ سب فریب وفسوں کو جلا کر بے مثال کر دیتا ہے اَلْعِشْقُ نَارٌ يُحْرِقُ مَا سِوَى اللّٰه ۔ اس عشق کی بدولت ہی ابراہیم وادہم جیسے بادشاہ گلیم پوش ہوئے اور ظاہری ناموس کے سر پر خاک ڈالکر دیوانہ ومستانہ ہو گئے ۔

ایک رسن دار پر یار کو ملے کسی کی کھال اتاری گئی ۔ اسی کی بدولت نواسہ رسول الثقلین تشنہ لب میدان کربلا میں شہید ہوئے اور آب کی جگہ جام ہلاہل نوش فرمایا ؎ مرحبا اے عاشقاں صد مرحبا ۔ حضرت مولانا روم رح اس کی شان میں اس طرح خامہ فرسائی کرتے ہوئے مشرف من اللہ ومن الشمس ہو رہے ہیں ؎

شاد باش اے عشق سودائے ما ٭ اے طبیب جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت وناموس ما ٭ اے تو افلاطون وجالینوس ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد ٭ کوہ در رقص آمد وچالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا ٭ طور مست وخر موسیٰ صعقا
ہر کرا جامہ ز عشق چاک شد ٭ او ز حرص وعیب کلی پاک شد

باعث عشق ہی عارفوں فقیروں شاعروں نے اور ونکی داستانوں میں گھر گھر کے قصے سنائے اپنے اپنے دلی جذبات پردہ پوش کر کے یوسف زلیخا لیلیٰ مجنوں ۔ شیریں فرہاد ۔ ہیر رانجھا ۔ سوہنی مہینوال وغیرہ وغیرہ میں فرمائے بقول مولانا روم ؎ خوش تر آں باشد کہ سر دلبراں ۔ گفتہ آید در حدیث دیگراں ! بندہ عرض کرتا ہے کہ کتاب ہذا بیت اللال عرف "سوہنی مہینوال" کے قارئین کو چاہیئے کہ مصنف کے مدعا کو مد نظر رکھکر پڑھیں یا نیں الیسا نہ ہو ؎ دیکھا تھا جو خواب تھا اور جو سنا افسانہ تھا ۔

"انور امیر گیلانی"

تعارف مصنّف کتاب ہذا

جملہ صاحبان صوفیائے کرام و عاشقان مجاز و حقیقت کی خدمت میں دست بستہ عرض گذار ہوں کہ کتاب ہذا بالکل جدید نرالی طرز میں منظر پیش نظر ہے۔ جسکے مصنف میاں دائیم اقبال صاحب ہیں اُنکے چیدہ چیدہ حالات زندگی قلمبند کرتا ہوں پیدائیش ۱۹۰۹ء عیسوی میں موضع واسو متصل منڈی بہاؤالدین میں ظہور پذیر ہوئی۔ حالت طفلی میں والدین نے سپرد استاد مکتب کیا ماسٹر احمدین[1] صاحب مدرس اسلامیہ سکول صوفی پورہ منڈی بہاؤالدین کے پاس تعلیم حاصل کی۔ مگر دوران مکتب میں بھی طبیعت عاشقانہ و فقیرانہ تھی۔ شعر و سخن پہ بیحد مائل تھے۔ خیر تعلیم و تربیت سے فارغ ہوتے ہی کسی کافر کی ترچھی نگاہ سے ایسے گھائل ہوئے کہ عقل و ہوش کا سفینہ بحر عشق میں ایسا ڈوبا کہ جس کا نکلنا حشر تک دشوار ہے۔ مانند قیس عربی دست و صحرا میں برسوں خاک اڑائی نامحرموں نے کئی ایک باتیں بنائیں محرم رازوں نے تو آمین آمین پکارا۔ خدا اچھا جانتا ہے حضرت خضر علیہ السلام کے کشتی توڑنے اور لڑکے کے قتل میں جو سربستہ راز تھے حضرت کلیم اللہ بھی نہ سمجھ سکے۔

القصہ جب موصوف کی حالت دن بدن خستہ ہونے لگی تو افتاں و خیزاں بندگان خدا کے دروازے پر دستک دینا شروع کیا جیسے حضرت میاں محمدؒ صاحب مصنف سیف الملوک نے ارشاد فرمایا ہے ؎

کیہڑا آوے آن لگاوے مرہم سینے چاکاں ‎ ‎ ‎ کوئی نہ سُندا کوک محمد باجھوں مرداں پاکاں

ایک دن فرشتہ قدرت نے اُٹھا کر سیدھا موضع جھلانہ میں حضرت بابا **اللہ میاں** صاحب کے قدموں پر گرایا۔ تو رو کر عرض کی اور یہ شعر پڑھا ؎ شنیدم کہ در روز امید و بیم ✦ بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم۔ جناب نے فرمایا بیٹا خیر خدا کا فضل دافع البلاء ہے اور وہ ضرور ہر رنج و سختی میں کرم نوازی فرمائیگا جناب کے ان الفاظ میں تقدیر کا زور تھا۔ میاں موصوف کے دل کو کچھ اور ہی لذت حاصل ہوئی اور پاکباز کی پاک نگاہ نے اپنا رنگ دکھایا۔ جو روز حشر تک درخشندہ و تابندہ رہیگا۔ تب یہ کتاب دفتر حال عرف "سوہنی مہینوال" باجازت جناب بابا صاحب لکھا اور یہ کتاب ۱۳۵۳ھ ہجری مقدس کو بفضل الٰہی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ آپکی کلام سراپا عشق و معرفت و راز و نکات سے لبریز ہے۔ کلام خود شاہد ہے۔

بقول سعدی شیرازی ؎ "مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

شعر و شاعری اور طبیعت کا انداز ذیل کے اشعار سے خود بخود معلوم ہو جائیگا کہ مُلک پنجاب کے مشہور اور بادشاہ

[1] یہ جالندہر کے تھے۔

شعراء یعنے - وارث شاہ - احمد یار و میاں محمد صاحب جو اپنی اپنی طبیعت کا جوہر یوں ظاہر کرتے ہیں؟

وارث شاہ صاحب ؎ ہور شاعراں چکیاں جھوتیاں نے غلہ پیسا وچہ خراس دے ہیں"

میاں احمد یار صاحب جنب ؎ قلم میری ہے تیز چلیندی جویں نوکند وچھیڑے

میاں محمد صاحب کا جوش طبیعت غور فرمایئے ؎ کلک میری ہے ہرن ختن دا رلن نہ دے وچھیڑے

دیکھو یہ تینوں صاحب ملک شاعری پر اپنا اپنا سکہ کیسے جمائے جا رہے ہیں۔ اب ذرا ناظرین کے پیش اس خستہ دل شاعر کا کلام شاعران مذکورہ بالا کے مقابلہ قلم میں ملاحظہ ہو۔ آپ اپنی کلام **شاہی منزل** المعروف شاہزادہ مراد و نور اقبال میں اس طرح فرماتے ہیں ؎

سخن وری دے ماہر جگ پر ہو ہو گئے نرالے
دس دس گئے قلم دیاں چالاں رو و دردا‌ں والے

وارث شاہ ہیرے دے قصے ظاہر لکھ وکھایاں
دوجے شاعر چکیاں والے اساں خراس چلایاں

احمد یار مرالے والا نازوں بول سناندا
قلم میری نوکند وچھیڑا تر کھا بھجدا جاندا

میاں محمد بخش حضوری سہرا دیس کھڑی دا
ہرن ختن دا کہے قلم نوں واقف رمز بڑی دا

بیشک اوہناں مرداں پاکاں کسر نہ چھڈی کائی
مرشد تار گئے نے اوہناں ظاہر وچہ خدائی

بن چن باغ سخن دے وچوں لے گئے پھل چنبیلی
دائم وقت آیا ہن میرا اکو اللہ بیلی

مجھ کمزور بیچارے تاہیں اٹکل ناہیں گلدی
ہرگز نظر صاحب دی باہجوں میری قلم نہ چلدی

بابا اللہ میاں قلندر اچیاں شاناں والا
جسدی نظروں قلم میری نوں ملے خطاب نرالا

ایہ دلبر دیاں صفتاں لکھے ہرن گھوڑے کی کردے
ایہ قیدی وچہ دام زلف دے اوہ آوارہ چردے

میری قلم نسیم بہشتی عرشوں وگ وگ چلدی
شام ایران صحرا ہر بن وچہ جائے جھلدی جھلدی

جے ان کے تاں اک پل اندر گرمیوں جگ جلاوے
چلے حدوں دماغاں اندر وحدت بو دھماوے

گل سجندی اندر آکے نہیں اُتاں سر چکدی
مساں مساں رکھ قابو توراں سطر نہیں جھب سکدی

بس قارئین کتاب ہذا سے امید واثق ہے کہ مصنف موصوف کے کلام کی قدر افزائی کریں گے آگے بھی شعراء سلف نے یہ قصہ لکھا۔ مگر ؎ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است فقط (از سید حامد علی شاہ نقوی البخاری سکنہ وڑائچانوالہ ضلع گجرات)

باباجی کے نام

"جس سے مانگا اُسی پہ نثار کیا"

میں اس کتاب کو اپنے پیارے پیرومرشد جناب حضرت بابا اللہ میاں صاحبؒ المعروف بابا میاں خان صاحبؒ کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

دوہاں جہاناں اندر دائم پاواں جلوے نوری
شالہ وچہ دربار سجن دے ہو جاوے منظوری

دائم اقبال قادری

سوہنی

ایس حجازی پریس لاہور وچوں نویں چھپن نکلی وچ بہار سوہنی
جانی یار مہینوال دے نال ملگئی مانے وصل گلزار بہار سوہنی
ڈُبی ہو سوہنی سوہنی تری سوہنی ہوئی شوہ دریا تھیں پار سوہنی
کل اک مرد قلندر تنہا بہکے پیا پڑھدا اسی نال پیار سوہنی
نالے اکھیں تھیں چھم چھم پے کرن آنسو نالے کردا اسی ایہہ گفتار سوہنی
اتوں ہور سوہنی وچوں ہور سوہنی ناہیں سوہنی اہدے ہار سوہنی
سانوں پیر تھیں کدے نہ ہوئے حاصل سوہنے راز دسے اسرار سوہنی
دائم آکھیا آفرین پاکبازا تیری آپنی سوچ وچار سوہنی

کتبہ محمد عباس صدیقی ابن مولوی عبدالمجید مرغوب الرقم الہ آباد پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

مناجات

رب بیسی وکا تعسی اس وچہ شک نہ کائی | آپ آسان کرے جو بلے مشکل ہے کائی

جیکر آپ ہوویں مہربان سائیاں مشکل راہ بلا دے کی مشکل
بستہ کلی قلوب شگفت ہووے اگے باد صبا دے کی مشکل
اک لحظے وچہ مولا مٹا دینے تینوں خرمن خطا دے کی مشکل
غفلت ستیاں نوں سدا جاگدیا کرکے نگہ جگا دے کی مشکل
ہووے کیڈ مشکل سر مشکلاں دے اگے مشکلکشا دے کی مشکل
ظلمات مٹاوے کی مشکل شمع نور جگا دے کی مشکل
تشنہ لب بیکس بے وس تائیں ساقی پونہ پلا دے کی مشکل
جوڑن والیا ٹٹیاں چھٹیاں نوں ٹٹی تار وجا دے کی مشکل
بے زبان نوں میں زبان بخشیں مالک دوسرا دے کی مشکل
لمیں واٹ تے خرچ دی گھاٹ مینوں سائیاں پار پہنچا دے کی مشکل
کونج وچھڑی سنگتوں پھراں روندی سنگت سنگ ملا دے کی مشکل
تے پھراں بلبل قدیم وچھے باغ اندر مولا آس پجا دے کی مشکل
عمر بیت گئی وچہ بدنصیبتاں دے سدھے منہ بنا دے کی مشکل

کشتی بحر طوفان تھیں پار کرنی اگے ناخدا دے کی مشکل
راہوں بھلیاں نوں راہ پا دینا اگے راہنما دے کی مشکل
خیر دامن غریباں دے پا گوہر شاہا گدا دے کی مشکل
پاک ذات حل المشکلات تیری کرکے حل دکھا دے کی مشکل
پر خطا بیمار بدکار تائیں دارو بخش شفا دے کی مشکل
سکے سڑے ہوئے کھیت ویران انہے مینہ برسا دے کی مشکل
یا حیّ یا خالق دم عیسیٰ مردہ گوروں اٹھا دے کی مشکل
اے نسیم شمیم مغموم دلدی ہنی کلی ہسا دے کی مشکل
تیرا نام قدیر کبیر ناصر ویری سڑن وجا دے کی مشکل
صدقہ مصطفےٰ پاونے عاصیاں نوں تینوں خیر عطا دے کی مشکل
قفس نفس صیاد دے ہاں قیدی کرکے کرم اڑا دے کی مشکل
جتاں لکھدویں جنبلیاں دے درشن گل رعنا دے کی مشکل
میری واسطہ ای کریں منظور بولی سچے لول بلا دے کی مشکل

مقطع لکھدیاں آئی ندا عرشوں سنکے مشکل ردیف دی ہو گئی حل
دائم جیہے بدکاراں نوں بخش دینا اگے پاک خدا دے کی مشکل

در مظہر عشق و حکمت جل جلالہٗ

سبحان اللہ لذت عشق والی کائنات دے قلب جمائی ہوئی اے
شاخ شاخ اندر برگ برگ گویا سلرے چمن دے وچہ دھمائی ہوئی اے
فانی تیلیاں خلق کے خالدیاں حسن عشق دی لہر چلائی ہوئی اے
الانسان سری انا سرہ ماہی گھادی بات سمجھائی ہوئی اے
کرسی عرش لوح قلم نے قلم واہی فردوس دی شمع جگائی ہوئی اے
کھلے ہفت اقلیم تعظیم اندر اپر آب دے خاک وچھائی ہوئی اے
گوہر لال صدف سمندری بھی نال امر ہر چیز لگائی ہوئی اے
ربی شان انسان دا نقش خاکی ایسے نقش دی شکل چھپائی ہوئی اے
جس گلنوں ڈھونڈدے ہین عارف کئی پردیاں وچہ لکائی ہوئی اے
خلقت رب دی تخت فنا اُتے آپو اپنی موج بنائی ہوئی اے
کوئی زہد اندر کوئی وہم اندر کسے مستیوں ہوش بھلائی ہوئی اے
کوئی وچہ ندیاں کھوہاں لان غوطے کسے بحر حکمت ٹپائی ہوئی اے
اک کھلاں تے مست خاموش اُتے اکناں کنڈیاں سیج سترائی ہوئی اے
اک جان کے مل گناہ لیندے اکناں حق تے جند وکائی ہوئی اے
اک جسم توں اک وال ہین اکناں ستھری موں منائی ہوئی اے
میں قربان ہاں تیری مصوری توں توں مصوّا حد مکائی ہوئی اے
کوئی جسندے ناز مجاز مائن بیدم ہو کے جند ترسائی ہوئی اے

برنگ حکمت بوٹے وحدت نخل ثمر دے وچہ رچائی ہوئی اے
بھور طوطیاں قمریاں زاد میناں عندلیب نوں لگن لگائی ہوئی اے
کرن موتیاں لکھ تماشیا نمبے پر دے بیٹھ کے تار ہلائی ہوئی اے
اک کن کنوں فیکون ہو وا اوہدے کن تھیں کل خدائی ہوئی اے
پہلے وچہ آدم آدم لہر مارے ہوا امر کنوں حوا مائی ہوئی اے
حور ملک انسان تے جن غولے دیو پری دی شکل سہائی ہوئی اے
برقعہ چاکے جہات وکھالیو سو کثرت وحدتوں راز افشائی ہوئی اے
خلق آدم علیٰ صورتہٖ فیہ من روحی لہرائی ہوئی اے
سچا جو بندہ سنت یا بندہ نبی پاک حدیث فرمائی ہوئی اے
کوئی کسے دے گھر ملنگ ہویا کوئی کسے دے گھر سودائی ہوئی اے
کسے ست سلام اسلام نائیں کسے کفوی گٹھڑی چائی ہوئی اے
کوئی رنگ مجلدی موج مانن کسے وچہ جنگل جھگی پائی ہوئی اے
اکناں نگیاں خاک آلود جامہ اکناں دھو کے شکل بنائی ہوئی اے
اک اپنا رب منا بن ہیں اگے مورتی دھون نوائی ہوئی اے
بسمل نیم اک پئے یتیم تڑفن اکناں ظلم دی تیغ اُٹھائی ہوئی اے
زلفاں وچہ کوئی سامری رکھیوی چشماں وچہ کوئی پری پھائی ہوئی اے
حکمت نال قدیر جلال قادر زنگار نگدی کھیڈ مچائی ہوئی اے

کوئی کسے شے دا کوئی کسے شیدا ہر اک عشق دی شمع جلائی ہوئی اے
منہ تیغ دے تنہاں دی جند دائم ہتھ قلم جنہاندے آئی ہوئی اے

حمد وثنا

تیری صفت اندر صفت خلک میری ہویاں آن حیران خداوندا
حال حال کیتی حالی عقل میرے پیا روح زندان خداوندا
سرخم ہو قلم بیتاب چلی شروع آہ فغان خداوندا
لے گئے وچہ سجود نابود ہویا گویا گم نشان خداوندا
کوئی مار چپیڑ جگا گیا کامل شبیر جوان خداوندا
چڑھیاں آن طغیانیاں بحر ہستی مار وجوش طوفان خداوندا
شوہ حیرتاں دا پیا گجداسی بیڑے ڈولدے جان خداوندا
باہو وانگ گدی باہو میلدے سن ہُو ہُو دسان خداوندا
کفر وچہ اسلام سکون ہویا انقلاب دوران خداوندا
جن و بشر تے ملک غلمان حوراں اُچے سبق پکان خداوندا
عین شین قافوں کافوں کاف تکبر عارف گئے پہچان خداوندا
انا الحق سہی چلیا نکل مونہوں لئی روک زبان خداوندا
ارد گرد ڈٹھے اپنے کئی قاتل گویا حشر میدان خداوندا
چاؤ سن صفات ان بائی پڑھاں حمد رحمان خداوندا
تیری محرمی دا دعوے کرن مشکل بندہ کوں تلوان خداوندا
تیری صفت اخلاص بمثل بیچوں توں ہیں اک الکان خداوندا
کُنتُ کنزاً واخرن کھولیو ای لگوں تار چلان خداوندا
شمس قمر تے لیل نہار اختر نیر نجم تابان خداوندا
دور دور شعور دوڑان دانے دانے فہم گوان خداوندا

پکڑی قلم تے قلب نوں پکڑ ہوئی بھلا وہم گمان خداوندا
مٹھی بند زبان دہان اندر پیا زلزلہ آن خداوندا
ہوگئے واویلا لگا رون ایویں آنسو خون روان خداوندا
سیج عدم تے ستیاں گئی مدت ہوئی خواب عیان خداوندا
شیشے وانگ روشن ماضی حال ہوئے مستقبل بیان خداوندا
آر پار دی رہی نہ سار کوئی نہ کوئی جوہ جولان خداوندا
اک تار تے تاریاں جان لیندے دونویں کفر ایمان خداوندا
دیر حرم اندر حرم دیر اندر گئے پرت مکان خداوندا
زمیں مار اڈاریاں گئی عرشوں آیا تلے آسمان خداوندا
ہیں ہیں ہاں ہاں ہو ہو ہا توں توں نہاں خداوندا
میں بھی تک تماشڑا حیرتاں دا ڈُگا بحر کفران خداوندا
لقمہ وانگ صنعان دے چکیا سی پہتا شاہ گیلان خداوندا
کھا کے خوف چپا تڑار شکیو سو متاں وار چڑھان خداوندا
تیرے راز بعید مزید عقلوں کیہڑا کرے بیان خداوندا
تیری کُنہ تے کوئی نہ پہنچ سکے عاجز ہوے جہان خداوندا
کُن کہہ کے شش جہات سرجے عرش زمین اسمان خداوندا
جبروت ناسوت ملکوت کیتے لاہوت مکان خداوندا
ثانی دوسرا نہ دوسرا کوئی لا شریک یزدان خداوندا
صاحب متوالے مست پان انکھوں مست حال وجہان خداوندا

سچ کون مکان مکان تیرا وسّیں لامکان خداوندا
اک قطریوں گل حسین نرگس والی گلستان خداوندا
جالینوس بقراط بیہوش ڈگے لقمہ سٹ لقمان خداوندا
ہوشے کون جہیڑا تینوں کون آکھے ٹٹے کلیاں دے مان خداوندا
نکتے اک پاروں ہویا جدا یاروں مرد پیر کنعان خداوندا
جام آبحیات دا خضرؑ پیتا پتے ہور ڈھونڈان خداوندا
یونس پیٹ مچھی وچ ڈال کے نے رکھیں من امان خداوندا
اسمٰعیلؑ اصیل قربان ہویا قربان قربان خداوندا
پی کے جام لبریز تبریز شمسؒ ہتھیں کھل لہان خداوندا
اکناں کرب بلا بلا کٹی سید شیر بلوان خداوندا
سرمدؔ منصور بھی حد کیتی سر ولی سیس کٹان خداوندا
اک کریں عاشق اک کریں فاسق آپے کریں گمراہ ان خداوندا
اک مُنہ آفات ظلمات پئے رہوہن نشرم ایمان خداوندا
اک سخی حاتم پہن جہیر حاتم کردے دان عیان خداوندا
اکناں دائم شگفتگی ہوئی حاصل اکناں ہی خزان خداوندا
اک کہن اللہ کوئی کہے یزداں کوئی ہری بھگوان خداوندا
اک دل لاالہ دی بانگ اچی کدسر کہرس جان خداوندا
کسے گل زنار تے کسے تسبیح پئے پڑھن پڑہان خداوندا
خودی وچ درگاہ نہ بھاوندی اے خودی کری شیطان خداوندا
مالک الملک مالک مُلک دیا تیری اُچڑی شان خداوندا
کہن ہار خود بھلیاں کھیاں دا توہیں مان تران خداوندا

ویکھ وحی حیرت جبرائیل وحی لگا حمدان خداوندا
پُتلہ خاک آدم رکھ نام دتا پھونک امر دان خداوندا
ابابیل طائر فیل کیل مارن قدرت بے بیان خداوندا
شیشہ ویکھ یوسف شیشہ ویکھ لیا بردہ ہو وکان خداوندا
سلیمان ہوری ہوئے بھٹھ جھوکے جہیر تخت اڈان خداوندا
سر ذکریا دے آرا رکھیوا ای لیؤی رکھ صنعان خداوندا
ڈال نار خلیل جلیل تائیں کریں باغ بستان خداوندا
تیرے جلوؤں کئی کلیم بسمل لکھ طور جل جان خداوندا
مزا قُم باذنی دا چکھ لیا دس راز نہان خداوندا
جھلی قہر دوپہر تے زہر پیتے نیزے سیس چڑہان خداوندا
نیک طور لاہور دا مرد غازی علم الدینؒ نرکھان خداوندا
اک وچہ پریت دی ریت سچّی گھر بار لٹان خداوندا
شداد فرعون نمرود بھائی لگے آپ سدان خداوندا
اکناں کیج توں چکنا پیر مشکل اک سدا کروان خداوندا
ہر قسم ہر جسم ہر طرز اندر ظاہر تدھ دی شان خداوندا
اک پوتھیاں وید گرنتھ پڑھدے اکناں دے قرآن خداوندا
کوئی حرم کوئی دیر کوئی گنج گنگا ململ کران شان خداوندا
اک جگ کیہ بھاگ کتھیں دور ہیاں اکناں بھاگ جگان خداوندا
مارے جان خجالتی گل اندر جیہڑے سیس ہلان خداوندا
جدوں کرم کریں لکھ مشکلاں نے جاون ہو آسان خداوندا
تیرے کرم دا فرض نہ اتر سکے تیرے ڈھیر احسان خداوندا

کدھ بحر ظلمات دے قہر وچوں ہووے مہر پڑان خداوندا
پئے نام دھیان جہول غافل جلد ول کریں دھیان خداوندا
توہیں آسرا ایس نمانیٹر یدا سائیں روز شبان خداوندا
اِکو ڈھاسنا تدھ سرکار دا اے رہ مان رحمان خداوندا
لہر کرم دی سخن دے بحر آوے پوے گنج عرفان خداوندا
تیرا فضل دائم منگاں فضل دائم دائم قائم سبحان خداوندا

تحمید بارنگ جدید

لائق کدوں تعریف میں لکھنے دیا کن پاک اے ذات الٰہی تیری
سب بادشاہیاں چلنہاریاں نے سدا ہوگ سدا یاں بادشاہی تیری
شہنشاہی ازل تا ابد رہسی کن کہن تھیں بھی پہلے آہی تیری
پیا وجد احمتی ساز تیرا کُنتُ کنزاً کھلی صراحی تیری
بھلی ہوش فرشتیاں نوریاں دی شعلے مار دمی بے پرواہی تیری
علانوالیاں عمل دے مان ہوسن اساں عاصیاں نوں سایاں ساہی تیری
کدھی لاونا ایں ڈبیاں بیڑیاں نوں نا خدا انگن کرم خواہی تیری
ڈھوئی تنہاں نوں کسے مقام ناہیں جنہاں بخششاں تدا آس لاہی تیری
اَنَا خَیرُ دو بول ابلیس ناری پھاس گیا وچہ غیرتی پھاہی تیری
ایہ کوئی باطنی راز سی در پردہ آپ چا بنا ایں غیرت ناہی تیری
ہور کون مولا اندر ہمہ عالم سرخی سبزی سفیدی سیاہی تیری
آس ناہیں دی آس تروڑ کے تے خاص مدد خدا یا چاہی تیری
تیرا غضب تختوں سٹے بادشاہاں ستار رحمت پاوے گھاہی تیری
تیری روشنی قاف تھیں پرے قافوں شہر بحر بر وبار کاہی تیری
کرن ہار توں خود مختار مالک رکھن اوٹ بدکار گناہی تیری
کرے گکھ نوں لکھ نگاہ لطف نہیں کسے دے نال صلاحی تیری
بھور طوطیاں زار ہزار قمری پڑھن حمد پپیہا ماہی تیری
وسن والیا قلب محل اندر کتے نہیں منزل کسے راہی تیری
لکھے قلم سر قلم کی راز تیرے لے انت عقلوں عالیجاہی تیری
رحمت بھیج طفیل محبوب عربی کیتی واحد احسن آگاہی تیری
نعرہ حق دا مار کے سار دسی سانوں یثرب والڑے ماہی تیری
عرش فرش تے چمکدا نور دائم تار تار دیوچہ گواہی تیری

معذرت مصنف عفی اللہ عنہ

پردہ لک کے کریں تباہ ناہیں جانی جان توں میریاں حالتاں دا
گند ابے چار کالے منہ والا سہر تے چکیا بھار جہالتاں دا
ناکام بدنام تمام نال ہیں پلے اک نہ دام اعمالتاں دا
سٹرے بخت دا الاو انگ گھڑے خالی شور سکھناں قال مقالتاں دا
ہور کون وڈا کراں کوک جتھے نالے نہیں محتاج وکالتاں دا
کوئی کسر نہ رہی بریا نیاندی بھریا منہ منہ گند خجالتاں دا

کر کے کرم تے رنج نے عیب سارے پاکے پردہ شرف اقبالتاں دا
ہاتف کو کیا تاں بخشیا دا فعل گندڑا کفر ضلالتاں دا

جا سالں دھکیا میں بدکار پاپی جیکر کھلیا بوہا عدالتاں دا
دائم چل جلدی دامن پکڑ اسدا جو شفیع سرتاج رسالتاں دا

در نعت سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلعم

فخر انبیاں دا سرتاج احمد شاہنشاہ جہان دا پیر آیا
مرشد کاملاں دا کامل عاملاں دا گویا آپ سمیع بصیر آیا
وارث بادیاں دا شرف خاکیاں دا افلاکیاں دا بے نظیر آیا
طٰہٰ دے غمزے یٰسین دیاں رمزاں روشن رخ سراج منیر آیا
شافعی مجرماں دا محرم محرماں دا دسن راز مبین نذیر آیا
والضحیٰ رخسار واللیل زلفاں صاحب سوہنیاں خوش تصویر آیا
صاحب سدیارات معراج والی جبرائیل نقیب دلگیر آیا
ہوئے اٹھ تیار سرکار سرور احسن حسن تے حسن کثیر آیا
کر وصاف دلدار دا راہ ملکو میرا یثربی بدر منیر آیا
پردے وچہ جیوں چلیاں بے پردہ ذکر وچہ قرآن تفسیر آیا
کر کے سیر سارے سری خفی جلی عرشوں فرش سلطان امیر آیا
سہرے بھن سرداریاں کھاریاں دے شعلے ماردا روشن ضمیر آیا
فخر ابتدائی نبی انتہائی ختم الانبیا ہو اخیر آیا
شجر و سنگ نے پڑھے نسنگ کلمے وچہ خدمتاں نہ بزیر آیا
ختم الرسل بن کوئی نہ ہوگ حامی جدوں گجگے نذیر آیا

ہادی بندیاں دا شافعی گندیاں دا بے آسیاں دا دستگیر آیا
پیر فرشیاں دا ناز عرشیاں دا شمس نوریاں دا تنویر آیا
مزمل مدثر دا پہن کمبل کر کے ویس لطیف الخبیر آیا
الم نشرح لک صدرک سینہ صاف طیب تطہیر آیا
جن بشر تائیں خیر البشر عرفی خوشخبریاں دین بشیر آیا
مالک لوح محفوظ تے عرش والا وچہ ہتھ دے پکڑ تقدیر آیا
قبلہ چل محبوب بلاوندا ای پیغام کریم قدیر آیا
آمد سن رسول مقبول والی چرخ پھرن تھیں وچہ کھلیر آیا
نال ذات ہم ذات ہم بات ہوئے او ادنیٰ شان تحریر آیا
تم شاہ عرب عجم اتے وچہ مرسلاں کڈھ لکیر آیا
ہادی خاص ہدائتاں دینے نوں پنڈ عرش تیں بے دچیر آیا
موذی کفر غرور دے مارنے نوں لیکے خلق والے ترکش تیر آیا
اطہر دید دی لے کلید کامل ہوس کفر دے لاہن زنجیر آیا
نفسی نفسی پکارسن نبی سارے سخت کل جد حشر حشیر آیا
جس حب رسول مقبول ناہیں اوس نال فردوس کی سیر آیا

کملی والیا میں نادان کیہا بد عملیاں تھیں دلگیر آیا
دنگ تنگ ابدرنگ دا لنگ تھیں دائم ننگ ملنگ حقیر آیا

جناب رسالتمآب و آفتاب اسلام شاہ یثرب امام اعظم خیر البشر صلعم

مسدس

طائر طبع نوں اج پرواز کامل ایسا نہیں پرواز عقاب دے وچ
صبح وقت سرکار دی نعت ہوئی نغمہ ریز اے میر رباب دے وچ
طاق چرخ چہارم دا کھل گیا ساقی چمکیا جام تراب دے وچ
طبع مست ہیں مست دل مست میرا ایسا نشہ کسے شراب دے وچ
ہویا مست قرطاس پیا سن کجھی قلم مست مخمور دوات ہوئی
عرش مست زمین سرمست کیفی گویا مست جملہ کائنات ہوئی

یار ناصحا بس نہ چھیڑ مینوں اج طبع دا رنگ کجھ ہور ہویا
تینوں کسے لئی کسے نہ چھنا ایں کوئی شاہد ہویا بھاویں چور ہویا
طیب صفت وچہ ہوئے خیال طیب بلبل غیر دلیلاں دا شور ہویا
اوہ قمر ہمیش وچہ طلب جسدی ہر نبی ہر ولی چکور ہویا
پیاری صفت ایہ اوس پیارے دی اے جس پیارے دا چمکیا نور عربوں
میکش فارسی سندی فرنگی رومی کاسے کل دے ہوئے بھرپور عربوں

کجھ پتہ ای ظلماں کسدیاں نے ایہ جو شمع وچہ دہر دے بلی ہوئی اے
کس آسرے تے نیل فام خیمہ زمین کسدی برکتوں کھلی ہوئی اے
علم و ہنر تے فن تجارتاں دے جگمگ شہر تے ستھری گلی ہوئی اے
دھمی کس شمیم دی باس نکہت ہر شاخ شگفتہ کلی ہوئی اے
سچے صدق دیناں کوئی کجھ ویکھے کی رمز خدائے عظیم دی اے
ذرہ ذرہ پکار سی بار بستی ساری شان رسول کریم دی اے

شہر بحر مکان مکین مسکن سورج چن تارے اگے کتھے سن ایہ
اہل علم تے مفتی ادیب فاضل زاہد واعظ بھارے اگے کتھے سن ایہ
ملت مذہب تے دین اصول کعبہ سورۃ سیپارے اگے کتھے سن ایہ
رند دہریے فلسفی اہل منطق مرشد پیر سارے اگے کتھے سن ایہ
دیر و حرم تے مسجد محراب منبر ایہ مقتدی ایہ امام کتھے
مستحب واجب سنت فرض بانگاں ایہ رکوع سجود قیام کتھے

ذرا حالت عرب تے غور ہووے ظلمات ہر طرف سی چھائی ہوئی
پنڈ کفر دی ایہ دے ریغ ہو کے مرد و زن دے سر تے چائی ہوئی
حسد بخل شباب وچہ بغض کینہ نرمی گور سجین دفنائی ہوئی
قتل دختراں شرم داماد کنوں نخوت کبر دی تیغ اٹھائی ہوئی

جاری درس ہر طرف جہالتاں دا وہم پئی ہوئی بت برستیاں دی
کِسے گل توں ذرہ جے خار اُٹھے ڈھورڈ جاندی لکھاں بستیاں دی

چال چلن ہر بشر دے وحشیانہ بن گیا موذی تے شریر کوئی
شرابی کبابی عتابی ظالم لذت شہوتی وچہ اسیر کوئی

اسنا دلڑائی بھڑائی دے سن خنجر کسدا ماردا تیر کوئی
بیخوف بیدھڑک قزاق سارے نہ سزا قانون تعزیر کوئی

نہ رحم نہ شفقت انسانی قتل بکر تائیں کرداز یدہ آہا
کوئی صید سی راہب دے معجزے دا کوئی دام طلسم وچہ قید آہا

کید و مکر فریب وچہ قید سارے خطہ ہو گیا دشت جنون ہے سی
نہ ادب ادیب تہذیب کوئی لذت وچہ مائل جیا جون ہے سی

جُوا بازی غمازی شراب نوشی خودی کبر وچہ ہر ملعون ہے سی
چوری قتل فساد تے رہ زنی غرض ہر طرح حال زبون ہے سی

حرب واحس[۱] دا معرکہ ضد بھریا ساری عمر الٹا رگڑا رگڑ رہے
تغلب[۲] بکر[۳] وچہ ذرا بھر خار پچھے صدیاں کئی قبیلڑے جھگڑ دے رہے

لکھ خبر نہ کسے بیخبر نوں سی کہ حقیقت نوع انسان کی شئے
کوہ دشت صحرا دریا چشمے زمین کی شے آسمان کی شئے

وچہ خواب بھی کسے نفس یا دنہا الفت مہر پیار ایمان کی شئے
ایسا خطہ لبریز سی تیرگی تھیں لکھ خبر نہ عہد پیمان کی شئے

لوُٹی دھاڑا اجاڑا تے غدر بازی لعبت سازیاں تے دار و پیوند سن
خانہ ربی خلیل جلیل والا سو وچہ عام اصنام پوجیوندے سن

ایسے قید او قفس تاریک اندر فن مصر یونان دی خبر کوئی نہ
لڑن بھڑن بھڑان دے آہے عادی رکھیا ہویا منان دی خبر کوئی نہ

زیر کفن تہذیب خاموش لاشہ فراموش احسان دی خبر کوئی نہ
بے سود معبود مسجود پتھر واحد رب رحمان دی خبر کوئی نہ

پئے ہوئے دُر ڈھوارسن کان مخفی ایہر پتہ سی انہاں نادانا ں نوں کی
بدیاں وچہ اینویں گیاں گذر صدیاں سُتے رہے بیہوش حیواناں نوں کی

---

۱ قبل از طلوع آفتاب رسالت خطہ عرب ایک ڈھوؤں کا جنگل تھا ہر وقت الٹے کاموں میں مصروف رہتے تھے بقول مولانا حالی جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے۔ تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے ۱۔ ۲ اسی طرح حرب واحس کا قصہ مشہور ہے جسکو اصمعی مورخ عربی نے اس طرح بیان کیا کہ دو آدمی آپس میں گھوڑ دوڑ میں اسطرح بگڑے کہ انکی لڑائی ۵۶۸ء سے ۶۳۱ء تک ہوتی رہی قبیلے کے قبیلے گھائل ہوئے یہ لڑائی نور اسلام کے جلوہ گر ہونے پر ختم ہوئی ۳ بکر و تغلب کے واقعہ کا ذکر یوں ہے کہ ایک عورت کا اونٹ کھیت میں گیا اُس نے اسکی بیحرمتی کی جس پر ...

ہوئی غیرتِ حق تحریک اندر ستم و غضب ہوئے لامحدود جس دم
شور و شر جہانہ خوف ماسہ آتش سنگ ہو گئے معبود جس دم

ید قدرت دے بنے ہوئے ظرف خاکی بدیاں نال ہو گئے آلود جس دم
تاں کیتو سو ظاہر ظہور سرور ہو یسو اپنا فکر نابود جس دم

بطن آمنہ بخشی امان مخفی عیلٹے دے گیا جسدیاں پیشگویاں
ہوگئی دعائے خلیلؑ ظاہر مژدہ صفاں تمام بیدار ہویاں

خورشید رسالت دی جھلک پہلی برقعہ چکیا مطلع رنگین کرکے
دتی مولا دی بستی جگا یکدم میرے آقا نے روشن جبین کرکے

اک آن اندر کایا پلٹ دتی تے ڈرایا بلاغ المبین کرکے
خشک خطے تے برسیا ابر رحمت بھیجے رب رحمت عالمین کرکے

کھلے کھا ظلمات تے کفر نٹھے جدوں چمکیا نور اسلام جگمگ
شعلہ نکلیا غار حرا وچوں کیتا جس نے عالم تمام جگمگ

خیر البشر خلیق رفیق کامل درگذر گناہیاں تھیں کرن والا
ساقی ساقیاں دا اندر بزم عالم خالی جام تمام دے بھرن والا

سکھ بخشدا سنگیاں ساتھیاں نوں آپ دکھ سر اپنے تے جرن والا
کرے پار شکستہ سفینیاں نوں تار و بحر توحید دے ترن والا

بیت الحج ہو گیا اصنام خانہ صفتاں ویکھ احمد مختار دیاں
سخنوری تے خامہ فرسائی دائم مہربانیاں سبھ سرکار دیاں

اوہا عرب جو کفر دا گھر آہا مارا اٹھیا شعلے اسلام اوتھوں
ریگستان زمین ویران صحرا نکلے حق دے گنج اکرام اوتھوں

جتھے حسد تے بخل دی لہر زہری پیتے مومناں کوثری جام اوتھوں
برکت پاک جناب دے قدم سندی بستر گول کر گئے اصنام اوتھوں

ہند چین ایران تاتار مصری ذکر شام صبح روم شام کردے
عرشی فرشی تمام جہان دائم رہن حشر تک اینتھے سلام کردے

غزل در اسمائے مقدس آنجناب صلعم

میرے آقا مولا قربان جاواں کمبل پوش حبیب خدا آپ ہو
محمدؐ احمد حامد محمود قاسم خاتم فاتح شاہ دوسرا آپ ہو

مزمل طٰہٰ یٰسین قبلہ حافظ ناصر ختم المرسلین قبلہ
والی خیر الامم امین قبلہ مصطفےٰ آپ ہو مجتبےٰ آپ ہو

آئے تسی رشید منیر بن کے ہادی بشیر نذیر بن کے
تنویر انور دستگیر بن کے راہوں بھلیاں دے راہنما آپ ہو

نبی رسول سراج لکھاں دراقدس تے جملہ محتاج لکھاں
درالتاج تے صاحب معراج لکھاں شفیع ناصر مرتضیٰ آپ ہو

عاقب حاشر ماج داج عرب والے پرتاثیر توحید دی ضرب والے
دکھن پورب شمال تے عرب والے نورِ ارض و نور السما آپ ہو

خلیل کلیم شہید قبلہ جاکے ویکھیا عرش مجید قبلہ
ظاہر وجہ فرقان حمید قبلہ شرف یاب لیلاً اسریٰ آپ ہو

طاہر مطہر خطیب سبحان اللہ طیب اطہر طبیب سبحان اللہ
ظاہر باطن عجیب سبحان اللہ سبحان اللہ خوش ادا آپ ہو

ابطحی جلیل کلیم سرور صاحب صادق مصدق حکیم سرور
رحیم کریم یتیم سرور امی غنی امام صفا آپ ہو

فصیح مبلغ حبیب عربی ختم مبین قریب عربی
محلل محرم منیب عربی طٰسٓ عزیز اولے آپ ہو

سید شاف فتاح جواد بھی ہو منصور قائم دینے دوا بھی ہو
ہر ناشاد تائیں کردے شاد بھی ہو مہربان رحمت سراپا آپ ہو

اے ناطق منطیق قرآن والے اے کفر ظلمات مٹان والے
آن بان والے اچی شان والے اول آخر فخر انبیا آپ ہو

حضرت مالک ہر دو سرا آپ ہو شش جہات دے باعث بنا آپ ہو
مرض عصیاں ندی کامل دوا آپ ہو مکی مدنی مجسمہ شفا آپ ہو

حجازی نزاری تہامی آئے حامی ہاشمی قریشی گرامی آئے
در تے شامی نظامی تے جامی آئے بیشک ہادی وی ہدا آپ ہو

احید وحید حلیم سرور مطیع رؤف علیم سرور
ولی مکرم کریم سرور مختار عادل بیر با آپ ہو

مبشر منذر غفور تسی متوسط مذکر مشکور تسی
متقی جامع حافظ حضور تسی منیر بدر پرضیا آپ ہو

رب آپ نوں رحمت بنایا اے ورفعنا لک ذکرک فرمایا اے
خالی کوئی نہ آپ تھیں آیا اے باب رحمت آقا باوفا آپ ہو

سنیاں ایں حشر دا جدوں میدان ہوسی نفسو نفسی دا شور فغاں ہوسی
ہر نبی دا تساں ول دھیان ہوسی کیونکہ شافعی روز جزا آپ ہو

ہویا کی جے اسی بدکار ٹھہرے کوئی عمل نہ اک پلکار ٹھہرے
کیوں نہ جگر بیقرار ٹھہرے نار سقر تھیں لیندے بچا آپ ہو

دائیم نائیم بہائم حقیر جیہا پاپی ورلا پر تقصیر جیہا
نسخہ ہور نہیں نگہ اکسیر جیہا دے کے مویاں نوں لیندے جوا آپ ہو

در شانِ کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دھووے دلاں زباناں نوں کرے روشن عربی یار دا عربی زبان کلمہ
عرب غرب دا دیس نہال کر کے آیا ہند اندر جاگاں لان کلمہ

آیا کفر تے دوئی مٹان کلمہ وچہ باغ عالم باغبان کلمہ
بناں نقطیوں کھولدا سب نقطے راز حق دا اے ترجمان کلمہ

جیہڑا پڑھے جانے معنے رمز اس دے تارے اوسنوں بحر عرفان کلمہ
ایہ مثال کلمہ بےمثال کلمہ تے کمال کلمہ عالیشان کلمہ

مانن موج بہشت مکان اندر سینے جنہاں دے کرے مکان کلمہ
مرشد پیر کلمہ دستگیر کلمہ دیوے دھیر کلمہ رہبر جان کلمہ

سلف انبیاء سکدے گئے سارے کل کلمیاں دا سلطان کلمہ
کڈھ کفر یقین کرے توحید واصل پڑھے صدق یقین کدی انسان کلمہ

گور غار اندر مددگار کلمہ بانہہ پکڑسی حشر میدان کلمہ
ملگئی پاک رسول دی بانگ دائم پڑھن سب مومن مسلمان کلمہ

نظم نگارِ و نعت سرکار عربی

پیا صفت سرور انبیا لکھاں قلمے چلدی جاہ دلیل اندر
تاں ہیں سر مقصود تے پہنچ جاواں شالہ رہبری کرے سبیل اندر

صاحب رحمتاں اتے صداقتاں دا شمس چمکیا ملک ضلیل اندر
سوہنا انج جسدے ماہ مہر خادم خوبی کتے نہ درج تمثیل اندر

لاریب فیہ گنج فضیلتاں دا نور حق تنویر قندیل اندر
اوہدے اصل اصول توں جان صدقے لکھاں خوبیاں اصل وصیل اندر

خال ماہ یمانی بعید معنی احسن معنوی رخ جلیل اندر
شعلے وچہ قرآن مبین جسدے خوشخطی تورات انجیل اندر

پڑھدے گئے تسبیح مسیح موسیٰ باطن راز ممتاز اکلیل اندر
جہدے حسن دی سن ہشین گوئی یوسف گم رہیا رو دنیل اندر

دعوے مدعی دا فائق فوق دفتر رہی فہم نہ وحی جبریل اندر
وچہ نار گلزار سرشار ہو گئی آیا جدوں خیال خلیل اندر

ہمہ صفت نہ وا لاتحریر ہووے ڈال جمع نوں کلمے قلیل اندر
سرتاج عالم شاہنشاہ اعظم کائنات ثقلین فصیل اندر

پڑھاں نعت میں اک گدا قبلہ پاؤ خیر اکرام زنبیل اندر
صبح شام پکار دا نام دائم نیر آسرا مرا رحیل اندر

ساقی خمستان شیر وحدت

مٹھا شیر شراب پلا جائیں صادق ساقیا خمستان دیا
گل وحدت دی باس بہار بخشیں نوری بالیا چمنستان دیا

کریں رہبری راہوں بھلیاں دی کامل رہبرا دو جہان دیا
بخش عیب محبوب الغیب ایں توں بخشنہارا جن انسان دیا

دلاریا نور ستاریا او یار پیاریا رب رحمان دیا
لامکان نوں لامکان اصلی محرم ڈھولیا لامکان دیا

قطب تاریا غوث غلام نیرے صاحب شان حدیث قرآن دیا
دوا ریا کرم احسان دیا چمکاریا نور ایمان دیا

سرتے تاج معراج دے راج والی صاف سہریا زمین آسمان دیا
جھلکاں تیریاں چین بنگال ملنے جہاں ہند ایران توران دیا

شام شام دیا دلبر روم دیا احسن شمسا مصر کنعان دیا
قبلہ عین کونین دارین دیا مسجود جملہ ساجدان دیا

حضرت کھولناں جھولناں تولناں نوں قوی پہلواناں عربستان دیا
تیرے در قوالیاں ملک کردے موجاں فلک دے بام تے مان دیا
رحمت کافیا دیہ مٹا رحمت خاص شافیا حشر میدان دیا
خستہ خجل نوں بخش پناہ رحمت عالی قیصرا حفظ امان دیا

بھائی لافتاح الا علی نیر اڑ ہاں والیا قلعے کفران دیا
کملی والیا روپ اجالیا اور کھوالیا روز شبان دیا
بانہہ پکڑ لویں غوطے کھاندیاں دی بیڑا چاندیا پار لنگھان دیا
دم نزع بیمار بدکار دائم مالک مغفرت دکان دیا

نجم آسمان رسالت

صاحب خاص الخاص اخلاص والے خوش جمال کمال اصحاب چار کے
چارے خوب لائے صالحین چارے صادقین صفین احباب چارے
حیدر مشکلکشا ہر مشکلاں دے رنگو رنگ لے گئے خطاب چارے
فرق پان فریق السعیر غافل کرسی تنہاں شدید عذاب چارے

ابوبکر تے عمر عثمان حیدر گوہر لال مرجان نایاب چارے
عثمان غناؤں صدیق صدقوں لائے عمر نے بے حساب چارے
یکرنگ چارے سچے سنگ چارے شمس قمر تے نجم مہتاب چارے
ساتھوں شان نہ تولیا جاوندا اے دائم یار نے عالیجناب چارے

درشان امامین حسن حسین شمع دارین رضی اللہ تعالیٰ عنہما شہید کربلا

بادشاہ کونین ثقلین والے دونویں حسن حسین سردار سید
عاشق بلبلا نوانگ مشتاق ہر دم بیخزاں گلشن گلزار سید
چڑھ چکے پشت مبارک تے کھیڈدے سن نبی پاک دے نقش نگار سید
ساقی بزم جہان دے پور ساغر کر گئے طالباں مست خمار سید
ہوئے صفت ادا نہ شاعراں تھیں عالیشان تے ذی وقار سید
کیتا بند جاں کوفیاں اہا پانی پیندے صبر دے جام نثار سید
اصغر علی تے عابد بیمار اکبر رہے تڑفدے بے قرار سید
بے ترس حرامیاں شامیاں نے کیتے سخت ہزار لاچار سید
خنجر تلے نماز ادا کیتی پیندے زہر دے جام اولار سید

بیٹے اسد اللہ مرتضیٰ دے نے شمس قمر تھیں ودھ انوار سید
گوشہ جگر بتول دے پھول روشن ہر باغ دی باد بہار سید
جویں قطب دے گرد قطبین نازاں تویں پاس احمد مختار سید
دنیا نار مردار نوں مار دھکے گئے یار دا نام چتار سید
لگے روز الست تھیں تیک محشر رہن چمکدے نور ستار سید
اس اسلام دے ننگ ناموس کارن نعرہ مار کے ہوئے نثار سید
باہیں کٹیاں گیاں عباس دیاں مشک چک لئی دند اندر بھار سید
پیارے یار دی پال گئے پریت کامل پیاری جان نوں وار نثار سید
تار وبجر توحید دے لاتاری تر کے آپ گئے لکھاں تار سید

سر دیکھے یار دا سر یا یا خفی جلی صاحب اسرار رسید
خاطر جنہاں دی کُسدے رہے یار وٹے امتاں دلوں اتار رسید
حوض کوثر فردوس دے ہو سائیں بہسن تخت اتے سر کار رسید

کر گئے بام اسلام تمام محکم امت احمدؐ دی دے غمگسار رسید
روز حشر دے کو کسن پیٔے اچا سچ مچ سچے غم خوار رسید
دائم جیہاں موٗ کالیاں گندیاں نوں کرس نال نگاہ دے پار رسید

مدح ستون عرش معلےٰ محی الدّین عبدالقادر غوث اعظم دستگیر قدس سرہ

سوہنا پیر بغداد شریف والا محبوب غفار دا غوث اعظم
ورثہ لیا سُو بے پرواہیاں دا محرم کل اسرار دا غوث اعظم
بھور بلبلاں قمریاں کرن سجدے مالی فقر گلزار دا غوث اعظم
مُریدی لاتخفف دا پکڑ خنجر نعرے مار و نگار دا غوث اعظم
اوسے وقت مرید مراد پاوے جس وقت چتار دا غوث اعظم
شاہنشاہ درگاہ دا لاڈلا اے ساقی مست خمار دا غوث اعظم
شان مرسلی جھلک پیغمبری دی شمس فقر انوار دا غوث اعظم
خلق مہر دا مہر افروز روشن گوہر بیڑ بی ہار دا غوث اعظم
کرو کرم گوار کمین اُتے مانگت ہاں دربار دا غوث اعظم

ابوصالح دا لخت جگر نوری لال حسن سردار دا غوث اعظم
غوث قطب ابدال تے ولی سارے ہر اک پیا پکار دا غوث اعظم
باراں سال دے ڈبیاں بیڑیاں نوں نال نظر دے تار دا غوث اعظم
لاثانی دا کوئی وِکھا ثانی پھیرے عرش تے مار دا غوث اعظم
محی الدّین عبدالقادر جیلانی ایہ سرکار دا غوث اعظم
دیوے جام تمام قلندراں نوں محرم یار ستار دا غوث اعظم
بوہے آیاں کتیاں مجھ جیہاں کچھاں نہیں دُرکار دا غوث اعظم
میں بھی عاجزی عجز نیاز رکھی رکھاں شوق دیدار دا غوث اعظم
کرے کرم رحیم کریم دائم ویکھن حال بیمار دا غوث اعظم

مناجات بدرگاہ غوث الثقلین قدس سرہٗ

سنیں ونج ملنگ دی بینتی نوں اتے عاجزاں کرم کمان والے
دیہ دھیر اسیر دلگیر تائیں کل پیراں دے پیر کہان والے
تشنہ لب طالب پیاسہ کدا ای بھر بھر جام توحید پلان والے
جتھے پنچھول ہور نہ پہنچیا ایں ڈیرے لامکان تے لان والے
غریں چڑھن والے روح پھڑن والے مُہراں جڑن والے عالیشان والے

یا قبلتی سیّدی بغدادی نوری جیلانی سدوان والے
اوچوراں نوں قطب بنان والے بنے ڈبیاں کھیباں لان والے
نال نگہ دے رکھ لے واسطا ای وچہ مرداں دے جنیدپان والے
کرم کرن والے خالی بھرن والے تارو ترن والے تے تران والے
دلیاں والے رہبر دین والے دان دین تے دوان والے

ہن لوے تحریر قدیر تیری تقدیر تحریر مٹاں والے
ہادی ملک نے جن انسان والے شمعدان زمین آسمان والے

طالبین والے عاشقیں والے صالحین امین امان والے
ہیں قربان کرامتاں تیریاں توں کفر کر دیاں غوث بناں والے

سدا رنگ پیری میری دستگیری بدرنگ نوں رنگ چڑہان والے
اوجھڑ بھلیاں رُلیاں کھلیاں نوں اگ موڑ کے توڑ اڑان والے

بے حلماں نوں حلم سکھان والے بے علماں نوں علم پڑہان والے
تاراں ٹٹیاں پھر وجان والے باراں کرم دیاں برسان والے

برکت دستگیری خونی مجنونی شان مطلوبی خوبی آن والے
کرو دھیان تے ہووے آسان مشکل کاندھے شاہ جہان نوں جان والے

خاک پا سر تے خاکپا آیا چُمّاں خاک نہ دروں سٹاہن والے
دائیم بے زبان نادان وحشی مدح خوان مولا دو جہان والے

مدح سیّد پیر قبلہ انور امیر صاحب مقیمی گیلانی سجادہ نشین دربار حضرت میران سبحانی بھیروی

حجرے والیا شاہ مقیم سایاں رہے سدا ساوی تیری سلطانی
سہرا چُھلاندا بھیرہ شریف جتھے جگر تیرا میراں سبحانی

بہاول شیر میراں پیر چن صاحب شمس غوثیہ قادری لاثانی
باغ وادبغدادیاں ہادیاں دا آباد کردے بستی ویرانی

تخت غوثیہ تے بہن تاج بیٹھا اج ولی جلی شاہ رزدانی
لال بادشاہ دا بھائی مولائی انور میر حضرت سید گیلانی

محرم مست الست تنویر تاباں شعلے مار دا اے سری یزدانی
خفی جلی جوان سبحان اللہ حوراں ملک کردے درتے پاسبانی

رنگن عشق حقانی دی چڑھی ایسی کردا ناریاں نوں نظروں نورانی
جام قادری غوثیہ مے خانہ ساقی کھول بیٹھا طاقی رحمانی

لگسماں بہار توحید باغے جیہڑا نہ ویکھے اہدی نادانی
دائیم پیر حضرت انور میر کامل جسدے قدم چمن فرشی آسمانی

مدح پیر روشن ضمیر ہادی ہدایت والی ولایت بابا اللہ میّاں قلندر رونق افروز جھلانہ[1]

بابا اللہ میاں قلندر سر میرے دا سائیں
میں دائیم بدکار کمینہ سب شرماں اس تائیں

بحر ادب وچہ پاک وجود کر کے قلم لکھدی شان کمال ہادی
بول بسم اللہ سبحان اللہ پڑھاں مدح حضور اقبال ہادی

[1] موضع جھلانہ متصل منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں ہے جس جگہ بابا صاحب مصنف کتاب ہذا کے مرشد عالی مقام رونق افروز ہیں آپ کے آباو اجداد کا وطن موضع لنگے ہے جو گجرات سے جنوب مغرب کیطرف واقع ہے آپنے بحکم مرشد ترک دنیا کی اور موضع مذکورہ بالا میں قیام افروز ہوئے۔ جناب بڑے عابد زاہد ہیں۔ ہر وقت سوز و گداز الٰہی میں مشغول و شوق محبت میں مخمور رہتے ہیں اور ظاہری ریائی فقر کی چال سے سخت متنفر ہیں یہاں تک کہ کسی کو مرید بھی نہیں کرتے جیسے بعض لوگوں کا طریقہ ہے۔ ۱۲

بابا اللہ میاں محبوب اللہ میرا نور علی نور جمال ہادی
ماہر شرع سردار طریقتاں دا تے حقیقتاں نوری لال ہادی
خضر بھُلیاں نوں راہے پان آیا زنجیر وحدت وال وال ہادی
لاٹاں مار دا تاج معارفی دا راج بخت بھریا لازوال ہادی
متھے چمکدا نور گلاب[۲] شاہی کیتے جس کئی ولی ابدال ہادی
گھووال دے مرد کمال کولوں پایا فیض دا گنج اقبال ہادی
ساقی کھولیا فیض دا میخانہ بھر بھر بخشدا جام زلال ہادی
مطلوب محبوب مرغوب باری محبوب وارث بیت المال ہادی

سوہے تخت تے وچہ جھلانیاں آیا لنگیوں[۱] چلکے سیال ہادی
شہباز بلند پرواز کامل محرم راز ممتاز جلال ہادی
گیتی بار بیکار بہار گلشن لجپال اے بوٹیاں لال ہادی
کردا دور اندھیرا غفلتاں دا شمع فقر دی ٹھلیوں آل ہادی
حسن[۳] شاہ سید ابن شاہ قاسم محرم راز سعید خصال ہادی
کلمہ دس رسول مقبول والا دیوے غیر غرور نکال ہادی
فاضل[۴] جہاں تے فضل افضال ہوئے کیتے شاہ غلام نہال ہادی
دائم انہاں نوں کی پرواہ دائم ہر حال جنہاں نڈھے نال ہادی

ترانہ معذرت مستانہ وار

میرے او ساقی خرابات والے تازہ جام دیکے مست کری جائیں
سدا او سدا لے ہے دربار تیرا کشتہ شکستہ دا بھری جائیں
تیری پاک نگاہ دی چاہ بسنے کردا دلبرا او دلبری جائیں
لاکے مہر خزانے دی واسطا ای کردا کھوٹیں صاحبا کھری جائیں
دلا رنج بن گنج نہ ہون حاصل تل دھری جائیں ڈنگ جری جائیں

آگئی وار میری بزم سخن اندر خشک مغز نوں بخشدا تری جائیں
مشک آبحیات دی پلٹ ڈالی کردا شاخ سکی ہوئی ہری جائیں
ساعت سخت دشوار اے دور یاندی دس لرخ زیبا رشک پری جائیں
قیدی تڑف دا ایہا تاریک خانے امر کرم کرکے کردا بری جائیں
دیسی یار دا یار دیدار دائم سوہنی وانگ سدا ہا تیر تری جائیں

پریشانی از کار نفسانی در عالم فانی

بلبل روحدی عمر دا ویکھ دفتر سر رت کے مثل تصویر ہوگئی
گذری رات حیات ظلمات اندر ہویا پیر ویلا عمر پیر ہوگئی

ٹلیاں کھاڈی پڈی کف افسوس ملدی ہتھوں ایہ کیڈی تقصیر ہوگئی
پٹی جھور دی وقت وہانیاں نوں ہیں کہی بدبخت شریر ہوگئی

۱ موضع ٹھٹہ عالیہ تحصیل پھالیہ سے سات کوس مشرق نزد جوکالیاں بر ساحل چناب واقع ہے۔ جہاں آپ کے مرشد ارشد حضرت محمد صالح عرف بابا گوراندتا صاحب مست واز فقیر عالی مقام عالی مقام تاج مرقد منور بنے ہوئے ہیں ۲ بابا گلاب شاہ صاحب کا مزار اقدس شہر رسول نگر ضلع گوجرانوالہ ہیں جو بابا اللہ میاں صاحب کے دادا پیر ہیں ۳ سید حسن شاہ صاحب بن قاسم گھووال کے مشہور ولی اللہ ہیں ۴ محمد فاضل صاحب مصنف کے پیر بھائی ہیں

کوئی راہ نہ لبھدا نکلنے دا قید ہوس دی وچہ زنجیر ہو گئی
گل رعنا نوں بھلی کمبخت پاپن صیاد دے دام اسیر ہو گئی

ہن روندیاں وار نہ آوندی اے نالہ زن چشم جوئے نیر ہو گئی
سنگاں کوڑیاں نال پیار پایا رو ہڑ ننگ ناموس حقیر ہو گئی

گھائل ہو ہو عارضی خنجراں تھیں جھل جھل تیر سدھے سدھی تیر ہو گئی
اج ویکھ سیاہ اعمالنامہ ہو بیہوش ڈگی تے دلگیر ہو گئی

ہن لاہ کے خوف مغروریاں دا آپے پیش اگے دستگیر ہو گئی
کھا کھا کھیڑ پاندے دھکے ہیر دائم انت رانجھے دی دامنگیر ہو گئی

عرضی دلگیر بخدمت روشن ضمیر

خاص الخاص جناب دی آس مینوں ہو آس نا ہیں آپ ناماس تے جی
بخشو طبع نوں پاک غذا حضرت ہتھ رکھیا قلم اوداس تے جی

جیکر اوٹ سرکار دی نہ ہوندی ہیسی کدڑ نال الیس راستے جی
رستہ راس کریں اصل راس توہیں قائل نہیں ہیں کنج دی راستے جی

پاؤ آپ دماغ دے وچہ قدرت پاواں خاک با دام خشخاس تے جی
کرن دیرہ نشیمن توحید شاخے آیاں بلبل اڈ دی باس تے جی

پیہناں پیا اے پیہاں باریک دانے دیوانیاں دانیاں واسطے جی
کرے جا لگے جگر کباب سیاں چھری عشق پھیر و یہڈ ماس تے جی

خشک دل بھی چکھدیاں لین لذت قرباں ہاں اہل شناس تے جی
رکھ لنگ شالا ماہی لنگیاں وا دائم چلیا آس تے آستے جی

جوش طبیعت

قلم آتشی پھیرنی کاغذاں تے کر کے یاد اُس پاک جناب نوں میں
ساعت اک نہ چپ ہن رہن ہووے پھڑ یا گیا ہاں سخت عذاب نوں میں

اگے عاشقاں یار دیوانیاں دے دساں کھول میثاق دے خواب نوں میں
محفل میکشاں دی وچہ ہو ساقی ورتاں بیلیو سرخ شراب نوں میں

کھلے عین بعین اسرار مخفی کراں دور نقاب حجاب نوں میں
ڈال وچہ رکاب سوز والے ونڈاں اپنے جگر کباب نوں میں

تیر طبع دا رکھ نشان پکا ماراں عین سوال جواب نوں میں
جامہ معنوی سوز مجاز زیور دیواں پا عروس پنجاب نوں میں

چمک برق دی کیوں نہ شرم کھاوے چکاں فراج رخوں نقاب نوں میں
ایسا نفی دا خفی طوفان جھلے گم کراں ہستی حباب نوں میں

پڑی ڈال لقمان حکیم والی اٹکا دیواں دہندے آب نوں میں
کڈھ قلب قبول گھنڈ چاواں وٹی نظم دی نور شباب نوں میں

جلن رکھ زمین کوہ قاف بیلے کراں سوا نیزے آفتاب نوں میں
جم جم بلبلاں طوطیاں کرن رشن کھولاں جگر دے پھل گلاب نوں میں

جھلاں ہو کے باد نسیم سحری خندہ زدن کراں شاخ و واب نوں میں
ماراں آہ فنا تباہ والی تھم تھم کے دل بیتاب نوں میں

اگوں منصفی اہل شناس تائیں رکھاں سہرا بازار اسباب نوں ہیں
دائم طبع ازمائی جیکوئی چاہے ویساں کھول تجنیسیہ باب نوں میں

تجنیس و صنعت وچ نگارشِ نظم

تدوین تجنیس تے رئیس کسدی ترتمہیم تہیم تمام لکھاں
بینا بینا یوں ہون بنّے جے بنا بہتی صمصام لکھاں
لکھاں رخ سمانے وچ لکھاں رخسارے سنگ رخسار سنگ رخام الکھاں
نازنا رمار ان نور نورا اندر نیر نیر وگے گام گام لکھاں
نامو نامی ناموں نیم ہوون نام نام انام دا نام لکھاں
گیوں خشام نوں شام دا شام آٹھے صبح زندگی دی شام شام لکھاں
چھڈ ہفت اقلیم کلیم جاوین قلق کلک تھیں کلمے کلام لکھاں
لا لا دستاں لالہ لاسینے لالا صورت الف لام لکھاں

وچہ گلدے گل لٹی گل جاون گلگو دی گل گل فام لکھاں
پائے دار عالم پائدار ہوون پائدار زلفاں پائدام لکھاں
نظم نہ دم دے عزم نوں ہل دیوے جبکہ عزم یا الجزم عزام لکھاں
ناظم نظم نظامیوں کرن پڑھ منظوم جے ہمہ نظام لکھاں
دمادم بیدم بادم دائم دوائم فائم دم بیدام لکھاں
جام جم جمہوئیے جم جاون آدم جیہے آدم آدم جام لکھاں
رحیم رحیم اڈا دوئی روم روم رمتا رام رام لکھاں
دائم دم اندر خاص عام ہوون عام خاص اندر خاص عام لکھاں

در این دلیل اہل شناس شعر و سخن و جوہریاں سخن سنج چوں مے گویند

اسے پراکھ بیر الگیاں لے اگیاں دی شعر سوجہ شمع مثال ہوون
سخن صاف کرئیے سینے حاسداں دے دور غیر غرور خیال ہوون
جلوہ یار ہووے بستہ راز اندر پئے عاشقاں دید جمال ہوون
نکلے پڑدیوں پڑدہ اتار قاتل عاشق نال تکبیر جلال ہوون
دو دو معنی اک اک جان جیہڑے جلے فراق دے نال ہوون
دِن رات اندھیر ٹرا تے چانن ہجر وصل ہو نال سیال ہوون
سینوں شین چھپے قاف کاف نسے ناہیں سامنے دال تے ڈال ہوون
روڑ مار نہ موڑ جکور تائیں شہر شعر دے سخت وبال ہوون

اُڈدی اُڈدی فوج پروانیاں دی جلن بلن تے پئے نہال ہوون
ہووے شعر شراب دا جام گلگوں نوق والیاں نشے وصال ہوون
کتنے ماہ جبین دل ملے جھلکہ کتے چمکدے ابر وچ خال ہوون
چلے نافع لفظی دی تیغ براں حرص ہوس دے ختم جنجال ہوون
مثلہم کمثل الذی استوقد نکتے نال مثال کمال ہوون
مطلع شعر وچ مرغوب ہووے پر وزن موزوں مقال ہوون
پے جے نہ بجدی جیب بھائی نال جگ نہ جنگ جدال ہوون
شیشہ سنگ تے شیر دا رالٹا جویں کرگتاں دیوچہ لال ہوون

عین غین ہاہن دی لین سدھی اندر نیک چال ہوون
تے ردیف جدید لذیذ ہووے اتے کافیے بھی نویں چال ہوون
گھر شیر دے بیر نہ پان آ کے جھیڑے ست محبوب دے نال ہوون

اَنگ رنگ سنگ ملنگ لکھیں دردِ درد مرد پال ہوون
سڑن پکڑ لیندے چڑاں ہاروں نوں صاحب عقل جان پہ پڑتال ہوون
کرے بیت تنہا اندر ابیت دائم جنہاں سینے جوش جلال ہوون

مخاطب بہ ذاتِ خود

بچ بچ کو چھپا پیر جائیں چھڈ خودی دیاں چالاں منڈیاں نوں
دکھیں روندیاں کالجے لا لیندے پچھاں موڑدے ہسدیاں خنڈیاں نوں
کرے مہر تھیں جھڑے وانگ روشن منہ کالیاں کو ہجیاں بندیاں نوں
ہرناں ہر کھیا ویکھ کے ڈرِیں اگوں پیر پیر تے لگیاں ہنڈیاں نوں

اوتھے فضل دیاں منظور پانے کوئی پچھ نہ ہین دانشمندیاں نوں
غیرت یاد دی لوہڑ دی بجر جیرت منہ کجیاں پھپیاں بندیاں نوں
ذرا بوہنیو نکے لنگھیں اوماہی متاں چھلناں پے جانی ہنڈیاں نوں
ویہن بے پرواہی دے گنج دائم روہڑ ستھریاں تار داگندیاں نوں

اِلتماسِ شاعر

مینوں سجدی گودڑی یار والی تاج فخر دا نہیں درکار میرے
دعوے فقر دا کڈوں ہیں کرن لائق اپنا آپ ناہیں اختیار میرے
بوجا نفس دی ساہ تباہ کیتے ہن گئے گذرے کس کار میرے
مینوں روز دا سبق استاد دتا صفحے ہاسیاں دے پڑھن یار میرے
میرے کالجے نیناں دے تیر لگے ڈلھے اکھیوں نیر نثار میرے
ذرا نگہ پیار دی نال بھکے لوں عاشقا سیک انگیار میرے
نہیوں بار تے قبر تے آ ویکھیں شعلے نکلدے برق دے ہار میرے
بناں امر محبوب نہ قلم پکڑاں اندر وجد دی رمز دی تار میرے
اوہدی نظر تھیں شعر دی بھکھ کیہڑی حاضر قافئے کھڑے ہزار میرے
اے بلبلو باس گلاب وحدت آ گئے مان لو وچہ گلزار میرے

منداہاں ہیں ساریاں صاحباں تھیں متھے لکھیا اے خاکسار میرے
قرض فرض خدا دے لہے ناہیں تھوں نت پیندے سر بھار میرے
اُتے ساحلاں ست دھکے گھائلاں نوں ساتھی نال دے لنگھ گئے پار میرے
میرے شعر نہ عقل دی شکل والے مثل جھلیاں حال پکار میرے
لالہ پڑھن والے شالا کرم ہووی کریں سخن نہ ست خوار میرے
حرف حرف اندر صرف جان ہوئی دتا ورد وانفر دلدار میرے
ماہی شوقیا ذوقیا حسن دیا تیرے واسطے شعر اشعار میرے
مینوں سخن دی بلی میراث تو ڑوں کیتا کرم کمال سرکار میرے
میں بھی ندی سمنداں نال رشتہ بھا جی ادنے خضر ابرار میرے
مستو پکڑ پیالڑے جھب پہنچو بھر بھر دیوندے جام سردار میرے

دیکھو طالبو اج مطلوب کامل جلوہ گر ہے وچہ پسار میرے
دائم مہربانی مرشد پیر دی اے سخن تُمے بازار دربار میرے

زارئ دل از بیقراری

خاکسار خاکی بندہ خاک دا ہاں جگ کہے فقیر ملنگ مینوں
زینت عشرتاں عیش نہ جم ڈٹھے ہتھیں پئی فراق دی ٹنگ مینوں
ہا ہا ہی ہنسری گو گدی اے ہور آوندا نہیں کوئی انگ مینوں
طبع بحر دیوانگی وچہ ترسی یار زاہد اکریں نہ تنگ مینوں!
اِک دل ونجا تے دل لاناایں ناہیں دل بنان دا ڈھنگ مینوں
وارث سخندے کرکے بے وارث سٹ گئے فانی بیلے جھنگ مینوں
کاہی کانیا ندوچہ کو کتاں آں دے ہاڑ بئی اے وانگ کلنگ مینوں
اللہ نہ آوے ایسا وقت نازک کیہی سنگ اندر پئی بھنگ مینوں
آپ گل گلزار دی رس پی گئے مار خار اتے گئے ٹنگ مینوں
جویں نال ہیر بجھا ورتیا ایں یار وے ہے گا وچہ کر نگ میں نوں
میرے اُجڑے ہوئے چمن وچہ برس رحمت دیکھا سبز پایئں بھیجے امنگ مینوں
اے مخدوم عالم نیر انفر جیسے وچہ رنگ یکرنگی دے رنگ مینوں
میں تاں رہاں بھاویں میری ہا موے ناہیں لوڑ ناموس دے ننگ مینوں
دائم دور منزل تے ضرور جاناں توں صاحبا فضل دے سنگ مینوں

جذبۂ قلب دعائیہ

اے باغباں سخن دے باغ اندر بلبل تار نوں کرن ہکان دیویں
ڈاڈھی درد مندی درد بھری ہوئی آں مینوں کھلکے آہ جلان دیویں
منگن ہار اک سخی سرکار دی میں مطرب جھنگ رباب وجان دیویں
میں اک عاجز پیغام رسیدا وصبا دمینوں سدا ہا جان دیویں
لمی مار بہار امانتاں دا لے چور نہ کجھ نقصان دیویں
نخل ازل دی ہاں پرسوز و نخلی از عشق دے راگ سنان دیویں
اے بشیر میں مصر عزیز ہویا میری خبر جا شہر کنعان دیویں
یا ذات سمیع البصیر دائم مشکل منزلاں کرم آسان دیویں

نذرانۂ جذبات لاہوت بطریق رندانہ و مستانہ

ناں میں شیعہ وہابی نہ ہاں سُنی مذہبوں پاک مل نقش قدیر دا ایں
گذر قال تھیں حال مقام دساں جُبہ سر درویش فقیر دا ایں
سراپا عالم میرے وچہ قبضے لہر اگھتیا زلف زنجیر دا ایں
تحریر تقدیر شمشیر میری استاد ہر فاضل دبیر دا ایں
کھاکے تیر لخت جگر عاشقوا وگٹھا پیا جے عشق تکبیر دا ایں
جم جم جام ور تو جشن ماہتابی طیب مٹ شراب تطہیر دا ایں

سخن حد میرے جیہڑوں پار دینے سخنو ہاں سمیں اخیر دا ایں ۔ کئی منزلاں گھاٹیاں چیریاں نے ہم رزیاں ہر اک سفیر دا ایں

بلبل ہو کے باس گلاب لٹی چکور ہاں بدر منیر دا ایں ۔ فرہاد شیریں ہو برباد ہویا کدی ویس کیتا رانجھے ہیر دا ایں

کدی ہو پتنوں بدھا جان کیچم پچھے ہو سسی تھل چیر دا ایں ۔ کدی ہو سوہنی تراں تاری کدی پٹ ڈونگا پٹ چیر دا ایں

کدی دست مرید دے دست پیر کدی دست بناں دستگیر دا ایں ۔ کدی طالب ہو کے طالب دا ہاں طالب کدی پیرہاں پیر دے پیر دا ایں

کدے رقص کراں تصویر کولوں کدی آپ ہی نقش تصویر دا ایں ۔ کوئی زہر دی جگہ تے شربت دیکھے مٹھا املک کشمیر دا ایں

زندہ کراں مردے مردے کراں زندے نسخہ ہو بنت حیاتاں اکسیر دا ایں ۔ دائم یار خادم ظاہر نبی آدم مخفی راز توحید تفسیر دا ایں

عرض پیش خوانندگان

دھواں گرم ملنگ دا سیک لیناں اے طالبو صاف ضمیر دیو ۔ العشق نار دائم لانبو مچ رہے نے لے مجلسی پاک تصویر دیو

سخن پیچ در پیچ دے پیچ ویکھو اے قیدیو زلف زنجیر دیو ۔ پیا ورندا جام کلام ساقی پین والیو مٹ تطہیر دیو!

شہرح معرفت ہوش دے نال کرنی پڑھن والیو عشق تفسیر دیو ۔ کربلا ماتیاں دکھا نقشہ ویکھو عاشقو شاہ شبیر دیو

وگے قاتلی لہر دریا خونی تاری لاؤ طالب دستگیر دیو ۔ رکھو گردناں کرے حلال دائم اے شائقو عشق تکبیر دیو

انتباہ

میری نغمہ سرائی تھیں نے اہدا نے چھوڑ مسجداں ملیا میخانہ ۔ چنگ عاشقانہ راگ رندانہ رقص مستانہ طرز دیوانہ

خوبصورتی ویکھ کے مورتی دی زنار پایا گل کافرانہ ۔ پوجا شام دی صبح تے شام جاری بھل گئے تہجد تے پنجگانہ

ملاں رہیا لے فتوے لکھنے تے اساں بیتا آدرشی پیمانہ ۔ وچہ بتاں دے ویکھ مکان اہی اساں کعبہ بھی سمجھیا بتخانہ

سنتا رہیا محراب وچ مفتی اساں یار پایا جھاگ ویرانہ ۔ جلوہ گاہ اے فثم وجہ اللہ ہر طرف اے اللہ سبحانہ

گھر کافراں دے بھاویں ہووے متاندر جتھے شمع اوتھے آوے پروانہ ۔ خشک دل بے سمجھ نادان دائم کیوں ساڑ دینے میرا آشیانہ

عتاب بہ نفس خود

دلا رہ جا اینہاں نرمستیاں توں کر کر ناز نخرے کیڈا ایس رہیوں ۔ کھیا گیا اے الٹ دماغ تیرا گلاں اٹھیاں پٹھیاں دس رہیوں

بی پی جام دیوانگی رہیوں نہ شاید مدتاں دے اوہدے وچ تس رہیوں
تاہیں طبع بے اثر یا خشک ہو گئی پڑھ پڑھ نفس شیطان دا جس رہیوں

طائر اوڈدا پھرے آسمان اُتے تیر سائے تے وحشیا کس رہیوں
لیے ہن چھیڑ رباب کتاب دائمؔ کاہنوں دیباچے وچہ پھس رہیوں

نکہتِ گل راز

کریں اپنے نفس تے ظالماں ظُلم جیکر کیوں تیغ فیر رحیم کریم ہوویں
ایدھر گُل شگفتہ وچ چمن جھولیں اودھر بلبلا مثل نسیم ہوویں

بنیں ترٹ کے ڈگ کے فیر اُٹھیں مر کے جیویں بقا مقیم ہوویں
ولے تے تجھ تقدیر رضا تیری جیکر کشتۂ تیغ تسلیم ہوویں

چمکیں ماہِ منور جمیل جیکر سر خمیدہ ہو الف تھیں میم ہوویں
پڑھے قرأت جے عشق امام اعظم سارے رندیاں شانِ عظیم ہوویں

بسمل نیم بسم اللہ ہر ایک دن پڑھ کے بسم اللہ بسمل نیم ہوویں
مکے وے اعدائت دے تر لیاں دے آپ بحرِ الطاف و عمیم ہوویں

افلاطون بقراط سقراط ہوویں خود مریضاں لقمان حکیم ہوویں
دائمؔ کاہل دی قلم دینال جیکر لے بیاض ہستی نو ترمیم ہوویں

در شکایت زمانہ

یار وڈا حیران ہاں ایس گلوں حاصل مجھ نوں عیش بہار کیوں نہیں
لوک مست متوالڑے کرن عیش جان میر دلیلو صبر قرار کیوں نہیں

سیج پھلاندی سیتی بے راس ہوئے ہوئے ماندا جیو بیزار کیوں نہیں
کسدی یاد وچہ برباد بیٹھا پچھدا کوئی آکے خبر سار کیوں نہیں

گھیا زلزلہ پیا خاموش ہیاندا گل کتھ کوئی ستار کیوں نہیں
رقص ناز نہ ساز طنبور دے جے نالے چھا بجھاندا چھنکار کیوں نہیں

ساقی مار طاقی کتھے بیٹھ رہیا کوئی نظر پیندا میخوار کیوں نہیں
کسدے گیاں ہو گئی ویران محفل عقل ہوش دانش ہشیار کیوں نہیں

سخنداں نوں خشکیاں ول گیاں لذت آوندی وچ اشعار کیوں نہیں
نہ کوئی بسمل فناہ نہ ہوئے ہا وچہ اثر تلوار دی دھار کیوں نہیں

ہوندا کسے دا دلفگار کیوں نہیں خالی جاوندا ڈھکدا وار کیوں نہیں
جنہاں خبر آہی ستے مار دی نہتے آنہاندے وچہ تلوار کیوں نہیں

کہیا بے اتفاقیاں نے رپایا اپنی بیلیاں دے طلبگار کیوں نہیں
اُلٹے ضابطے نویں قانون بدلے کردی نیر دفعہ سرکار کیوں نہیں

بہاویں لشوتاں کھادیاں حاکماں نے کر دے عدل انصاف دی کار کیوں نہیں
انا الحق پکاردے پئے مجرم عالم پکڑ چڑھاوندا دار کیوں نہیں

شاہد حور دی نہیں پچھان ہوندی ہو کدے کھلا اسلام کفار کیوں نہیں
آن کس صیاد نے دام لایا بلبل قمریاں دے وچہ گفتار کیوں نہیں!

طوطی سہکدی جاں بحق ہوئی گلاں دیندے گل خار کیوں نہیں
رہے بھونڈ کو پتڑے ٹہل باغیں اگوں ہوڑدا چمن گلزار کیوں نہیں

دن اجدا ہو کے رات چڑھیا گیا چھا اندھیر چمکار کیوں نہیں
کھاں چلدیاں تے لوہا موم ہویا بھند اکڑ ہتھیار لوہار کیوں نہیں
چواں مار کے پار صندوق کڈھے غافل ستیاں سوچ وچار کیوں نہیں
کہندے جاونے تھیں ہڑتال ہوئی کھلے درد دے صد بازار کیوں نہیں
دلبر دلبراں نتوں جاندے کوچ کیتی رہی وفا تے عہد اقرار کیوں نہیں
بھاویں رشک مسیح ناراض ہویا صحت پاوندا ایہ بیمار کیوں نہیں
مئے وصال دی ونڈنے والیا او اجے آئی مشتاق دی وار کیوں نہیں
آئے کیہڑے جہان تے ملک عمر شوں آیا بے پرواہ جفا کار کیوں نہیں
دھکے مار بہشت تھیں کڈھیوئے پہی ایں توبہ استغفار کیوں نہیں
نالہ قلم تھیں ہوئے ہزار کملے ہیں کملیا نوحہ شمار کیوں نہیں

کس حیز و تا پچھا جگ تائیں کیتے شرع خلقت کاروبار کیوں نہیں
ہٹی صبح تھیں شام تک رہے کھلی سوالیں جاندے خریدار کیوں نہیں
پہرہ بدار لگے نے سنگ چلسان اپنی گشت کردے تھانیدار کیوں نہیں
گیاں اُڈ صفایاں داغ متھے کتے ڈب مردے شرمسار کیوں نہیں
ہیں ہُن سر بازار پکارداں ہاں سندا حال میرا دلدار کیوں نہیں
دم صبح مانند ہن جان باقی پڑھدا آکیں غمخوار کیوں نہیں
خون جگر تھیں لاش نے غسل کیتا اجے حسرتاں کفن تیار کیوں نہیں
پڑھ گئے فاتحہ لکھ ہزار لکے پھر بھی اُتریا سر توں بھار کیوں نہیں
میری آہ بنکے برق فلک پھٹے ہائے دلبر دلا اجے اعتبار کیوں نہیں
ایس گلنوں بھی کسے لاہدیا اے اج چپ کردا دائم یار کیوں نہیں

رُباعی

چلے گئے چلے بلے جگر والے صاحب ذوق شعر و سخن سُن والے
پچھے رہ گئے خشک مزاج حاسد نکتہ چین نکتے سکتے چُن والے
گھٹ شوق اندر گھٹ نظر آون عشق مُن والے رمزاں گُن والے
جانن کی توحید قصیدیاں نوں دائم نفس دے بافتے بُن والے

جوش فرقت

جوشِ فرقت نہ سانبھیا جاوندا اے کی کراں تے کیہڑا بیان لکھاں
ہنجوں لہو ہنجاں کہ قلم دی نوک توڑاں نالے کراں یا حسن دے شان لکھاں
ہو کے یار دے قدم دی دھوڑ اُڈاں اکے ہوش نشان لکھاں
ہو کے قیس مدہوش زمین لتے پیا لیلیٰ دا اسم عیان لکھاں

اکے آپنے سوز فغان لکھاں اکے عاشقاں دی داستان لکھاں
زخمی دل ناشاد دا کراں مرہم اکے راز نکتے عرفان لکھاں
کتے نس جاں چھڈ آباد نگری ویرانوں جیہا حال ویران لکھاں
دائم صفحہ عالم لبریز سارا کتھے لکھاں تے کی نادان لکھاں

طبع عشق

جوش طبع دا آکھدا پاڑ سینہ جا کے فلک تے شور مچا دیواں
ساکن فوق جلا کے کراں کولہ اک گوش وچہ آہ چلا دیواں
پٹاں شجر عظیم اشاریاں تھیں مار پھوک کوہ قاف اڈا دیواں
اپنے دم فرقت دیاں گرمیاں تھیں دم عیسیٰ دا اثر مٹا دیواں
پاواں سحر بنگالیاں جینیاں نوں سر سوں تلی دے اتے جما دیواں
نعرہ لا کے قم باذنی اندا مار ٹھوکراں مردے جلا دیواں
گر نہ ہجر دی کھچ میاں وچوں ملک الموت نفس مار دفنا دیواں
پب دبے مین الٹا دیواں کائنات دی ہوش بھلا دیواں
جذبہ دس فراق دے نعریاں دا اُہدا عرش مجید ہلا دیواں
بحر موج طغیانیئے چشم اندر حور و ملک غلماں ڈبا دیواں
زلفاں آہ دیاں کھول دوپہر ویلے اک رات اندھیری پا دیواں
تڑپ جگر توں لاہ سرپوش ذرہ چوداں طبق مقیم لرزا دیواں
پنجہ مار زنجیر تروڑ سٹاں نظر نال تقدیر بدلا دیواں!
افلاطون جیہے سرنگون ہوون اگ وچہ سمنداں لا دیواں
خضر جیہے تے بہے لگا دہواں اک گھٹ جے اونہوں چکھا دیواں
دائم یار پر حکم نہ اُف دائے نہیں تے کجھ دا کجھ وکھا دیواں

مصلحت بہ دل

دلا لکھ آغاز کتاب والا سینے گھٹ لے بیقراریاں نوں
لگے جا کے وحشیا پیا ویکھیں طوطی طبع دیاں تیز طراریاں نوں
سوہنا سوہنی دے حسن دا کھچ نقشہ اگ لگ جائے گھمیاریاں نوں
متے عذری تنگ ہو جائی گوشہ دل ہو گھٹ کے باریاں نوں
پارے وانگ نہ تڑفدا ہووئیں جا کے سر تے غزلاں بھاریاں نوں
ہن دس قصہ پاک عاشقاں دا جنہاں لا نبھایا یاریاں نوں
نالے اپنے کڈھ بخار دیا نالے مارے لے ملخ بخاریاں نوں
رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ دائم رب کرے آسان دشواریاں نوں

باعث تصنیف کتاب

چلی تو بچاں عشق مجاز والی رمز پا لئی اوس کھڑکار وچوں
مستی ملی شراب دی دس حصے مست اکھیاں دے جھاکار وچوں
ہستی خامیہ دے ہوئے چار ٹکڑے گند حسن دی گئی تلوار وچوں
جلوہ نور حضور دا پیا روشن کسے نور دے نول خمار وچوں
العشق نار دی پایا نار اندر نور نظر آیا نور نار وچوں
ہئی دام دے سے وچہ پیدا دام بلبل ویکھ پھل مجاز گلزار وچوں

پھٹے پر پروانیاں بند ہویاں دُھوں نکل گیا تار تار وچوں
بسمل نیم کر کے انت سٹ گیا تک خون وہندا چشم زار وچوں
گاہ گاہ کرے اہ کو راہ مٹھے سر خاک پئی ایس بہار وچوں
مدّ نال سچے کامل پیر والی بچ لنگھیوس گرم بازار وچوں
ویکھے جام انعام اکرام والا کر صاف گیا مستوار وچوں

صیاد گجرات دی جوہ والے مرگ پکڑ لیا گوندل بار وچوں
کھولاندیاں ڈونگھر ے کھوہ ڈگوس آپ لگے صیاد ب اندھار وچوں
دلی ال ملیا ول ول پایا کڈھیا ول زلف پیچدار وچوں
گئی تار سرکار دی نظر رحمت غا ضب نئی طوفان غبار وچوں
نار جان کنوں نور جان ملیا دائم جیت پائی ایس ہار وچوں

ایضاً

جدوں بخشیا جام لبریز ساقی ہندیاں سار ہشیار نے پائی مستی
دل مست دم مست تے مست طبع ڈٹھی دست بستہ ہر جائی مستی
اندر جوش عرفان دے جمع ہوئے تدوں آ نکے واگ ہلائی مستی

خوشبو مست پیمانے دی چکھ لذت لوں لوں دیوانے دے آئی مستی
ہو مستیاں سب خرمستیاں نے مستی حق جیہی نہیں کائی مستی
دائم یار تائیں مستی چا لیا ہو کے مست تائیں سر تے چائی مستی

عرض بدرگاہِ حضور پُرنور پیر روشن ضمیر

مجمع جوش خروش نے شور پایا ماسہ ہوش نہ رہی ہجوار اندر
انت ڈولدا جھولدا میں آ یوس پیر دے پاک دربار اندر
ہتھوں پچدا نہیں قلندرا او کیف اکبری جام سرشار اندر
لگے وا دماغ نوں ہوش آوے سیر کرندے سخن گلزار اندر
پاواں دُھوم ترانیاں نغمیاں دی محو ہو ستار اسرار اندر

مست وار کولوں مست جام پی کے جھل سکیا نہ بقرار اندر
رکھ سر سجود فریاد کیتی سایاں ایڈ نہ تاب بکار اندر
متے گٹ ہو یا ٹٹ پھٹ جاواں ہنیوں ہوند شور پکار اندر
ہر گل ہر کلی دی باس لُٹاں روح آ جائے موج بہار اندر
اُتے آب حباب حیات سایاں لہٰ نہ جائے حسرت دائم یار اندر

در خواب دیدن مصنف پیر روشن ضمیر و عطا شدن کتاب قلمی!

مست مست رہے سنکے عرض میری نظر مہر دی صرف اٹھال ڈٹھا
ویکھاں کی دربار حضور دا اے بیٹھا سیج تے پیر کمال ڈٹھا
کیتی عرض ہیں امر ہے ویکھنے دا گوں ہسکے شاہ جمال ڈٹھا

پئی رات تے کھل رات گئی آئی خواب سوہنی سوہنا حال ڈٹھا
کول قلمی کتاباں دے ڈھیر لگے نیڑے ہو میں نال خیال ڈٹھا
میاں جم جم ویکھ جے شوق تینوں نال اُٹھ کھلے اکھیں نال ڈٹھا

اک لئی میں چھک کتاب وچوں جھو جاگ پیا گویا لال ڈھا
پڑھکے بسم اللہ کھولی جلد جلدی سر ورق لکھیا بیت لال ڈھا
اوتھوں پڑھکے نظر جاں ہیٹھ گیتی لکھیا نام سوہنی مہینوال ڈھا
دائم یار دی ایہ تصنیف سوہنی ہر ہر شعر شمع ہیتال ڈھا

شکریہ از مہر مربی

تاج سخن دے تخت دے بخشیو سو ہڑ شکر اُس پاک جناب دا اے
گئے کھل وجود دے گل پردے ظاہر معجزہ نہ سماں خواب دا اے
درجہ بخشنا آہس کمینیاں نوں ایہو بار سبب کتاب دا اے
اُتے گندیاں فضل دے مینہ کردا کرم اُچڑا بیحساب دا اے
نیکی اک نہ وچہ بریائیاں دی سارا گذریا سال شباب دا اے
وچہ بدی تجلی خوار ہویا کیتا کم نہ اک ثواب دا اے
کیتا یاد نہ وچہ مغروریاں دے اکدن آونا وقت عذاب دا اے
دائم یار دا واس آوچہ داسو بار جانگلی ملک پنجاب دا اے

ایضاً

سُتا پیا ساں گوہڑیاں وچہ نیندراں ملیا جاگو الا تائیں جاگیا میں
جاگے بھاگ تے بھاگ دے شہر وڑ تے نیزہ سٹ غرور دا بھاگیا میں
ملی خاک ملنگ تے ہور ستا وطن ذات پر وار تیا گیا میں
لماں حرص ہوا دریا خونی بلا پکڑ جہان دے داجھاگیا میں
خندہ زنی دی تار بیکار ہوئی سنکے راگ وراگ ورا گیا میں
چھڈ گردان صرفی سرگردان دائم کلمے عشق اگے کیتی آگیا میں

نظارۂ حضرت عشق

عین شین تے قاف جی ویکھ صورت محرم یار لکار دا عشق ہی اے
کُن آکھ الست دا کرے نعرہ تے بلی چتار دا عشق ہی اے
کرسی لوح تے قلم جن ملک حوراں چوداں طبق سنوار دا عشق ہی اے
شمس قمر تے نجم دے ویکھ جھلکے لہراں وچہ پیا یار دا عشق ہی اے
الفوں ہو کے میم تر میم سوہنی سوہنے سانگ سنگار دا عشق ہی اے
ابراہیم داچخہ دے وچہ وڑنا ہوناں رنگ گلزار دا عشق ہی اے
تک ذبیح حضرت بن خلیل ولوں گھسیا جھلیا وار دا عشق ہی اے
ہویا غرق کنعان طوفان اندر بنکے نوح للکار دا عشق ہی اے
دس خولب یوسف پیا کھوہ اندر قصہ مصر بازار دا عشق ہی اے
موسیٰ ہو کے یار سدھار جاندا وچکار نگھار دا عشق ہی اے

۱ جب مصنف کو درد الم نے ستایا تو ایک سفید کاغذ کی کاپی لیکر حضرت بابا اللہ میاں صاحب کی خدمت میں پیش ہوا اور خدمت لاہور کر عرض کی اگر حضور اجازت فرمائیں تو کسی عاشق کی داستان میں چھپا کر اپنے دلی انجرات خارج کروں جناب نے تین روز تک کوئی ارشاد نہ فرمایا اس کے بعد خواب میں اشارہ ہوا جو نظم میں مذکور ہے چوتھے روز آپ نے اپنی زبان درافشاں سے یہ لفظ فرمائے ۵ چنگا میاں جے تیرا دل اکے تے لکھ ۔ ۱۲ حیات

مہر سلیمانی ماہی بطن پائی تخنوں شاہ اتار داعشق ہی اے
رہیا وچہ سکوت کلیم مدت جلوہ طور انوار داعشق ہی اے
المشہور قصہ کربلا دا اے نیزے سیس چمکار داعشق ہی اے
چھڈ مصر نوں سیف ملوک نٹھا پریاں وچہ ونگار داعشق ہی اے
شیریں لب شیریں دتی جان شیریں تیشہ سر نوں مار داعشق ہی اے
چندر بدن دا بدن ہلاک ہویا اٹکن لاش معیار داعشق ہی اے
روڈا نگر جلالی دے ہویا ٹکڑے بھتیا نفر لوہار داعشق ہی اے
عزت بیگ اجاڑ کے مال عزت ہویا نفر گھمیار داعشق ہی اے
تھیا رانجھا چاک سیلٹری دا ویس جوگیا دھار داعشق ہی اے
پڑھے مصحف تے کتے گرنتھ گیتا ماہر تسبیح زنار داعشق ہی اے
جامی رومی نظامی تے شیرازی موتی شعر جھلکار داعشق ہی اے
مندر مسجداں اتے حرمین گنگا خانہ مست خمار داعشق ہی اے

شاہی چھوڑ ادھم بھسم ہویا نعرے فقر دے مار داعشق ہی اے
ہتھیں اپنی کھل ادھیڑ سٹی جھوٹا جھلیا دار داعشق ہی اے
مشکاں کیپیاں ہوئے عزیز گھائل زہر جام نثار داعشق ہی اے
خفی جلی لیلیٰ جلی پئی اندر اپر سنجد للکار داعشق ہی اے
سسی طرف مکران روان ہوئی واگاں تیز اولار داعشق ہی اے
باقی خان امیر نوں چیر دتا سدا پار اوار داعشق ہی اے
مرزا صاحباں بار صندل کٹھے شعلہ نکلیا نار داعشق ہی اے
سوہنی وچہ ساگر گاگر گال ڈبی کنڈھا بھالیا یار داعشق ہی اے
علیین سجین مکین ہویا کنگرا عرش مینار داعشق ہی اے
کتے بیت بتاں کتے بیت اللہ پیا حج گذار داعشق ہی اے
عمر انوری رودکی فردوسی مالی سخن گلزار داعشق ہی اے
حضرت عشق دائیم مسجود عالم اصلی بھید ستار داعشق ہی اے

ہیبت عشق

ہیبت عشق تھیں گنبد اجگر میرا ہتھ ڈولدے قلم نوں لان لگیاں
ہو گئے قلب رقیق دے لٹی ٹکڑے ایس ظالم دی گل سنان لگیاں
ایسے خوف تھیں ملتاں چپ رکھی آہیں کڈھدا اپڑا جان لگیاں
اج مینوں بھی سخت بےصبریاں نیں ایہہ بھی بار دا سر اٹھان لگیاں
آؤ سنو گھاں عشقدیاں طالباں ہو کرنی ہوش سنجیر ہلان لگیاں
اہدیاں کچلیاں پر بر زہر بھریاں نہیں جھکدا ڈنگ چلان لگیاں
سن اوتار لطیف تے پھرن والے ہوش رکھنی قدم ٹکان لگیاں

مارے سوز تھیں آہ فراق کاغذ نکتہ یاد آیا نقطے پان لگیاں
خنجر کس کے کھلا بےرحم سر تے اگوں مار دا گل بھوان لگیاں
جوش رو کیا رکھیا گھٹ سینے آہ چھٹ چلی مرجان لگیاں
کرساں شکوے روبرو اہدے ڈہال ڈال دیساں صیغ کھان لگیاں
دامن پکڑ لیناں کسے ماندری دا عشق سترا ناگ جگان لگیاں
ایڈا سخت بےرحم جلاد قاتل ہتھوں مار داسیس نوان لگیاں
بھلے بھلے ایتھے ڈگے منہ پرنے بازی گر یدا کھیل وکھان لگیاں

قتل گاہ ایہ تے تیغ چشم دی اگفن پہن لینا آیدے جان لگیاں
ایس عشق رستم رستم زال مارکے بھار تول لے ہتھ ملان لگیاں
کردا ایکڑ گڈا شہزادیاں نوں دسن اپنے ناز گمان لگیاں
ظالم کول کھلو کے ہسدا اسی پھیر سگاندے پیر چُمان لگیاں
اُتّے نیز یاں سیس چڑہان لگیاں نالے زہر دے جام پلان لگیاں
گناں کی کوئی انت نہ زخمیاں نا ہویاں ملدے تاں ایسے صیاں لگیاں

ایس عشق میدان دیا جنگ بازا جاسیں مار یا جان بچان لگیاں
کجھ ایس دی رسم ادا وکھری ایں کھیں کھلدیاں ایس مکان لگیاں
قیس عامری دی نال کہی کیتی مار جنگلاں وچہ رلان لگیاں
آیا ترس نہیں سو سید زادیاں دا وچہ کربلا شور مچان لگیاں
ہر ہر ملک اندر فتحیاب ہو یا راضی ہو دنا اکہ ن قیران لگیاں
دائم کچھ لے عشق پروانیاں تھیں اتّے شمع دے ہون قربان لگیاں

عاشقاں سوختہ جان

صبح شام غلام سلام کردا درد سوز فراق دے سیریاں نوں
لیندے امر محبوباں دا من متھے پر ہاں وہڑدے حکم امیریاں نوں
اک نظر تھیں لُٹ محبوب لیندے سرمہ ڈال کے کالیاں ڈھیریاں نوں
وچہ دلاں دے جان دلدار بیٹھے غوث قطب نٹھے چھڈ پیریاں نوں

جامے ریشمی ساڑ اجاڑ ہستی سر پہن کھلوندے لیریاں نوں
رخسار گلاب دے پھُل رُتّے ویکھ کالیاں زلف زنجیریاں نوں
شاہنشاہ معشوق سردار اُچے عاشق کرن پسند فقیریاں نوں
دائم عشق نے خوب سواد دتے ہیر اں سسیاں سوہنیاں شیریاں نوں

درد دل

پئی مینوں بھی عشق دی ڈانگ سرتے ڈگ پوس ڈولدا ڈولدا ہیں
ایہ شعر ناہیں درد اشک قلبی اج کاغذاں تے پیا ڈوہلدا ہیں
تیغ قفی تھیں مرند اشوق جنہاں زہر نہاندی خاطری گھولدا ہیں
قصہ عاشقاں دا صفت سوہنیاں دی کرساں کر اپنے محرم ڈھولدا ہیں

تاہیں عاشقاں دے رونے رو رہیا پیا زخم نہانی اگھولدا ہیں
ہنس ہنس کے جگین ہنس چوگاں رو کے تے موتی رولدا ہیں
بھرے قافیے سوز ردیف تازے کنڈی چاڑہ غرض دی تولدا ہیں
جُبّہ وارثی بخشیا رب عشقوں نویں کوٹھے فضل دے کولدا ہیں

درد دل نہیں فرصت نہیں تے چین جاکے چینی چینیاں دے جگر پھولدا ہیں
دھر دا لباں تے لباں جے یار دائم سُراں بنسری وانگ تا ن بولدا ہیں

شاعرانِ روزگار

قالی شاعری ماٹری مغز ماری بناں حال دے خشک تحریر شاعر
وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ[۱] یاوہ گو فضول شریر شاعر
طمع نفس کارن قلماں پکڑ کے تے پئے کرن ترمیم تزویر شاعر
وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ[۲] آکھن ہور کجھ کرن تے ہیر شاعر
ظاہر بھرے علموں باطن پرے حلموں آکھن اسیں ہاں خلص امیر شاعر
ہوندا شاعراں دا دین مذہب کوئی نہیں نیولائٹ دے کرن تقریر شاعر
اِکناں کسب بنالیا شعر کرنا آکھن اسیں وڈے دلپذیر شاعر
اِک آزاد خدا رسول ولوں اک قید وچہ زلف زنجیر شاعر
اِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ[۳] عامل کامل اوہ بدنمیر شاعر
سینہ چاک تے پاک کلام کر دے حالی مرد رنگیں تنویر شاعر
ہمت ربانی طبع عارفانی کرن خاک تھیں کاخ تعمیر شاعر
دام سخن معیار تھیں صاف نکلے دام زلف دے جھہڑے اسیر شاعر
بولن زمزمہ پی توحید زمزم زدیں قول گوہر تطہیر شاعر
کرن منزلاں طے محبوب دیاں سرمست آزاد سفیر شاعر
جنہاں لا والی رمز پالئی آ کل شاعراندے عالی پیر شاعر
ہُن تے ریس بریس پئے پیس دیندے تیس مارخاں پئے تشہیر شاعر
نکتے چینیاں ہین رنگینیاں نہیں دور بینیاں دور تدبیر شاعر

غبی غبط کمی مثل غراب کاں کاں اک بلبلاں دل دلگیر شاعر
پئے ذوق خراج تحسین محفل ظاہر کرن جوش تشویر شاعر
دیکھے زاغ نوں خام تزئین باطل اینویں کرن ایمان تغیر شاعر
اِک آکھدے خضر نہیں کہن دیندا اوہم خودی در رٹ دے میر شاعر
ملت اپنی چھڈ کے کرن علت ظرف صدق نوں کرن تکسیر شاعر
کوئی شاعری راہ نجات ناہیں متاں کرے کوئی نازکبیر شاعر
اک سٹ پسٹ لگا جھٹی لیندے جانم بلٹے چوڑ دے چیر شاعر
اک سائنس والے جنہاں جفر جالے ویہہ جان نکلے خمیر شاعر
سدا پیا تصویر دا تیر دل تے مرشد پیر والے پرتاثیر شاعر
ایس گلدی بھی تنہاں چاہ ناہیں سانوں کہے کوئی بینظیر شاعر
جنہاں بار رضا اٹھالیا واہی سیف زباں تقدیر شاعر
جنہاں عشق دی جھل تکبیر لئی حرف حرف تے کرن تکبیر شاعر
حال حال کر دے سخن حالیاں جھہڑے حال دیئے دامنگیر شاعر
سخن اک خطانہ جان والا مارن کس نشان تے تیر شاعر
اصلی شاعری دے سمے گذر گئے نے بیٹھے مل بقا جاگیر شاعر
نہ اوہ جذناں نہ پروازیاں نے لکیر دے ہین فقیر شاعر
ہیر پھیر باون زبر زیر اندر جگہ شیر دی لکھدے شیر شاعر

[۱] اور شاعر تابعداری کرتے ہیں انکی گمراہ [۲] اور یہ کہ وہ کہتے ہیں جو کچھ کر نہیں سکتے یہ دونو آیات مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت کے وقت اسلئے نازل ہوئیں کہ آنجناب کو وہ لوگ کاہن اور شاعر کہتے اور بیہودہ باتیں شعروں کہتے تھے [۳] مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی یاد کیے یا کفر کی مذمت کرے یا جس شعروسخن سے انسان کا دل نرم ہوکر رجوع الی اللہ ہوجائے وہ عیب نہیں ۱۲۰ سورت الشعرا پارہ وقال الذین رکوع نمبر ۵

گذر گیاں دے مال تے کرن دعوے اینویں زرگرنے نہ ایہہ شاعر
تنگ چشم بخیل ذلیل ہوسن قزاق سارق[۱] بے توقیر شاعر
نعوذ باللہ الاامان سایاں کرے کیوں ایہہ کسب حقیر شاعر
دائم نرم ہو شرم کر گرم نہ تھی توں تے آپ ہیں پر تقصیر شاعر

طرز شاعری

لطف شاعراں لے شاعری دا طرز وکھری دکھ اڈھنگ ہووے
ہووے بے نقطہ نکتہ رمز بھریا نکتہ چین ماچین دا دنگ ہووے
کر کے کسب حلال دا کھائیں لقمہ بھاویں گودڑی تے باہیں ونگ ہووے
کریں تنگ نہ قافیہ تنگ ہو کے بھاویں قافیوں قافیہ تنگ ہووے
قول فعل جدوں ہم ذات ہووے کیوں نہ سخن مڑ تیر خدنگ ہووے
کیوں نہ گل جاوے پھیر گل سنکے بھاویں کیڈ اشتا تے سنگ ہووے
صدف دل تھیں دُرِ شہوار نکلن جھمک جنہاں دی لگا رنگ ہووے
کڈھے لاٹ مثال پرواز یا ندی اہل ذوق مثال پتنگ ہووے
رکھیں نگہ نہ غیر دے مال اُتے بھاویں حال بیحال تے تنگ ہووے
جسم بنسری پھوک پریم والا لگا راگ توحید دا انگ ہووے
جام نفی والی ہووے تند مستی چڑھی ہوئی نفس دی بھنگ ہووے
دائم سخن صدیقاں دے کرن زندہ سوال دا کوئی کر رنگ ہووے

صدائے قادری قلندری درویش دائم

جے نہ عشق دی سانگ دا سل سینے پھیر کوڑ دا سانگ سنگاں ناں کی
جے کر جالدا گنج نہ ہتھ آوے سُکا کالدا محل اساڑناں کی
جد ہے اپنے نہیں دلیل قابو چھیڑ ہوڑناں دا اوس جاڑناں کی
جنہوں ول نہ کاہڑنے رڑکنے دا اوس چھاپ نے گھبو نتارناں کی
وانگ ڈھوڈراں ہنس دی ریس کر کے گھاں فضول لتاڑناں کی
ٹٹے ننگ جے نفس لنگور دی ناں نرشیر نہنگ نوں مارناں کی
کھادی کٹ نہ جس استاد کولوں کر کے فتح میدان ڈنگارناں کی
دائم وانگ جیبد ایڑا غرق ہویا اوس کسے کنگال نوں تارناں کی

رباعی

پکڑ مسجدوں نے گئی بُت خانے کسے کافر دی ترچھی نگاہ مینوں
درس حسن دے عشق استاد کامل سبق دسیا گھنڈیاں لاہ مینوں
عذر رکھ کے بتاں دی جھلک والا یاناں رب سی اپنے راہ مینوں
دائم یار مراد آباد ہوئی آہی روز الست دی چاہ مینوں

۱؎ معلوم ہوتا ہے کہ شاعر چوری بھی کرتے ہیں جیسے استاد ذوق فرماتے ہیں ؏ اس تیرہ شب کے پردے میں شاعر جو چور ہے - پھرتا اٹھو تا ہو مانند ہے ۱۲

منزل اولیٰ

اربعہ عناصر مخلوط اجلاس اندر آن بھسے ہاں کجھ تے کہہ جائیے — تخت شانِ انسانی تھیں ڈگ تھلّے کیوں موتوں تریہہ کے رہ جائیے
فتح نفس تے پہن پوشاک پائیے کاہنوں تنھ لنگوٹیاں ڈھہ جائیے — رہ کے پانی وچہ پانی تے رہیئے خالب کھا کے ڈبکیاں تھلّے نہ جائیے
وڑ کے لطف ہنگامے دیو چہ لئیے سٹ اڑے آپ بھی سہہ جائیے — کرے سجناں نال سبھوٹ پوری موہنڈے ویریاں دے نال کھہ جائیے
کریئے کار مرداں والی مردین کے نال وانگ نہ اندر بیٹھ جائیے — دائم رہ جاندی دنیا آپ مگروں جیکر آپ اہدے مگروں لہہ جائیے

رازِ خویش

سوہنے سمیں بہار دے چمن اندر اک ڈٹھیا پھُل گلاب دا ہیں — چرخ چارم تے اوڑ زمین اتوں کیتا خاص دَرشن آفتاب دا ہیں
میری نسبت دریا دے نال پھر بھی کی ہویا جے نقش حباب دا ہیں — علم ابن الکتاب دا علم ناہیں طالب‌العلم ہاں ام الکتاب دا ہیں

یہ خبر دائم نے اک مردِ قلندر سے سُنی؟
علم ہے ابن الکتاب اور عشق ہے اُم الکتاب

صدی چودھویں مسجد دے زیر سائے ٹھیکہ کھولیا شوق شراب دا ہیں — تاہیں چُور ہویا نفس کوٹ خیبر خادم مولا علیؓ بوتراب دا ہیں
دردمنداں دے راج دربار اندر تحفہ رکھیا جگر کباب دا ہیں — گوندل بار علاقہ مقام واسُو دائم ضلع گجرات پنجاب دا ہیں

در تازہ انداز

انگشت بدنداں دبیر عالم میریاں ویکھ انشا پردازیاں نوں — لہجہ ویکھ میرا طرز پارسائی رشک پارسی ترکیاں تازیاں نوں
طائر فلک بینوں استاد کہندے سر بام عرش تک بازیاں نوں — دربار دے سجدا ویکھ مینوں بھلگئے سجود نمازیاں نوں
مینوں ویکھ سر وحشت شاہ ملکی سُرل وار گئے سرافرازیاں نوں — سکہ سخن دا چلیا ویکھ میرا سینے فخر ممتاز حجازیاں نوں
نکتہ ور فلاسفر چھے سجدے من گئے غریب نوازیاں نوں — میں بھی اوس میخانیوں جام پیتے جھتوں ملے نے کیف شیرازیاں نوں

کھیڈاں رندبازی کوچے عاشقی دے لگے اگ پئی قلفیاں نازیانوں
ڈائیم عاشقاں رنگ حضور ولوں کی حقانیاں کی مجازیانوں

عرض ہدایت بخدمت نویسندگان

منشی کاتبا عرض فقیر دی آ قلم دھو کے ہوش سنبھال لکھیں
کھا جائیں نہ لفظ تلفظ کوئی صابر ہو پریت دینال لکھیں
تعذیر تحریر نہ بھل جائیں زن ظن اندر فرق ڈال لکھیں
سُم سُم جو ویں دُم دُم نالے قدر کدر نوں نال خیال لکھیں
کریں حرف توں صرف نہ حرف اندر طرف طرف لگہ اٹھال لکھیں

کریں تنگ نہ قافیے تنگ لے کے تے ردیف سدھے پا الپال لکھیں
سین تے صاد دی سدھ رکھیں تشوں ذظ ض ذال لکھیں
تیر طیر حلال ہلال بُجھیں قید کید دے فرق نکال لکھیں
گُرم کُرم قربت نال کربت گرم ہو کے گرم اوبال لکھیں
ہوسی خوش دلریش درویش ڈائیم خوشخط سوہنے خط درخال لکھیں

طبع و قلم و خیال

ایدھر قلم مرغوب الرقم بنگئی طائر طبع بھی تیر دی جاے میری
بحر قلب وچہ موج پئی کرے موجاں چشم دُر شہوار برسائے میری
گل جسدے یار دی گل ناہیں پکے گل نہ گل گوائے میری
راہ گوش دے گذر بہوش کر دی سودا شدید ستائے میری

شہباز تخیل پروازیاں تے ہستی بام بلند اڈائے میری
دتے راہ زمانے دے جوہریاں نے نیلی تیر نہ کوئی اُکائے میری
ساڑ سٹدی عالماں فاضلاں نوں اک سوز فراق دی ہائے میری
قلم آتشی، ارالم شعلہ ڈائیم ہستی دی بستی جلائے میری

رُباعی

ڈونگھا بحر اے عشق عرفان والا ہن چیرناں پیا نتار واں نوں
پلے گکھ نہ رکھ کے بانہہ سرتے ماراں سدھیانیاں تار واں نوں
اللہ خیر کرے کوٹھی کنبدی اے ویکھ کپراں تے ٹھلاں ہاروواں نوں
ڈائیم روڑناں ڈوبناں پار لاناں اختیار اے یار دھاروواں نوں

اختتام دیباچہ

دکھ آسرا رب رسول والا دلا آہن شروع کتاب کریئے
گھاٹا کتنا پیا ای ویکھ وحشی سوچ فکر دینال حساب کریئے
حد ہا سرمایہ تیرے سر چڑھیا اگے او سدے کی جواب کریئے
ایس حرص ہوا دے ڈونڈرے نوں ندی ہنجواں وچہ غرقاب کریئے
فرض یار دا عشق امام پچھے اُٹھ مینتے کارِ ثواب کریئے
پاون مستیاں ہستیاں ہوشیاراں تازہ شعر انگور شراب کریئے
تاراں چھیڑ ہنجے پکڑ وچہ ہنجے شور و غل چا وچہ پنجاب کریئے

دیباچیوں نکل دیوانیا او داستان عیان شتاب کریئے
اکھیں کھولئے کدے بیہوشیاں تھیں اینڈ غفلتاں وچہ نہ خواب کریئے
وچہ بحر فناہ و ساہ کیہڑا ایہ زندگی مثل حباب کریئے
نازک جسم جھلکدے جو بنے نوں منزل درد دی وچہ تراب کریئے
ظاہر دسّے معجزہ داوٗدی لوہا تلی اندر آب آب کریئے
آپ پاسنرا بیتا بیاں دی تاب والیاں چا بیتاب کریئے
دائم یار تماشڑے کرن لگا ذرا بیلیو دور حجاب کریئے

درخاکہ کتاب ہذا

اگے شاعراں دے شعر سحر جادو منتر اسی بھی پھوک چلائیے چا
وآسو واس تھیں ہوا دو اس ٹریئے ڈیرے ندی بن چھناں تے لائیے چا
سوہنی سوہنیاں دی سردار سوہنی سوہنی سوہنی گل سنائیے چا
نالے بلخ بخارے بھی مار پھیرا عزت بیگ نوں سیر چڑھائیے چا
سوہنے یار دے اک دیدار کارن ہٹی وچہ گجرات دے پائیے چا
مجھیں چھیڑ پئے بیلیا نوچہ پھریئے مہینوالڑا نام دھرائیے چا
جھگا پٹ جھناں تے پا جھگی پٹ چیر کباب بنائیے چا
لہر بحر غم دے گھمن گھیر اندر گھڑا گال ہستی مستی چائیے چا

وچہ لڑی نگینیاں ہیریاں دی منکا کچ دا اک رلائیے چا
سوہنی اتے مہینوال دا حال مُڑ کے خونی قلم تھیں لکھ وکھائیے چا
نافہ ڈبیوں کڈھ پریم والا خوشبو پار اور ار دھمائیے چا
تیر نینا ندے کھا کے وچہ چھاتی کل مال متاع لٹائیے چا
سر کوڑیاں ٹوکری چائیے چا سٹ عزتاں نفر کہلائیے چا
خودی چھوڑ فقیر یدا ویس کر کے بوہے یار دے صدا سنائیے چا
بحرِ عشق وجود دی نفی کریئے قول قالو بلیٰ نبھائیے چا
تُرٹھیاں تاریاں باہو لاشہ یار دے کول اپڑائیے چا

خوف آوندا اے خشک زاہداں تھیں گوشہ نیر وہائیے چا
دائم وقت پیا جاندا حاضری دا مار دسٹ گھڑیال وجائیے چا

در تاریخ تصنیف کتاب

شہنشاہ جارج پنجم تخت اُتے دارالسلطنت انگلستان بھائی
سن بکرمی اُنی سو چھے اسی ہو راج منگے ہندوستان بھائی ۱۹۸۶
اے پراو نہاں دا کی کوئی کھوہ سکے کینتے تب جو آپ سلطان بھائی
دس ہور ہن واقعہ تاریخی چھڈ طول فضول بیان بھائی
ترکی بادشاہ شیر دلیر غازی مصطفےٰ کمال جوان بھائی
علم دین لاہور دا مرد نوری ہویا تدوں شہید قربان بھائی
جھگڑے مذہبی شور فتور بھارے اللہ والیاں بند زبان بھائی
ایس سمیں آہی میری قلم اندر دکھی عاشقاں دی داستان بھائی
چھوٹی عمر تے والدے پئے وڈے بیگاہاں بے سامان بھائی

تیراں سو اٹھتالی سن ہجری نزیہہ اُنی سو عیسوی جان بھائی ۱۳۴۸
پئے زلزلے ہند پنجاب اندر ائے زور ہندو مسلمان بھائی
دِھریں جنہاں نوں تاج تے راج حاصل تنہاں نال اڑناں کوڑان بھائی
قابل تخت نوں لتھا امان اللہ پسر حبیب اللہ خان دا ان بھائی
سر فروش اسلام تے فخر مسلم جاں نثار سرور عالیشان بھائی
وفات گجرات دے وچہ پائی کرم الٰہی جو ولی زمان بھائی
چور چوہدری تے جوئے باز ممبر کھا پی کے قسم اٹھان بھائی
عقل بال میرا عماں بال دنا بائی سال دی عمر نادان بھائی
دائم آس رحیم کریم دی اے کرسی مہربانی مہربان بھائی

بیتابی شاعر

دلو چ چین نہیں قسم خدا دی اے اندر شور شاں کسے امر دیاں نے
حالی پئی اے رات سیاہ سر تے آساں ٹٹیاں اگوں سحر دیاں نے
قلمیں باز آ لکھ نہ واسطا ای راز دار گلاں اپنے گھر دیاں نے
کنڈ سجناں نوں گودی غیر تائیں یاد ساریاں زیر زبر دیاں نے

اختر گردشاں وچہ محیط ہویا گیاں ساعتاں ہوش صبر دیاں نے
بے غیرتاں نال نہ سنگ ساڈا غیرت نال محبتاں زر دیاں نے
ایس صبر دی ڈونگھڑی ندی اندر جھریاں ڈبدیاں نی او ہاتر دیاں نے
دائم لگھ پرواہ نہ دوتیاں دی آساں اِک خدا دے در دیاں نے

مصنّف با قلم

میں تے آکھناں ہاں قلم کو جھڑی نوں بیت المال وچہ اپنے خیال نہ لکھ
تیری نوک دے زخم نہ ملن والے وت کوئیں گی حال حال نہ لکھ

کر کے صبر تے سہ جا ستم ہر تے خفی داستاناں پُر ملال نہ لکھ
کم صابراں دا سٹ سہ جانی ایویں پا کے پٹی دھمال نہ لکھ

اے کان فساد بے شرم ہو کے عہد شکن دے حال احوال نہ لکھ | دائم صبر دی حد تے رہو قائم دفتر زلف وچوں اک وال نہ لکھ

جواب قلم

بولی قلم میں جان قربان صدقے ہوئی کیوں صورت پریشان تیری
اے ناشاد رب کرے آباد تینوں ساری ہار دا اے رمز نہان تیری
تیرا بحر فراق اچھل مارے بھٹھ غماندے جان بریان تیری
مینوں کان فساد بے شرم آکھیں سن لیا مے سیف زبان تیری
نظر مار کھاں آہا اک روز اوہ بھی طفلی حالتاں عمر نادان تیری
تد ول آئی سال قلم میں ہتھ تیرے جد وں آہی مجلس طفلستان تیری
تے لکھدیاں دال بن جاوندیسی ڈولن ہتھ تے سوس دہان تیری
مینوں نال قبض دے پونجھداسیں غافل چشم سی بے دھیان تیری
کدی پاوندیں چیتھ سٹد اسیں عجب طرح سی طرح عیان تیری
اللہ بخشیا سی توڑوں ہتھ تیرے ناہیں رہی محفوظ امان تیری
رہواں کس طرح ہن چپ کر کے ہوندی ویکھ ہستی بیابان تیری
کر ہیں لکھ میں اک نہ منی ایں کیکر سہواں نک جان ویران تیری
قاتل قلم میں کراں سر قلم یکدم کیتی جنہاں بستی بیابان تیری
ڈنڈا کنڈ تے مار کے جھنڈ گئے فی آہ بند اے وانگ حیوان تیری
نعرہ مار کے کراں پہاڑ ریزے لنب جائگی تنیک اسمان تیری

ناہیں روک تحریر تھیں نوک میری حالت کرانگی صاف بیان تیری
آہیں سر دتے گرد آلود ہستی ڈاڑھی درد بھری داستان تیری
رونے بج کے رہے ہن ضبط کیہا پھٹ جائے مست طبع حیران تیری
تیرے ورم لاہیا میرا اشترم ترخہ ہمدرد ہاں نال ایمان تیری
اسوقت تھیں لیکے ہن تیکر واقف کار ہاں قسم رحمان تیری
گودی رکھ تختی اُتے پھیردا سیں ڈنگی سدھی سی تدوں بچپن تیری
الف میم دی صورتے پلٹ جاندا ناہیں سی مشق وچہ طبع روان تیری
لاویں کت نکا اتے موٹا کر کے چپ سال ویکھدی شان تیری
آہیں طفل کٹی بھنڈیاں پاوندی منی این ہٹی روز شان تیری
ہن وقت آیا میرے بولنے دا عمر ہوئی اے خاص جوان تیری
ساری سرگذشت گم گشتیا و ظاہر کراں گی وچہ جہان تیری
خارج کرانگی اج بخار سارے ڈھیر چپ کر کے ڈٹھی شان تیری
نظر مار کھاں کوڑیاں سجناں تے مٹی جویں بے ترس اڈان تیری
اے دردیش جیوں خویش دریش تیرے دکھانو چہ ہمیش گذران تیری
وے توں دردہ بھریا تے ہیں بردلٹی ہیں غلام تیری مدحخوان تیری

میرا قدر پائیں قدردان بنکے ویکھاں ہاں کیڈی قدردان تیری
میرا منہ سیاہ گواہ دائم لالولال رنگین زبان تیری

شاعر با قلم

بس تحریر دا ضابطہ توڑ قلمیں بے رابطہ میری کتاب نہ کر
تینوں واسطہ ترک شیر اندا اے مینوں شاعراں وچ خراب نہ کر
یا وہ گوئی درویش دا کم ناہیں ایویں کسے دا جگر کباب نہ کر
صدقہ سخی امیر القلم سندا توں بیتاب نوں ہور بیتاب نہ کر

مونہوں نکل گئی گل ہزار توبہ چھڈ تیز زبانی اینڈ شتاب نہ کر
شرمسار ہاں اگلیاں کیتیاں توں عاجز جان تے نواں عذاب نہ کر
روک نوک نے جھوک مت نوک ٹٹے اینڈے مار کے دم حساب نہ کر
قالب قلب دا متاں قلبوت چھڈے ملک سخن اندر انقلاب نہ کر

وچہ پردیاں کڈھ لئیں کسر ساری نشر راز ایہ بحر وہاب نہ کر
دائم یار دے بجھ اشاریاں نوں عیب چھڈ دے بھانویں ثواب نہ کر

راضی نامۂ قلم و شاعر

اے قلم کشش مکش مکی ترلے عاجزانہ گئے ہوڑ تیرے
نہیں تے ویکھدوں انہاں دا حال کی اے جیہڑے رابطے گئے تروڑ تیرے

پائیا واسطا وڈے جوان دا ای سدھے ہو جاندے انموڑ تیرے
قلمیں مرحبا دائم اقبال تیرا کراں شکر اگے ہتھ جوڑ تیرے

سوہنی مہینوال باب اوّل تمام شُد!

سوہنی مہینوال

مُصنّفہ ؔ قادر یارؔ

باب دوم

نگارشِ صنعت صانع بیمثال

چل قلم قدیر دے آسرے تے پالنہار جو خاصیاں عامیاں دا
وارث ہند عراقیاں عجمیاں دا ایرانیاں رومیاں شامیاں دا
اک ہجر فراق دے کھوہ ڈگے ویلا کسے تے خوش خرامیاں دا
کوئی قادری وچہ بہادری دے کتے نور بسطامیاں جامیاں دا
بخشنہار اگندیاں مندیاں دا میرے جیہاں کمبخت بہرامیاں دا
جیہڑا بنے وہدا بنے پورا وہدا کھلے فیض اکرام انعامیاں دا
حال حالیاں دا قال قالیاں دا انت خام انجام ہے خامیاں دا

ایتھے تھاں ناہیں جتر ایباندی خالق آپ ہے کفر اسلامیاندا
ملیا کسے نوں تخت سلطانیاں دا اور نہ کسینوں ڈھیا غلامیاندا
نقشبند چشتی اویسی سہروردی ملیا کسے نوں شرف نظامیاں دا
کیہے قطبیت کسے غوثیت پرچہ کیسدے گل الزامیاں دا
باقی رہے گا شاہ بقا باقی ہور نام معدوم اے نامیاں دا
گھٹے رلیاں بھلیاں بھل لیندا ماں ترور سٹے گلفامیاں دا
دائم عشق دے راز نیاز نیارے وصل حق مقام مقامیاں دا

در تعریف چندر بھاگ المشہور دریائے چناب

چندر بھاگ وگیندڑا بھاگ بھریا مارے لہر بھلیر رزور کولوں
ستلج اٹک بیاس تے گنگ جمنا منہ مار لیہے ہدے بھور کولوں
گیا پیر کشمیر نوں عرب ولے گردا مست جائے مست ٹور کولوں
اہدے غسل تھیں صیقل وجود ہووے چا قطب بناوندا چور کولوں

بادشاہ دریاواں تے وہنیاندا کھب کھاں ندیاں اہدے شور کولوں
سینے ویہت نوں ہیت کمال اہدا راوی سہکدی گئی لاہور کولوں
پیا تار داہندیاں سندھیانوں ٹھلاں مار دا نشے دی ڈور کولوں
غوث ولی ابدال نہال ہندے گردا مست شراب کٹور کولوں

عاشق ولیاں کدسیاں ملیاں نے مارن جلیاں اہدی گھنگور کولوں
وسے عشق اس دیوچہ دائم بھاویں پچھ لینا کسے ہور کولوں

درصفت گجرات پنجاب

کدھی ایس جیہاں گجرات وسے دولا پیر دے نام مشہور یارو
سوہندے بام بلند مکان منزل خوش تصویر آدم ملک حور یارو
زلفاں مار کھلار کے رخاں اتوں ویکھیں مست نگہ مغرور یارو
پریزاد حسین سنگین قاتل نازک ہستیاں نوں کرے چور یارو
ہر رنگ گجرات برات والا خبراں دھم گیاں دور دور یارو
سوہن مسجداں اکبری حوض چشمے بنیاد اکبر پر شعور یارو

چاروں طرف سہاوندے باغ چشمے مثل عدن فردوس دے نور یارو
مست چال کمال حلال کردے تڑفن مور چکور طیور یارو
کان حسن دی شہر گجرات سوہناں خبراں پہنچیاں بلخ ضرور یارو
شد و مد بجد تے قد سرو پئے ماندے سدا سرور یارو
سکھیں وسدا بےمثال گلشن بے خزاں ہمیش معمور یارو
اے پر شہر گجرات دیوچہ دائم دولا ولی دا جلی ظہور یارو

مدح حضرت شاہ دولا ولی رحمۃ اللہ علیہ

جھنڈا جھلدا شہر گجرات اندر کامل ولی ستار دے شاہ دولا
جلوے قدر دے چمکدے بدمظہر صدر فقر دربار دے شاہ دولا
کامل باجھ اکسید انہیں حصہ جویں کم سنوار دے شاہ دولا
نگہ کرم کنوں سولی چڑھدیاں نوں باہوں پکڑ کے تار دے شاہ دولا
ہر ملت و مذہب دے لوگ خادم صدق نال جبار دے شاہ دولا
خالی موڑدے نہیں سوالیاں نوں بھر بھر پیار دے شاہ دولا

صدقے جان دی ربانی تے مولائی راکھے پار اوار دے شاہ دولا
آدم زاد دی نذر نیاز لیندے نعرے مار ونگار دے شاہ دولا
ہر شہر ہر دیس دیار طالب گلی گلی پکار دے شاہ دولا
چھوٹے سر والے ایپر سر والے نقشہ اپنا دھار دے شاہ دولا
گل پھل بخش اولاد دے سکدیاں نوں کرے رنگ گلزار دے شاہ دولا
چمکن پئے جہناں دے چن دائم لاٹاں قادری مار دے شاہ دولا

دروصف کسب و ہنر تلا گلگو ساکن گجرات پنجاب

طورا ہند پنجاب چو غضبیاں دا شاہ شاہ جہان تحقیق ہیسی
کڈھے بھیھوں سرخ یاقوت برتن شرا وندا لال عقیق ہیسی

تدوں ذات گھمیار گجرات اندر تلا نام اک مرد صدیق ہیسی
کاریگر سب من گئے بیعت اہدی ایڈا کسب دا بحر عمیق ہیسی

سرتے شرف اقبال سعدین سایہ مہربان رفیق شفیق ہیسی
ویکھ جوڑ بنسو بیاں کا تباں نوں گیا بھُل املا اتالیق ہیسی

شیریں وچہ شاہ پور دی قلم ڈگی ہو یا حیرتی ندی غریق ہیسی
کاریگر کمال کمال تُلّا مرد فرد دائیم خوش خلیق ہیسی

بر تصویر تُلا گھمیارہ

مٹی گو کے رکھدا جاوندا اے نالے ربدا نام دھیائے تُلا!
پڑھ کے بسم اللہ نور پیر ویلے یارو چک نوں پیا چلائے تلا

طرح طرحدے نقش تیار کر کے دھاگہ ڈاہ کے دست ٹکائے تُلا
سوچ فکر کمال دلیل سیتی بھانڈے رنگ برنگ بنائے تلا

رکھے نظر اندر خلقت آپنی نوں اُتاں نظر نہ مُول اٹھائے تُلا
پھُل باغدے لکدے وچہ شاخاں پھڑ کے قلم جدوں پھُل پائے تلا

کاریگری خاطر زراں رُلن قدمیں ایسا مٹی دا روپ سجائے تُلا
پھر اوے دم دم پہریدار بنکے آوی بھانڈیاں جدوں چڑھائے تُلا

واقف بدن دا وزن دی اگ دیکے کچی مٹی نوں پیا پکائے تُلا
پلو پھیر کے پالیاں جوڑ دائے گرد بھانڈ کے حسن چمکائے تلا

واسی شہر گجرات پنجاب سندا دھوم چین ماچین دھمائے تُلا
بنکے بھانڈیاں دے خریدار دائم ویکھن بلخ بخاریوں آئے تلا

تعریف صانع ازلی در رموز

کاریگر کامل ازلی بھانڈیاں دے جسدے نال دا ہور گھمیار کوئی نہیں
کراں کی تعریف توصیف اوہدی لاحریف اوہدا ہمکار کوئی نہیں

واحد ذات برکات ہمیش ہیچوں اوہدی مثل اوار تے پار کوئی نہیں
اوہدے ید قدرت اندر راز حکمت پایا دانیاں انت شمار کوئی نہیں

جہڑے خوں رہے اتار دا رنگ سُن تن خالی جنہاں کھیں شہر دبار کوئی نہیں
پُر پُر بھرے ہوئے لکھ خزانیاں دے لازوال ایسا مالدار کوئی نہیں

مُشت گل نوں کرے گلگوں گلشن مثل بلبلاں بیقرار کوئی نہیں
نقاش اے چین ماچینیاں دا بناں اوس دے ترک تاتار کوئی نہیں

اوہدے ویکھ برتن چلے تیغ برتن خالی لنگھ جاندا ویکھن ہار کوئی نہیں
دیکے سرتے پالئے ہنر اصلی اُپر الیس دکان اُدھار کوئی نہیں

شعلے برتنوں مار دا نور ایسا کسے بحر وچہ دُرِ شہوار کوئی نہیں
توڑ پھوڑ سٹے بھاون جوڑ میلے خاکی بھانڈیاں دا اختیار کوئی نہیں

جو کرے سو کرے اوہ کرن ہارا اگے کسے دا عذر انکار کوئی نہیں
اکناں پلیاں نوں دیوے سالمیں پختہ پکیاں دا اعتبار کوئی نہیں

اک رہے غنی اندر ول ہو گندے اکناں بساں وچہ زنگار کوئی نہیں
چکوں لہندیاں ٹنگئے اک عاجز ویکھی شو ہدیا موج بہار کوئی نہیں

ٹکرے ہو اک بنگئے فیر ثابت وانگ تنہا ندے بخت بیدار کوئی نہیں
اکناں خود ہی نفیس نیتر تر بیگئی بناں فضل اوہدے میلنہا کوئی نہیں

اک جھلگئے سل پریم بھٹھی لگا اکناں سیک انگار کوئی نہیں
لکسے شہد شیریں کسے پیار وغن اک گم گشتہ پنہ سار کوئی نہیں
اک ساڑ دے ورتیئے ماکاں نے اکناں شوق خیال اطلبگار کوئی نہیں
اک پئے رہے عمر تمام موُہندے رہیا خودی غرور ہنکار کوئی نہیں
جنہاں گل گلونگڑی پئی ہوئی آ وانگ تنہاندے مست خمار کوئی نہیں

رُکھی طبع اک رہن ہمیش سکے اکناں وانگ سیاوا ٹھنڈ اٹھار کوئی نہیں
اک ٹھوکری ٹھیکرے روڑیاں دا اک چمکدے گرد غبار کوئی نہیں
اکناں نوں توں موریاں رہن وسہندے دکھیں وندیاں داخریدار کوئی نہیں
بیٹھے اک میکشاں دی وچہ محفل ساقی ورتدا حد پیار کوئی نہیں
دائم وانگ قالی خالی پان رولا حالی وچہ چھنکار پکار کوئی نہیں

رموز فقر و فناہ

اوہدا ویکھ بھانڈا بھریا قدرتاں دا آپ چمکدا ابھری نگاہ وچوں
کدی جھلک مارے رخساریاں تھیں کدی دسدا زلف سیاہ وچوں
کدی ہو عیسیٰ فلکوں اتر دا اے کدے نکلدا یوسفی چاہ وچوں
ناز سادگی قید آزادگی تھیں کدے مست وصل بے پرواہ وچوں
عاشق ہو جہان تھیں وکھ بیٹھے جویں نکل جاندا روغن بھاہ وچوں

اک گھٹ صراحی دا مزہ دسے کُل لبھدا اجز دے راہ وچوں
کدے صفحہ جبین تے ڈلھک مارے کدے رخ اختر شمس ماہ وچوں
کدی گودڑی کھیڈدا طفل بنکے کدی چمکدا اغماندی راہ وچوں
ذرے ذرے وچہ کرن دیدار ظاہر گذر گئے جو راہِ فناہ وچوں
نحن اقرب حبل الورید دائم مٹ جاہ وچوں پیدا جاہ وچوں

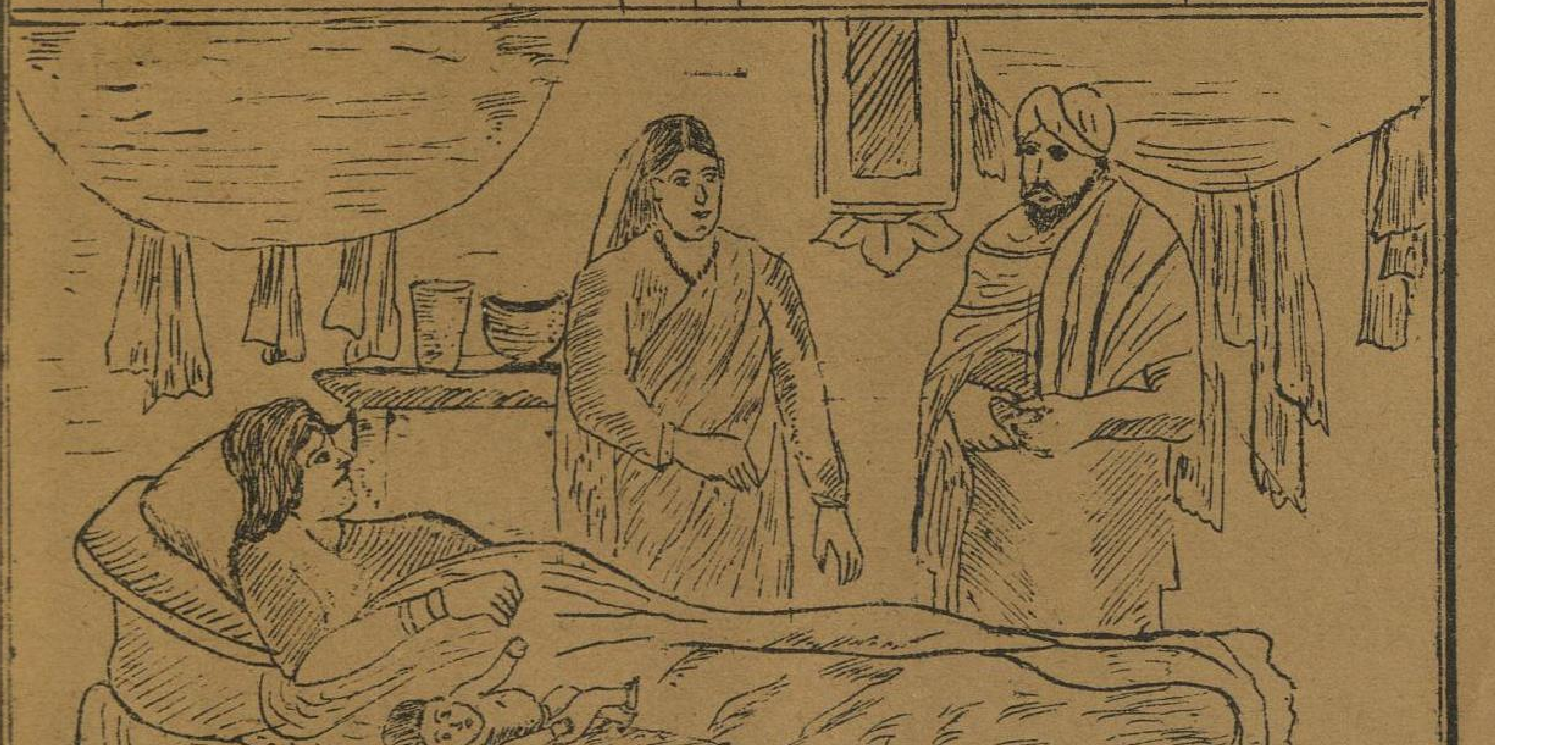
ولادت سوہنی برنگ حقیقی

آگئے سوہنیاں دے سوہنے ذکر اگوں توں بھی کملیا شعر بنا سوہنا
اک رات برات برکات والی چمکے نور ظہور شعا سوہنا
انی جاعل فی الارض امر ربی تا خاک نوں رنگ چڑھا سوہنا
الف میم اندر برقعہ پوش ہویا میم الف دے وچہ عما سوہنا
قالو بلیٰ دیاں گیاں لے کوکاں ٹھلاں ماردا عشق دریا سوہنا
عاشق کل علیین مکان اندر بیٹھے عشق رباب وجا سوہنا
ابن مرتضےٰ تخت نشین آہے پہن تاج سجا رضا سوہنا
حضرت قیس طنبور وجاوندے سن فرہاد گاتنگ خوش نوا سوہنا

پردے وچہ جائے چل بے پردہ پا مضمون چلا سوہنا
دھمکا کن دا لازوال سمجھو کھولے گھنڈ محبوب بقا سوہنا
ملکاں سیس سجود دے وچہ رکھے حوراں ناز نیاز وکھا سوہنا
سودے روحاں دے ہوئے سن اوس ویلے جدوں بانگ الست سنا سوہنا
جنڈی پئی معشوقاں تے عاشقاں دی آیا رحمتاں وچہ خدا سوہنا
وار و وار سارے نغمے گاوندے سن دوہڑا الولدے نال لوا سوہنا
قدماں وچہ سارے عاشق کرن مجرے دیوے داد شاہ کربلا سوہنا
لیلیٰ شیریں نال ناچ وکھاندیاں سن قدم ناز دے نال ہلا سوہنا

رانجھا بنسری نوں انگ لاوندا سی ہیر مست سی ویکھ لقا سوہنا
محفل عرش تے لائی کمال روحاں سب در و دیوار سجا سوہنا
کرو وداع رکھے روح سوہنی دا دتا حکم حکیم فرما سوہنا
روح امر ربی حاضر آن ہویا ربی امر بھی بے بہا سوہنا
چھائیاں زردیاں روحاں وچھاریاں نوں سنگ چلیا ہو جدا سوہنا
رکھیں صاحبا لنگ کو چجڑی دا آواں قول میثاق نبھا سوہنا
شرما نوالیا تدھ نوں سب شرماں کریاں والیا کرم کما سوہنا
جگ سوہنی سوہنی کوکسی گا تیرا ہو وناں جان فدا سوہنا
تینوں وچہ گجرات دے بلخ والا ماہی ملیگا واگ پرتا سوہنا
گھر تلے گھمیار دے جنم پایا دختر اختر ویس وٹا سوہنا

سسی تسی نوں وجدی ہوئی حالت سینے لاہنوں ڈلربا سوہنا
اچن چیت کوئی پیا آواز کنیں سنیاں ساریاں جیو لگا سوہنا
جلدی اٹھ کھلا شاہ عاشقاں دا لیا ساریاں ادب بجا سوہنا
مہر قلب لائی مہری عاشقاں دے متھے لکھیا اسم وفا سوہنا
ڈردی وار رسول مقبول اگے روح ادب تھیں سیس نوا سوہنا
منزل آتشی عشق دی پئی سر تے جام کوثری پور پلا سوہنا
نبیؐ پاک فرماوندے ونج روحا تیرا ازل سوہنا انتہا سوہنا
جوہری ہون گے کئی خیال تیرے صفتاں لکھن زور لگا سوہنا
لے ونج ہن الوداع خیر تھیوی روح بولیا صلّ علیٰ سوہنا
دائم یار سوہنی سوہنی عجب سوہنی لیا جمدیاں نام دھرا سوہنا



ایضاً

نور پیر دیلے نور پیر پایا عرشی حور بن کے نور پری آئی
ہید زریں تے بسترا پاونے نوں کیمخواب ریشم مخمل زری آئی

سبز شاخ لجونت یا شہد شیریں ویکھ خشک دماغاں نوں تری آئی
متاں جھلک تھیں فلک نے مین لرزے ہتھ ماہ جبین تے دھری آئی
ماپے ویکھ نہال نہال ہوئے کھیتی ہو امید دی ہری آئی

سوہنی جمدی جم دی ریس کر کے ساقی ہو صراحیاں بھری آئی
جلوہ گر شہود وجود ہوئی چھڈ عدم والی بائیں دری آئی
گویا شاہ ممتاز دے سالنے نوں بے نظیر دائم کھری آئی

اذان دادن در گوش سوہنی

سر تے من احکام اسلام والے قاضی سدیا بانگ دیواونے نوں
پئے گوش دے وچ خاموش ہو کے لگا راز توحید جتاونے نوں
کنیں جمدیاں جہان دی سیدھ کر دے قصد پھیر بھلاونے نوں
سر وپا تلے جھولی پا دتا نالے تھال پتاسیاں کھاونے نوں

کر کے وضو سجادہ دستار جامہ آیا شرع دا امر بجاونے نوں
گھات نفی اثبات دی کھول رہیا رب بھیجیا حق سناونے نوں
اشہد برحق رسول عربی روح جاگیا شکر مناونے نوں
دائم یار قاضی راضی ہو ٹریا آیا فرض نماز پڑھاونے نوں

سال اول دوم سوم زمانہ طفلی

حضرت عشق اول گڑھتی منہ لائی فیر جنگھدی ماندا شیر سوہنی
اوہدی دید آہی سدا عید گویا سدا چاندے خویش لوکبر سوہنی
پہلے سال عجیب کمال دوجے سال تیسرے بے نظیر سوہنی
طبع تیز تے ہوش حواس قائم سدا رہے کرے نگاہ دے تیر سوہنی

خوشبودار سنبل سوہے جھنڈ کالی کھوہے دلاں نوں دلپذیر سوہنی
ماپے ویلت بنات دے زلت چمن خوش برات برکات منیر سوہنی
نالے ناز دے قدم اٹھان لگی کرے گل بھی خوش تقریر سوہنی
دائم جنوں ویکھ نہ اج رحمن بھلکے ڈب ستی گھر نیر سوہنی

چہارم

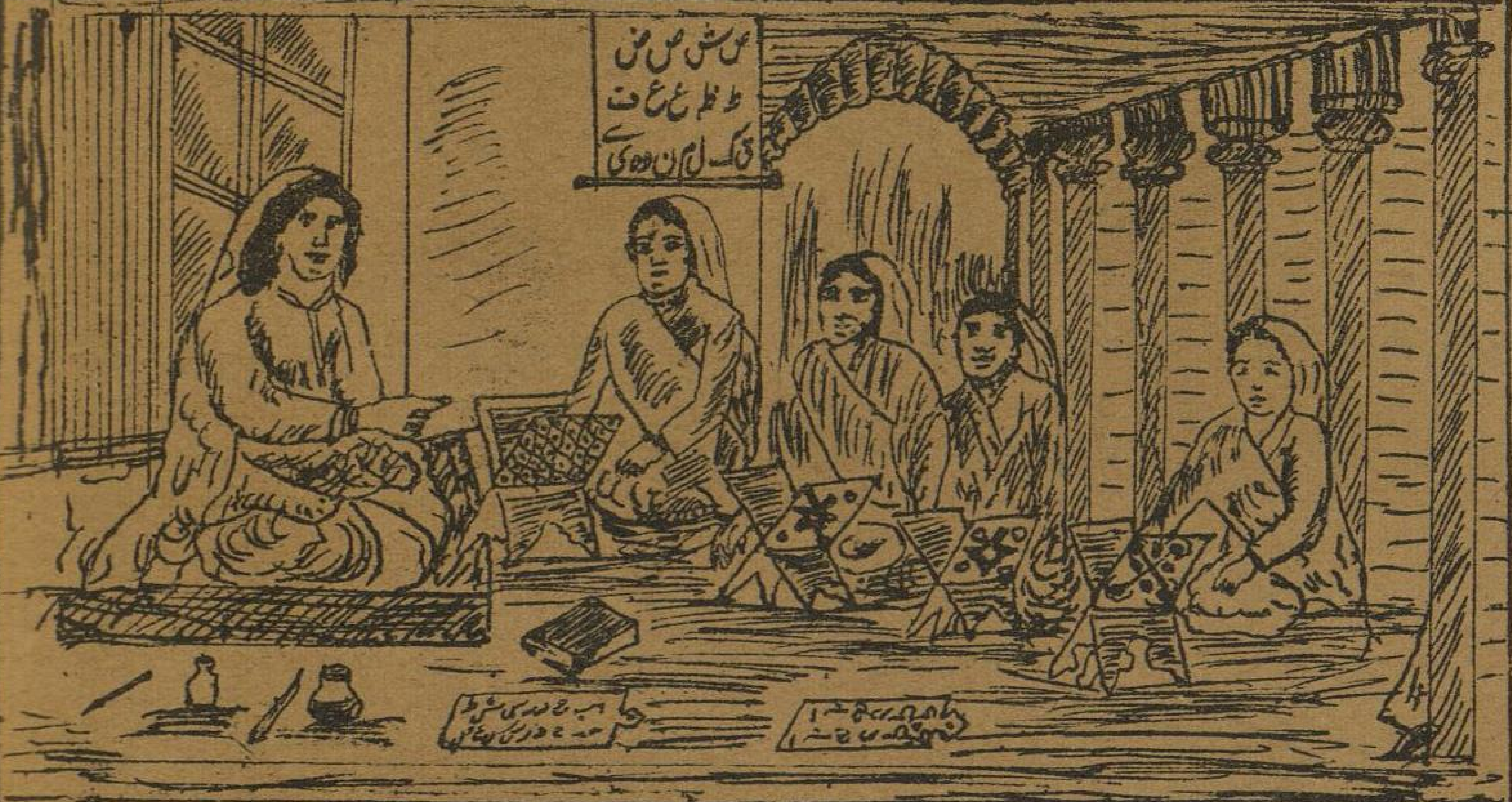
چوتھے سال سہیلیاں نال سوہنی کھینوں کھیڈدی ہی رہسی
گڈے گڈیاں کر دن ویاہ کردی اک لین ٹہولڑے نسدیسی
اک پائے ونگاں اک لاہے چوڑا اک ٹہیندی اک ہسدیسی
یارا سب سہیلیاں نفر جیہیاں جیو سارا دیاند سوہنی کھسدیسی

میری وار سہیلیو ا میری ٹھی نال زبان دے دسدیسی
نینگر وہڑے دا میلن میل جنگا نالے فسکل نانان تے سدیسی
زرال دلیاں دیاں جابان موج لٹن وچے وچ غریبی ہسدیسی!
دائم حسن دا بخشیا تخت اسدا ایہ گل نہ کسے دے دسدیسی

پنجم و ششم !

سال پنجواں گذریا نال خوشیاں چھیویں سال جاں ہوئی جوان سوہنی
سوہنی ادب تعظیم دے نال بولے مٹھی طبع گلاب دے ہان سوہنی
الف آکھ اللہ بے بسم اللہ تے بوجھ چا حرص گمان سوہنی
جیوں حال پایا جیوں خواب بھلی دال آکوں دردیا طوفان سوہنی
سینوں صورت بھلی شینوں شام صبح صاد صبر دے بوجھ مکان سوہنی
عینوں عین دسے چار ونظرف جلوہ غینوں غیر نوں کسے وی پان سوہنی
کیا فوں کنب گئی لام لرزیاں تھیں ویکھ لامکان حیران سوہنی
واؤں وارگھتی ہویوں ہو بھلے ہمزہ ویکھ ہوئی قربان سوہنی

لیکے شیر نی نذر دلشاد ماپے استاد دے پیش بٹھان سوہنی
تہہ پھیر سیر تے دسے سبق ملاں پڑھدی نال خیال دھیان سوہنی
تیوں کہے توبہ تے ثا آبتی تھیں جیوں جان گئی جانی جان سوہنی
ذالوں ذکر دائم ریوں ب پوچھے زیوں نیہہ دھوئی زعفران سوہنی
ضاد ضد چھڈی طوئے طبع طبیب ظوئے ظلم تھیں لوے امان سوہنی
فیوں فدا ہوئی ویکھ نور ازلی قافوں قدرتاں لیاں پچھان سوہنی
ویکھ میم معمور حضور ہوئی نونوں نظر پیا عالیشان سوہنی
ییوں یاد خدا رسول ہر دم کرے یاد صدیق زبان سوہنی



قرآن مجید پڑھنا سوہنی دا نال سہیلیاں دے ۷

زبروں زیر ہوئی پیش و پیش ہولا شد و مد تھیں گذر گیا سوہنی
قرس ترس کئی صوتاں مات ہویاں پڑھدی تاں خوش الحان سوہنی
باقاعدہ قاعدہ یاد کیتا کردی شروع کلام قرآن سوہنی
نالے شکل سوہنی نالے عقل سوہنا نالے سوہنا نام نشان سوہنی

صورت ویکھ ہووے سارے نقش مورت لگی صوتوں سبق پڑھاں سوہنی
سوہنی کسے نہ وچہ خیال لیاوے بست وچہ قرآن ایمان سوہنی
آمین آکھ استاد نوں شاد کیتا ہوئی ماپیاں مان تراں سوہنی

پارے دل ساتھی بیٹھے ٹھپ پارے پارے مثل کیتا درس آں سوہنی
چاندی منزلو منزلی منزلاں تے کیتا قرنج والناس گذران سوہنی
دائم سہکدا رہیا مکتوب خانہ اُٹھ گھراں نوں ہوئی ٹران سوہنی

ہفتم

اندر صنع توحید دے محو رہندی اندر بیٹھ کے ستویں سال اندر
سیرت حلم تے خلق دی چڑھی رنگن حسن علم کیتا لالو لال اندر
دیوے بال کدے تاں معرتاں تھیں بیٹھی حق والے کدے بو بال اندر
کدے نال سبب جاں باہر آوے دیوے جگدے باہر نکال اندر
اجے وچہ پردے یوسف حسن آہا رہی ہوش نہ عقل دلال اندر
نالو نال جاں جوبناں رہیا پھرا چھپدے رہے ہی نالو نال اندر

جاگے طالع غفلتاں دور ہویاں ہوئی صالح نیک خیال اندر
روم روم اندر نام نام رچیا موتی معنیاں دے اندوال وال اندر
پابند حیا سی پری پیکر برقعہ پوش بیٹھی برقعہ ڈال اندر
نیویں نظر نہ تکدی نظر وکوں آہی شرم دی حد کمال اندر
نقطہ خال داویکھ کے بانکتہ عاشق پھسے بے نقطے دال اندر
رُوپ زمین دے روئے زمین دائم لاثانی سی حسن جمال اندر

ہشتم

ورہے اٹھویں نفی ظلمات ہوئی شمع چمکدی حسن بہار دیسی
ہتھ وچہ صدق صفا دا پکڑ جھاڑو جھڑ مار دی حرص غبار دیسی
توں صبر دی گہن پکاونے نوں اگ بالدی شوق پیار دیسی
نیت تیر ڈالی چاٹی لڑکنے نوں پچھلی رات نوں اٹھ ونگار دیسی
صابن نفی اثبات دے جود جامہ میل کڈھدی کبر ہنکار دیسی
قدر سوہنی دا مہینوال تائیں وحشی قوم گوار گھمیار دی سی

جامے وچہ نہ میوندے باپ مائی سوہنے گھر اندر کم سوار دیسی
جُگ قول الست دے اگھڑ آہے تے قالو بلیٰ دا ذکر چتار دی سی
بھانڈے خاک دے چمکدے چن ورگے اسم ذات دے الا دیگار دیسی
نکھن خاص توحید دا کرے حاصل چھاہ غیر غرور نتار دی سی
پہرہ دیوندی لال ایمان اتے نفس چور نہ پلک وسار دیسی
سوہنی سار دی سی ایسے کار دی سی کدوں ہار دیسی دائم ہار دیسی

نہم و دہم

نانویں دسویں دی پئی دس نینوں ہیں بھی دس دی بات دسنہار یارا
سوہنی چل سہیلیاں نال ہوئی چرخہ کتدی مل بھنڈار یارا

چرخہ تک بھر دا عقل چرخ بھر داسیاں ویکھ بھری تلوار یارا
پھل آہن لیتھے پھل آہن گویا گلفام تازہ گلزار یارا
مٹے رانگلے پکڑ شعور منے چپ چاپ ہویاں مٹے ہار یارا
سوہنی کاہڈ جیوں سجیوں ڈھال کڈھی کڈی کاہڈ کسے ہشیار یارا
گھوں گھوں ہی مست گھکار آوے توں تیں ہی ہوکے بکار یارا
صدق نال کتیندڑی ہٹیھ سوہنی پہڑے ریشمی تے گوٹھ مار یارا
اج اج آکھن جویں سج رہیا اج حج ہسن ٹھیار یارا
داج راج سہاگدے گیت گاون آپے دیندیاں ڈاہڈ اسار یارا
باہیں گوں اڈول اٹھاندیاں ہن کڈھن تندنکی زلف تار یارا
بدھی لٹک گجرات دیاں تور پریاں وانسوبار وچ پئے گھکار یارا
بیشک سوہنی سوہنی صبر کھوہنی کیتھے زار مشتاق ہزار یارا
ویکھن پھل جھڑے چمن پھلجھڑیاں پھل پھل گئی یکبار یارا
باڑے دیکھ ماہل ریشم تھیں ماہل ماہل ٹٹ گئی صبر قرار یارا
رنگدار گڈے محکم ہوگئے جھٹے گھڑے کمال بجار یارا
ہتھا پائی کرن ہتھا ہتھ رلکے لدی کسے نہ ہاتھ وچار یارا
چرخہ رنگ بھریا محفل بھری اندر نور بھری دے ہتھ بہار یارا
حوراں ہار سوہنے رنگ چھوہر ماندے لے تے لال غنی رخسار یارا
پیاں کرن ہاسے پاسے ہار پاسے کھیڈن حسن پاسے بازی ہار یارا
نازک ناز ممتاز آواز بانکے کوئل ققنساں ہون نثار یارا
چھنکن چھنکنے چھماچھم چھماچھم چھن چھن چھام چھنک چھنکار یارا
ایہہ ساریاں تھیں صورت سوہنی دی آہی سوہنی بیشمار یارا
دائم یار سوہنی مشکل یار بندی یاد کوک رہے یار یارا

یازدہم

سال یارہویں جوبناں رنگ تار رنگدار سوہنی
تبسم دے چاچنیلیاں نوں بزم حسن دے وچ سردار سوہنی
چولی ویکھکے عاشقاں جان گھولی گئے ہار گل ڈالیا ہار سوہنی
اتوں ہور سوہنی وچوں ہور سوہنی آہیں ہور سوہنی آہدے ہار سوہنی
آہی چن چمکدا روپ جوبن ہی ماندی راج دربار سوہنی
عشق بیچارا انگوں ولول پیچ پاوے بیچار سوہنی بیچار سوہنی
گلنام سوہنا نامی نام سوہنا بسمل نیم کیتے ماندار سوہنی
آہی نار سوہنی اپر پار سوہنی بیشمار سوہنی حدوں پار سوہنی
حسین سوہنی ماہ جبین سوہنی نازنین سوہنی خوش نگار سوہنی
چھڈ مان گمان جہان والے پیا لکھدا آہے دائم یار سوہنی

دوازدہم

ویہے بارہویں سنہ مہینہ ویہے باراں شہر بازار سوہینڈرنی
نادر شاہ ایرانیوں نیں ظالم دلی دلاندی لٹ کھرینڈرینی
ٹھیٹے خیر اندھیریاں لال چڑھیاں بدل خون لال ٹھاٹھ بھیندڑینی
خاص عام تمام قتل عام کرکے شام پائیکے شام بسیندڑینی

کیہڑا اچھال جھلے جھلجھرن جھلے جل تھل محبوب مرنیدڑے ہینی
ایہو بات دنرات گجرات اندر کالی رات دا گلہ کرنیدڑے ہینی

یار و حسن شطرنج دی چھیڑ گاٹی بازی ہراندی کئی ہرنیدڑے ہینی
اُتے شمع دے جلن تینگ دائم جان بجھ کے جان وگنیدڑے ہینی

خیال دائم قادری قلندری

حضرت حُسن دے وچ تعریف دے لاگے کئی شاعر دلگیر ہوئے
وارث شاہ جیہاں کنیں ہتھ لایا الٹ پلٹ کے رانجھیوں ہیر ہوئے
بوٹے جیہے ٹپا کے رہے بوٹے مونہوں آکھ تو یہ راہگیر ہوئے
ایسے نقش بے مثل محبوب دے تھیں دو عالم نقش تصویر ہوئے
جنہاں چن چمکدا یار ڈٹھا بھاویں خاک آہے اکسیر ہوئے

اہل قلم لکھاں قلماں سٹ بیٹھے کئی جھلے معلم دبیر ہوئے
اگناں کھڑھیئے اندر قلم کھڑی روندی آپ نے لفظ دام اسیر ہوئے
نویں کوٹ ولوں آوے اٹھی لکھے ہیر مغز دے وچ تاثیر ہوئے
کسدی صفت الصفت تمام لکھے صفت ویکھ ہر قلم فقیر ہوئے
دائم قادری وچ بہادری سی جلوہ تکدیاں دم اخیر ہوئے

در حسن حسین و نازنین سوہنی

سوہنی سوہنیاں اندر چہرے بات کیتے ایسے واسطے کراں تحریر سوہنی
تیز دھار ہوئی سان جوبناں دے جاوے چشم شمشیریں تھیں چیر سوہنی
چلے کٹ دے ہجر دے بیٹھ گوشے گویا طالبیاں دی مرشد پیر سوہنی
دیس جو گیاں دے کیتے عاشقاں نے بن کے آئی سیالاں دی ہیر سوہنی
عاشق لٹکدے دام زنجیر اندر ویکھ لٹکدی زلف زنجیر سوہنی

کاتب ازل دے والے شوق نال لکھی خوشخط کتاب تفسیر سوہنی
کدھی کدوں جنہاں دی چھڈ دے نے جنہاں ویکھی تصویر سوہنی
پئے ہس کے چھری دے ہیٹھ عاشق جلوہ آہا فناہ تکبیر سوہنی
کیہاں غافلاں جاہلاں کاہلاں نوں ہر نگہ تھیں کرے تطہیر سوہنی
دائم جیہے بہتے کدی انک رہندے ویکھن بہتیاں دی اٹک چیر سوہنی

ایضاً

پے چٹے پیر چاندی نازاں نال چاندی زمیں شرم کھاندی رفتار کنوں
لطیف نزاکتاں پریاں کمر لچکدی پھلاں دے ہار کنوں

لہ پیر وارث شاہ صاحب کا ذکر آیا ہے کہ حسن ازلی کی تعریف ساری عمر کرتے رہے مگر ایسے ملک الشعرا کو بھی کانوں کو ہاتھ لگانا پڑا کہ حد سے باہر نہ پہنچے دوسرے کھڑی والے حضرت میاں محمد صاحب بھی اسی طرح کہ قلم انکو کھڑی روتی ہے کہ افسوس مصنف نے مجھے حد حسن ازل کی تعریف پر کہیں نہ پہنچایا۔ تیسرے محمد بوٹا صاحب گجراتی وہ بیچارے بھی حسن ازل کی تعریف لکھتے رہے اور حسن دے ہوا کا بوٹا اکھاڑا مگر وہ بھی قاصر رہ کر راہی ملک عدم ہوئے۔ چوتھے فضل شاہ صاحب کہ جنہیں درد وسوز میں زمانہ ہوئے مگر وہ بھی قاصر رہے پانچویں مصنف صاحب ہیں کہ کہتے ہیں جو کام اتنے بڑوں سے نہ ہوا میں کیا چیز (دائم)

اوہدی ویکھ جبین دو ٹک ہویا گیا حوصلہ قمر انوار کنوں ۔ کنڈل ہر گیسو دار مار پائی مار نس گئے ڈر دے مار کنوں
جنہاں اک پلکہ جھلکہ عین ڈٹھا منصور بنکے گذرے دار کنوں ۔ دائمؔ لکھ صیاداں دے ہون پہرے کدوں بلبلاں مڑن گلزار کنوں

ایضاً

زلفاں چشماں تے بینی رخسار غبغب ملک لٹ لیے حسن دا ل پنجے ۔ دند سلک تے ہونٹھ دہان واہ واہ تیغاں واہ رہے ابرو خال پنجے
ہوش صبر غرور تے زور دانش دیوے نال نگاہ نکال پنجے ۔ کر کے خون بیچاریاں عاشقاں دے سوہنی رنگ مٹھی لالو لال پنجے
سسی صاحباں شیریں تے ہیر لیلے کرن ریس ناہیں سوہنی نال پنجے ۔ دانہ باد نکراں بھنور کھیولیے تڑفدے جھنگ سیال پنجے
عالم فاضل زاہد نالے رند صوفی ہوگئے سودائی کر دے بھال پنجے ۔ مصر چین ماچین فرنگ فارس لٹ لئے بہار بنگال پنجے
متے بلن ملاں تے لیئی وہمی ہوندے رہے رو رو کئی سال پنجے ۔ پنجاں وچہ دائمؔ قائم نقش ازلی ویکھے سوچ دے نکال پنجے

ایضاً

تا ہئیں تڑفدے کسدے رہے عاشق تیغ حسن اندر اک راز عجب اے ۔ ہس ہسکے جل گئے پروانے شعلہ غمزیاں دا پرواز عجب اے
سولی ہوندی ویکھ منصور اکھیں نعرہ ماریوں ہیانہ باز عجب اے ۔ کتھے سوت اٹی کتھے حسن یوسف ایہی اک محبوب دا ناز عجب اے
بنجا نیوں نہ اہدا پر تیوں کیوں ایدے وچہ کوئی نغمہ ساز عجب اے ۔ فی انفسکم فیہ من الروحی ویکھاں آوندا پیا آواز عجب اے
دلا چپ کر سوہنی دے جوبنے دی آگیا عرش تھیں یار جہاز عجب اے ۔ دائمؔ جوزی سحبان نے قلم توڑی صفحہ حسن دا کرکے آغاز عجب اے

ایضاً

قامت الف ایکا د صاد چشماں دند سین باسین رخ میم عجب اے ۔ زلفاں کالیاں عنبرین بھنیاں نے بینی سیف گوشاں صورت جیم عجب اے
نافہ آہوئے ختن اندام ریشم مست باد نسیم شمیم عجب اے ۔ گیسو نیم کنڈل مارے مارناہیں کاتب لکھیا جیں کریم عجب اے
اوتھے کی مجال سی زیور اندی جسے داغ لاند اسونا سیم عجب اے ۔ لدھا آپ جبہیڑ اگیا ڈھونڈن مخفی حسن دا گنج نعیم عجب اے
نقطے خال تھیں گئے پچھان محرم اوسے میم کیتی تر میم عجب اے ۔ طور اڈیا سنے کلیم دائمؔ جلوہ گر علیم الحکیم عجب اے

تجلیات شباب

وقت صبح دے سنگ سہیلیاں دے وڈے ناز دے نال حسین نکلے ۔ پے دڑپے اک نے لشکر لہ پے جاند انال نخریاں ماہ جبین نکلے

سُرخی رنگ شفق دی فق ہوئے جلوہ چہر نقاب مُبین نِکلے
غوطہ مار کے بحرِ خیال اندر جا شہر خاموش ذہین نِکلے
ازلی نقش نوں ویکھ نقاش رُنّے سٹ قلم مصورِ چین نِکلے
سینے اگ خورشید نوں فلک اُتّے نِت دے بدکارن نازنین نِکلے
کلیاں چمن اندر ایہ جو ہسدیاں نے ایہ اوہدے تبسم نگین نِکلے
صوفی پا کے راہ سر اُتّے چھڈ ذات صفات تے دین نِکلے
تو براج اِک حشر برپا ہویا طرف بُت خانے مسلمین نِکلے

والی مُلک دے زلف دی ویکھ شاہی چھڈ شاہیاں ہو مسکین نِکلے
آہد حُسن شہ خوباں دیدار کارن کفن پہن کے گھروں شوقین نِکلے
مقناطیس اک عارضی چال پھڑ لئی جدوں ٹُر کے قلب جبین نِکلے
راتیں چن تارے جیہڑے چمکدے نے اوہدیاں لباں دے شعلے رنگین نِکلے
فلسفی دے فلسفے رہے ایہے کتے چھوڑ آسمان زمین نِکلے
مُلّاں کتر کے کنز قدوریاں نوں سدھے میخانے گھٹ پین نِکلے
دائم یہن جنہوں مِلّت کافری دا صوفی مسجدوں آکھ آمین نِکلے

زلف و چشم

مٹکن مستیوں ہو چکور چشماں اٹکن سر تے کالیاں شام زُلفاں
راہ جاندیاں لٹدیاں چور چشماں کھس لیندیاں چین آرام زُلفاں
یوسف جیہاں لیاوندیاں ٹور چشماں سٹن قید خانے گل اندام زُلفاں
تھر دِلاں نوں پاندیاں ٹور چشماں گلاں وچ پاون پھائیاں دام زُلفاں
پہلوں ہسکے پاندیاں شور چشماں پھیر مار سٹن قاتل نام زُلفاں
شُل نور چشماں تائیں ہور چشماں شاہد ویکھ لئو عین کلام زُلفاں

گجھی مست نگاہ لٹبور چشماں دیون پور انگور دا جام زُلفاں
سٹن زندیاں نوں وچ گور چشماں جدوں کردیاں حکم احکام زُلفاں
مارن خواب دے وچ بھنبور چشماں ٹورن ہنکے کیچ مقام زُلفاں
نال عاشقاں لاندیاں کھور چشماں وچ ملک دے کرن قتلام زُلفاں
پائی وچ جہاں گھنگور چشماں چڑھیاں گج سیاہ غمام زُلفاں
دائم مست خمار شہ زور چشماں کرن شاہاں نوں مار غلام زُلفاں

شگفتگی غنچۂ حُسن

غنچہ حُسن شگفتگی وچ آیا کھڑ کھڑ ہسیا سارے چمن نوں ویکھ
مالے مے رخسار مارے رخسار کے پھرن تنگ ہو تنگ دہن غنچہ ویکھ
حضرت حُسن کئی خانے برباد کیتے قیس عامری ویکھ کوہکن نوں ویکھ
جیکر عاشقا شوقِ وصال تینوں غم کھاہ نہ عیش آرام تن ویکھ

اللہ اکبر زیر تکبیر ہو کے شائق کُس گئے گل بدن نوں ویکھ
من ہار گئے ہار من گئے مُلکی شاہ اُس شاہِ حُسن نوں ویکھ
تن من قربان چکور کر کے اُڈ اُڈ موئے یار چن نوں ویکھ
کاریگری کریم دی ویکھ دائم مینوں ویکھ نہ میرے سخن نوں ویکھ

رعنایانِ گلِ ناز و انداز

عشق حُسن جوانی دی دھوم ہوگئی باب پنجویں تھیں گلستان نکلی
کتب حسن دے وچہ ادب فاضل طالبین دے بین امتحان نکلی

مژگان تیر خدنگ دے مارنے نوں ابرو قوس دی پکڑ کمان نکلی
قاتل عیش عشاق دے قتل کارن خنجر چشم دے سر میدان نکلی

شمع نور کوہ طور جلان والی کلیم دی ہوش بھلان نکلی!
ساکن حسن لیلے اکے ہین زیور حملہ عالم نوں مجنوں بنان نکلی

عرشی فرشی ہتھ کالجے رکھ کو کن ہائے جان نکلی ہا جان نکلی
صاحب ذات ایہ گنج العرش دائم کدھر وچہ پنجاب دے آن نکلی

خمارِیٔ بادۂ حُسن

جوڑ میل جنہاں تے عاشقاں دا اُتے کدھیاں میلکے سنگ بیٹھے
ڈاکو حسن دا اوچہ گجرات وڑیا ٹھگ مار ٹھگیا نے تے جھنگ بیٹھے

جادو فال زلفاں بلخ لٹ لیا قدیں لگ بنگال تے گنگ بیٹھے
نقطہ خال رخسار دا ویکھ مغے رُٹ اہل فرنگ فرنگ بیٹھے

مفتی دے کنا فتوے پیونے دا زاہد ہو کے مست ملنگ بیٹھے
شہرع عشق دے کدوں خلاف عاشق سیس سولیاں تے ویکھاں ٹنگ بیٹھے

چشم شفق جاناں دی ویکھ عاشق خون جگر کتوں جاناں رنگ بیٹھے
ویکھ صاف سفیدیاں بیضیاں نوں کوہ قاف بھیتیں ہاں کلنگ بیٹھے

بشیر زلف نہ آدندا کسے قابو لکھاں لاکے بین دا انگ بیٹھے
دیپک حسن دے اگ دی تار سنکے عاشق غم اندا چھیڑ تلنگ بیٹھے

سن کے آمدان حسین مسیح دیاں قبرستان تھیں اٹھ کر ناب بیٹھے
دائم شمع منیر جان لاٹ کڈھ کدی پھیر نہ گھریں پتنگ بیٹھے

ایضاً

سوہنی نقش جہات تھیں عین سوہنی دیدے قمر خورشید تعداد دونویں
زائرین مہین آکھن سجدے رخسار حرمین صفا دونویں

ابرو چشم درگاہ رکوع کردے کردے حسن دا فرض ادا دونویں
سر تے عاشقاں خون دے عطر ڈوہلے ویکھ انگلے دست حنا دونویں

زخم جگر دی چھید کھبن مرہم افلاطون لقمان حکما دونویں
موت سحر تھیں خضر الیاس ڈردے پیگئے آبحیات دوا دونویں

نفرت یار دی شمر یزید کیتی دھکے گئے اوہ بے حیا دونویں
زہرہ جھلک ہاروت ماروت کُٹے بابل چاہ پئے سم بھلا دونویں

نین تکیاں نین اچھل مارن جویں اٹک چناب دے یا دونویں
کدے آ فرعون شداد ویہد بھل جاوندے دعوے خدا دونویں

شفق ویہدیاں سار سیاہ ہوگئی ویکھ ہوٹھ رنگین نما دونویں
ہر دو عالم حسیناں جنہیں اختر گرد قطب پئے ہون فدا دونویں

بیٹھے جویں کبوتر صحن مسجد کردے ہُو ہُو حمد ثنا دونویں
گویا الرحمٰن لیسن بیلی بیٹھے تخت دے بھید چھپا دونویں
یا اوہ ماء الحیات دے بھرے شیشے دسن راز فنا بقا دونویں
دائم یار دسے اکھیاں والیاں نوں بم قعدہ اک آئے ماہی پا دونویں

رُباعی

دانشمند عاقل بالغ وچ پردے پردے وچ الاپ الاپناں ہیں
کر کر عقلمندی کرسن عقل مندی بناں محرماں نہیں سمجھا پناں ہیں
جاتی جان جانن رندی پلٹیاں توں ناشناس تایئں کافر جاپناں ہیں
دائم ویکھناں آپنا آپ دائم اگے رکھیا اے شیشہ اپناں ہیں

جمال کمال سوہنی

مست چال کمال نہال سوہنی یساں ںکھد لہندی تے موآہی
کاف کاف تک لاف گزاف ناہیں جوداں طبق اندر گھنگور آہی
سرمے دار اکھیں کالی دھار مژگاں فوج حسن والی شہ زور آہی
دائم وانگ ڈھونڈیدڑے کھوج پھرسے جنہاں لٹیا حسن دے چور آہی

ایضاً

سوہنی خوب جوان جہان ہوئی صورت ویکھ کے جن انسان مٹھے
عالیشان مٹھے خانی خان مٹھے خاندان تے شاہ سلطان مٹھے
حوراں عرش توں فرش تے آن پیاں ملک فلک دے سرگرداں مٹھے
دانشمند ڈولے پرزاد بھلے پتلی سحر دی بھری گمان مٹھے
ٹھاکردواریاں مسیتاں چھوڑ بھنے کافر حسن ہندو مسلمان مٹھے
دائم اللہ اکبر دا مار نعرہ جلوہ ویکھ زمین آسمان مٹھے

سوہنی

سوہنا نام سوہنی سہر پیر تائیں ملک سوہنیاں دا مائیں راج سوہنی
کیتا شہر گجرات دا نام روشن گو جر دیس دی شمع سراج سوہنی!
دار بلخ بخارا جہان دونویں عاشق مغل نے لٹی دہاج سوہنی
بیڑے عشق دے چڑھی تے گئی بنے ہرگز گھڑے دی نہیں محتاج سوہنی

قول یار مہینوال دا پال کے تے سوہنے نام دی رکھ لئی لاج سوہنی
ہانہیں حسن دا تخت تے تاج دائم سب سوہنیاں دی سرتاج سوہنی

منع کردن شاعر خود را

دِلا وہمیاں کیہڑے خیال ہویوں ایڈا حسن پکھنڈ ٹھگا ناہیں
متاں گل پوی کائی گل لگنے گل پو سیا گل ہلا ناہیں

جیکر اپنا جھگڑا ساڑ بیٹھوں اگے وچیاں گھرانوں لانا ہیں
آپے ہیوں شوق دیا بھناں او جہان تے نال ڈوبا ناہیں

کر کر حسن محبوب دے دی صفت ایڈی نازک دلانوں پیاستا ناہیں
ایس شوہ دا کسے نہیں پار ڈٹھا اینویں ٹھلکے جند گوا ناہیں

راہ جاندڑی ایس بلا تائیں اینویں چھیڑ میاں گل پا ناہیں
گلہ کریگا پیا جہان پچھوں سکھیں سدیانوں دکھ لا ناہیں

جیکر نشہ پریم دا پی بیٹھوں کر حُب تے مغز کھپا ناہیں
حسن بے پرواہ دے واہ پیکے پچھوں تاؤ سیں سچ پچھا ناہیں

عزت بیگ دی ویکھ امان لگی اینویں کملیا جی للچا ناہیں
ایہ مال لے کنہاں دی بخارا یا ندادِلوں ڈول ایمان کھڑا ناہیں

جسدی خاطر حسن دا باغ کھڑیا اجے بھور تائیں خبر کا ناہیں
ہویا کی دو رادڈرے پھرن مالک کی جانا ایں جا بسن آ ناہیں

جنگا کریں تے بلخ بخار جاویں وچ اسیاں وقت گوا ناہیں
عزت بیگ نوں ٹور لا سوہنی او ہی جو بناں رس وچ نجا ناہیں

فجری اٹھ کے کوچ ضرور کرناں کیا ایہ جہان سرا ناہیں
بیٹھی سفر دی ہین تے ہو قاصد منزل لمبڑی تھیں خوف کھا ناہیں

متے عطر پریم دا ڈہل جائی شیشی دماندی پیا ٹھکرا ناہیں
اج لیلۃ القدر حیات دا ئیم غافل خواب دے وچ گھسا ناہیں

شمع گجرات پروانۂ بلخ

جگمگ حسن دی شمع گجرات اندر سرخ لاٹ نکلے خونی رنگ جسدا
کرناں اوہدیاں پہنچیاں عرش تیکر رہندا بلخ بخار پتنگ جسدا

اوڑک آونا سو کدے جاونا سو پھیرا پاونا سو ازلی سنگ جسدا
گھڑی آونی سو جھات پاونی سو زہر کھاونی سینہ تنگ جسدا

ہٹ پاونا مال لٹاونا سو کوڑا چاونا سو گیا ننگ جسدا
پیا ڈھونا سو نالے رونا سو نفر ہونا سو عقل دنگ جسدا

عزت کھوسی گا چاک ہوسی گا اوہ بھی رووسی گا جامہ رنگ جسدا
درشن منگنا سو ناہیں سنگنا سو شہر لنگھنا سو گیا لنگ جسدا

بھید کھلنا سو دکھاں کھلنا سو درد رلنا سو ٹٹا انگ جسدا
ناہیں ہٹنا سو پیٹ کٹنا سو سینہ پھٹنا نیناں دے جنگ جسدا

ہلکے خاک دے خاک دے لچاک ہوسی نازین جھولدا اپنا پلنگ جسدا
اج باغ اندر باغ بھر دا رہڑناں وچہ چنہاں کرنگ جسدا

دکھیے ویکھ دکھ دی داستان دکھیں گیت گاوس وچ تلنگ جسدا
مرشد حسن دے بجھ ہے لیا دائیم عزت بیگ پٹھان ملنگ جسدا

افکارِ مصنّف دائم سلمہٗ القائم

تیغ ساہاں دی عمروں کٹ رہی آدلا چھوڑ دے لمیاں کاریانوں
متاں اساں نوں بھی رب یار میلے جا میلئے یار پیاریاں نوں
سر تے بھار دریا دی واٹ لمی ول ترن دا نہ نتاریانوں
سفر سقر ہا ندا ہے سخت منزل ڈِٹھا کھول حدیث سپاریانوں
دِنے ٹرانگار کھ نشان سورج راتیں کھ دھیان ستاریاں نوں
اگے چھوڑ داسو گجرات آئے پچھے چھڈ کے خویش پیاریانوں
السلام ہووے میرا بیلیو او اگلیاں پچھلیاں ساریاں تاریانوں
لاتقنطوا لوڑ دی ہن ہٹی جھب پہنچے بلخ بخاریاں نوں
ہر ویلے کرے بلندی تا ہنگ رہندی انہاں عاشقاں ہجر دے ماریانوں
آوے خوف نہ کیہیا پندھ کدے راہ یاد نہ کوئی اواریانوں
اچھا خیر سر تے مہربان سائیں سدا ہاڑ رسی بے مہاریاں نوں
اک جگہ تے قطب مقیم قائم جا سی سدا رستیاں ساریانوں
ہن ایتھوں بھی کوچ دا حکم ہویا پئے چلے ہاں ہنڈیاں بھاریانوں
دائم شاہ بغداد امداد کرسی پھیر آوساں وطن دواریانوں

در تعریف بلخ بخارا علاقہ خراسان

راوی آکھدا ہے خراسان اندر سوہنے شہر دو بلخ بخار آہے
چارو نطرف اک دے ہو مسی غنچیاں ندی باغباں تے باغ ہزار آہے
شبنم مئے تھیں شب دن مست جھولن جوبن تار اندر تار تار آہے
کراں کی تعریف میں غنچیاں دی لکھاں دی لکھاں کھل جاندے دیکھنہار آہے
لکھاں ٹر ارطائر طیور بلبل طوطے بھور اندر گفتار آہے
چارو نطرف فصیل ہشتاد محکم خوف کھاوندے چور چکار آہے
شکلاں سوہنیاں سوہنیاں ناز بھریاں ہوندے مصر نگاں نگار آہے
بلخی ودھ آہے سمر قندیاں تھیں من ختن والے گرفتار آہے
بولن فارسی پارسی پاک بولی گفت بیا بیا باقرار آہے
من نخواہم تو زود برو وحشی دلبر ناز دبوجھ وہار آہے
تختہ پیا فردوس زمین اُتے اندر صفت دے لوئیں اپرا پار آہے
مٹھی باد شمیم غذا کھا کھا لہ کردے گلزار آہے
وافر باس آہی آس پاس جھلی راہی لنگھدے مست خمار آہے
پالی سدا گلاب دی پال مانی شجر رحمتاں نال پر شار آہے
جو بلخ بخار دی نور رتی ہر جی لٹدے موج بہار آہے
آدم صورتاں سبزتاں نیک سبھے دانا زیرک پرکار آہے
حوراں قصد کرن عرشوں اترنے کو وہ قاف دے سنگ تیار آہے
بولن مٹھیاں بولیاں مٹھیاں ہی گردے پھل وچھیڑے ہار آہے
بر صورتے تو شدہ ام مجنوں عاشق کوک رہے زار وزار آہے
او ستمگر برمن جفا مکن عاشق زار دریں گفتار آہے

بہا لے سوختہ جان بچہ غم محبوب کہندے وفادار آہے
یکے سوز بسیار بہانہ گشتہ یک دے عیش راحت خوش رفتار آہے
چہ چہ چوں چوں ہست ہست گفتند من بولے باوفا آہے
بسیار لذت ہست در دنیا پائے زناں نے ہار سنگار آہے
وسن مغل پٹھان جوان سوہنے شاد باد آزاد سردار آہے
جگہ جگہ اتے جشن ماہتابی مغل یاں دے موج بہار آہے

در داغ شوریدہ نالیدہ بلبل اتے پھلاں ویری ظالم خار آہے
شد یکے واصل یکے دور رفتہ ہجر شائق اشکبار آہے
آبا پدر اخوان بچے طفل کوکن این و آں او شور پکار آہے
میکرد میکرد زبان مٹھی ہر ہر دیار اندر اشکار آہے
آہو چشم آہو آہی پیاریاں دی نالے آہ تے آہ کھیا آہے
خطن بلخ بخارا دا ویکھ دائم دور ہوندے تلخ بخار آہے

دربیان تجار عالیشان عالی بیگ خان بلخی!

علی بیگ اک فات مغل آہا اندر بہلیاں نیک تے مانیاں دے
پیشہ کرے ہمیش سوداگریدا اوہ گنج یاقوت خزانیاں دے
مٹھی کرے کلام تمام نال عزت رعب والا ہار دانیاں دے
ستم ظلم کولوں باز رہندا مٹھے سخن کرے پرد ہانیاں دے
کابل اتے قندھار وچ کار کردے آہے فرنگ شہر خرابیانیاں دے
وچہ چین ماچین مشہور مرزا پھیر وچہ دلی ہندوستانیاں دے
ہور ڈھو جہان دے راس سبھے اگی گل تھیں حال ویرانیاں دے
نور چشم دے باجھ اندھیرے سے کوکاں ماردا او انگ دے بوانیاں دے
خوشی گل گئی ایسے گل اندر ہویا سک مجنوں وانگ کانیاں دے
بیٹھا چھوڑ تجارتاں ہور سودے جھانجے پئے فراق طوفانیاں دے

اندر بلخ بخارے دے سدا سی چلن چال مثال شہانیاں دے
دولت مال کہنوں مالا مال آہا کائی انت نہ محل مکانیاں دے
کل تاجراں دا سردار عالی کیتے دور تھیں دور درانیاں دے
عہد بہار رستم سخی وانگ حاتم جگر حوصلہ زور مردانیاں دے
کردا ونج تجارتاں یمن اندر لنگھ فارسیوں طرف ایرانیاں دے
تاجر سب بضاعتاں لے ٹردے پئے ورتدے خرچ ابانیاں دے
بے اولاد ناشاد برباد مرزا ویکھے حال مندے حرم خانیاں دے
لالو لال سینہ لالو لال کردا ویکھ کھیڈ دے لال بیگانیاں دے
نت ایس جھورلیوں کرے نعرے نغمے چھیڑ کے درد ترانیاں دے
بھاہ بھاہ مکان تباہ دسن مارے آہ جیوں راہ بریانیاں دے

کون باجھ اولاد دے یاد کرسی ماتم کرے رو وچہ استانیاں دے
دائم انہاں فرزنداں دی شمع باجھوں مشکل گذردے وقت پرانیاں دے

حال اظہار کردن مرزا پیش خویشاں!

پھر یاد دردوالا علی بیگ مرزا ذکر چھیڑدا خویش پرواراگے
عمر سال چالی پئی گود خالی ناہیں کھیڈیا بال دلدار اگے
بھلی خواہی ناہی پتہ کائی بنے رہے ہاں وڈے تجار اگے
نہ دین لدھا ہوئی چھوڑ دنیا پئی جاپدی آئے ادھی کار اگے
یاد وبس میری بہساں مل گوشہ بھرد ارہیا ہاں پار اوار اگے
موئے سیس سفید ہو فجر گئی بیٹھا عمر دی رات گذار اگے
کنبن ہتھ ضعیفیاں چھاگیاں چھپا دیگئے عیش بہار اگے
لاتقنطو دی نال ہمت قدم رکھناں ہاں لگا تار اگے
سایاں مجھ دی بھی کشتی لا بنے جیں کتیوں نی بیڑے پار اگے
رکھ لئیں سایاں رکھنوالڑا ایں جیں کھیوائی دنبہ دہار اگے
میرے خویش پرواراں ہو مجھ کارن عرضاں اج کرو بخشنہار اگے
سکی شاخ غریب دی ہری تھیوے کرو بینتی رب غفار اگے
مینوں شادیوں شروع بربادیاں نے چھپی جندڑی تیز تلوار اگے
ڈھیر زراں تے دولتاں جوڑ ڈٹھیاں نوکر رہے ہاں نفس بدکار اگے
کوئی حال ناہیں جگ جیونے دا انو چشم بناں دھندوکار اگے
پہن گوڈری خاک در خاک ہووان مٹھا جھول سارے سنسار اگے
شاید خیر اولاد دا لبھ جاندا جیکر رو دیندا زار و زار اگے
ڈر دا آس بھی نہ توڑناں ہاں کجھ دور نہ رب ستار اگے
پڑھ کے رحمتہ اللعٰلمین سجدہ کراں انبیاں دے دربار اگے
میرے سر بھی پنڈ فراق لاہیں جویں لاہے نی کتیاں ند بھار اگے
یوسف کھوہ اندر یونس شکم مچھی پرواہ کہڑی رکھنہار اگے
دائم یار دا بھی بیڑا پار ہووے دھم مچ جائے ملخ بخار اگے

فریاد مسماۃ انوار بیگم زوجہ عالی بیگ خان

بی بی مغلدے گھر وچ انوار بیگم ایسے گھا کنوں آہیں مار دیسی
خالی جھولڑی ویکھ بیتاب ہوئی ساوی پیلڑی رنگ وسار دیسی
بیتی گھڑی نہ گھڑی آرام پایا درد بوجھ ڈھیر لیلانوں ہار دیسی
گھر سا ہوے اگے گھٹیا کی پیکے دیس دے ذکر اختیار دیسی
کرے پئی تصور سہیلیاں دے جویں نکل ویہڑے گھر بار دیسی
گھڑوں کڈھ کے پھیر نہ سار لیا طعنے بابلے دل اولار دیسی
وچہ پر دیاں دے شوہر دی قید آہی بلبل پنجرے بوچہ پکار دیسی
علی بیگ نالوں دکھی دہ حصے مار دھرت تے سر ٹھکار دیسی
بچھا ہو سویاد جوانیاں دا اہنجوں کیر دی بانہہ اجلار دیسی
بلبل باغ قدیم دا بنہ نقشہ کر دی یاد اس عدم گذار دیسی
بابل دھیاں کیوں ہکو لوڑے نے لے گلاں نال وچار دیسی
بچھو تانیاں ہکیوں پیر جائے مینوں جگہ اوہ عرش مینار دیسی

ہویا کی اج ڈگیاں دھرت اُتے کدے اُچڑی مینگھ جھلار دیسی
بابل وہ ویلا کدوں بھلدا اے جدوں آ وندی گھوک بھنڈار دیسی
ناں ہیں موئی نہ رہی وچ جیوندیاں دے تتی قسمت وچھ دکھیار دیسی
میں اوس ندیوں ہاں اک قطرہ کنت کنیز اجیہڑی لہراں مار دیسی
آہیں ماردی ہاردی تھک پئی دلوں آس نہ رحمتوں ہار دیسی

چھتے بند یاں دے گیت یاد مینوں سیانو چہ میں ڈھاہ اُسار دیسی
میرا چک چرخہ جدوں کڈھیوای ایہو بابلا حد پیار دیسی!
اج ہتھ تُشکاریاں قید کملی آنہ ادھرنی تیری بار دیسی!
گلاں جاں لہیاں ڈردی بولدی نہیں ڈولدی شکل بیمار دیسی
روندی رہے اکلڑی ہتل دائم جوہ کھاوندی بلخ بخار دیسی

ایضاً

دوہدیں پترں وسدیاں وچہ زنگاں جیہڑیاں وہٹیاں سن میرے نال دیاں
دیہڑوں لکھیاں آہیاں بھا میرے گھڑیاں سخت نے وال وبال دیاں
میں نہ وچہ سہیلیاں بہن جوگی تینوں لا طعنے بھاہیں بالیساں
میرا ستّ پھراں وچہ ہر نیاندے میں اک لوٹی منڈھے جال دیاں
ہوئے لکھ وچوں دردُ دکھ پیدا آساں آہن فرزند کمالدیاں
رہ گئی ہیں غماں دے بحر نتی روہڑیاں دولت مالدیاں
مینوں اج بلا میں بھیج پیاں شرق غرب جنوب شمالدیاں

نوہاں پتر اندیاں رجھیاں مان لہیاں ٹھپیاں قسمتاں مجھ بیحالدیاں
بوند کرم دی پئی نہ صدف اندر رہیاں من اندر نا ہنگاں لالدیاں
اکھن بانجھ بے سا ہنجھ جہان آتوں ماہ کاتیاں جگر نوں جالدیاں
نہیں ہال خانے کھان بالاخانے گلاں وچہ محل محال دیاں
دم تم نہ آس اگاس کائی بیاں اکھیاں خون اچھالدیاں
سُنجی سیج محل نوں اگ لاواں ایہ گولیاں کس خیالدیاں
دائم یار مغلیٹنی کرے ماتم خوشیاں جگ نوں ماہ ہلال دیاں

زاری انوار بیگم از حال خویش زناں

زارو زار روندی انوار بیگم مُڈھوں ساریاں کھول سنایاں سن
نالے کرے ہاڑے نالے نیر ویٹے نالے مکھ تے زردیاں آیاں سن
سینے ہین ولیٹ غریبنی نوں دُکھیں ٹیاں سر تے پایاں سن
اماں ناز میرے نت ویکھدی سی وچہ گودیاں نیندراں پایاں سن
زلفاں پیچ در پیچ کمند آہیاں بنھ لیندیاں جاندیاں لائیاں سن
میرا انگ آہا الف تیر سدھا سگوں صورتاں الف چڑھایاں سن

کدے اسی بھی جوبناں گدھڑے ساں گلاں ازل اتھیں ٹور ملایاں سن
سنکے اجڑے وین بیچین اودے ہویاں کٹھیاں مایاں دادیاں سن
کتھے گئے سہیں پیکیئے دیس والے گھر بابلیدے وڈیایاں سن
باراں سال سی عمر جو ازڑی جان میرے جوبنے گھٹاں چڑھایاں سن
میرے نین تلوار بندوق قاتل جگر گیاں دے گولیاں لایاں سن
میرے حال کمال تے کبک گھائل ڈب جاندیاں ویکھ مرغایاں سن

میرے ویکھکے دندنا صفت گوہر پریاں جگر موتی وی نہہ لیایاں سن
رُخ سُتی دا تکدے رہن تارے کیتیاں چن بھی نین مالایاں سن
میرے ویکھ انور رخسار شمس اکھیں بدلاں وچ لوکایاں سن
میرا آہا خورشید محراب متھا کائنات دیاں سیس نوایاں سن
بھری پتلی فخر غرور دی ساں خودیاں میریاں وچ خدایاں سن
میرے سینے دے گلاں نے کھلدیاں ہی بھور بلبلاں نیہہ بہایاں سن
اج کو چیاندے میتھوں لگھ چنگے کدے عرش اچیے پیہگھا پایاں سن
ہوندا کی ربا کردوں کرم میتھے میرے کول تے سب دوایاں سن

اڈ یونت مینوں حوراں جان کاندھے کوثر حُسن اتے ترہایاں سن
قامت سرو سفیدیاں ویکھ میرا اتیں سجدیاں وچ لنگھایاں سن
نور بھری ساں میں انوار بیگم شاعر قلم دے نال نبھایاں سن
دم ماہِ کنعان دے ماردیساں خاور مصر دی وچہ دوہایاں سن
لگھ سمجھدی نہیں ساں لکھ تائیں ایڈ اچیاں ناز ادایاں سن
اج حال ویکھو اڈیو تیتر یدا ایہو لوح محفوظ لکھایاں سن
گودی وچہ کھڈاندیاں پال سوہنے جیہڑیاں مجھ دینال دے ہایاں سن
دائم یار کو کے انوار بیگم جوین تیرہ دے بھاجدایاں سن

جواب زناں

ہو گئے بے امید نہ ڈھاہ ڈھیری رکھ صبر بھینے مغلٹنے نی
جیہڑے رب کھلار کھلار دا اے اوسے انت تمام ولیٹنے نی
جیہڑے بے امید ہو مکھ موڑن رب نام انہاندے میٹنے نی

کالی رات وچوں کردا فجر جیہڑا اوسے سب فتور سمیٹنے نی
تنہاں سہر پر سکھ بھی ویکھنے نے جنہاں دکھ نیں پلٹنے نی
دائم سکیا نوں رب کرے ساوے متھے وچہ درگاہ دے ٹیکنے نی

در نیاز نامہ بخدمت طالبان حق

سنو راہ توحید دے پاندھیاں ہو ہنڈ چاکے پچھاں نہ ہٹنا جے
پیٹی صدق تے صبر دی بنھ پکی سانگ لا تھیں نفسنوں کٹنا جے
اوکھی کار ایہہ کم بہادراں دا اسو کھا نہیں سمندر جھٹنا جے

لاتقنطو دی تیغ لیکے حرص جھل مارو بیلا کٹنا جے
صابن نفی اثبات وجود جامہ ندی ہنجواندی وچہ چھٹنا جے
فوج حیدری لیکے عشق والی قلعہ خیبری حرص دا پٹنا جے

چاکے بھار پہاڑ ملامتاں دا ماسہ نہیں محبتوں گھٹنا جے
سکھ چین آرام جہان والا یار تھیں وار کے سٹنا جے

ایضاً

کر کے منہ محبوب دے شہر ولے پچھوں پرتکے وت نہ تکنا جے
بیج پاک نیت پانی اکھیاں دا گرمی ہجر کنوں کھیت پکنا جے

مخفی رازاں نوں کھڑے یار والا گے غیر نہ بولناں بکھناں جے — تھیر گھڑے دیوا یک خاموش ہناسوئی بولدا اے جیہڑا سکھنا جے

اکھاں نال ایمان گوہر گھٹ کلیجڑے رکھنا جے — کر کے کج نہ کج وہاج بہناں آپ حق صراف پرکھنا جے

جیکر یار دا پردوں ملے بھاہی گل پالیٹی ناہیں جھکنا جے — جوگ نیناں دی جدوں نی رات پچھلی گرمی سرپوں مول نہ اکھنا جے

ہوکے ہو تو ہو ہو ذکر گوڈی میوہ وصل والا تاہیں چکھنا جے — کامل پیر مرشد بناں سائیں دائم وانگ انھیاں دے اوجھڑ وتنا جے

در تفسیر آیت لاتقنطو من رحمۃ اللہ

دامن آس امید دا چھڈیئے نہ کردا کرم سمیع بصیر آپے — انت جو بندہ ہووے یا بندہ خبراں گھلدا اہل خبیر آپے

سچی آس زلیخا دی جدوں ڈٹھی یوسف پہنچیا مصر منیر آپے — سسی لئی بھنبور تے وچہ آیا پنوں لمیاں منزلاں چیر آپے

جدوں دردنے تنگ یعقوب کیتا ملیا آ کنعان بشیر آپے — جدوں نگھوں رہیر بہار ہوئی ملیا رانجھنا ہو فقیر آپے

مرزا کھرل جان فدا ہویا کھاوے صاحباں بھی سینے تیر آپے — مہینوال جدوں جھگی پار پائی سوہنی رہی ملدی چیر نیر آپے

اسمٰعیل جان کرو منظور کیتی رکھ لیا سی رب کبیر آپے — ڈگے بجھ ہے تے جدوں مرید مردہ جان پا دیندا کامل پیر آپے

آس لگھئے حوصلہ ہاریئے نہ جائے بن ان بنی تدبیر آپے
علی بیگ نوں جاکے آکھ دائم کرم کرے گا رب قدیر آپے

مقولہ مصنف

کرنہار کرتار توں جان صدقے رنگ رنگ برنگ دکھا دیندا — سجناں تھوں مروا دیندا بھلے دشمناں تھیں کرا دیندا

گھڑوں کڈھ کے کھوہ وچہ پا دیندا کھوہوں کڈھ کے تخت بہا دیندا — تختوں لاہ گدا بنا دیندا تے گدانوں شاہ بنا دیندا

پیغمبراں نوں چخہ پا دیندا چخہ وچہ گلزار سوہا دیندا — اوہ چور نوں ولی بنا دیندا تے ولی دا نام مٹا دیندا

جیوندے نوں چا کرے مردہ جند مردیاں دے وچہ پا دیندا — بیاباں ویران سنسان اندر کرکے شہر آباد چمکا دیندا

جیکر چاہے تے اکھدی جھمک اندر ٹھوکر مار محل اڈا دیندا — ڈبیاں بیڑیاں نوں کرموں پار لائے غضبوں تردیاں بیڑیاں ڈبا دیندا

اوہ نوریاں نوں جھڑک جھنڈ دے کے سجدہ خاکیاں نوں کرا دیندا — گھٹے غنچیاں توڑ کے خاک سٹے ٹھکے ڈھینگراں نوں پھل لا دیندا

میرے جیہاں مکالیاں کتیا نوں سخنوری دا تاج پہنا دیندا
انور میر[۱] جیہاں ولیاں کاملاں تھیں میرا سر منتھا چُموا دیندا

دیوی داس[۲] نوں کڈھ کے کفر وچوں لقب شیخ دا کر عطا دیندا
کر کے قادری کچھ الَعل قادر لڑی جُجروی وچہ رلا دیندا

تندوں تندیاں کھسکے فاضلے تھیں کر کے ولی ولایتاں چا دیندا
دائمؔ دس قصہ دس یار کویں روندے مغل دا روح ہساوندا

بیان مُژدہ دادن شخصے مرزا مذکور را از فقیرے روشن ضمیر

محرم مرد اک مغل دے حال دا سی دانش مند تے طبع امیر جیہا
خوشخبر دیوے اک روز آکے مرزا رو نہ ہو دلگیر جیہا

اک ولی خدا دا ویکھیا میں چہرہ چمکدا بدر منیر جیہا
صورت خضر مسیح وا دم رکھے منزل فقر دی اہل خبیر جیہا

بیٹھا مل گوشہ پربت غار اندر اوہدا اگھ بھی لکھ اکسیر جیہا
توں بھی نت اوہدا نوں سہکنا ایں اوہ بھی ولی اے بے نظیر جیہا

دل گل اندر کرے حل مشکل پوے سخن نشانے تے تیر جیہا
بایزید بسطامی دی جھلک مارے اوہدا فیض جابری دستگیر جیہا

منیں سچ کر کے میرا آکھنا ایں اُتے پتھرے مثل لکیر جیہا
نال مہر جے موہنوں دعا دیوے یار الکھیا سمجھ تقدیر جیہا

مٹھا بولدا کسے نہ جھڑکدا اے بھلا وین جائے غریب حقیر جیہا
ڈولیں نہ جے غضب دے نال ویکھے رہویں بیٹھ خاموش تصویر جیہا

غصہ غضب کرامتاں والیاں دا میاں سمجھئے مٹھڑے شیر جیہا
گندا انہیں کوئی دنیادار وانگوں طیب پاک نے مرد فقیر جیہا

تیری ہو سیا آس مراد پوری سمجھ غماں دا وقت اخیر جیہا
کبے چورنوں قطب ابدال دائمؔ کیتھے ہو ربغداد دے پیر جیہا

تسلّی دادن شخصے مخبر علی بیگ را کہ برو

ہو ترکرڑا کریگا کرم مولا سبحان اللہ عز و جل سائیں
بادشاہ بنا وندا بھکھیاں نوں مالے کرم دا جبل اچھل سائیں

جاہ دوڑ فقیر دی لگ قدمیں بوہا وانگ سوالیاں مل سائیں
دل لاہ کے تے ولی ول جائیں سُکی ول ہووے ہنرل سائیں

۱؎ حضرت انور امیر ابن پیر حسن صاحب گیلانی سکنہ بھیرہ شریف آپکا ذکر خیر مذکور ہو چکا ہے ایک دفعہ عرس مبارک پر انکی خدمت میں میاں دائمؔ صاحب شاعر حاضر ہوئے اور چند اشعار خود تصنیف پڑھے جناب نے نہایت غریب نوازی فرمائی اور ماتھا پر بوسہ دیا او نہایت درد محبت الٰہی میں روئے

۲؎ دیوی داس پہلے ہندو تھا مشرف با اسلام ہو کر شیخ فتح محمد حکیم کے نام سے مشہور ہوا مصنف کا دوست ہے اور حضرت رجب علی صاحب سے بیعت ہے جن کا شجرہ طریقت حجرہ شاہ مقیم صاحب سے ملتا ہے ۱۲ ۳؎ میاں محمد فاضل صاحب مصنف کے پیر بھائی ہیں ذات کے کشمیری ہیں موضع لٹھوری نند لکہ ضلع گجرات مقیم ہیں اور بابا اللہ میاں صاحب نے کرم فرمائی کر کے بہت اعلےٰ درجہ کا صاحب سلوک درویش بنا دیا ۱۲ قادری درویش

چھڈ ذات صفات نوں کریں باہڑا نال فرات دے رہے نی بل سائیں
ایہو تھم زمین آسمان دے نے رنگے نور ظہور دا جل سائیں
جدوں کُن دا ساز آواز ناہا تدوں فقر دا وجیا ٹل سائیں
فقر جگنوں سکھ دا دین سایہ سر تے رکھ وانگوں دُکھ بھل سائیں
بل چھڈ نہ جل ہل چل جلدی مشکل گل اندر گل حل سائیں
صبغۃ اللہ دے رنگ ملنگ گوہڑے دنیادار جھول ایل سائیں
مالی ولی جہان دے باغ اندر گلڈل وڈھن دا جاندے بھول سائیں
وچہ جگت دے شور گھنگور جھیڑے سبھو فقر دا ای تھل تھل سائیں
بوہا ال اکل دا گل اندر جھل آفتاندے جاسن ٹل سائیں
رگہ نال کر یندڑے موم پتھر اُسکی ندی وہاوندے جل سائیں
اوتھے ملک مقرباں پہنچ ناہیں جتھے بلے میر ہندڑے بل سائیں
دائم یار فقیر اتے عاشقاں دی سدا وچ حضور دے گل سائیں

رفتن مرزا عالی بیگ بخدمت فقیر برائے حاجت اولاد

ساقی دیہ اک جام شراب وحدت عید روز تے میل دلدار دا اے
علی بیگ دے روح دی کلی کھلی پیتا جام بھر صبر قرار دا اے
لگی آس وچاریاں چھیاں نوں مینہ وسیا ابر بہار دا اے
مَنْ يَّشَاءُ مِنْ فَضْلِ اللّٰه گلاں وگڑیاں پھیر سوار دا اے
میرے دلے نوں اج توفیق کامل بھاویں فیض سچی سرکار دا اے
تحفے نذر دے پہنچیا غار اندر بوہا ملیا ونج دربار دا اے
آیا نظری گوشہ نشین عاشق پیا رب دا ذکر چتار دا اے
اُتے گودڑی لٹکدی ہتھ تسبیح اکھیں سرخ جیوں پھل انار دا اے
شکر گنج ثانی صابر مست عاشق داتا گنج وانگوں ڈبے تار دا اے
علی بیگ نوں تکدیاں اثر ہویا جھڑیا قدمیں ہوش وسار دا اے
ہو کے مست سناوندا جاں نغمے ہویاں مدتاں شوق دیدار دا اے
لدھے راہ گواتڑے بھلیاں نوں پیا جھاڑو لا فقر ابرار دا اے
سائیں آپ جاں کرم دی نظر کردا سینے میل وسیکڑے کھا دا اے
تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ زندہ مردیوں شان ستار دا اے
پتے چھکے مرد بھلیر دے تخیں اوسے ویلڑے مغل سدھا آدا اے
خاک جسم کے سیس نواوڑیا شان اچڑا فقر دوار دا اے
سر دستار نوری جامہ سبز خضری چہرہ چن متھا جھلکاں مار دا اے
بیٹھا ہوا الگ جہان کولوں وزرات وچہ زہد گذار دا اے
باب فیض دا شاہ گلاب وانگوں موتی شاہ مقیم دی تار دا اے
پیا پیش فقیر دے وانگ دائم چھٹا اکھیوں نیر نثار دا اے

پرسیدن روشن ضمیر کہ چرا آمدی بگو

قدم چُمدا مغل سجود دے کے اگوں اُٹھ فقیر للکار دا ای
سر چک سناکھاں دُکھ میاں کیہڑا موقع حال پکار دا ای

پھٹ کھول اڈول لگا دیئے ساڈے کول اروحق یار دا ای — دیاں کلا دی لاتلوار تینوں جے تے خطرہ نفس بدکار دا ای
پی زہر تے فقر دی لہر آوی بناں فقر دے قہر قہار دا ای — پھکی پھک کے نامرادیاں دی صواد چھڈنا نظر اغیار دا ای
جیکر حب دنیا کارن پیر پکڑیں چنگا ایس مزا مردار دا ای — اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ سمجھ فتنہ کم خوار دا ای
گھنڈی کھولتے بول توں ہو سدہا رب چھانکے سچ نتا دا ای — اُتے نیت دے آن مراد کھیڈے ہور کس گلوں جیوہار دا ای
ہے ای قلب دی طلب تے لے سودا کھلا ہٹ ایہ مست خمار دا ای — لبیا مرد طبیب لقمان دا آئیم گیا سمجھ ہن روگ بیمار دا ای

حال خود گفتن مرزا علی بیگ

فریاد فریاد سائیاں کی پچھناں ایں دکھاں ماریاں نوں — کئی مدتاں وندیاں گذر گیاں خوشی عیش آرام وساریاں نوں
دو ہدی پتروں ایہ پچھدا جگ سارا کوئی صواد نہ اساں بیچاریاں نوں — پیری وقت سفیدیاں چھاگیاں گردش انبروں پئی تتاریاں نوں
اکھیں انھیاں نور فرزند باجھوں کرے دور کیہڑا انہاں ہاریاں نوں — دتے صدقے ڈھیر شیرینیاں بھی جھاڑ وپھیر دا رہیا مزاریاں نوں
بھرے ڈھیڈ ملوانیاں کانیاں دے رہے ویکھدے سطر سیپاریاں نوں — کر تھکے کاریاں سبھے طبیب کئی پیا پوریا حافظاں قاریاں نوں



قسمت اپنی گھڑی نہ سکھ لدھا وچہ دکھڑے عمر گذاریاں نوں — لا نبو غماں دا حاوندا ساڑ سینہ ماراں کالھیں محل مناریاں نوں

کون باجھ اولاد دے یاد کرسی کس چھپناں بلخ بخاریاں نوں
کرو کرہ مدی نظر کنگال اتے مٹھا کر وچا پانیاں کھاریاں نوں
ایسے گھا کنوں آیا چل باوا بیٹھا تیریاں مل دواریاں نوں
دائم مغلدی لکھ مراد عرشیں طاقت بڑی خدادیاں پیاریاں نوں

جواب فقیر

سنیں گل میاں مغلٹیا او اسی حق والا راہ دسنے ہاں
تسی لکھیاں پھسیاں حرص مٹھی شہباز اسی کدوں پھسنے ہاں
میاں نہیں جانوں اسیں جھوٹھیاں دے حق سچدیناں ہی رسنے ہاں
ساتھوں کسے نے پاوناں سکھ کیہڑا جھگے آپنے ساڑ کے نسنے ہاں
جیہڑا آن پوے کھہڑے نہ چھڈے انت لاداکولڑا کسنے ہاں
دنیا دار نوں مار بھلیکھیاندی ساتھوں پت منگن اسی ہسنے ہاں
کارن مطلباں دے آکے کرو سیوا ناہیں اسیں بھی رولیاں پسنے ہاں
گھر بار مکان ویران کرکے وچہ لامکاں دے وسنے ہاں
اڑیا جاہ ستانہ پیا نہیں تے تیرے دلیدی دلڑہی کھسنے ہاں
دائم جیہاں مستانیاں گبھروانوں بھٹھی چاہڑ مجاز دی جھسنے ہاں

عرض عالی بیگ

اسی ہاں منگدے دنیادار گندے تسیں بھرے ہوئے نور صفایاندے
روگی اسی ہاں کبر کرودھ مٹھے ڈھبے تسیں اکسیر دوایاں دے
سرسٹ رہواں تیرے در اتے آیا سٹ ہیں فخر مغلایاں دے
دیہ دلدتے سن فریاد سایاں پیا کوکناں وانگ سودایاں دے
اسی وہنیاں حرص پلیددیاں تسیں پاک دریا بھلیاندے
بیڑا ڈبیا تار کے لاؤ کدھی ملاح ہو تسیں خدایاں دے
ہٹی بنھ پیار دی لام رہم سنے رحم نے درد سلایاں دے
دائم کھیت جمے بھنے دانیاں دا کوئی دور نہیں اگے سایاندے

جواب باعتاب از فقیر مرزا را!

دنیا دار دیناں ہوندکھیا ساڈیناں ظالم دنیا لڑی ہوئی اے
کتھوں کڈھکے دیاں پچھراتینوں سیر کول اولاد کوئی گھڑی ہوئے
اجے حرص جہاندی منگنا ایں چالی سال تیری عمر ٹرہی ہوئی اے
رکھ نوجھ داپالنا ایں گھت پانی ذکر حق والی شلخ سڑی ہوئی اے
آپوں تر کھڑالیں اولاد ایتھوں تینوں دوڑلتاندی پھڑپھڑی ہوئی اے
اک تسبیح تے دوجی گودڑی اے اوہ بھی دکھ لے پاٹری ہوئی اے
تیر یوچہ نہ کام دا کام ماسہ وچوں جوت پہ سیدی جھڑی ہوئی اے
وچوں حرص نوں نور جوانیاں دا اتوں قد جیوں ڈنگڑی ٹری ہوئیے

تیتھوں نسدی سمجھ بیکا دنیا توں تے چُنڈ تر کرڑی پھڑی ہوئی اے
وچوں نفس شیطان دی کرین لوجا متھے مُہر محرا بدی جڑی ہوئی اے
سُتوں دینہہ دیہری وچہ غفلتاں دے کھیت عمر نوں کرڑی ڈڑہی ہوئی اے
وچہ بجلی پوشلی وڑی ہوئی اے تیری دہون ابلیس نے کرڑی ہوئی اے

سر گور اندر تیرا غافلا او اجے ٹنگ تیری پھہاں اڑی ہوئی اے
اُچے دہیں آواز خدا یا نوں جوہیں سکھنی ڈہولکی مڑہی ہوئی اے
لمے ساز سامان ایجاد کریں ویکھ موت سرے اتے کھڑی ہوئی اے
دائم یار فقیر نے چنڈ ماری مغل زادیاں دی وسر جھڑی ہوئی اے

عرض عالی بیگ مرزا

اللہ واسطے راستے راس کرو جوڑ ہتھ آکھاں اللہ والیاں نوں
بنّے پکڑ لاؤ بیڑے اوگناں دے تساں تاریا کیہاں رذالیاں نوں
کراں بینتی پاک خدا کولوں لے دیو اک فرزند بے حالیاں نوں
ہوس محل مکان تے ہو وارث ایہو کھائی جاندی ہجر گالیاں نوں

نظر مہر دی بال چراغ نوری روشن کرو چاسینیاں کالیاں نوں
اَلفقرُ فخری و الفقرُ مِنّی لیا ویکھ حدیث رسالیاں نوں
کوئی سانجھ نہ وچہ جہان میری لاواں اگ میں سیج شالیاں نوں
دائم باغ سکا سایاں کرو ساوا قوت قادری تسلی نرالیاں نوں

جواب فقیر

فانی حرص دے پٹنے پٹناں ایں گلاں جوڑنا ایں لمیاں چوڑیاں او
چھالیس ماریاں بھجدے ہڈ گوڈے چڑھے محل اچے نالی پوڑیاں او
سہمے پا کے سر بازار ٹکن اوہ کدے نہ ڈھیاں لوہڑیاں او
اگ عشق دی گال ہشاد سے جھلن سیک کی کچیاں نوڑیاں او

شاکر رہو رضا خدا اتے تینوں کیڈیاں کاہلیاں اوڑیاں او
انہاں گھتھیاں کدے نہ سکھ پایا جھڑیاں خاوند اں نال جوڑیاں او
ستھیں اپنی کر کے ناس اپنا آپے ہوندیاں انت پچھوڑیاں او
دائم یار توں بھی ایتھے جم بیٹھوں جتھوں لکھ صفاں اگے دوڑیاں او

سوال عالی بیگ مرزا

گیاں ویلیاں نوں پیا جھوناں ہاں کی کھٹیا جگ تے آ بابا
جہڑی چال چلی چلی سُجھ تُٹھی دہریا اک نہ پیسہ ٹکا بابا
غیرت کراں فرعون شداد دی کی رہیا آپ خدا کہا بابا

جدوں عمر جوانی دی بانکڑی سی چالاں چلیاں لمے ادا بابا
وٹ چاڑھ کے لباں نوں گھوردا ساں خوف رب رسول بھلا بابا
مینوں ایہ سوداگری یاد ناہی بھریا خیر جہاز چلا بابا

ہُن کدہیاں تے سد مارناہاں سنے ساتھیاں پورڑ ہا با با
مردہ گور تھیں اٹھ کے کرے گلاں کوئی پڑی اکسیر دی پا با با
گھتاں واسطہ شاہ بغداد دا ای میرے حال تے کرم کما بابا
پارس ہیں توں کھہ کے نال دائم کچے کچ دا لال نبا بابا

جواب فقیر

تینوں لکھ تیں سمجھا رہیا سُنی مغل پٹھان دے بیٹیا او
کِتھے موج اوہ اکبری فوج والی وچہ خاک دے حکم سمیٹیا او
لمی نیہندرے لکھاں محبوب ستے چھنجہ موت نے مار چھلیٹیا او
رستم جیہاں بہادراں شہ زوراں دھپہ مار قضا پلسیٹیا او
پھیرا چرخ دا کبھی پھر دا ویکھ آہیں نہیوں آؤندی سمجھ بیٹھیا او
کِتھے گئے سکندر شاہ دارا سلیمان خاقان مغلیٹیا او
کِتھے ماہ کنعان دا شاہ یوسف جہدے حسن توں مصر وکیٹیا او
کِتھے قافلے وچہ سراں راتیں فجری بستر اگول ولیٹیا او
دم گھٹدے ودھ دی حرص اگے پردہ عقل تے نفس لپیٹیا او
دائم یار جاں وقت سی جو تر یدا ہیوں ٹھنڈھراچھیڑی لٹیا او

معذرت علی بیگ مرزا

بحر جگت دے تسیں ملاح سایاں کئی ڈبیاں کھبیاں تاردے ہو
دیہو بھر بھر جام پیا سیانوں ساقی مست خمار غفار دے ہو
سُولی تندیاں پا کے لٹو جھوٹے چم اپنے آپ اتار دے ہو
نالی حوصلے زہر دے گھٹ بھر کے خنجر ہیٹھ نماز گذار دے ہو
نت وچہ حضور دے وسدے ہو زندہ کر دو جنہوں چاہو مار دے ہو
امر تساندا کوئی نہ موڑ سکے تسی اردلی خاص سرکار دے ہو
موسیٰ نبی نہ تساندا راز لدھا تسی ثانی خضر ابرار دے ہو
تسُی محرم عشق بازار دے ہو نت وسدے مُنہ تلوار دے ہو
تسی نفس غرور نوں مار دے ہو مار مار کے جوبناں ہار دے ہو
دائم یار نوں پھل مراد بخشو مالی تسی والی گلزار دے ہو

جواب ولی اللہ مرزا را

ایڈا شغل نہ مغل بنا ایتھے فقر کول نہ اوکڑی اونگھڑی دا
محفل فقر دی چھیڑ نے ذکر نفسی دم پکڑنا جویں کھتو نگر ڈی دا
بھانڈ کی سنبھالدے روہڑ آئی لگا دا جد حرص بلونگر ڈی دا
پُت پُت کر کے چاپوا ای غار سر تے پتر انج ناہیں پتر ڈھونڈ ریڈی دا
بھاویں پھل دے کول اڈا کھڑیئے بنے بھور ناہیں بچہ نڈڑی دا
سادہاں کول خاموش ہو بیٹھ جایئے منہ اڈنہ شا نگڑی نو گڑی دا

جدوں اساں جا چقدی تار چھیڑی کھا گا کھل جاسی تیری لوٹو بدا
نیزہ کلا دا مار فقیر کامل ڈھڈ پاڑ سٹن دنیا لومڑی دا

دائم یار نہ کسے نے ہاتھ لدھا نیں فقر دی وگدی ڈوہنگڑی دا

سوال مرزا عالی بیگ

پئے تار دے لکھ منتار واں نوں تسی ہندی توحید دی ترے ہوئے
جدھر تکدے ہو ہر چیز دسے سینے نور حضور تھیں بھرے ہوئے

لاہوکے لاہموت ہوئے لنگھ موت دے دیس تھیں پرے ہوئے
دنیا دار اسی اگاں دوڑ تھکے درشن رب دے تسانوں گھرے ہوئے

تسی جھل بیلا ماروگاہ جاندے اسی کنب کے ہیتوں ڈرے ہوئے
مرحبا بہادراں غازیاں نوں تساں کیڈ قضیا ندے جرے ہوئے

دیہو مرہم طبیب خدا کدے ساڈے زخم ہوا تھیں بیرے ہوئے
دائیم مرد صراف نے پرکھ ڈٹھے درم سخن تیرے کھرے ہوئے

جواب فقیر کمال

گلاں کیتیاں فقر نہ سنتھ آوے رمز فقر دی دور دوار بھلیا
سبہ شیخیاں شوخیاں کھل جاون کھلے فقر دا جدوں بازار بھلیا

اسیں اوس محبوب مجذوب کیتے جہدا نور اے وچہ سنسار بھلیا
گیا بھل کلیم کلامیاں نوں نہیں سو جھلیا پلک جھلکار بھلیا

ویکھ نور نوں طور منور ہویا دور دور حضور اظہار بھلیا
جدوں پرت کے جہات وجود مائیے نظر آوندے کل اسرار بھلیا

راضی ہوندا ای بڑا محبوب سلا ڈاجدوں روونے ہاں زار و زار بھلیا
گاٹی سر یدی کھیڈنی فقر بازی مرناں پیش موتوں اوکھی کار بھلیا

کردوں عاجزی ایتنی حق کارن ہوندا پلک اندر بیڑا پار بھلیا
دائیم یار نا ہیں چھٹکار ہوندا نزع وقت پڑھیاں استغفار بھلیا

التماس عالی بیگ

دم آخری لباں تے آرہیا اللہ جام حیات پلا بابا
پانی پا پیار محبتاں دا پیا سکیاں بوٹیاں لا بابا

دم دم تیرا اثر دم عیسے مردہ قبر تھیں پکڑ جوا بابا
جگ دوہداں نوں جاگ لگا وندا اے تیرے آب نفس جاگ لگا بابا

گھیر اگھت آفات ظلمات بیٹھی نور چشم دی شمع جگا بابا
کی جاوندا گھٹ سمندر اندا اک دیکے گھٹ رجا بابا

نظر کیمیا عین اکسیر تیری کچے کچدا لال بنا بابا
میرا بوٹے امید دا کھل غنچہ بنکے گھل جا باد صبا بابا

مینوں آپنا آپ نہ یاد رہیا مینوں آپنا آپ وکھا بابا

دائیم یار نہیں تے مرچلیا میں اپنے قدماں وچ دفنا بابا

جواب جناب فقیر

ایڈا مرن والا کتھوں جم پیوں من اوکھڑی کار ہے جھلیا او
ایہ ہور مرناں اوہ ہور مرناں اوس مرن نوں بھال اولیا او
مرناں جیوناں مرن تھیں بھوں اوکھا جانے توں کی رسو کھلیا او
اوہا بحر بقا وچہ لین تاری جنہاں موڑ دلیل نوں ولیا او
توں نتے حرص جہان تے مرن لگوں پکڑ نفس تے بوجھ تھلیا او
فقر خاص الخاص اخلاص رنگے جنہاں درالہہ دا ملیا او
تیری ہوس ہوا نے مست ماری لویں مت نہ ڈوریا کلیا او

مرناں کم شہیداں تے عاشقاں دا چڑھے سولیاں تے خنجر جھلیا او
مُوتُو قَبلَ اَنتَ مُوتُو ہووین لا یمُوت سولیا او
نال شیر دے لاف شغال ماریں پرنسے ہووسیں کچیا للیا او
صبر شکر رضا نوں چاپن سر تے سینہ تیغ پریم دی سلیا او
بناں فقر نہ جیوندا مرے کوئی لکھاں مار دے دم تھلیا او
دنیا بے بنیاد دا چھڈ پچھا ایس کیا نوں راٹیاں چھلیا او
دائیم یار فقیر دا چھڈ کھاہڑا جاہ غافلا گھراں نوں چلیا او

سوال عالی بیگ مرزا

سایاں جھڑک ناہیں ہیرن ڈگیاں نوں سڑ لاہن ہنتیاں چالیانوں
بنجر ہئی زمین لے شور کلر بیج دہر بار جو ہر نالیاں نوں
مینوں دیہ فرزند دلبند سایاں لگن کھل مڑ سُکیاں ڈالیانوں

مرض گھجڑی لبھ طبیب لینڈے دساں کھول کے حال کی حالیانوں
تینوں کی صرفہ اپڑا آوناایں بھرپور کرہ بھانڈیاں خالیانوں
دائیم تساں جیہے سخی مرد کامل خالی موڑدے نہیں سوالیانوں

جواب فقیر روشن ضمیر

بخشنہار ستار غفار اللہ جہدی کھیڈ الے وچہ سنسار دے او
کُلِّ شَیئٍ قَدِیر علیم غالب چلے زور نہ پیش جبار دے او
اسی فقر مانند کمان آلے بناں حکم دے تیر نہ مار دے او
ویکھ نور قربان قربان جائیے پئے نور تھیں نور نتار دے او

اسی کی دیئے کی دیہن جوگے ہاں نفر سچی سرکار دے او
اوہدے امر بناں گکھ ڈولدا نہ ہتھ ڈور لے رب غفار دے او
نال امر دے حرکتاں کرن سارے خاکی پتلے نقش دیوار دے او
واحد لاشریک ہمرکار اچی اسی طالب طلب دیدار دے او

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہمیش سائیں لکھیا وچہ کلام انوار دے او
جانی لامکانی دی مارکانی وسّے پیا اندر گھر بار دے او
اگے بندیاں سیس نوایئے ناں فانی پتلے ایہ کس کار دے او
عاجز ہوکے رو درگاہ اوسے چھڈ پلڑے غیر اغیار دے او

فِیْ اَنْفُسِکُمْ دے ناز دسے آون بھید نہ وچہ شمار دے او
صُمٌّ بُکْمٌ ہوئے ہاں خوف کنوں پئے عقل تے ہوش تھیں ہار دے او
قائم حَیّ قیوم قدیر باقی ہور ویکھ لے سبھ سدھار دے او
توں تے بندیاں نوں مثل رب جانا لکڑوں کون بیٹھوں دائم یار دے او

سوالی مرزا عالی از ملالی خود!

کوئی تساں تھیں رب الگ ناہیں رب تساں دے تسیں رب دے ہو
رب آکھیاں تسانوں پاپ کیہڑا تسی رب دے نام تے سجدے ہو
جیہڑا یار میلے اصلی یار اوہا کیوں یار کہان تھیں بھجدے ہو
تسی رب تے رب دے نور رنگے تسی خاص بیت الکعبہ سجدے ہو

کائنات تساڈڑی اوٹ اُتے تسی تقوے آسرے سب دے ہو
تساں باہجھ نہ رب دا راہ لبھے تسی خاص وسیلڑے سجدے ہو
تسی کن دے کہن تھیں ہوئے پہلے کوئی فقر درویش اجدے ہو
دائم ہو عاجز پردے آبیٹھا پردہ پوش سائیں پردہ کجدے ہو

مقولہ مصنف

سوئی آپنے آپ تھیں ویکھ لیندے جیہڑے آپنے آپنوں دور کردے
جدوں آہرنی آرنی شور پاون سوہنے چک بقعہ نور دنور کردے
جنہاں پار لے یار دی پریت لگی سوہنی وانگ دریا عبور کردے
سر کھیاں رکھدے سر اندر سر چکیاں چک کے چور کردے
بے پرواہ اگے پرواہ کیہڑی بے پرواہ پرواہ ضرور کردے

سن سن لن ترانیاں جان اگے موسیٰ وانگ ڈیرے اُتے طور کردے
صدق عاشقاں دا آزماونے نوں اوہ بھی ناز ادا غرور کردے
ایہو رسم قدیم پتنگیاں دی اتے شمع دے مرن منصور کردے
رہو چپ ماہی متے پئے پھاہی ڈاڈھے اولیاں حال منصور کردے
بے پرواہ دائم ڈین پوربال نوں اتے خالیاں نوں بھرپور کردے

بیدار شدن بخت خوابیدہ مرزا علی بیگ

عالی بیگ دی جاگی آ نیک قسمت رحمت ربدی دین امداد آئی
غنچہ دل کھلا یا شوخ ہوسی مٹھی رُت بہار دی باد آئی

ساعت سعد سعدین دا اکڑ خنجر نال گردشاں کرن جہاد آئی
فرحت عشق مقام کتھیں ہار دہو نسہ کرن لسی خرین نوں شاد آئی

عشرت ناز دیناں چھنکدی اے کردی رے تے قاف تے صاد آئی
خزاں گئی بہار دا ویکھ جذبہ شاخ روح دی بر مراد آئی

جیوں جیوں پیش فقیر دے رب عرضاں توں توں ایں عرش کریم تھیں داد آئی
دائم لگے نی ہون حیات مردے میسر پیر اگے فریاد آئی

مہربان شدن ذاتِ فقیر صاحبِ کمال

رحمدل فقیر نوں رحم آیا سوہنا رحمتاں دا پھیر اماریا سو
ہوئی عرض قبول درگاہ اندر بیڑا ڈبیا کرم تھیں تاریا سو
اُتے لوح محفوظ دے قلم لے کے ہتھیں لکھ کے کم سواریا سو
تیرا پھبیا ڈھو مغلیٹیا او نعرہ ھُو دا مار للکاریا سو

بدرگاہ باری باری کھو لکے تے اوہدا عرض سوال پکاریا سو
گویا کیتو سو پھیر حیات مردہ اعظم اسم نوں خوب چتاریا سو
شیشہ مغلدے قلب دا پھبیا روشن مگھ نال زنگار اتاریا سو
دائم یار ویران ظلمات اندر گویا تاج محل اساریا سو

گفتن ولی اللہ با مرزا ماجرائے مختصر از فرزند دلبند

اُٹھ جاہ میاں تیری پشت وچوں صورتمند فرزند ضرور ہوسی
اوہدے سرخ رخسار دیاں تک جھلکاں نازو راند ادور غرور ہوسی
اوہدے علم تے عقل دا ہوگ شہرہ افلاطون دا در شعور ہوسی
باراں سال باراں اندر حد تیراں انت چودہویں سال فتور ہوسی
دل کشف ہوسی جاسی طرف دلی دُور دل تھیں چین سرور ہوسی
اک ویکھ محبوب مرغوب سوہنا اُتے جھلک مجذوب مہجور ہوسی
وطن ذات صفات وسار کے تے دام زلف دے وچہ محبوب ہوسی
توپ عشق دی چلسی گج پوسی قلعہ خودی والا چورو چور ہوسی
ساقی حسن دا کرم لیگا مہربانی مست نیناں نوں وچہ مست مخمور ہوسی

تیرا محل مکان تاریک منزل اوہدے حسن کنوں نورو نور ہوسی
یوسف وانگ سوہنا لاٹاں مارسی گا اُہ حسن وچہ ملک حور ہوسی
لگے بھاگ تینوں مغلیٹا او تیرے گھر اسرار ظہور ہوسی
جاسی سیر نوں گھروں اداس ہو کے جدوں امر آرب غفور ہوسی
لیسی لٹ چناب دی لہر اوہنوں وچہ عشق مجاز بھرپور ہوسی
متھے اوس دے عشق دا نور اختر اوہدا عشق درگاہ منظور ہوسی
اوہدی دُھم اوراں تے پار پوسی شور ہو ڑیدا دور دور ہوسی
اک ذات ہم ذات دو نقش ہوسن الف میم دے وچہ مستور ہوسی
کرسی خوب ریاضتاں وصل کارن مسکین غریب مزدور ہوسی

اگوں امر نا ہیں مینوں دسنے دا وحشی دیوانہ مشہور ہوسی
دائم یار جے کرا گلا بھید کھلے تیرا ہنے ہی روح مفرور ہوسی

سوہنی مہینوال

مصنفہ دائم

باب سوم ۳

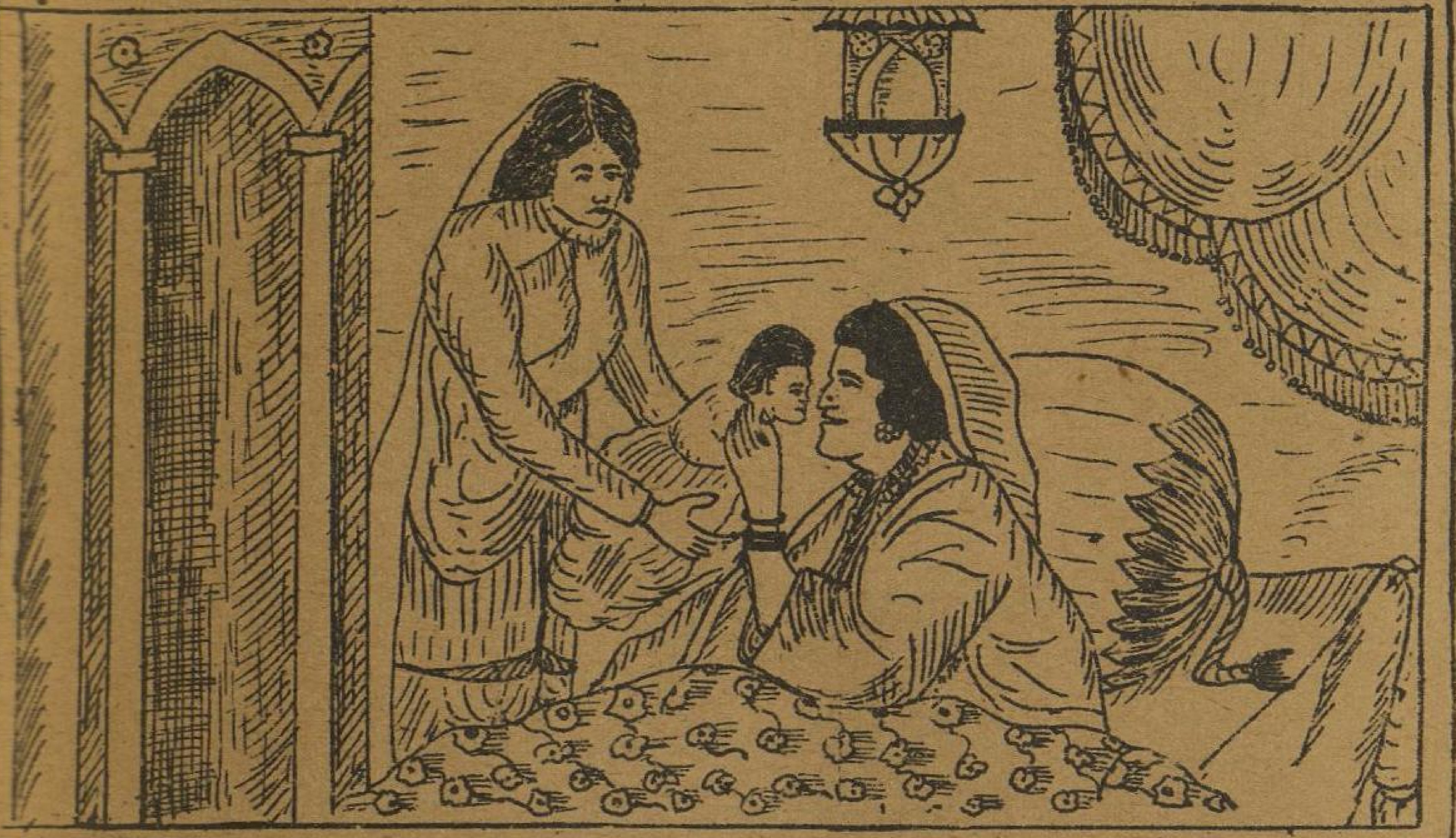
رُباعی

سبحان اللہ رُخ صبح صادق ہوئے بحر و بر در و دیوار روشن!
بخت اظہر من الشمس نے چشم کھولی تے جبین مطلع انوار روشن
ساقی کھولیا ساغری شیشیاں نوں مینا جھلکیا ہوئے میخوار روشن
دائم شمع گجرات دی نور باطن کیتے حکمتوں بلخ بخار روشن

تولّد شدن فرزند دُعائے ولی اللہ بخانۂ علی بیگ مرزا

پیر بن پچھلی ادب تھیں اٹھ ٹریا سُتی قسمت ہوئی بیدار اوہدی
مالی رحمتاں دے پایا آن پھیرا تازہ روح دی ہوئی گلزار اوہدی
آئی وصل دی رات برات کُھلی کھلی کلی مراد انار اوہدی
ہوئی زحل مریخ شکست حاصل زہرا مشتری فوج ہشیار اوہدی
نور پیر ویلے نور چشم ہویا آفتاب مثال جھلکار اوہدی
روح شکر کیتا پئی بانگ کنیں ہوئی شرع شریف دی کار اوہدی
پڑھے سُندیاں شکر الحمد للہ صورت اک تھیں ہو گئی چار اوہدی
ملیا خیر مراد فقیر کولوں دتی بگڑی رب سنوار اوہدی
شمع تجھد بنوں پیا تیل مڑکے ہوئی روشنی پر انوار اوہدی
وچہ صدف دے پیا نیسان قطرہ گھڑی گذر دی نال قرار اوہدی
آیا وقت قریب نصیب کھلے مُدّت گذری ماہ شمار اوہدی
دائی مائی قربان قربان ہویاں صورت ماہ کامل ماہ ہار اوہدی
علی بیگ نوں دسیا دوڑ گولی شاخ اُگ پٹی میوے دار اوہدی
نال مدد فقیر دی ذات ہوئی گشتی فکر دریا تھیں پار اوہدی

علی بیگ دے جمیا پرزادہ کوہ قاف نوں گئی اخبار اوہدی
دائم آ مبارکاں شروع ہویاں دھم پئی وچہ بلخ بخارا وہدی



تشبیہات

عزت بیگ دے کھینڈڑے نام اوہدا ہویاں عزتاں دون سوائیاں نی
آئی رت بسنت دی بلبلاں نوں ہویاں دور خزاں جدائیاں نی
ڈٹھا طالباں لیلۃ القدر جلوہ پیاں کُل قبول دعایاں نی
لٹی بل پنجاب فرنگیاں نے جویں ہیاں جل وگایاں نی
کوٹ خیبری جتیا شاہ حیدر ملیاں وچہ حرمین ودھایاں نی
بو یوسفی آ کنعان پہتی چشماں نور یعقوب چمکایاں نی
علی بیگ نے ماہ ہلال ڈٹھا خوشیاں عید دیو انگ منایاں نی
لگے رنگ محل نوں رنگ سوہنے گلیاں زینتاں نال سجایاں نی
مغل شوقدا شغل کمال کیتا آپ رب نے رونقاں لائیاں نی

ہوئے شاد مراد آباد ہوئی مولا سکدیاں پوریاں پائیاں نی
نزع وقت مسیح نے جھات پائی اُٹھ بھجیاں مرض بلائیاں نی
مالک مصر دے ڈولوچہ پیا یوسف آساں رب نے توڑ چڑھائیاں نی
ہوئے حاجیاں حج قبول جیونکر کعبے دے ادب تھیں سیس نوایاں نی
آمد پاک رسول دی عرش اتے حور ملک غلمان خوشیاں نی
ڈٹھے عاشقاں رج محبوب سوہنے اکھیں اکھیاں وچ سمایاں نی
بوہے آ گدا انہاں ہتھے زراں دولتاں ڈھیر ورتایاں نی
خاتم جیہے بھی کرن سلام آئے دیس ودیس سخاوتاں دھایاں نی
ہووے کرم کریم دا عدل دائم قدم ڈھنڈیاں آن خدائیاں نی

آمدن ماہران علم موسیقی برائے تہنیت

ہئی دس کلاوتاں گائکاں نوں راہ پُچھدے بلخ بخارے دے نے
کارن مجریاں ٹرپئے میل طائفے نیڑے دُور تے پار اوار دینے
شہر دلیوں تے ہندوستان چوں کابل غزنی ہور قندہار دینے
چلے ڈوگری ناگری ملتانی تبت پونچھ کشمیر پوٹھوہار دینے
انگلشی یورپی روس جرمن یوآرگنگ مائی لاڈ پکار دے نے
حیدر آباد تے سندھ بھوپال والے پٹیالیوں اتے بینار دے نے
خان مغلدے آئے نی کرن مجرے آ دیس اسیس گذار دے نے
ہتھ جوڑ طنبور طاؤس پکڑے کئی چھیڑدے رنگ ستار دینے
بھیرو بولدے نال کلنگڑی دے جوگ کانڑا وچہ مقدار دینے
جگر بال جاون بول دیپکے دے مینہ وسدے میگھ ملہار دینے
مدھ ماد پہاڑیوں شاد کردے سارنگ بندرا بن سنگار دینے
رام کلی منبا آس بھباس دھر پت مسکر چلدے وانگ کٹار دینے
تان مار دے بھیم ترا نیاندی تان سین جیہے تان دہار دے نے
دانش راگ بہاگ تھیں بھاگ جائے نغمے مولسری نے کدار دینے
بھرے ناز آواز مثال ققنس سب راگ وچ جہدی منقار دینے
محفل خوشخرام تمام ہوئی گن گاؤندے مغل سردار دے نے
سدا مغل دا رہے آباد گلشن ہبھو آکھدے نال پیار دے نے

علی بیگ دے ہوئے نے باغ ساوے وڈے دولتاں گنج انبار دینے
ماہر علم موسیقی بنگال چلے کالے باغ دے اٹھ سد ہار دینے
ٹرے میرٹھوں کانپور کانگڑے تھیں استاد اوہ مونہیم ہار دینے
خوش الحان لاہور پشور والے اندور رنگون حصار دینے
روم شام سیام حسام چینی استنبول ترکی نیت دے ہار دے نے
چلے بھانڈ بھنڈاریاں دانگ ٹنکے گائنگ ملک پنجاب ہشیار دینے
گلی کس سرنگیاں سُراں کردے تسمے طبل دتے کچھ سہار دینے
دھوما دھوم تھیا واہ واہ ہون لگی خوب ساز آواز سوار دینے
مارو گاؤندے ڈھول بڈہنس سورٹھ گوند سری گندھاری پہ دے لکار دینے
ٹوڑی پیلو اساری اتے آسا مالکونس تلنگ چتار دینے
چھایانٹ بھوپالیوں شام گاون بروا جنگلا خوب اسار دینے
سوہنا رنگ چتر رنگ دتے اڈیدا سوہنی گجری گلی فنکار دینے
للت پوربی دوسہڑیا نوچہ غزلاں کیجونت بسنت اولار دینے
بھبھاکھڑا اتے دھناسری بھی جھنجوٹیاں بھی نال وار دینے
بول بول مغل ہیر گھول سٹے مٹھے بول جیوں پھل گلزار دینے
پیا ونڈ دا کھول خزانیاں نوں گائنگ مرحبا للکار دینے
گویا جشن جمشید ظہور دائم ہوئے شگن فرزند انداز دینے

نغمۂ قلندری

توں کبھی دلا دلدار دا بھر مجراج رونقاں شہر حیات دے وچہ
چشماں کھلکے ویکھ کھاں نور چشماں نور چمکیا قدرتی ذات دے وچہ

لیلے دان اج درِ اغنا وچوں کم آوسی قحط عرصات دیوچہ
تازہ جام انگور دے ورت رہیا طالب ٹرپئے راہ نجات دیوچہ
شہنشاہ سرتاج معراج آئے کھلے ملک حوراں مناجات دیوچہ
اٹھ ویکھ اڑیا نواں ضابطہ اے بدلی سلطنت شش جہات دیوچہ
دریا دے ناچ وکھال توں بھی سازسوز وجے مخفی گھات دیوچہ
دیسی دان سخی داتا صبر رکھیں ہتھ ڈالکے کنز خیرات دیوچہ
ویکھ صفحہ پر نور لعید معنی پردہ پوش توحید کلمات دے وچہ
ہر ہر سطر مکان مکین دلبر ویکھ برہانی مکتوبات دے وچہ
اوہدے ویکھ کے عمیق نکات باطن ڈبے فلسفی بحر وہمات دیوچہ
نکے واعدے سیج سکون ستے پہنچے جو قصر برکات دیوچہ
نکتہ چین ہو گئے حزین ایتھے معدوم چشم طلسمات دیوچہ
پھر اوہ انانہ کہے تے کی کہے آیا حق منصود وفات دیوچہ
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ فِي أَنفُسِكُمْ مشہود شاہد موجودات دیوچہ

ساقی وحدت دا ویکھ لے میکشا اوآیا اج دار الخرابات دیوچہ
نغمہ گو رباب نوں چھیڑ بیٹھے پیا شور ساری کائنات دیوچہ
شمس مغربوں وچہ جہان چڑھیا اجے ہیں غافل ظلمات دیوچہ
جاگ محرماں کن داویکھ محرم نقطہ وہو کے آب فرات دیوچہ
دامنگیر ہو شافعی مجرمیناں ؛ نہیں تے پوسیں گا زرگ آفات دیوچہ
پتلہ نیکیاں دا بھریا خوبیاں دا راز انوکھڑے رخ صفات دیوچہ
شہد شیر شکر مصری لکھ صدقے ایسی شیرنی بات نبات دیوچہ
صفحے صفحے اندر باب باب اندر حرف حرف اندر ملفوظات دیوچہ
منکر جلے مہتاب دے نار اندر آئے منہ قہر بلیات دیوچہ
عابد ہو معبود دا لیا برقعہ نفی ہو کے ملے اثبات دے وچہ
جسنوں اپنی ذات صفات بھلی ملگئی ذات اوہدی صاحب ذات دیوچہ
کرکے ناز جے یار دا ناز دساں ڈب جان میں ندی خطرات دیوچہ
دائیم بس پتنگ نوں ٹور بلخوں شمع لاٹ کڈھی گجرات دیوچہ

دربیان سال اوّل[1] دوم[2] سوم[3]

پہلے سال مہال مثال روشن گیا دوسرا تیسرا سال آیا
جاندی باد صبا ہو سرصدقے غنچہ حسن دا خاص خیال آیا
رشک کھا کے پچھاں غروب ہویا اگاں نور نہ ماہ ہلال آیا
ازلی نقش افلاک دے چک پردے دسن اپنا نور جمال آیا

دائی ونج کھڈاوندی باغ اندر ہستی وچہ گلنار گلال آیا!
ویکھ جھنڈ کالی زمیں سیس سنے اتے سنبلاں وقت نوال آیا
گیاں مصر کنعان دے وچہ خبراں گویا پھیر یوسف بنکے بال آیا
کنت کنزا پردیوں الف ٹرکے پردہ میم دا کھ تے ڈال آیا

گویا بادشاہ اپنی سلطنت دی پردہ پوش ہوکرن پڑتال آیا!
دائیم ٹرفدے بلخ بخارے دوئیں اللہ اکبر کرن جلال آیا

سال چہارم

گھر جھنہاندے لال انمول آیا ویکھ کے عید مناوندے سن
کیمخواب سنجاب سمور ریشم طیسب پاک پوشاک پہناوندے سن
چلکے قدم جدوں قدم قدم اُتے مخمل فرش غلام وچھاوندے سن
ساہ ساہ گندے ساہ سانوریدے اِک ساہ وساہ کھاوندے سن
سرمہ پان نوری نیناں والڑے نوں نفیس عطر عنبر ملاوندے سن
پاندے خواب جاں حسن شراب کنوں تلیاں مل غلام جگاوندے سن
اُتے تخت بہا مخدوم تائیں خادم ادب اداب بجاوندے سن
نازوان دادل پرچان کارن دائم یار نوں سجاوندے سن

غیبی اشارات بوقت جھولا

باندی غیب دی جھولناں جھول آکھے رنگ لاوناں سوجھل جھولیا وے
بھلکے ماپیاں رچھ مناندیاں نوں چھڈ دیاوناں سوجھل جھولیا وے
ایس بلخ بخارا دی جوہ وچوں چٹ چاوناں سوجھل جھولیا وے
اکوار جا کے پھیر ایس جائی ناہیں آوناں سوجھل جھولیا وے
کارن سیر پنجاب دے ملک ولے گھروں جاوناں سوجھل جھولیا وے
رنگ روپ جھناں دے دیکھ رنگین جی جماوناں سوجھل جھولیا وے
وچ زلف کمند دے قید ہو کے کرلاوناں سوجھل جھولیا وے
سب سنگیاں ساتھیاں پیاریاں نوں رلاوناں سوجھل جھولیا وے
کوڑے سٹنے سو دکھ کٹنے سو ہٹ پاوناں سوجھل جھولیا وے
نفر تھیوناں سو لہو پیوناں سو جگر کھاوناں سوجھل جھولیا وے
سکھ عیش جہان دا موج میلہ ناہیں بھاوناں سوجھل جھولیا وے
باہیں چا کے عشق پریم والا گیت گاوناں سوجھل جھولیا وے
کاماں نفر کنگال بیحال وحشی سدواوناں سوجھل جھولیا وے
وچ عشق مجازی دی پھاس پھاہی پچھوں تاوناں سوجھل جھولیا وے
ناواں ذات صفات تے پا مٹی بدلاوناں سوجھل جھولیا وے
دائم نال ماہی ماہی آب ہو کے رج نہاوناں سوجھل جھولیا وے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ج صلے

زہو جھلدا جھلدا وچ باغاں جاناں لدیاراں جھل جھولیا او
ناں ایہ سنگ رہنے نہ ایہ رنگ رہنے نہ ایہ راگ تاراں جھل جھولیا او
نہ ایہ دست حنا نہ مست چشماں نہ ایہ رخساراں جھل جھولیا او
نہ پرواز شہباز نہ ساز بازی ناز راز داراں جھل جھولیا او
بھلے بھلے گئے کھیڈ عمر پاسہ انت کھاہاراں جھل جھولیا او
اکھیں ویکھے کے مکھ مہتاب اکھیں پیاں وچ غاراں جھل جھولیا او

چاکر سرواراں اگو گھر باراں پیدل اسواراں جھل جھولیا او
دنیا فانی سرائے کاروانی جانی لدبھاراں جھل جھولیا او
ہر طائر نفس قفس ہوت پیناں نیکاں گنہگاراں جھل جھولیا او
جنہاں جگت نوں سیج بہشت جاتا اندر گناراں جھل جھولیا او

انت بلبلاں روندیاں ڈجاناں چھوڑ گلزاراں جھل جھولیا او
چہل پہل ہمیش نہ ٹہل ٹرناں کوچے بازاراں جھل جھولیا او
وچہ رات اندھیری گور کوٹھی لیسی کون ساراں جھل جھولیا او
دامن پکڑ دائم کملی والڑے دا رحمت نور باراں جھل جھولیا او

ایضاً

جھولا موت والا ڈہولا سر کے اُتے انت جھل جاناں جھل جھولیا او
زلفاں کالیاں قالیاں حالیاں نے گھٹے رل جاناں جھل جھولیا او
گھروہ نہ زور زر کناں دی عملاں تل جاناں جھل جھولیا او
باغ جسم کھیں موت نے روح والا ترور پھل جاناں جھل جھولیا او

متاں کریں ہاسہ ماسہ بھر واسہ پاسہ ڈہل جاناں جھل جھولیا او
رکھیں یاد نکتہ نقطہ دھو غینوں نکتہ کھل جاناں جھل جھولیا او
ایہناں رہنیاں کوڑ لکائیاں داچیتا بھل جاناں جھل جھولیا او
جز کل سکھی دکھی سکھی کاہن دائم کل جاناں جھل جھولیا او

سال خمس

لتھا جھولیاں جھولکے پریزادہ چنگے ہوش حواس سنبھالدا ای
اوہدا اصاف قلبوت یاقوت بھریا کاتب ازل دا پیھول ڈھالدا ای
قاتل حسن سی بے نیام خنجر کوئی عذر نہ عقلدی ڈھالدا ای

پھرے مور چکور بیزور ہو کے آن شور پیا اوہدی چالدا ای
عزت بیگ سردار سی سوہنیا ندا گوہر لال شوقین جمال دا ای
وُٹھے مینہ بہار دی رت دائم ساون جوبناں ستویں سال دا ای

دربیان علم حاصل کردن مرزا و اسم چہاردہ[14] علوم

عزت بیگ ذہین فہیم باپ درس دے وچہ لیجاوندا ای
ہنھ پھیر سر تے استاد فاضل زبر زیر نے پیش سمجھاوندا ای
پڑھے کھول فرقان حمید سورۃ صورت والڑا راہ دکھاوندا ای
عربی اٹھویں فارسی سال ناویں شیراز دے لطف اٹھاوندا ای
ریاضی[9] عقاید[10] معانی[11] طبعی[12] مناظرے[13] نظر دوڑاوندا ای

نور نظر استاد دی نذر کیتا تحفہ شیرنی ہور ورتاوندا ای
وچہ دنائے قاعدہ یاد کیتا الفت نال استاد پڑھاوندا ای
صرف[1] نحو[2] پڑھے کر کہ صرف زر دے اسم فعل حرف معنی پاوندا ای
پڑھے فقہ[3] حدیث[4] نجوم[5] منطق[6] تفسیر[7] توحید[8] پکاوندا ای
اصول[14] رسول قدیر پڑھیا چودہ علم وچہ طے ہو جاوندا ای

پڑھے نثر منظوم سبھے عالم وچہ عالم سددا وندا ای
سائنس دانیاں فلسفے پاس کیتے وچہ جگدے دھم دھمائندا ای



بحر علم تحصیلی عبور کر کے نکل مکتبوں گھر انوں آوندا ای
ہر طرف مبارکاں دھوم پائی باپ نیڑے اندے گنج اڈاوندا ای
دتے دان سوالیاں مانگتاں نوں سب گلی بازار سوہاوندا ای

رہے محو خدا دی یاد اندر اسم رب رسول دھیاوندا ای
روح شاد مراد آباد ہوئی جھنڈا علم دی جھوہ جھولاوندا ای
دائم کلاں وچہ گلزار ہووے جدوں کرم کریم کماوندا ای

در آموختن سواری اسپ

درسے یارھویں بارھویں نال یاراں ول سکھدا سی اسوار یاندا
گویا ذوالجناح شبیر دا سی نیلی ہار آہا زینت داریاں دا
نعرہ مار کے پیا جولان مارے آہا تیز سمند طراریاں دا
کدی شتری دڑکیوں واگ چھیڑے دل جاندا گم رہوار یاندا

مشکی کھول طویلیوں کرن حاضر جیسی انگ براق اڈاریاندا
ڈال زین لگام غلام حاضر کائی انت نا ہا خدمتگاریاندا
بیٹھا پشت اتے عزت بیگ مرزا ہویا دور غرور ہنکاریاندا
تازی تلد اکدی دھمال پاوے عقل ہووندا گم ہماریاں دا

شیر دل جوان سی مغل زادہ ہویا منہ لے خلقتاں ساریاں دا
دائم یار ماہی عزت بیگ مرزا خاص فخر سی بلخ بخاریاں دا

در آموختن تیر اندازی

دوہے تیرہویں تیر کمان کھیڈے رہے جی ہمیش مسرور اُسدا
گوشہ کھچ کمان نشان مارے تیر تیر سدہا کردا چور اُسدا
جیہڑا مار اڈاریاں سر سیں لنگھے توڑے رکھ نشان غرور اُسدا
اوس تیر نالوں پلکاں تیر تکھے ابرو قوس نے رخ پر نور اُسدا
خدمت وچہ غلام تے یار حاضر کہے باپ بھی ناز منظور اُسدا
نال فلک دے اڈدیاں پنکھیاں نوں نہ جاوندا تیر ضرور اُسدا
اُہدی شست تھیں کدیاں شکست کھادی ترکش قدرتاں نال بھرپور اُسدا
دائمؔ لاثانی تیر انداز ہویا ڈنکہ وج گیا دور دور اُسدا

صفتِ شباب حسن مرزا عزتؔ بیگ

دوہے چودہویں چوہدویں چن وانگن سر تاج سر داریاں دا
خاک پاک لگے خاکپا ہوئے مُنہ اڈیا نوریاں ناریاں دا
سچا ویکھ کے مال کمال اصلی ہویا مات غرور بازاریاں دا
صفتی صفت ہو گئے غلام بردے اک پیکے جام خماریاں دا
صابر ہو جو نار دے وچہ وڑدے ہویا باغ خلیل گلزاریاں دا
اتھے ناز غرور دی تھاں ناہیں کم پھبدا آسنوں لاریاں دا
گل پھلاں دے ہار دے بیکرے نوں سماں حسن شباب بہاریاں دا
یوسف ویکھ جیویں مصریاں ہوش ہاری ہویا شوق ہر نوں خریداریاں دا
خود مشتری وک گئے ہو بردے ہاسہ نکلیا کئی بپاریاں دا
درجہ پا گئے اسمٰعیل والا گھسا جھلی پریم کٹاریاں دا
بیٹا نوح دا غرق طوفان ہویا اک بولگے حرف انکاریاں دا
دائمؔ یار نہ آوندا ہتھ مڑ کے گیا ویلڑا بازیاں ہاریاں دا

گفتہ دائمؔ نیز ہم چندیں کلام

عزت بیگ مشہور معروف ہویا ویکھن والیاں خوشی کمال ہوئی
چشماں نور سراج منیر چہرہ مست ویکھ کے فوج غزال ہوئی
قدم پکڑ امیر کبیر چلّن جان خادماں دی خوشحال ہوئی
والضحیٰ رخسار رنگین روشن واللیل دی زلف مثال ہوئی
شہنشاہ حسیناں دا بار سوہنا تخت بخت ہما دے چال ہوئی
راہیں عطر پھلیل دے رہن شیشے جہڑی طرف محبوب دی چال ہوئی
بناں درشنوں بجدے نہیں عاشق جویں گھڑی بانگ بلال ہوئی
دائمؔ جاندا گل کے گل اندر جہیڑی گل سوہنی گلے نال ہوئی

آغازِ عشق بفرمودۂ فقیر حق

سال چوہدویں ہوئی میعاد پوری دسّے آہے فقیر نے سخن جہیڑے
نکلی عشق کتاب بند بنتیاں تھیں بھلا حرف جادو کو لوکچن کہیڑے
میلے بلخ بخارے نے بند کرکے دیسی عشق جنہاں تے زور گہیڑے
مغز مغلے بیئی ہوا گھجی نازی رو حدی عشق جا داگ جھیڑے

جہیڑے چت چیتے وچوں دور آہے اوہ پلٹڑے ہونی آہیڑے
ہتی آ تقدیر زنجیر لیکے تدبیر تقریر دے ختم جھیڑے
عزت بیگنوں بیا اڈیکدا اے قائل کھلا گھمیار اندو وچہ ویہڑے
حافظ آپ ہے رب سافراں دا دائم یار دے پئے نی ٹھل بیڑے

ایضاً

الٹ پلٹ تھا کجھ کرن لگی عشق بلخ اندر آیا پھیریاں تے
راتیں راگ سہاگ شراب ورتے فجری دین ہوس انہاں ڈیریاں تے
صبر حوصلہ ہو دسی ہجر ساگن ہسی مضطری اکبری جبریاں تے
غالب عشق جرنیل نے فتح پائی وڈیریاں جنگ چنگیریاں تے

اج بلبلاں طوطیاں گان نغمے بھلکے پولسن کانگ بنیریاں تے
عشرت عیش کر بستر اگول جاسی حسرت ٹیکسی محل اچیریاں تے
ملزم پکڑ گجرات دے وچہ کھڑسی فوج عشق دی آگئی گھیریاں تے
دائم توں بھی ہوتیار جلدی گل آگئی شام سویریاں تے

کارنامۂ حضرت عشق

کوئی ابتدا نواں نہ پتہ اہرا عشق ازل تھیں بردیاں لا آیا
دیکے حکم فرشتیاں نوریاں نوں سجدہ خاکیاں نوں کروا آیا
کنعانوں نوں مار ڈوبا آیا کشتی نوح دی آپ بچا آیا!
سلیمان تھیں بھٹھ جھکا آیا یوسف مصر دے وچہ دکا آیا
شاہ شمس دی کھل لاہ تھی منصور نوں سولی چڑھا آیا
رانجھے ہیر نوں کالجے مار کانی وچہ جھنگ مجھ دیہوں لنگھا آیا
لیلے ہو ملیا قیس عامری نوں مار جنگلاں وچہ سکھا آیا
فرہاد شیریں مگر وقت گئے ہتھیں مرن دا سبق سکھا آیا

صورت الف دی ہو کے رہیا مخفی انت میم دا اوس وٹا آیا
انا خیر بولیا اک ناری اوہنوں طوق لعنت گل پا آیا
ابراہیم نوں چخہ وچہ پا آیا اسماعیل تے کرد چلا آیا
دس ذرا کو جھلک کلیم تائیں اوہنوں سنے کوہ طور اڈا آیا
ابراہیم ادہم نوں لاہ تختوں دیکے گودڑی خاک رلا آیا
پنوں ہوت نوں ستیاں بنھ کھڑیا سسی تھلاں دے وچہ کھپا آیا
وڈے اتے جلالی دے کر ٹوٹے ڈونگھی ندی دے وچہ لڑھا آیا
غزنی وطن تھیں کڈھ مراد تائیں راہ شام نیر دے پا آیا

مرنے صاحب آند صندل بار اندر اگ لا قلبوت جلا آیا
کنبہ حیدری کیتا شہید تشنہ کربلا وچ مدمکا دا آیا
سوہنی نال صلاح ملا کے تے سدھا بلخ بخارے نوں دھا آیا
عزت بیگ نوں چھڈ دا اگدوں دا یتیم جہڑا ایتنے کسب کما آیا

نیرنگِ عشق

حضرت عشق بھناں پور زہر چھناں ہی آجو نباندی گھنگھو ایہنوں
آ کے مغل دے تھتے جگر گرے نعرے سینے وچ جھلیر لٹا زور ایہنوں
آکھے الیدے سامنے ناچ کر کے نیزہ ناز دا لا دیواں گھور ایہنوں
ڈھیر لئی سو موج بہار گلشن ہن وس دیساں ملک شور ایہنوں
گھروں پھیر بہائے کے ڈھکے تے لیساں ہنر لو ہنر لی ٹور ایہنوں
کر کے دیس معشوق دا میل آکھیں جا سٹساں جیوندیاں گور ایہنوں
مائی باپ نیس چھڈ دوان ہوسی کھبی لانگا اک ٹکور ایہنوں
ڈاکہ مار کے بلخ تھیں نس جاساں لئیں بھاویں سارا زور ایہنوں
پہلے آکھا وساں شہر دہلی اوتھوں پرتساں لے لاہور ایہنوں
لنگھا دیوں بحر جناب اتے پکا بنھ دیساں شال ڈور ایہنوں
اہدا مال متاع تباہ ہوسی لیسی لٹ گجرات دا چور ایہنوں
صرف وچ جھناں دے ڈوبناں ایں دا آہیم آکھناں نہیں کجھ ہور ایہنوں

آرائشِ محفل

اکدن خوب لائی عزت بیگ محفل خوش رنگ مکان سجان سوہنا
بیٹھے یار غلام تمام قدیمی شیریں ذوق بیہ سخن الان سوہنا
رنگ رنگ نغمے گاون تان لاون مطرب چنگ رباب وجان سوہنا
ہوئے مست الست بھر پو پیالی دور شوق شراب چلان سوہنا
شاہنامہ کدے بہار دانش کدے چم کے پڑھن قرآن سوہنا
کدے مثنوی معنوی روم والی کدے حافظی پکڑ دیوان سوہنا
بھول گلستان پنجوان باب پڑھدے عشق حسن ذائقہ پان سوہنا
کدے آکھدے فقر دا نور عالم عین عشق دا اچرا شان سوہنا
اک آکھدا جگت دا سیر کریئے جائز دیکھنا پھرا یہ جہان سوہنا
قابل ویکھنے دے کوئی کہے کابل کوئی آکھدا آکے کنعان سوہنا
کوئی روم تے شام دی صفت کردا کوئی آکھدا ملک ایران سوہنا
کوئی آکھدا چین ماچین عجب اے کوئی قندہار توران سوہنا
کوئی کہے پنجاب سیراب گلشن کوئی آکھدا اے ہندوستان سوہنا
کوئی کہے بنا اسلام والی ہے اصل اندر عربستان سوہنا
کوئی کہے لاہور پشور بانکا کوئی آکھدا سندھ ملتان سوہنا
کوئی کہے شیریں سمرقند شیریں کوئی کہے بارے اصفہان سوہنا
اک آکھدا وچ جہان سارے دلی شہر بہشت نشان سوہنا
دلی دل جہان آباد شاہی گرد تخت دا شاہ جہان سوہنا

اوڑک ساریاں یاراں ہلا دتی دِلّی شہر اے شاہ سلطان سوہنا
چلو دوستو چلیئے شہر دِلی کر کے سفر دا خوب سامان سوہنا

عزت بیگ نوں سندیاں شوق لگا آہا آپ بھی وچہ دھیان سوہنا
دائمؔ عشق نے روح دی گل اچھیڑی پریشان ہویا اوہ جوان سوہنا

در عزم بالجزم سیر دہلی یاران

دِلی شوق کیچ مہار یارو دِلّی شہر دا کرن دیدار چلیئے
چلا چلی دا وجد ابگل بھرتے چلا چل کر کے چلن ہار چلیئے
رستے خشک تے بہجیاں کٹھن پیدل تازی شوق تے ہو اسوار چلیئے
خلق شہر ایمان دا خرچ لیکے سودے حق دے کرن بازار چلیئے
سدا جال نہ تخت فناہ اُتے سچے رب دا نام چتار چلیئے
ٹھنڈ اکر یگا نرگ نفس رب سچا سائے صدق دے گھڑی گذار چلیئے
مجرہ کے وچہ ریاضتاں دے بھار فرض دا سروں اُتار چلیئے
جہناں پیر امام لیکے ویری نفس شیطانیوں مار چلیئے
کِدوں آئے آپے کدے جاوناں ایں وچہ ہوست خمار چلیئے
کسے پرت نہ آونا وار دوجی انگ ساک پروار وسار چلیئے

مائی باپ تھیں رخصتاں گھن کے تے اُٹھ فجر نوں ہو تیار چلیئے
سفر دور تے یار دا پند لمّاں کمر کسکے پہن ہتھیار چلیئے
دِلی دور سہر حد تے سنی دی آ دِن رات ہو تیز رفتار چلیئے
سو کھے تاں مقصود تے پہنچیا نگے سٹ چھیٹ غرور ہنکار چلیئے
سجدے پیکے وچہ درگاہ سچی سروں لہنے لاہ اُدھار چلیئے
بیٹھ شاہ جہان دے وچہ دولے بازی خودی غرور دی ہار چلیئے
اللہ نیا جیفتہ دی پے لذت ناہیں ہو کے سگ مردار چلیئے
بیڑے بیٹھ کے صدق یقین والے ہو نال ملاح دی پار چلیئے
موڑے کون قدیم دے ضابطے نوں اگے کسدے حال بکار چلیئے
دھلی بحر بقا دی موج دائمؔ فانی چھٹ کے بلخ بخار چلیئے

اقرار و فاہمہ یاراں با مرزا

سر متھے تے حکم قبول تیرا یارا آکھدے نہیں انکار ساڈا
جدھر وانگ مہاڑیں گھو عذر ناہیں سارا ساتھ پچھے چلنہا ساڈا
اسی ٹرن والے تیری نال اُتے بیڑا تار دیا ست وچکار ساڈا

دِلی بادشاہ سارے وجود دا اے اسی نفر تے توں سردار ساڈا
ہے مہو ہر یا ہتھ مہار تیرے کوئی عذر نہ وانگ قطار ساڈا
دلویں نذر تے پیا نگے سجناں او بخشیں شہر تے شکر ہزار ساڈا

ساڈا اتھ پچھے جیون مرن بھاویں سر کٹ سٹے نال تلوار ساڈا
گھ فرق نہ کرانگے جان صدقے راضی رہے جوین دائمؔ یار ساڈا

در بیتابی و بیقراری برائے دیدِ دہلی

دتی وا دیاراں دلشاد ہویا لے پرتن لئی بیقرار ہویا
دلی والے دے وچ زنجیر پائی ہوس اوڑک ٹرن ہار ہویا
بیٹی ندی جنہاں لوڑ تکیدی ہو طلبگار اوہدار تے پار ہویا
مجھیں تلکدیاں چھیڑ و منگدیاں جے گھجا عشق دا شروع ہار ہویا
پالئی تک تکمیل قضا ڈاڈھی عزت بیگ دا ہوش قرار ہویا

سوڑاں روح نوں کرے آرام ناہیں تیر عشق دا تھوسوار ہویا
کیتا کشف محبوب گجرات والے دور جیوتھیں بلخ بخار ہویا
استقبال کارن بیٹھی پاس حسرت ڈاڈھا کوچیا نغوں انتظار ہویا
بلخی گاہک بھی خرچ سنبھال ٹریا اودھر غضبد اگرم بازار ہویا
دائم دس کہاں باپ دی پیش کیکر سوہنا ناز تھیں غمگزار ہویا

التجا فرزند پیش پدر بزرگوار

یا قبلتی صد اداب ہووے اے کعبہ تے قبلہ نما قبلہ
مینوں وانگ شہزادیاں رکھیوا ای اطلس مخملاں دی پہنا قبلہ
مہربان والد تیری مہر بیتوں لب حشر بھی بھل نہ جا قبلہ
ہتھ جوڑ اک عرض گنہگار داہاں بخشیں چاہے کجھ خطا قبلہ
میرے یار غلام تیار سارے دلی لئی صلاح پکا قبلہ
اے شاخ طوبیٰ تیرے مٹھے سائے لئی رجکے موج اڈا قبلہ
شوق جاگیا اے دلی ویکھنے دا توں بھی جاسیتی گھل جا قبلہ
کھلاں ساہ بھریاں گوڑ کلا بازی نکل جاوسی انت ہو قبلہ

کائی حد نہ رہجدی چھڈیو ئی دتا ای علم تمام پڑھا قبلہ
تیرے باغ اندر میں آزاد بلبل پھراں ہو کے بے پرواہ قبلہ
سر میرے تساندا قرض بھارا کیتے تسا نتے قرض ادا قبلہ
اک شہر دہلی ہندوستان والے میتوں ویکھنے دا ڈاڈھا چا قبلہ
تینوں کی پرواہ خزانیاں دی زراں دولتاں کریں عطا قبلہ
اساں فجری اٹھ ضرور ٹرناں سنے ساتھیاں ساتھ لدا قبلہ
میرے روح نوں امر دی گجھ لگی نقطہ سمجھ دے وچ نہ آ قبلہ
دائم یار بیوانگ تیار ہاں میں اگوں تساندی جویں رضا قبلہ

جواب از پدر بزرگوار بزبان فارسی ترجمہ پنجابی

زیں خام کلام حرام کردی آرام اے شاہ حسین پسرم
ایس گل آرام حرام کیتا میرے سوہنیاں سے سردار بیٹا

گل رنگین مرا چہ در ہجر سوزی اے ارم مثل بلبل حزین پسرم
مینوں ہجر وچ سٹ نہ گل رنگیں بلبل مثل روساں اے دردار بیٹا

ضرب المثل کہ ہست بعید دلی منزل صعب شدید آ کر ہیں پسرم
دلی دور طرفے ہندوستان دی آ کر قصد تیرے نہ ہار بیٹا

ہست السفر سقر احادیث نبوی در دیار تو تخت نشین پسرم
رہو دیس بہو تخت تے سفر دوزخ ایہ حدیث احمد مختار بیٹا

من بیقرارم بے تو شدم مجنوں تو بر خاتم قلب نگین پسرم
اے تھیو یاد لیدی جہڑ دیار وساں باہجھ تیرے مجنوں ہار بیٹا

اے رشک ملک حلے و پری اختر اے بدر العین مبین پسرم
ملک حور پری شرمان ڈالے چن چشم اظہار انوار بیٹا

در دام زلفت ہمہ اسیر فریاد در سوز جملہ طالبین پسرم
تیری زلف دے خویش پڑے ارقیدی وچ سوز سارے طلبگار بیٹا

شب تار باشد بسر بلخ دائم تو مرد خورشید جبین پسرم
دائم بلخ بخارا اندھیر ہوسی نہ جائے خورشید چمکار بیٹا

سوال عزت بیگ بخدمت پدر بزرگوار عالی ایضاً

بگذار مارا انجدائے غالب کو ہست رحیم رحمان قبلہ
ساڈوں سونپ خدائے کریم تائیں جو کہ ہے رحیم رحمان قبلہ

خواہیم از لطف تو ہمہ رخصت کہ روئیم سوئے ہندوستان قبلہ
تیرے لطف تھیں چاہوندے اسی رخصت جاؤ طرفے ہندوستان قبلہ

قابل دید دہلی خاندان اعلیٰ سلطان شاہ شاہ جہان قبلہ
قابل ویکھنے دے خاندان اعلے دلی شہر دا شاہ جہان قبلہ

بہ تخت نشست آن شاہ عادل عدل گستر و فیض رسان قبلہ
بیا تخت تے سجدا شاہ عادل عدل دہر فیض رسان قبلہ

گرچہ ہست بعید چوں دید خواہم اند شدید نخواہم لرزاں قبلہ
بھاویں نیڑے شوق دیدار دلا مے ناہیں کعبدی سختیو جان قبلہ

در دلت چہ فکر مشو حیران ہیچ وہیں قریب یزدان قبلہ
تیرے دل کی فکر حیران نہ ہو اگے پچھے مولا نگہبان قبلہ

اسپ و شتر زر ہمہ بدہ مارا تا رشویم تجار زمان قبلہ
گھوڑے اٹھ تے دولتاں بخش ساڈوں کرسے سوداگر سیر جہان قبلہ

دائم بعد ماہے سوئے بلخ آئیم شادمان جملہ باسامان قبلہ
دائم بعد مہینے دے اسی سارے پھر آں بلخ نوں لے سامان قبلہ

فریاد پدر از رفتن پسر بسفر

سنیاں سخن جاں باپ جدا ایا ندا ہو یا عقل قیاس فرار ماہی
ہووے عمر عزیز دراز تیری نور العین تیرے برخوردار ماہی
کیتے کرم مولا ہو یوں گھر ساڈی کائی حسن دا ہیں اسرار ماہی

جیہڑی گل فقیر نے کہی آہی بھاویں آن ڈھکی اوہ کار ماہی
جادو سحر ڈالے وہ ساحری تھیں تیری ناز بھری گفتار ماہی
تیرا ویکھ دیدار رخسار چشماں ہوگے ٹھنڈ سینے وچکار ماہی

تیرے علم تے حسن دی روشنی تھیں پھر چمک پیا دربار ماہی
توہیں خاص دوا ہیں زندگی دا بھلا چھوڑ نا ہیں جائیں مار ماہی
سوہنی جان بھارا جاسی جان نالے گل جاندی جاندے یار ماہی
دکھ منڈ پیکے پھند چھنڈ لیسن ہیسی کنڈ آتے پنڈ بھار ماہی
درو وٹ پا کے لیسن وٹ مینوں ہین جگر نوں وٹ ہزار ماہی
چٹ پٹ جاسی بہوں ہٹ مینوں لیساں پٹ پوشاک اتار ماہی
توں گیا تے میں بھی گیا جانی گیا گنگ سپھر ساں لنگھ ماس ماہی
وچ تلخ میرا جیوں تلخ ہوسی چڑھسی ویکھ بخار بخار ماہی
ایسا نال خیال نہ جال اڈیا خوشی حال دے ٹال ہزار ماہی
کر کر یاد روساں زلفاں تیریاں نوں کنڈ پوچہ زنجیر شکار ماہی
ہوی خبر نہ وطن تھیں پھیر کدہیں نہ ہو سفر کارن خواستگار ماہی
وحشی ہو ساں سارے دیوان خانے پڑھساں ہجر دیوان اخبار ماہی
میرے دست مایہ نہ کر دست بازی جھڑسی موجدی مہر دی تار ماہی
اے نجم اختر شمس مہر کوکب کاچہ سیب گلاب رخسار ماہی
سرد کاز ترو ڑ بے ثمر ہو ساں پیا کوکسا نگا سوگوار ماہی
لیسی خبر بےصبری کون پچھوں روندا جاوڑساں گور غار ماہی
کرسن غم غروب محجوب ہوساں حد بے ثبت ہوساں آخر کار ماہی
وچ خزاں بہار نوں یاد کر کر عندلیب روسی ہو بیزار ماہی
تیرے بانجھ دن رین بے چین ہو ساں کر ساں وین ہزار ہزار ماہی
اختر گردشاں توں چہ محیط نہ کر اے نور قدرت اسرار ماہی
عزت بیگ دا ایہو سوال اگوں جاٹور دلی اک وار ماہی

تیری چال کمال تے مست ہو کے سب خوش بش پرواز شار ماہی
ہو مات وین تیرے کر جاونے تھیں میرے کر دے لہد نقش نگار ماہی
سکھ بھاگ جاسن جیکر بھاگ گیوں جاسن بھاگ بھی بھاگ یکبار ماہی
چڑھسی کانگ اٹھ اوڈرا کانگ پھرساں سک رہے وسانگا کانگبار ماہی
کھلے ہجر دا ہٹ نہ ہٹ جائیں دس اکھیاں ہٹ نثار ماہی
سٹ غم نوالی ہیسی سٹ مینوں کھوہ سٹ نا ہیں یوسف ہار ماہی
سخت بیخ ہوسی نا ہیں وچ دلی رہ رہسن عیش دے گنج انبار ماہی
جائیں شیر نا ہیں کھاسن شیر جائیں ہوسی پلنگ پلنگ خونخوار ماہی
جائیں چھوڑ مجذوب غروب گئے ہوساں وانگ یعقوب بیمار ماہی
میرے دلربا نہ جاہ دلی دل ڈولدا اے ڈول ہار ماہی
وچ پاس دے راس لگ اس ہوسی رہو پاس نہ پاس سدھار ماہی
نا ہیں اڈ ہتھوں اڈ پڈ جاساں وانگ ڈلے دے مار اڈار ماہی
دست میرے آگھان دست مرد پیارے تو ہیں دست میرے دستیار ماہی
کاخ ڈاہ بہساں کتے ہو عزلت جاسی مثل سیماب قرار ماہی
دل دوز اے دلفریب میرے دلربا خالص دلدار ماہی
حرف خوشی دا الا کریں حذف نا ہیں لساں خاک اندر خاکسار ماہی
جھولا ہجر ضرور منور کرسی پھرساں جھوڑ فرمان ناچار ماہی
نالے کون دت سنے گا میرے نالے کو کسا نگا زیر بار ماہی؛
تیرا جی چاہے دلی ویکھنے نوں میرا افلاک نوں شرح تیار ماہی
بس بس جیویں جان جان نا ہیں لنگھ گئی آپار کٹار ماہی
آکھے باپ نہ جان دا نام لویں مینوں کرسی آہجر خوار ماہی

دلبند فرزند جاں چھوڑ جاون دتے ماپیاں نوں دھندو کار ماہی
آہے نبی یعقوب دے پت باراں صاحب حسن عالی ہمت دار ماہی

گیا اک یوسف سیک ہک ساڈی رناں دے تھیں بیشمار ماہی
میرا اک توں ہیں تیری اوٹ جیواں جا آپ ہی سچ نتار ماہی!

باپ دے ہمیر نصیحتاں دے چکا عزت بگیدی اوہا بیکار ماہی
کدوں کرن آرام قیام دائم جنہاں عشق دے ہتھ مہار ماہی

پسر با پدر

کائی عمر دا نہیں اعتبار بابا اکوار اساں دلی جاونا ایں
کراں آرزو عرض فرزند تیرا میرا سوال نہ ایہ بھنواونا ایں

کیتے قول ہیں ساتھیاں نال پکے سارا سیر دا ڈھو بناونا ایں
ساڈے دلاں اندر وسے شہر دلی کر کے درشن عشق مناونا ایں

دیکھن دا لڑے نت تعریف کردے اساں ویکھ کے روح پرچاونا ایں
کرنا خیر دا سیر دا ہو یا دوجی وار نہ جگ تے آونا ایں

دنیا کوچ ہمیش مقام کہیا کئی گئے تے کیاں سدھاونا ایں
کُلُّ نَفسٍ ذائقۃُ الموت آیا سچے رب دا سچ فرماونا ایں

حرصاں کوڑیاں کوڑ جہان دیاں توڑ کسے نہ ساتھ نبھاونا ایں
کی فائدہ دولتاں دے بیان دا اساں کرن تجارتاں دھاونا ایں

زر مال مردار دے بھار تائیں سر تے وانگ قارون نہ چاونا ایں
سودے کرانگے وانگ مرداں نیاندا ہیں عورتاں نام دھراونا ایں

ہمت شوق تھیں جیہڑا سفر مارے نفس گرگ تے نہ خوف کھاونا ایں
دلی شہر دا خاص دیدار کر کے اساں جی بیتاب بساونا ایں

اوتھے قطب قدیم دے دسدے نی جنہاں حق دا راہ وساونا ایں
نالے تخت تے شاہ جہان بیٹھا اساں ہوند اثر جچ پاونا ایں

وچ جامع مسجد اکبری دے وچ سیس سجود ٹکاونا ایں
گل اصل دی آہے ایسے راہ وچ تے اساں فیل دلیل چلاونا ایں

بھلے حشر نوں کی جواب دیساں جدوں رب حساب پچھاونا ایں
شافعی آپ ہوسن سرور پاک احمد جنہاں عاصیاں نوں بخشاونا ایں

جدوں عمل دا سر تے بھار ہوسی بیٹے باپ نے ہتھ پواونا ایں
لاتَزِرُ وازِرَۃٌ وِزرَ اُخریٰ آپو آپنا بھار اٹھاونا ایں

کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہ وچ خاک دے خاک سماونا ایں
سب کیتیاں جاوسن آگے بدعملیاں منہ شرماونا ایں!

یَالَیتَنِی کُنتُ تُرَابًا انت پاپیاں نے پچھوتاونا ایں
مینوں بابلا جب جب ٹورنہ دلی بندہ مثل پردیس برا ہونا ایں

اج ویلڑا ای میرے ٹرن والا دیوا شوق پریم جگاونا ایں
دائم یار فقیر دے نال لگے اساں گیت محبوب دا گاونا ایں

پند پدر بہ فرزند دلبند کہ در سفر کار بند

دلی دور اے مثل مشہور اگے توں بھی کو کنا ایں جان بیٹا
میرے سوکھ سک دے چمن لہراوندے تے لگوں بلا خزاں جھلان بیٹا

آخر ہولا چار تیار کر دا ہیسی دلبیا نور نشان بیٹا!
لگا دین نصیحتاں باپ پیارا ذرا سنی کھاں نال دھیان بیٹا
کوئی کارا نہ کھڑی ورت جاسی ٹر یا جاونا ایں ہو حیران بیٹا
وساں گھات دی بات برات والی نہیں نال یقین نادان بیٹا
کھول صدق صندوق نوں نہ راں لیلے ہوسی نال آرام گذران بیٹا
یاراں نال نہ کریں اجوڑ کائی رکھیں مہر پیار تھیں ران بیٹا
منوں کبر تے کام کرودھ کڈھیں ایسے کام تھیں کام پردان بیٹا
رہیں جھک بیگانیاں وچہ بوہیاں ہر جگہ آکھیا نقصان بیٹا
سکہ خودی نہ وچہ پردیس چلے گھریں بچدے ناز گمان بیٹا

کی کراں بے ترس ہاترس آیا تیرا دیکھ کے رون کرلان بیٹا
مینوں پتہ پیا اٹھنوں پہلڑے دا فرمان سہی ولی زمان بیٹا
دلی ہند پنجاب دی حد اُتے رب سختیاں کرے آسان بیٹا
اج وچہ خزانیاں ہتھ ساڈے بھرے دولتاں گنج مکان بیٹا
گھاٹا کدی نہ وچہ پردیس کھاندے گھروں لے جو ٹرن سامان بیٹا
نیویں ہو کے وقت گذار لئیے کم جوش خروش وِنجان بیٹا
کریں نفس دا ایک وساہ ناہیں جپ نام رحیم رحمان بیٹا
دیسوں دور دی قدر مسافر اندا بھاویں گھروں ہووں سلطان بیٹا
تیرا قدر پیار یا مجھ تائیں لوک آکھسن کوئی کاردان بیٹا

قدر یوسفی پیر کنعان جانے منصف مصری صفت دے کان بیٹا
قدر شرع دا مرد منصور امر یار دے اصنعان بیٹا
قدر آبحیات دا خضر تائیں اتے مندری دا سلیمان بیٹا
کٹھے حندی جہات دا قدر جانن سوہنے جاندے ناز گمان بیٹا
قدر رب جلیل خلیل تائیں اسماعیل اصیل قربان بیٹا
قدر گیتا گرنتھ دا ہندواں نوں اتے مومناں شان قرآن بیٹا
قدر روح دا مجت مجبور جانے جدوں رنج رلدا قبرستان بیٹا
تینوں لکھ دی مت سنا دتی توں بھی اپنا قدر پچھان بیٹا
جیکر سچ پا اگاہ کے مشتاق ہو سیں کہسی آفرین باد جہان بیٹا
غافل رہیں نہ انہاں نصیحتاں تھیں رکھیں یاد ایہ عہد پیمان بیٹا

ہوندے لال لاندے قدر جواہراں نوں قدر لال جانے اہی ٹان بیٹا
شرابیاں قدر شراب دا اے صاف صوفیاں صفت بیان بیٹا
بیٹے علیہ نبی دا شان جانن پچھے دین دے سیس کٹان بیٹا
دسے وصل دا قدر وچھنیاں نوں روندے مل گوشے پریشان بیٹا
قدر شعر شعور دے شاعراں نوں اندر شعر شعور دوڑان بیٹا
چراغ دا قدر پروانیاں نوں اتے باغ والا باغبان بیٹا!
قدر بانگ دا مرد بلال تائیں تے نماز دا علیؓ مردان بیٹا
نظر غیر تھیں موڑ کے سیر کریں خیر رب کرسی خیر وان بیٹا
دیویں جیو تھیں متاں بھلا چھا جا کے وچہ پردیس انجان بیٹا
اللہ میاں دی اوٹ تے اللہ اللہ دائم قائم اللہ نگہبان بیٹا

شکریہ فرزند

شکر لا محدود نہ ختم ہووے بابل تیریاں کرم نوازیاں دا
ساتھوں کدی نہ حق ادا ہووے تیریاں رحمتاں بے اندازیاں دا

جیکر توں محمود مثال ہویوں میں بھی پکڑ ساں راہ ایازیاندا
تیر کر وچہ قدماں ہی روح ہر دم کعبے دل جیوں منہ نمازیاں دا
مثل باد طرار فرار ہوسن جیویں پنکھیاں تیز پروازیاں دا
میوے بلخ دے وت نہ کھاونے نی لقمہ حکمیسیں روپ مجازیاندا

تیری مہر دعا تھیں ملے کرساں دلی بہنیڈا دور دراز یاندا
جھب لیکے پرتس بلخ اندروڈا دم اے ساڈیاں تازیاندا
عشق گو کیا بس مغلیٹیا اد بول بول نہ کوڑیاں بازیاں دا
دائم سچ مچ مارتہ تیغ کردا عشق ہیر مجاہداں غازیاں دا

پند والد فرزند را بطرز رموز

جدوں نکٹ منزل دلی پہنچیںگا عقل مت تھیں جھب لنگھاوندا رہیں
سانبھ سکر رکھیں فکر فکر اندر ناہیں ستنیاں ہتھ لواوندا رہیں
رکھ سنتری پنج ہشیار ہر دم پہرہ پہر دو پہر دواوندا رہیں
کرے غیر اغیار جے دست بازی خبر وچہ دربار پہنچاوندا رہیں
بیا آپنے آپ نہ بنیں آگو کسے مرد دی گوٹھ پکاوندا رہیں
وابتغوا الیہ الوسیلۃ دامن پکڑ کے موج منا ؤندا رہیں
دلی شہر دے راز ممتاز بھالیں ایویں لنگ نہ وقت گواوندا رہیں

مال والیاں مگر قزاق تاڑو حال قال سنبھال بچاوندا رہیں
صوبہ سرحدی خطرہ پار حدوں آحد داور دکھاوندا رہیں
چور ڈکدے ستیاں متیاں نوں جاگ جاگ تلوار چمکاوندا رہیں
باطل حرص تے مال نہ روٹھر آویں سودا سچ خرید لیاوندا رہیں
پچھ گچھ کے محرماں واقفاں تھیں لے ویکھے بھانباوندا رہیں
دم دم تیر اگو ہر ام لاکھی ناہیں شغل تے مغل کھڑاوندا رہیں
دائم شاہ جہان دم اکھی محرم نفعے خیر سو اگر اپاوندا رہیں

التجا کردن عزت بیگ پیش والدہ صاحبہ برائے رخصت

پھیر جوڑ کھلا ہتھ ماں اگے آکھے بخش رخصت مینوں اج مائی
ساتھ لدیا آ دلی شہر والے ایس بلخ بخارنوں تج مائی!
اک رین ناہین رہن ہوندا بدل شوق دا پیا اے گج مائی
آئے غیب سندے اساں بھار لدے بگل کوچ دا گیا اے وج مائی
میتھے فرض نے بیشمار تیرے کر اجا بول سکاں کیہڑے بج مائی
راضی ہو کے بلجوں ٹور سانوں دل ویکھدی جاسی رج مائی

اگے باپ نے مہر کمال کیتی توں بھی واسطہ ای پردہ کج مائی
سب یار غلام تیار میرے ٹرساں وانگ شہزادیاں سج مائی
بیشک ماپیاں نوں بابجھ تر اندے لگے وچہ کلیجڑے سج مائی
بخش مہر تھیں اذن فرزند تائیں ظاہر دسنی ایں کعبہ حج مائی
اے نور جنت سایہ نخل رحمت تاہیں وچہ قدماں آیا ہج مائی
کسے قسم دا کریں نہ غم جھوں تاں ہی روویں منہ دے حج مائی

آویں خیر تھیں دیہہ دعا ہتھوں لگے نہیں کو سیر دا جچ مائی
دائم پرت کے آؤ ساں وطن جلدی قائم ساہاں رہی جے لج مائی

رخصت دادن والدہ مغموم و دعا کردن

ہنجوں ڈھل پیاں رو کے کہے مائی کہیا پھول لیو ای ایہہ مذکور بچہ
کتھوں چاچڑھیا دلی ویکھنے دا اک گھڑی نہ کریں صبور بچہ

تیرے جاونے دی سن کے جگر اندر شعلہ بھڑک گیا وانگ تنور بچہ
پیسی کھور فراق دا چور ظالم ساں پلڑے گھت رنجور بچہ

ماواں اکھیاں نیر لیں بابجھ ہووِن تسی ہوندے ہو اکھیں دے نور بچہ
میری ریجھ نوں خاک رلا ناہیں گل سوچ کھاں نال شعور بچہ

کسنوں نال پیار بلا وسانگی تیرے نال دربار بھرپور بچہ
لخت جگر میرے ماہ رو یوسف تیرے حسن بن شب دیجور بچہ

روسن نین غریب نصیب تیتے مٹی رل گئیاں ہو کے چور بچہ
تدھ بابجھ جو کجھ ہوسی باب ساڈے اوہ تے جاندا رب غفور بچہ

ترس کھا کے تیریاں ترلیاں دا کرنا پیا اے سخن منظور بچہ
مار چلیوں ضرب وچھوڑ یاندی پیارے دیس تھیں ہو مغرور بچہ

لے پر و رح تیرا ناہیں رنج کرنا دیواں اذن ہیں رنج ضرور بچہ
ٹریں ہوش سنبھال کے سفر اندر کریں یاد رسول حضور بچہ

دلی ویکھ کے پرتنا جھب بچیاں لا کے ڈھل نہ کریں حجور بچہ
چناں بابجھ تیرے ہجر رات کالی تلیاں پھاٹ کے مرانگی جھور بچہ

توں تے نال خوشیاں لمی جاونا ایں ساتھے ہوگ فراق تمور بچہ
خواجہ خضر دے بالساں ہی دیوے کریں سفر دریا عبور بچہ

ہائے تھک جاسیں وچہ منزلاں دے دلی آکھدے نے بڑی دور بچہ
دائم شاہ بغداد دی نیاز دیساں ایس پرت جے پھیر ظہور بچہ

زاری والدہ از سفر فرزند

پھیر رو کے آکھدی بچیا وے اوڑک کر ہی جانا ایں سکھاں پہر یاندی
کملی ہو بیر اگناں وانگ تتی ہٹی چھانس لگی راہاں تیر یاندی

اساں منگ سرکار تھیں لیؤں بچہ توں تے شمع ایں خاص منیر یاندی
ماری جاونا ایں ساری عمر ساڈی ایہہ کار قضا دے پھیر یاندی

کدے شام نوں جا کے بجھسی گی لگی ہوئی اے اگ سویر یاندی
نموں جھوں فراق دے وچ تیرے کر دساں گنگری نہ پھیر یاندی

ایس سفر دا لگن نہ ٹھیک جاپے رونق وسدی آدم ڈیریاں دی
دائم یار جانی ہر دوں نصیب الٹن دھوڑ اڈدی جھنگ جھنگیر یاندی

رنگِ گلزار زار در فرقت آں دلدار سیاہ

نہاد ہو آخر عزت بیگ مرزا بیٹھا آ اپنے گلستان خانے
وضو ساز خونوں نرگس ہو زاہد سر سٹیا رخ قرآن خانے
آم سیب انجیر انار خرما سر سٹ لٹکے پشیمان خانے
کشمش گلگل گل ہن دا کرن ترلا آپ رو کیاں رہیاں حیران خانے
کیتی کیلیاں حال پکار اجی کھولو باغیو اج بریان خانے
گل عباسی آبا سی لے آکھے برگو چھڈ چلی مہر بجاں خانے
تیری وجہ فرقت خزاں آن ملسی اڑ یا رہو اپنے بوستان خانے
مغل نازک تھیں ہس جواب دیوے رکھو صدق امید ایمان خانے
اے بہار میرا انتظار کرنا ملساں تسانوں کھول پیمان خانے
سینے گھٹ لیو بیقراریاں نوں کرو بند فغان نالان خانے

برگ برگ ڈولے شاخ شاخ کڑکے آیا حشر گویا چمنستان خانے
سوسن سنبل غرق زمین ہوئے سر کو کدے کھلے فغان خانے
ہر طرف تھیں لگی صدا آون جائیں چھڈ نہ یار ارمان خانے
نارنج شہتوت نوں رنج دستے چنبہ آکھدا ہین زیان خانے
لالہ زار بسیار وچار کر کے آخر رہیا خیالستان خانے
چمن گو کیا ہئی کہا اجی جاہیں نہ کر یار ویران خانے
سنکے گل محبوب دے جاونے دی بھو بلبلاں بیٹے زندان خانے
اے چمن گلزار نہ رو اتنا پرت لاؤ ساں پھیر دیوان خانے
اے بلبل زار آرام سیتی جا بیٹھ اپنے آشیان خانے
دائم شعر نے سحر حلال تیرے مردے جاگ اٹھے قبرستان جانے

محفل نمودن عالی بیگ برائے روانگی عزت بیگ

عزت بیگ فرزند دے ٹورنے نوں باپ رونقاں مجلساں لا بیٹھا
بیٹا خوب سنگار یا ناز بھریا جوڑا پہنکے جوت جگا بیٹھا
دیوے دولتاں گنج یاقوت دا فرشتہ کول خزانیاں آ بیٹھا
کرن لگا لے کار یعقوب والی ہتھیں اپنی یار کھڑا بیٹھا
عزت بیگنوں کاہلیاں ٹرندیاں جیتے ادا سیاں جا بیٹھا

اپنے جیوڑی بجھہ مناونے نوں اطلس ریشماں فرش وچھا بیٹھا
محفل مست بیہوش خاموش ہوئی ساقی دور شراب ورتا بیٹھا
صرفہ صرف دا کرے نہ باپ پیارا عزت بیگ دے شگن منا بیٹھا
ایہ آخری وار دا میلڑا اے ہنے روسی تن تنہا بیٹھا!
کسے شوخ گجرات تھیں کشف کیتا بلخ تلخ دی حرص نچا بیٹھا

اوسے ترس گھڑیالیا چرخ دیا کرکے جوش گھڑیال وجا بیٹھا
دائم یار اس فلک دی ستمگاری کیتی دار جہان آزما بیٹھا

رُباعی

منزل دور تے شب تاریک سر تے اے سفیر شمع قلبی بال کے چل
قدم قدم تے پھرن قزاق سو سو جاگ جاگ نگاہ اٹھال کے چل
ایس وادی وچہ کاروان ڈھیر لٹے ساربان نکیل سنبھال کے چل
پہنچے بارِ امان امان دائم سن لے صدا غیبی ویکھ بھال کے چل

صدائے غیب ہاتف

اڑیا چلیا ایں تے ذرا ہوش رکھیں اپنے دیس نوں لیج نہ لا آویں
مارو تھل مجاز دے قہر والی لنگھ پاسیوں ہرک ولا آویں
رتے لال رخسار کواریاں دے ناہیں عقل دا لال کھڑا آویں
زہریلیاں ناگنیاں شوخ خونی ویکھ روپ نہ ہو فدا آویں
گذر گاہ تے بہیں نہ لا ڈیرا اگاں لنگھیاں تتے نا آویں
عشق آکھدا کوئی پرواہ ناہیں بنیں مرد نہ کنڈ لوا آویں
او تھے لٹک چلیندیاں چھوہریاں نے توں بھی اپنی چال وکھا آویں
قزلباش اے حسن شباب تیرا دھم وچہ پنجاب دھما آویں
تیرے نال ہیں آپ ہمراہ ہوساں چھیڑ دے نے موج منا آویں
اِک معشوق مشہور جنہاں اتے اوہدی چشم تے چشم لڑا آویں
اوہدے نام نشان دا بنیں محرم بھا دیں اپنا نام مٹا آویں
اوہ تے نور کوہ طور ظہور جلوہ او پروانیاں جان جلا آویں

اِک آتشی قطعہ اے راہ تیرے اوتھوں اپنا آپ بچا آویں
تیغ چشم قزاق قتال ظالم وچ جا سیا قدم اٹھا آویں
زلفاں لام لٹکاندیاں مُکھاں اتوں وچہ دام نہ دھون پھسا آویں
اوتھوں بچکے کوئی نہ گذر دائی رکھ جگر قابو پھیرا پا آویں
ویری سرحدی ندی جنہاں تیری پھرٹن لیا جند چھپا آویں
ویکھیں جھکے حسن محبوب دے نوں وچہ نظر دے نظر ملا آویں
خراسان دیا مغلزادیا او اپنی جد نوں لیک نہ لا آویں
جان توڑ کے لڑیں تے فتح پا ئیں بھاج چھڈ میدان نہ کھا آویں
دلی دلیدی ویکھ لاہور پاسے پھیر ہو گجرات دے آ آویں
اوہدے حسن دے بڑے بعید معنے پردہ چا کے عقل دوڑا آویں
سوہنی ویکھ محبوب مرغوب سوہنی مہینوال توں نام دھرا آویں
عمر جاودانی حاصل کریں دائم مریں وچہ قدماں لچھا نا آویں

الوداع گفتن زمین وطن

رُنی بنج بہار دی جوہ ساری عزت بیگ سرداری الوداع اے
رووَن بلبلاں قمریاں ہاپلے مٹھے سمیں بہار دی الوداع اے

سوہنہ ربدی پرت نہ آونا ایں تیری آخری وار دی الوداع آئے
سٹ چلیوں شب تاریک اندر آفتاب انوار دی الوداع آئے
رنگت جاندی تے حشمت ماپیاں دی راحت خویش پریوار دی الوداع آئے
واللہ پرت نہ دیکھناں اساں تینوں رہ سی تاہنگ دیدار دی الوداع آئے
آہیں کی اسرار نہ سیر لدہا تیری الوداع یار دی الوداع آئے

ربی امر تیری کدی دور جاندا ساڈے صبر قرار دی الوداع آئے
تیرے حسن دا نور اک چیز آہا رونق بلخ بخار دی الوداع آئے
بسے ہو جاسن شہر بابر کوچے زینت گلی بازار دی الوداع آئے
رسکے مٹ صراحیاں چور ہوسن ساقی مست خمار دی الوداع آئے
دائم ملک دے وارثی کوچ کر گئے انت کل سنسار دی الوداع آئے

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

متھا ازل تھیں موت دے نال لگا انہاں عاشقاں مر سیاہیاندا
سڑں پار ہو لنگھدے پار سوہنے کرن خوف نہ تندیاں بھاہیاندا
اکو عشق دا سبق فنا فی اللہ ایتھے کم نہ سوچ صلاحیاندا
رانجھے وانگ ہے ون خاطر ہیر جوگی چھڈ بلڑا ابھایاں داہیاندا
نفی ہو اثبات دے باغ اندر مزا چکھدے وصل صراحیاندا

میں قربان تھیواں لمے دیس چلے اللہ آپ ساتھی انہاں راہیاندا
وڑن چخہ وچہ ہسن جد اک اللہ لگے زخم ناہیں کر واں داہیاندا
عاشق تلے توکلی ٹھل جاندے چھڈ آسرا گھڑے سناہیاندا
گذر ذات صفات تھیں ہون لمتے چھڈ تخت کردے کم گھاہیاندا
دم مارنے دی دائم تھاں ناہیں خوف ہار دا بے پرواہیاندا

دوانہ ہونا مرزے دا طرف دھلی



دربیان شہر دہلی رسیدن عزّت بیگ معہ یاراں

اللہ بیلی مسافراں راہ پھڑدے ٹرے جاوندے گھت مہار سوہنے — رستہ پکڑ دلّی جھنڈی واگ ڈھلی تازی تھنتر بھنے کمند تیر سوہنے

نوری فوج سفید فرشتیاں دی چہرے چمکدے بدر منیر سوہنے — عزّت بیگ اگے پچھے یار سبھے جاون ہندے خوش تصویر سوہنے

راتیں کرن قیام تے کوچ فجری ٹردے ہن دیہیں سفیر سوہنے — چلے شاہ جہان دی وچ شاہی لے سامان شاہی راہ گیر سوہنے

کیتی کشش محبوب جنہاں والے ٹرے بلخ تھیں ہوا اسیر سوہنے — لنگھ اٹک تے ویہت جنہاں گئے راوی ستلج بیاس نوں چیر سوہنے

کئی دیہاں پچھوں ہوئے آن نیڑے کیتا کرم کریم قدیر سوہنے — چھٹی قطب مینار دی نظر آئی ویکھن شوق تھیں لانظیر سوہنے

وڑے شام نوں آ تمام دلی خیمے تاندے نال تدبیر سوہنے — دائم رات ساری ستے نیند بھر کے کیتے سفر لمے دلگیر سوہنے

منظر صباحی در شہر دہلی جہان آباد

دلکش نظارہ صبح دہلی جھاڑ دکش صفا بازار کردے — ہویا نور شفق ظہور آرا اختر نفی ہو خفی اسرار کردے

حضرت مہر (آفتاب) سوار ہو اسپ قدرت پردہ چک ہر سو دیدار کردے — تیغ چشم شب تار نوں قتل کیتا ہمہ دشت صحرا پکار کردے

ہویا کاہکشاں دا بند رستہ شبگیر قیام یکبار کردے — سیارگاں ماریا طاق غربت شب تار دی پئے انتظار کردے

فاتح کار خورشید سر تاج پہنے امرا فروغ دربار کردے — چمن چمکیا نور افروز آیا باغبان ڈیرے گلزار کردے

فرو ماندگی امن امان کٹی ہتھ شروع سب آپو اپنے کار کردے — کوبکو فرح فرخ فرخندہ فر فر غلغلے فرط طرار کردے

مومن کرن تلاوتاں کھول مصحف اعوذ باللہ۔ الانہار کردے — ساجد مسجدیں سر سجدہ ہوئے متقی مقتدی حمد ستار کردے

وچہ گرجیاں عیسوی درس جاری وچہ مندراں جرس کھڑکار کردے — پنڈت پہن زنار لا تلک متھے اگے مورتی ناچ ہزار کردے

اِک وچہ خمر مستیاں غرق ہوئے اِک یاد رحیم غفار کردے — اک کھول حمائلاں وضیاں تے پڑھ پڑھ سوتاں نیک پیار کردے

کدے ہر کالجے پکڑ عشاق روندے کدے ہر ماہ دہ جلی رخسار کردے — جادو چشم دا پا کے عاشقاں نوں دام زلف دے وچ شکار کردے

سخنور تصویر خیال ہو کے قطعے بحر دے پئے تیار کردے — غالب ذوق پہ ذوق تے ظفر عالی مرزا داغ بیداغ شمار کردے

مرکز ادبیہ علمیہ خاص دلی سخن سلک در نظم نگار کردے — بھری شیرنی طرز بدیع اردو جدوں بولدے روح سرشار کردے

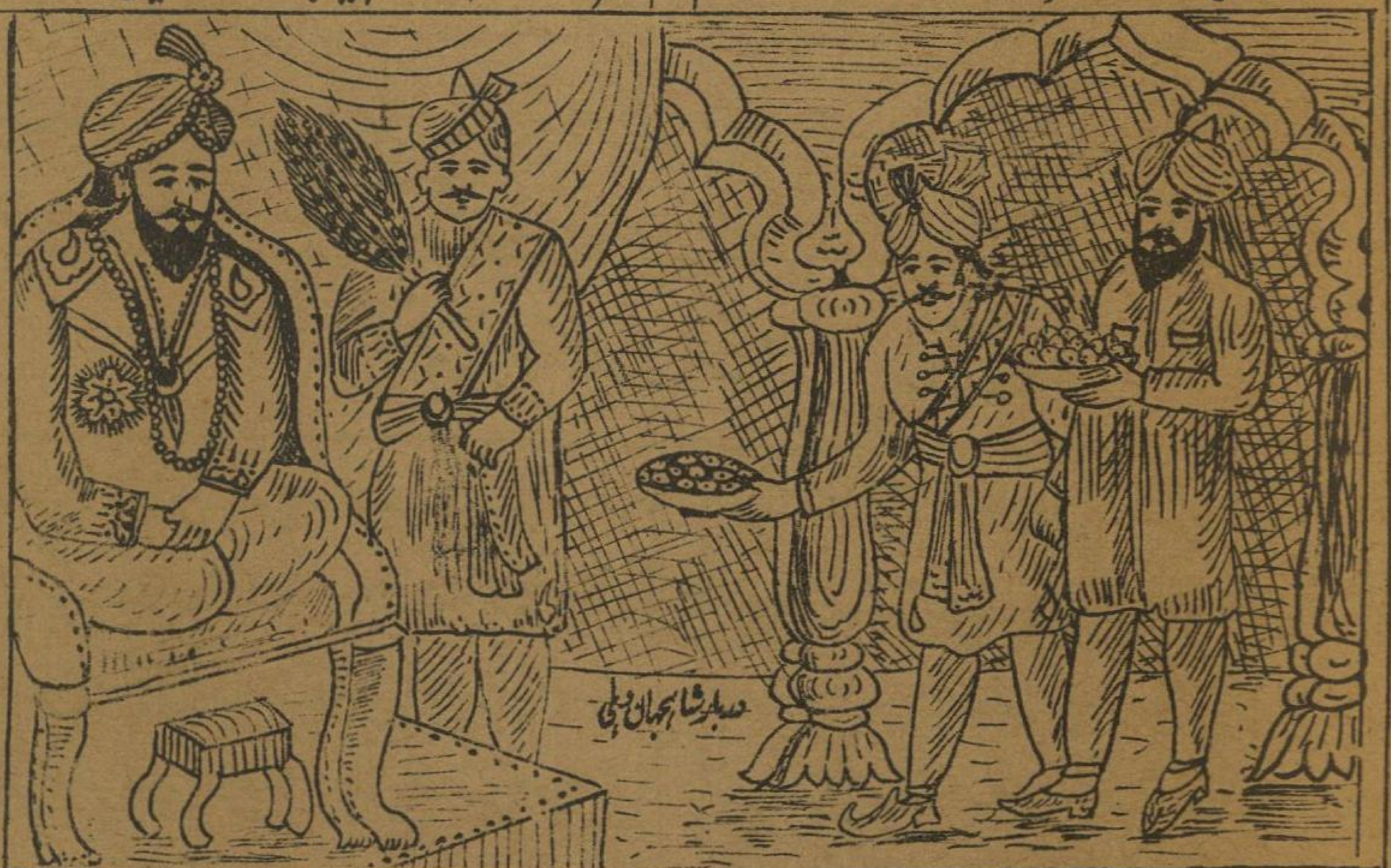
قصہ مختصر ہو گئی صبح سارے آیوا اپنی موج بہار کردے
ایدھر بلخ دے اُٹھ کے دان بیٹھے تینوں یار دیپ دائم یار کردے

آمدن عزت بیگ دے دربار شاہ جہان معہ یاران!

عزت بیگ مرزا اُٹھ فجر ویلے کرکے غسل پوشاک لگاوندا ای
کھول عطر عبیر امبیر شیشے کستوریاں ہور دھماوندا ای

جامہ مخملی پہن دستار اطلس وانگ اجیاں روپ سہاوندا ای
تخت شاہ جہان دا ویکھنے نوں دم دم اوسدا جیو ترساوندا ای

سنگ لے لیندی لاہ لسنگ مرزا تحفے رنگ برنگ کڈھاوندا ای
سِر تے بخت ہما سوار ہویا جاں آ سعدین وچ کھاوندا ای



پچھے سنگتاں بلخ بخار دیاں اگے نور نشان جھلاوندا ای
وڑیا آ دربار حضور اندر سنے ساتھیاں ادب بجاوندا ای

استقبال اقبال کمال ہویا تحفے رکھ کے سیس نواوندا ای
ہوئے خدمتاں وچ امیر امرا ہر کوئی دور دلیل دوڑاوندا ای

والی وقت دا ویکھ قربان ہویا باہوں پکڑ کے کول بٹھاوندا ای
سُر دقد سی بلخ دا پریزادہ بادشاہ دی ہوش بھلاوندا ای

مٹھی طبع آہا نیک فال مرزا من شاہ جہان دے بھاوندا ای
جیوں جیوں ویکھدا لانظیر سوہنا تیوں تیوں جھنڈی گھول گھماوندا ای

ہویا موقعہ جشن جمشید والا ساقی کرم دی مے ورتاوندا ای
اگے لگی قوالیاں کرن عشرت مست مشتری ساز وجاوندا ای

آئی نویں بہار وچ باغ دہلی مالی ہسدا فرش سجاوندا ای
عزت بیگ دا پکڑ کے ہتھ دائم موہنوں شاہ جہان فرماوندا ای

پرسیدن شاہ جہان از عزت بیگ مرزا

بھلا دسکھاں حسّے بادشاہا کتنی دور اے وطن مکان تیرا — اے زیب عالم تاہیں پچھناں ہاں مینوں دس ہیا عالیشان تیرا

جنہیں گھریں جاایاں پائیوں ہوسن کھدے ورد زبان تیرا — تیری بولیوں صورتوں سیرتوں تے دیس جاپدا اے خراسان تیرا

اِکے بادشاہ کسے ولائیتوں ایں جیو کنبدا ویکھ سامان تیرا — اکے بھل ایویں ری آن وڑیوں کی کم اندر ہندوستان تیرا

گل کھول کے نے لیندی دس مینوں کیتا کجھ جے کسے نقصان تیرا — جیکر کسے دشمن آتے آکھ تیری مددگار ہاں نال ایمان تیرا

اگوں کِطرف ہن جاونا ایں کی سفر دا باز نہان تیرا — اکے سدا مسافری وچ رہنا ایں قیام تے کوچ کروان تیرا

اللہ جاندا اکے ہوسی بھید کوئی ہونا وطن تھیں اٹھ روان تیرا — تیرے وچ دربار منظور تحفے مہربان ہے رب رحمان تیرا

ایس عمر اس سمیں بہار اندر کیکر اٹھیا گھروں دھیان تیرا — توں کوئی شہزادہ دلی عہد دائم مشتاق ہاں شاہ جہان تیرا

در اظہار باعثِ سفر پیش بادشاہ

ذات مغل پٹھان تے بلخ واسے جتھے پئی تیری سوم دھام شاہا — تیرا نام سنکے کیتا کوچ دیسوں ساعت جیو نہ کرے قیام شاہا

علی بیگ سردار دا پتر ہاں میں عزت بیگ غلام دا نام شاہا — تیرا درد دولت دلی ویکھنے نوں دنے رات ساں بے آرام شاہا

اکدن عرض کیتی قبلہ گاہ اگے ہویا سن حیران کلام شاہا — یوسف سمجھ مینوں سینے رکھدا سی یعقوب بابل صبح شام شاہا

آخر کیتو سو تھیں وداع مینوں پی لیو سو صبر دا جام شاہا — شتر دولتاں اسپ غلام بخشے ہور سفر والے انتظام شاہا

قول لیو سو پھیر جھب پرتنے دا ہوسی روندا رین تمام شاہا — ناں میں شاہ تاں وزیر شاہ کوئی سیاح ہاں لکھ سلام شاہا

الہام وانگوں میرے شرح تائیں وتا گجھڑا کسے پیغام شاہا — آندا کھچ تقدیر زنجیر قادر کوئی یاد نہ کوچ مقام شاہا

اتے تخت نے مرتبہ بخشیوا ای تیرا ودھے اقبال دوام شاہا — میرے جیہاں انجان نکاریاں نوں بخشیں مہر نگاہ انعام شاہا

شاہی رہے حضور دی سدا روشن تخت اکبری دی جھوم جھام شاہا — دائم بانی عزت عزت بیگ مرزے کیتنے ڈھیر احسان اکرام شاہا

شاہ جہان با عزت بیگ

پیا مردہ نوں جویں سہی تاہنگ میری تینوں ویکھ مینوں ٹھنڈا ساہ آیا — حکمت ربدی وچ یہندیاں شکل تیری میرے جیو دے وچ دہراس آیا

ایہو ہیں مجھ نوں بھی ہن چا تیرا جیں توں دوروں کھ آس آیا
ہیں بھی پلک ڈسا رہیا نہیں کیسے جیہڑا اونگ تیر میرے پاس آیا
شروع رونقاں وز سعید شاہ داہ جام خضر دی وچ پیاس آیا
بدھے سر سہرے زہرہ مشتری بدے عیسیٰ آ ترجہ خوں لین باس آیا
فاذکرونی اذکرکم یاد دیا دنوں حق قیاس آیا
اج ہی آئے بھاج پیادیاں نوں بادشاہ چالی وچہ راس آیا
عشق حسن نہانی دی شرح کیتی دفتر چپک سہرے تے قرطاس آیا
دائم ویکھ جلوہ بزم راز دلی وقت ویکھنے دا خاص الخاص آیا

بزم نمودن شاہ جہان و ادائیگی او شاعر بطریق رموز معنوی !

کنت کنزاً دا مٹ کھول ساقی کرن لگا اے ست خمار شاہی
اٹھ وزیر امیر دربان سارے ہوئے کمر بستہ خدمتگار شاہی
اج تخت ہیر آئے بخت والے بیٹھے آ ماہی واقفکار شاہی
ڈنکہ مار گھڑیال وقت ایسے در تو شہر سارے انتہار شاہی
آیا اج اک شاہ انوکھڑا اے ہتھ پکڑ کے حسن تلوار شاہی
دلی عرش تے بھیا مہتاب ڈش ہو گئے دور زنگار غبار شاہی
اگے ملک حوراں مناجات اندر گائدے گند فردوسیئے ہار شاہی
جلوہ ویکھ محبوب دا نور ذاتی والی ملک دے گئے وسار شاہی
موجد ذوق آیا دلی تخت اتے اج کھلسی سب اسرار شاہی
کیتا شاہ جہان فرمان اچا اج کھول دیو دربار شاہی
سوہنے بلخ دے یار توں وار دیئے یہو جیہی سوہنا شاہی
حسن و عشق دا اج مقابلہ اے ویکھو سارے طلبگار شاہی
اساں آپ بہالیا تخت اتے بدھی نور دی سر دستار شاہی
جدیں تیر نبی یا مختار آئے ویکھ شب معراج تتار شاہی
یا نبی صلوٰۃ سلام ہوو ے عرش فرش تے ہوئی پکار شاہی
دائم الف تے میم وچ لام لٹکے ویکھ لاریب اخبار شاہی

باہم کلام شاہ جہان و عزت بیگ مرزا

آکھے شاہ جہان اے تصویر قدرت تیرے ناز اج کیا نوں مار دیئے
ڈری مغز سودا غلامیاں نوں معنے ڈھونڈ دے صفحہ اسرار دے پیئے
معل نال تعظیم تکریم آکھے دونے ہون اقبال سرکار دے پیئے
جس آن وکھالیا تخت تیرا سبھو اوس احمد چہار دے پیئے
کرو حکم تے شہر اسیر کریئے ساتھی نال دے سب بکار دے پیئے
پیکے جام عشرت مخمور ہو کے بکھو جیہے گل گلزار دے پیئے
قابل ویکھنے دے دلی! نہیں کابل قدیں ڈگ کشمیر قندہار دے پیئے
نقطہ خال کمال جمال کنوں وزیر دبیر بھی ہار دے پیئے
غالب میر انیس مغلوب ہو کے ذوق داغ دے داغ بکار دے پیئے
عاجز میں تے خاک دا اک بندہ ہوندے لطف السید بغفار دے پیئے
اج روز افروز دربار تیرے پھیر نال قسمت عالمسار دے پیئے
آکھے شاہ جہان بیخوف ہو کے کرو سیر ہر گلی بازار دے پیئے
اکھیں کھول کے ویکھنا شہر دلی سارے السیدے وچ سنسار دے پیئے
مہرباں ہویا وارث تخت والا جاگ کھاگ تے رول دائم یار دے پیئے

در التماس مرزا پیش شاہ جہان

دلی والیا دیکھ جمال تیرا ویکھ لئی اے نور انوار دِلّی !
تیری جھلک کنوں ہیکر فلک ڈھٹن اچے محل تے کوٹ مینار دِلی

بھٹھ آونان جاونان کی حاصل جیکر تیرا نہ ہووے دیدار دِلی
تیری پھیرے پہر افرنیار بھجوں کالی رات اندھیر غبار دِلی

تیرے تخت کنوں بخت بھاگ والی تیرے نام کنوں نامدار دِلی
تیرے نور تھیں چمکدی دمکدی اے خام عارضی نقش نگار دِلی

جس تیرے دربار نہ جھات پائی کی کھٹیا ویکھ گوار دِلی !
قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ محرم راز ڈھونڈن اسرار دِلی

مرأت اللہ وچوں نظر آوے پیا وسدا رب ستار دِلی
گیا وقت نہ ہتھ بجار دائم جس ویکھ لئی اے اکوار دِلی

آرایش و نمایش دِلی بحکم بادشاہ

پڑھ کے بسم اللہ گھڑیالیاں ہو ڈھمک ڈھمک دا شور مچا دیہو
خبردار بیدار ہوشیار رہنا سارے شہر نوں حکم سنا دیہو

اج بلندیاں باراں ہیر تیر چڑھنا راہیں مخملی فرش وچھا دیہو
خوشبو عطر رویل چھنکار کر کے کستوریاں باس دھما دیہو

ایل میل آلودنا بود کر کے سب در دیوار سجا دیہو
وڈا ناز بھریا ہمدار بلخی سار تکدیاں سیس نوا دیہو !

کوئی چشم حقارت نہ چک ویکھے ستم حسد نوں مار مٹا دیہو
اے دِلی نے بانکیو نازنینو ذرا اپنے جوہر وکھا دیہو

شہنشاہ حسیناں دا اج آیا ہوکے سامنے چشم لڑا دیہو
امیر وزیر امرا سارے جھنڈا عشرتی پکڑ صدا دیہو

آپے لنگھ نہ زلف کمند اندر زندانیاں کر رہا دیہو
پردہ پوش محل دے کھول بوہے پلنگ ریشمی اتے بٹھا دیہو

کرے سیر سوہناں اظہار باطن دفتر اکبر یدے پرچے چا دیہو
شاہی باغ دے وچ جاں پہنچیسی گا مسند اطلسی خوب لگا دیہو

لال قلعہ تے چاندنی چوک سارا نالے صدر دا سیر کرا دیہو
کی کہے گا جا کے بلخ اندر تھیوں سیر دینال سیر ادیہو

تخت تاج میرا شوکت شان شاہی اہدی جا لتوں گھسل گھما دیہو
ترساں ہو مخفی اہدے سنگ دائم ایس رمز دا راز چھپا دیہو

در سیر کردن مرزا عزت بیگ

دائم دِلی نوں رنگ حضور وچوں جھمک ہو گئی عرش مثال صدقے
چڑھیا سیر کارن عزت بیگ مرزا پڑھ کے بسم اللہ ذوالجلال صدقے

سر تے تاج یاقوت گل ہار پھلاں ہیر خیر دھریا چال چال صدقے
منتظر جلے بلے کھلے راہیں لنگھ آوندا پاک جمال صدقے

ہر گلی ہر کوچے دا سیر کیتا ہر چمن دا نونہال صدقے
خفی جلی اسرار تمام ڈٹھے ہوئے سہرے توں شرف اقبال صدقے

کیتا شاہ جہان قربان راہیں فخرن بادشاہی بیت المال صدقے
فدا عرش زمین حسین صدقے ماہ جبین صدقے حال قال صدقے
نازک دلاں پروانیاں حد کیتی ویکھ لاٹ شہید حلال صدقے

جشن ماہتابی عید روز دلی چڑھیا چمکدا ماہ ہلال صدقے
ہوئی شام تے شام دی دید کارن بیٹھے شمع مہتابیاں بال صدقے
دفتر عاشقی اوسدا نام دائم جیہڑا دا انگ حسین رض بلال رض صدقے

رموزِ ذوقیہ بہتر فوقیہ مقامِ عروج خیر البشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دلی عرش تے رات معراج والی منتظراں پائی دھوم دھام اوتھے
دست بستہ حاضر حوراں ملک عرشی ٹھاٹھاں ماردا بحر اکرام اوتھے
تحفے لے ملیا یار یار تائیں ہوئی نوے ہزار کلام اوتھے
برقعہ چا ستار نے یار تائیں دتے شان وسجات انعام اوتھے
عیسیٰ نبی تے موسیٰ کلیم اللہ ڈردے کرن نہ حکم احکام اوتھے
بیٹھے ہٹ کے توڑ نہ پہنچ سکے جبرائیل نقیب غلام اوتھے
یار یار تھیں گھ چھپایا نہ پائے بھید اسرار تمام اوتھے
آئے فرش تے پہن پوشاک رحمت ہو بارکت اختتام اوتھے
جدوں حشر ہیسی بسر عاصیاں دی کرسی آمد و غریبی شام اوتھے

خیر البشر محبوب نے آونا ایں ہر طرح ہوئے انتظام اوتھے
پھر ہوا اسوار براق اتے کیتا جا کے انت مقام اوتھے
دوزخ بند تے ہشت بہشت کھلے ہویا صبر قرار آرام اوتھے
تیغ احدیت چمکی ہو ظاہر گئے ٹٹ ترٹ اصنام اوتھے
یا سیدی مرحبا صدقے نیوں نیوں پئے کرن سلام اوتھے
ہویاں بارشاں فصل وصال دیاں چڑھے نور دے گج غمام اوتھے
ملی عرش تے عشق دی بانگ اچی ہوئے پاک رسول امام اوتھے
کاتب ازل دے ہتھ سی قلم قدرت چڑھے عاشقاں دے دفتر نام اوتھے
پڑھو لا محمد درود دائم دستگیر ہوسن خاص و عام اوتھے

ظہور حسن و طوفان عشق قصۂ مجاز

پورا ماہ رہیا عزت بیگ دلی دلا توجہ بہار کمال رہی سی
اکوار تے ہسکے لا سینے کردی فرح مجروح سوال رہی سی
بے پرواہ گلاب نفس خواب بھی نہ بلبل کملی پریت نوں پال رہیسی
مالی بن جکے کرن نیندے درشن انتظار وچہ ہو بیحال رہی سی
رخ وردا اور زبان اندر نزع وقت بھی یار دی بھال رہی سی
قاتل چشم دلضابطہ کرے بسمل لکھاں نال نوں طلب وصال رہیسی

محفل رونق افروز سی طالباں دی شہرہ حسن دی نال منقال رہی سی
بلبل گل رخسار دی جھلک کارن سل خار دے کالجے جال رہیسی
اے صیاد در گذر نہ مار طوطی نالے دردے بھر نکال رہیسی
ڈگی چمن دیوار تے ہار شوہدی تڑف تڑف کے خون اچھال رہیسی
کرے کون پھر رشک پروانیاں دی ہستی جنہاں دی بہر شال رہیسی
مستورات پکاریاں پہاڑ پردے سینے غضب دی پھک جال رہیسی

عصمت پردگی ساڑ کے سیاہ کیتی آتش حسن دی حشر اک ڈال رہیسی
ربار کھاایس تیغ بے رحم کولوں اکھیں ہیبت دے نال نہ ٹال رہیسی

پری ویکھ کے جہات بیتاب ہو کے صنم ہو کے نقش خیال رہیسی
دائمؔ یار دی قلم بھی گھا سینے ہنجوں پونجھدی کا غذا انسان رہیسی

ترانہ رندانہ مستانہ

او قتال بے ترسیا شوخ ہو کے ظلم ستم فتنے وچ جہان نہ کر
اے بت مغرور مخمور خودی ایہاں نگتاں نال ایڈا مان نہ کر
ڈاکہ مارنا ایں وچ پردیاں دے گھر بس وسدیاں دے پیا زیان نہ کر
دِل لیکے نقد انکار کرنا ایں چھڈ زوریاں انج دکان نہ کر
تیرے کئی چالے جگ ویکھ تھکا کجھ رہن بھی دے بیابان نہ کر
اودہر تیرے کر الٹ مسلے صورت ویکھ تے وعظ قرآن نہ کر
غیر شرع شراب غذا تیری کون سنیدا مفت بیان نہ کر
سوفسطائیاں تے بے مذہبیا او ندہباں والیاں وِل گمان نہ کر

آہ کسے مظلوم دی پے جاسی اپنے حسن دا ایڈا گمان نہ کر
ورت نال صفایاں وچ عالم سحر طلسم دے نال نقصان نہ کر
کھسیں شرم حیا دکھا اکھیں ایہ ٹھگیاں نال ایمان نہ کر
تیرے نقش دا یار گے قدر وہمی ایہاں ستیاں تائیں ویران نہ کر
آپے ڈال زنار تعزیرہ آپے رہن دیہہ کافر مسلمان نہ کر
مکتب کا فرید ے استاد فاضل او فلسفی جگ حیران نہ کر
نکل مسجدوں لیٹیوں بتخانے صوفی زاہداں نوں پریشان نہ کر
دائمؔ یار دی ہی نہ ہوش قائم قلمیں بس ہن اگوں فغان نہ کر

نازِ طلب

حسن غیب جا دس کجھ وہمیاں نوں ہے کون مکان کی ذات تیری
لگی طلب الست دے روز دی آپ پہلے کن کنوں سنی گھات تیری
وسیں وچ پر نظر نہ آونا ایں ایہ حکمت اے یا طلسمات تیری
پتہ لامکان دا جھب آوے اں سنی لامکان صفات تیری
جنجوں بہن کے تک لگاں متھے جیکر ہے بیٹھک سومنات تیری
جیکر وچ جنگل روپوش پھرنا ایں پڑھاں ویرانے مناجات تیری
اگے کراں تلاش قرآن اندر یا زبور انجیل تورات تیری

تیرا خاص مقام قیام کتھے بہت نال کرندے گل بات تیری
بلیٰ بلا بلا پایا آہی بلا اندر کائنات تیری
صدقہ حسن دے اجھر یوں جا پردہ ظاہر منگناں ہاں اک جھات تیری
جیکر وچ اسلام دے وسنا ایں ٹاہاں مسجدیں اکھ رکعات تیری
وچ جام شراب دے جھمکنا ایں کراں جمد آکے خرابات تیری
برو بحر یا پھر کوہ قاف بھالاں کراں ڈھونڈیا وچ جنات تیری
یا توں وچ کعبے یا توں ہیں تیرتھ دس کراں کتھے ملاقات تیری

اِک جگہ تے نظر نہ آونا ایں سٹی بھول ہیں شش جہات تیری
ہووے سجدہ تد منظور دائمؔ تینوں ویکھ کے پڑھاں صلوٰۃ تیری

طغیانی بحر تمنا

ینوں قاتل اپنہ تے دس کے جاہ قتل کردیاں سار فرار نہ ہو
مردہ نہیں ہیں ہو ان چپ کرکے پکڑ لوانگا تیز رفتار نہ ہو

تیرا کی دگاڑیا ڈو ہلیا ہیں شور آہ کنوں آوازار نہ ہو
جسنوں بجھ بیدرد ہلاک کریئے کیوں بھی اوہدی بلند پکار نہ ہو

تیرا عمل نگاہو سی روز محشر اپنے جرم تھیں ہن انکار نہ ہو
ذرا ٹھہر بھی جاہ فریاد سنگے تیرا اسپ تے پیا اسوار نہ ہو

کون ہیں تے کیوں توں تیغ داہی الٹا ماریں کے ہیں مست خمار نہ ہو
میرا گکھ نہ چھڈیا ای جفاکارا ایہہ ہاں مجھ غریب نوں مار نہ ہو

شوخا عجب ایہ ناز طلسم تیرا کرنا قتل تے ہتھ تلوار نہ ہو
مٹھا بول اے زہر ملیاں ڈالے جے ہیں گل تے چبھ کے خار نہ ہو

کجھ ترس کجھ رحم کجھ مہر شفقت بیحد ہو کے حد دل پار نہ ہو
توڑے مراں تے سہی تسکین لیکے لاشہ تڑفدا پیا خوار نہ ہو

موہنوں بول اے ہستی مٹان والے نکتہ کھول بھاویں گفتار نہ ہو
لگا کہن خاموش خاموش دائم اتنا دشیا بے قرار نہ ہو

نکتہ کُشا قاتل

دسیں نال تے میں وسناں ہاں واہی تیغ جس تیرے شعور اتے
دسن لگا سب اپنے کسب قاتل ہتھ رکھ کے لب بھولاتے

جس پائی اودھم ادہم تایئں پانی پا گیا صفحے نہر دُر اتے
اوسے حسنؓ نوں زہر پلایا سی کمر کس کے مکر فتور اتے

نیزے سیں حسینؓ دا ٹنگیو سو کیتا ترس نہ شاہ صبور اتے
باہیں کٹ کے مشک ڈُہلا دتی گیا وچ عباسؓ بھپور اتے

اوسے مار دھپہ تینوں ڈوبیا اے جہدا پت نہ آوندہ پور اتے
تیغاں ماردا بھلے بھلیریاں نوں کر دہیر اگلے غرور اتے

اک توں کی کئی مقتول ایتھے جبر اوسدا ہر مجبور اتے
لئی شمس دی چمڑی لاہ بیٹھی سولی گڈیو سو شاہ منصور اتے

کدی آوندا لشکدی زلف لیکے کئی ٹھگ گئے رخ مغرور اتے
کدی لشکارے شمع رخسار کے پروانیاں مرن ضرور اتے

عین شین تے قاف دی فوج چاہڑکے ہلہ واہوندا شہر معمور اتے
انسان ضعیف دی اکی چارہ غالب جن ملک پری حور اتے

تیرے جیہے مشتاق دیدار کو کن جو بن ہو کے آوندا نور اتے
دائم یار تینوں اوسے ساڑیا اے جہڑی پئی سی جنگ کوہ طور اتے

در معذرت شاعر گمنام پیش قسام سخن و کلام !

ساقی مہر یا بھر کے پیلا وتھوں جہڑی اوہ شراب قدیم دی اے
دے جام اک فی سبیل اللہ تینوں بخشش یار کریم دی اے

ہیں بھی ابد ہد تاج عرض کیتی عالیشان سرکار عظیم دی اے — اے حبیب مرغوب طبیب کامل ہتھ تدھ دے نبض سقیم دی اے

کتھوں چلیا تے کتھے پہنچیا ہاں رحمت ایہ رحمان رحیم دی اے — تیری نظر کامل دلی آن دسی ہن پچھاں نوں ٹور یتیم دی اے

اکو قدم تیرا البخوک شہر دلی ایہ قوت قوی المقیم دی اے — کدوں کدھر اساں ہمت سفر دی ہیں سب حکمت ایہ نسخہ حکیم دی اے

ہن پچھاں نوں پرتوا لنگھیاں دا اینوں جاپدی کار نعیم دی اے — میرا جائے میدا کھل غنچہ ٹری آس اج باد نسیم دی اے

کریں اہبر رہبری راہ لئے تینوں واقفی ہفت اقلیم دی اے — دائم تیرے سر تاج معارفی دا اتے شان احسن تقویم دی اے

شکریہ عزت بیگ نے عنایات در دربار شاہی!

بادشاہ جہان سلطان اکبر بیا زلزلہ وچ دو جہاں تیرا — اندر عدل نوشیرواں نظر آیا چرچا مہر لطف ہر تھاں تیرا

اے ہما تنویر نقاب والے ڈٹھا نور نشان مکاں تیرا — خلعت وچ دربار دے بخشیوای اسدا رہے روشن شوکت شان تیرا

طرف تدھ دی ہو کے نیوندا اے شاید شید ہویا آسمان تیرا — تبرک رہیں محتاج عزیز مصری ہر طرف اے حکم رواں تیرا

خسرواں تمام مغلوب ہوئے گئے من انصاف نیاں تیرا — تیری طرح وچ میری زبان قاصر پاشاہ کی ذکر ثناں تیرا

ہر عذر اندر فتحیاب ہوویں جھنڈا جھلدا سر میداں تیرا — رستم شرف پایا قدم بوسیا ند قوی ویکھ دیدہ جاوداں تیرا

لکھاں آوندے سے ہے شکست کا دن تاج چمکدا امن اماں تیرا — اے بلبل نخل سلطنت دی کسے چھیڑیا نہ آشیاں تیرا

مبتلا ہما انگشتری تے بخت تخت گویا سلیماں تیرا — حسد تیغ ہوئی کند حاسداں دی خنجر ویکھ تحقیق عیاں تیرا

شالا رہے خزانہ ندان خانے سدا ایہا مہکے گلستاں تیرا — قبلہ دیہو رخصت پرتاں وطن ولے اج مان لیا بوستاں تیرا

تیریاں مہر نوازیاں یاد رہسن ہویا مجھ کرم احسان تیرا — یا قبلہ عالی لب حشر تائیں ہوندا رہیگا صفت بیاں تیرا

دل آوندا اے ساری عمر بہکے پیا وچ قدماں حسن گاں تیرا — دائم وانگ جیکر چلے قلم تیری بیانت مضمون بناں تیرا

در وداعی دلی و رسیدن معیاراں لاہور

تحفے شاہ جہاں انعام کیتے سارے ادب تھیں سیس جھکاوندے نے — تعظیم تسلیم سلام کر کے رخصت لے الوداع فرماوندے نے

دتا حکم جلدی عزت بیگ مرزے پیے شوق دی واگ ہلاوندے نے — جھاگ منزلاں سفر شوقین دلبر ڈیرے وچ لاہور دے لاوندے نے

کر کے خوب سامان گذران والا وچہ خواب دے رات لنگھاوندے نے
جامے گرد تھیں جھاڑ دے غسل کر دے لوی سہرا اوہ نہلاوندے نے
ہو کے سیر خدا دی یاد کنوں پھیر سیر بازار دے جاوندے نے
داتا گنج تے ونج بے رنج ہو کے پڑھدے فاتحہ سیس نواوندے نے
داتا لنگ کھیں اہاں اہیاں دا ہتھ جوڑ دعا الاوندے نے
ٹھگ جنہندے ملے لاہور اندر دلاں پھیاں ٹھگ لیجاوندے نے
نازل گل و گلزار حسین نازاں نرگس چشم کا کام سہاوندے نے
لاہور لاہور جیہا ہے یار تعریف سناوندے نے
وٹاں دے رنگ برنگ ڈٹھے پئے منڈی موج مناوندے نے

سورج نکلیا تو جہان لگی اکھیں کھولدے ہوش بجاوندے نے
کر کے وضو گذار نماز سحری حمد نعت تے ورد کماوندے نے
نال غور لاہور دی دید کیتی دور شوق شراب چلاوندے نے
گنج بخش داتا فیض گنج بخشے کھول گنج نیاز چڑھاوندے نے
باغ باغ ہوئے شالا باغ لالہ پھل پھل کے پھل ہساوندے نے
ابرو قوس پلکاں تیر برسدے سن قاتل شاد تے وار چلاوندے نے
ویکھ ہکدا باغ عجائب خانہ عقل عاقلاں گم سدھاوندے نے
شہراں وچ لاہور دے سر تکیہ ہور شہر غلام کہاوندے نے
دائم دل بھی گھل جاسوس گھچا سارا حال احوال جتاوندے نے

صدائے پر جوش حضرت عشق در لاہور

اکھیں کھول مغلیٹیا جاگ جیویں گئی نگل کیوں جنتیوں بھل تینوں
ٹریا ایں جیدو ندا گھروں ہیں موج اندر لگھ نہیں ہوئی ہل جل تینوں
ہن ویکھ لاہور لاہور جاتے لگ گئی مسافرا بھل تینوں!
تیرے مگر میں بھجدیاں ہوئی مدت آندا خرا سانوں اُٹھ اُل تینوں
اُڈ بلبلے باغ گجرات اندر کردا یاد اِک حسن دا پھل تینوں
اوہدے نور دی لاٹ کوہ طور ساڑے نہ کوئی ورسی گا اے آہدا تل تینوں
کی قدر تیرا بھلا نس تے سہی ویاں وچ وجا کے کھل تینوں!

رہیا ایں ستیاں وچ جھاڈیرے ویکھاں مڑ کچھا وناں گل تینوں
دِتی وچہ توں نہ لاندیاں کیتا نے کجھ آکھیا نہیں مغل تینوں
پہلی دوسری منزلے بچ رہیوں پوسی تیسری سر تے جھل تینوں
لدمال اسباب شتاب ہتھوں کھی پئی اندھیرڑی گھل تینوں
قاصد خاص پیام معشوق دا ہاں جہیڑے لے چلے شور و غل تینوں
ہسنی ٹھگی گردشاں ہن گیاں نہر ہکسی مہرے توں اُل تینوں
دائم درد فراق دے لال دیکھے لال بلخ دے جوں آندا مل تینوں

خواب زبون دیدن عزت بیگ

راتیں ستیاں شہر لاہور اندر عزت بیگ مرزے منڈی خواب ڈٹھی
ہو کے مست ملاوندی دست پنجہ پر پری اک بے نقاب ڈٹھی

اڈ گئی دستار تے پیر ننگے صورت اپنی سبے حجاب ڈٹھی
زلفاں کالیاں رات سیاہ ور تے چہرہ فجر لب سرخ گلاب ڈٹھی

کاسہ لیکے قدم وچہ کھلا ہویا ایہی وتندی جام شراب ڈٹھی
ڈگا وچہ ہواتیاں بلدیاں دے جان بھجدی مثل کباب ڈٹھی
دو ڑ رے وانگ جنونیاں وحشیاں دے ہوئی ذات صفات خراب ڈٹھی
سر چہ پا ہتے گو ڈی لئی اُتے اکھیں نیر تے طبع بیتاب ڈٹھی

اجن چیت کسے سخت چاٹ ماری ہوش بھلگئی گھڑی عذاب ڈٹھی
سر تے ٹوکری تھاں کوئی اوپری اے حالت اپنی بہوں خراب ڈٹھی
خستہ حال نہ سنگ نہ ساتھ کوئی دھوڑ اڈدی وچہ پنجاب ڈٹھی
دائم ڈنگیا کالڑے نانگ نالے بیڑی ڈبدی وچہ چناب ڈٹھی

ایضاً

قسمت اُنت بھیجی بنکے خواب آ گئی مغل بلیدیاں اکھیں نال ڈٹھے
پئے ڈگدے بلجدے محل اچے پیا زلزلہ سخت بھوچال ویکھے
باہیں چاکے اچیاں کرن آہیں مائی باپ عاجز خستہ حال ویکھے
ہتھوں مندری جھڑ پئی کھوہ ڈونگھے چلا پھٹیاناں خیال ویکھے
بھیر بکڑ زنبیل خود آپ تائیں ہر بھے تے کرد اسواں ویکھے
بیت المال کتاب وچہ نالے لکھیا نام اپنا دھینوال ویکھے

زہرہ مشتری ٹٹدے نظر آئے گنبد نیلڑے وانگ لال ویکھے
پئے وسدے باغ ویران ہوندے روندا وطن سارا پر ملال ویکھے
دھواں دھار اندھیر طوفان جھلا جاندا اڈدا تاج اقبال ویکھے
شیر ببر دا اچیر کباب کھادا پھا نہا آپ تائیں وچہ جال ویکھے
ننگی لاش ڈراونی نظر آئی پھٹی ہوئی بیحال کنگال ویکھے
گیا مار چھیڑ جگا کوئی اٹھ وانگ دائم دیوا بال ویکھے

بیدار و تیار شدن معہ دوستاں بطرف وطن براستہ گجرات پنجاب

رنجوں ڈہلیاں کھلیاں جد بس اکھیں عزت بیگ تناہو کے سوائی
اج خواب خیال نہ بون ڈٹھی گرگیا اے چین آرام دہائی
مینوں فکر پیا کر دا کوچ ایتھوں ڈٹھی مات ہوندی زینت بیائی
تیغ دماندی وقت پئی چھیڑ دی اے اگرے خیر اللہ جلوہ پیر چائی
چل منگئے خیر دعا اوتھوں جتھے شاہ دولا پیر دریائی
الوداع لاہور تھیں کوچ کیتا شتر گھوڑیاں دی اگ نشڑ تانی
ہوئے ندی چنہاں دے آ نیڑے جتھے عشق ہوی بیٹھے جال لائی

دھمی پئی پڑا چت اداس ہویا آکھے ساتھیاں ہیو تیار بھائی
بیا بان آیا وطن نظر مینوں میرا اڈ گیا فخر مغلائی
ڈگ پیا ہیں وچہ تنور بلدے نالے نظر آئے روندے باپ مائی
ہوند چلئے شہر گجرات وچوں اوس شہر بھی جگتے دھوم پائی!
نالے سیر ہوندے تے سفر وچے نالے ہو تحفہ یادگار کائی
کی پتہ انجان وکھاریاں نوں کوئی ورت جاسن بھانے ہو لائی
دنا سنن نہ کجھ تقدیر دائم راہوں اک بلند آواز آئی

صدائے غیب بطریق پند

او مسافرا اجے بھی ویلڑا ای ایس راہ ہوسیں گمراہ نہ جاہ
اگے وحشیا بھٹھ پئے تیڈنے اکھیں میٹ ہو بے پرواہ نہ جا

لانبو غضب دا سامنا ہویگا او ایس آتشی قلعے دے راہ نہ جاہ
جالی حسن مجاز دی پھاس جاسیں پیا ستم تھیں کراں آگاہ نہ جاہ
پیا ای زلزلہ وچ گجرات بھارا اودھر لیکے مال متاع نہ جاہ
قسم ربدی ہون خوار چلیا ایں ایس راہ وے عالی جاہ نہ جاہ
اوو نکھار ریا بے دہار یا اوایہناں ٹھگاں دے ہمراہ نہ جاہ

رستے ہٹھلے ہو جاہ ہتھ کھیے راہ اُتلے ہون تباہ نہ جاہ
خنجر چشم تے زلف زنجیر سحری او بھلیا ہون فناہ نہ جاہ
قزلباش جنہاں دا نیر خونی کوئی اوس دا نہیں وساہ نہ جاہ
ایہ عذاب عظیم لے سقر لگے پیا ہوڑ دا امر اللہ نہ جاہ
وما علینا الا البلاغ دائم ایہو فرض آہا بھاویں جاہ نہ جاہ

کشف حضرت عشق

کدوں لکیاں سکیاں جان دیوے پاک عشق کوئی یار بے گراہیں
نجاوندا عالماں فاضلاں نوں پور اہ لگے ہاری کوئی بے سر ناہیں
شرق غرب تھیں ایسدی دور منزل کوئی جھنگ گھسیا اچڑ دا نے ناہیں
شاہ ساہ گردار اجے راج چھڈن چھڈ دا تاج ٹوپی کلاہ ترا ناہیں

ایہ قصاب جلاد وسیا ظالم اہدا شیر بھی جھلدے چھرا ناہیں
دکھ درد طوفان اندھیر مار و خوشی سکھ دا اینڈھا اپرا ناہیں
جیہڑا ایس نے کلیو کھول کھڑیا اوہدا البحد الموج تے کھرا ناہیں
پائی جس نہ عشق دی رمز دائم اوہدا جیوہا بے قیمتا برا ناہیں

رسیدن قافلہ خراسانی در گجرات شاہ دولا ولی رحمۃ اللہ علیہ

راوی کہے چنا تے آن لتھے ٹرے راویوں ترکھڑی چال یارو
سفر پیٹیاں کھول صندوق رکھن کھٹ رات دے سواس نوں ٹال یارو
تختہ آہا فردوس زمین اُتے چار و نطرف گلزار نہال یارو
کعبہ چمن نوں کرن سجودیاں نہ اہد بلبلاں بہکے پال یارو
عزت بیگ نوں کشف قلوب ہویا آکھے ساتھیاں نوں نیک فال یارو
آ گئے ہاں قدرتوں نال قسمت وت آوناں بہت محال یارو
سوہنی قطع گجرات دی ویکھ مرزا حکم ہو بیٹھا ڈیرے ڈال یارو
کیتا قیدہ مسافراں جاندیاں نوں بیٹھا لاہیاں جاہی وال یارو
اک قافلہ وچ گجرات اہدا دیوے ملیا جھنگ سیال یارو

بیٹھ کشتیاں تے لنگھ پار آئے لیندے مال متاع سنبھال یارو
ہوئی فجر گجرات دی ویکھ بہتر عزت بیگ ہویا خوشحال یارو
راگ چشمیاں دے دور دور جاون شروع کوئلاں قال مقال یارو
دولا پیر دی برکتوں نگر روشن بھلے کون گجرات دی جھال یارو
ایس شہر دی آب و ہوا چنگی کجھ روز ایتھے کریئے حال یارو
سدا سنگ تے لسدا نہ عمر دولت سدا ہوونے نہیں جمال یارو
آہ ویکھ لٹو ٹھگی کرن لگا جادو نیر جنہاں دالال یارو
دوہاں تپیاں دے دند کے پھرن ڈاکو لیندے الٹ سوداگراں مال یارو
ایدھر حد کشمیر کوہ نانت تائیں اودھر غرب سندھی سٹے گال یارو

عشقوں رنگتاں آہ چناب دے نوں رسم ایسدی حد کمال یارو
ساقی ہو کے عالماں فاضلاں نوں دیندا جام پریم پیال یارو
لگے عاشقاں نوں اوہ دی جاگ جس دوں بھاگ جاگدے پان وصال یارو

نوشاں قطبیاں کدھیاں مل لیاں ایہو شیخ شائقاں ڈھال یارو
ہیرے لال یاقوت عطا کردا ملے کرم دا جدوں اچھال یارو
ہن دیکھ دا ہم عزت بیگ تائیں کویں کرن لگا مہینوال یارو

مقولہ نظم نگار

آؤ ڈیہی بھل گجرات اندر دیکھاں کچرک عرج اڈا لیندے
ایس ماہ نوں ست سلام کر دے جیکر غیب دے حال نوں پا لیندے
کدوں رکھدا مصری تا ہنگ یوسف گھر ہی آپ محبوب بلا لیندے
قیس عامری لیلیٰ دے عشق اندر وحشی مجنوں نام دھرا لیندے
جیہڑے جھلدے بھار نہ سہن والے آکھے عشق پہاڑ اٹھا لیندے
تیئوں ایس صیاد دے یاد ہوکے مرگ بسکے جان پھسا لیندے
جوہ شیراندی ہرنیاں آن وڑیاں جیہر پاڑ کباب بنا لیندے

بھلکے غماں دے پنجرے قید ہوسن اج بیٹے آزاد ہو الیندے
قادر قلم تقدیر دے حرف ایہ دسو کون جو ہین ہٹا لیندے
میئیں رانجھے ہوری نیوں ناتھ اگے خاطر ہیر دی کن پڑوا لیندے
نہوں خان مکران دے خانزادے پنڈ دھو بیاندی سر چا لیندے
والی راج دے تاج نوں مار ٹھوکر ہن گودڑی خاک رما لیندے
اج بلخ دے گھر ہیں مہمان آئے ہنے اٹھ سلام دعا لیندے
جیکر جاندے ہو وساں قید دا ہم تربت وطن نوں واگ مڑا لیندے

سیر تفریح بلخیاں در شہر گجرات

پہن ریشمی تاج کلاہ بلخی وڈے ناز انداز وکھاوندے رہے
خنجر شگرفی لباں رخسار خونی کئی ہستیاں عدم پہنچاوندے رہے
نازوان خوباں پری صورتاں نوں دام زلف دے وچ پھساوندے رہے
ویکھن پرت نہ اچٹے ناز والے نازک دلاں دے نین ترساوندے رہے
سینے رہی مریخ نوں اگ لگدی پنجے مشتری نال لاوندے رہے
بکر ٹٹی سی عشق نے چال دسیری بانویں ہیچ لے منہ پاوندے رہے
وچ ہاسیاں انت سیاہ ہوسی لب شیر دی مہر لگاوندے رہے

جہیڑے جھلدے دمکدے چن ورگے ویکھ ویکھ کے کئی شرماوندے رہے
شیر دل جوان پٹھان بلخی سکہ وچ گجرات جماوندے رہے
سوہنے رنگ گلاب بہار باندے کوچے گلی بازار سوہاوندے رہے
کیتی سہی کسے کنگال نے سی ہال صبر دے چین لیجاوندے رہے
زحل کوگیا لوانگا جب بدلے سینے ہر عمر دے سنوں لاوندے رہے
پشتو فارسی جیہ جیہ بسی کن من کودک طفل نادان ہساوندے رہے
ہنے جیہ من گیاں کانگاں بجر ہستی ایجگ وچ شور مچاوندے رہے

پکڑے جانگے حشر نوں اوہ مجرم جیہڑے ٹھرے کمب وچ اندر رہندے
اڑیا گھر ین آیاں کردوں چھڈ دینی پچھے لگ جو کھوج چلاوندے رہندے
کریسن آ حساب کتاب مالک جیہڑے نعمتاں روز کھاوندے رہندے
ہوندی نہیں قضا قضا دائم تسی اگے ہی موج مناوندے رہندے

تعارف شہر و آمد خلق

عشق نال اُوہدے لئے قوّال پڑدے ڈیرے وچہ سراں گجرات کردے
لگن منہ مِٹھا شکر شہد بنکے وچہ دلاں دے بیٹھکے گھات کردے
بیلی بلخ دے نزل جذبات احسن اکھیں شرم تھیں بند حنات کردے
بیٹھے ڈھوا نو کھڑے لاماہی یاد رب رسول دی ذات کردے
کدے کھول صراحیاں پی کاسے شور شغل اندر خرابات کردے
وقت آن ہویا گرفتار ریاندا حضرت عشق ہوری آگے جھات کردے
خوب دوستی شہر دے وچہ ہندی جھک جھک سارے ملاقات کردے
آن مجلساں لگیاں سوہن یار وہس ہس پیار دی بات کردے
کر کے حسن دے تیر ہتھیار ظاہر گجراتیاں دے جیہڑے مات کردے
خیر سیر اندر سیر خیر ہو کے دلاں مردیاں پئے حیات کردے
سہریں چھتڑے گھوک جوانیاں دی پینگ وچ میلے دی رات کردے
دائم ہو سیا گرم بازار فجری توں بھی گرم ہن قلم دوات کردے

خبر یافتن عزّت بیگ از صنعت سبُو و جام تلاّ گلگو بطرز معرفت

سنوں گل اکدن گلوں گل ہلی ایتھے بھانڈے عجب تیار ہوندے
اوہدا روئے زمین تے کسب ظاہر ڈٹھے کیاندے عقل نزار ہوندے
تحفہ ایہہ مشہور پنجاب اندر اوہدے گاہک امیر سردار ہوندے
اوہدیاں بھانڈیاں وچہ کوئی راز مخفی جیہڑے دیکھدے جان نثار ہوندے
کرن صفت پئے صبح شام شاہی جام دیکھ جامی طلبگار ہوندے
اوہدے جام دے لباں تے لب دھریاں ظاہر پئے سارے اسرار ہوندے
گل پھل بہتری نقش خفی جلی اوہدیاں خطاں اندر اظہار ہوندے
صاحب کسب کمال استاد تلاّ اوہنوں ویکھ قربان گھمیار ہوندے
وِدھ چین ماچین تھیں گھڑے برتن سگوں چینئے بھی خریدار ہوندے
اوہدے دستِ ہنر دی ویکھ خوبی اہل ہنر سارے شرمسار ہوندے
شیشے وانگ نے چوں صورت صاف دِسے پئے ولاندے دے رنگار ہوندے
روشن مٹھ مٹی وچہ کھیر قدرت ویکھ دیکھ عاقل بیقرار ہوندے
اوہدا باد یہ اُڈُو ابا دا اندر دانے پا نکتہ سمر دیں پار ہوندے
پردے وچہ دکان چلا رہیا لکھاں ویل بوٹے گلکار ہوندے

طرزاں کڈھدے رہے فرنگ چینی وحشی دیوانے آخر کار ہوندے
دائم ویکھ اوہدی کاریگری نوں نہیں لکھاں کاریوں رہے بیکار ہوندے

دربیان فرستادن مرزا غلام را برائے جام آوردن از تُلّا

مغل سندریاں کہیا غلام تائیں اک جاہ کھاں دوڑ کے جام لیائے
کسے ہور بازار نہ پویں بھُلی پچھ گچھ کے پتہ تمام لے آئے
وِچ بلخ دے فرنج دکھا وسانگے وِچ دام دے دیکے دام لے آئے
پھیر چلا نگے اٹھ کے وطن ٹُرلے جاندیوار توشہ انعام لے آئے
اودوں حسن نے عشق نوں حکم دتا مغل بنھ کے میر مقام لے آئے
بیواں رجکے خون پیاس بجھے نالے رجکے صبر آرام لے آئے
جائیں پچھدا خاص دُکان اوہدا امینوں شوق اعجب غلام آئے
ڈریں جھک دے دازیوں ہوش کرکے نال ادب دے سلام لے آئے
اڑیا ویکھنی ایں کاریگری اوہدی بھاویں پیش میرے نقش خام لے آئے
قسمت نال ایہہ بھی تحفہ ویکھ لئے جام رنگ بھریا گلفام لے آئے
فاقے وِچ نہ تاب گوامیری تازہ بلخ دا جاہ طعام لے آئے
دائم عشق دی اج تاریخ پہلی نوں بھی جاہ میخانیوں جام لے آئے

فریاد میخوار پیش پیر مغاں

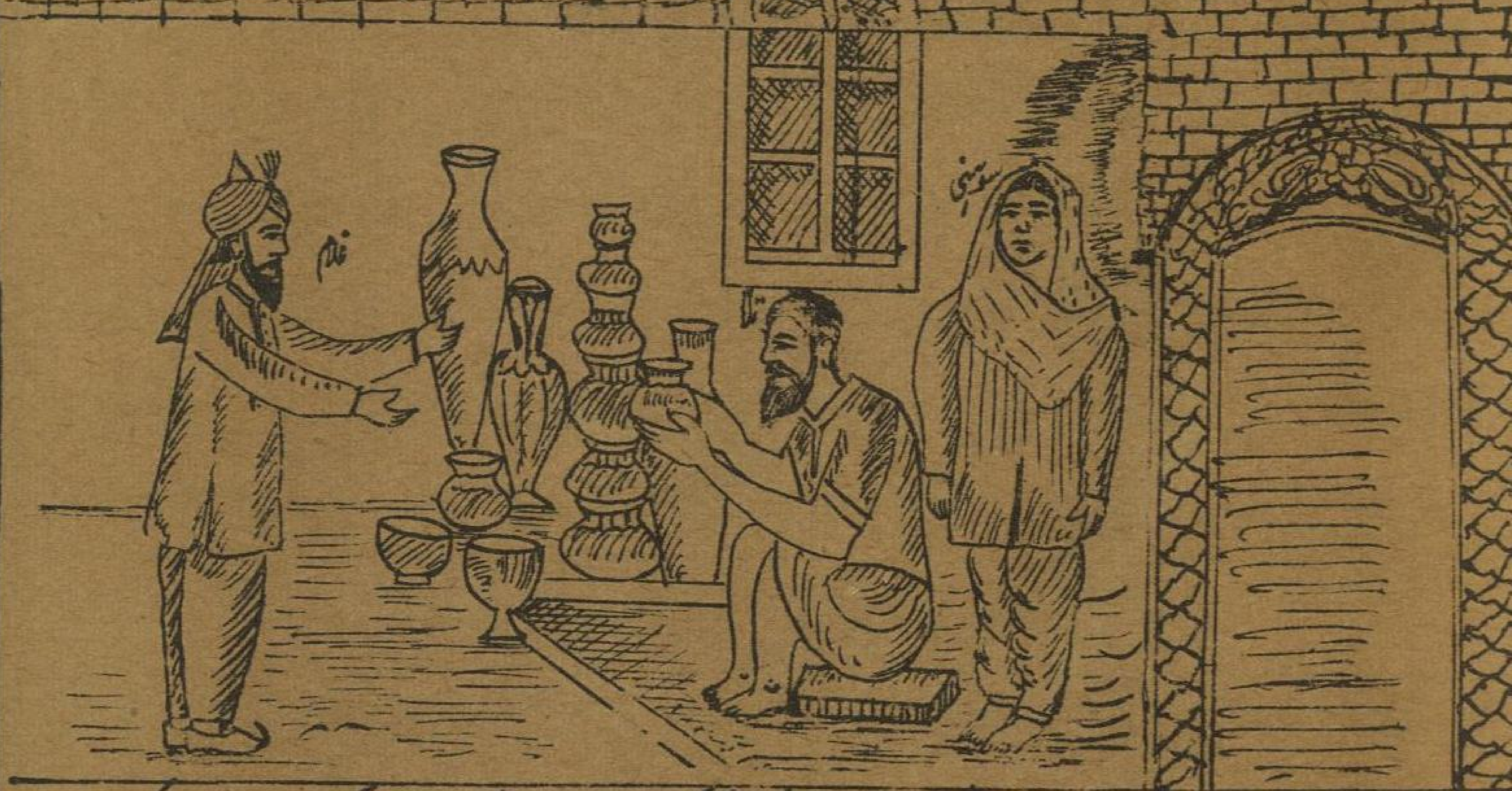
باہو ساقیا جھب پلا ساغر ساں پہونچیاں تیرے مکان اُتے
کِسے گلے سبھی عقل نہ چھڈدا لے چوری ڈریاہاں جان اُتے
نوبہ نوح دے وقت نہ جھلیا سی جہڑا جھلیا اج طوفان اُتے
اجے خواب اندر حسرت آہن غنچے خزاں پے چلی چمنستان اُتے
ٹھگا ٹھگیاں نال مساز اندے آکدے تے صبر ایمان اُتے
رہویں گھُومدا وِچ خماریاں دے ہتھ رکھیا ای ستم کمان اُتے
جبکہ اپنے عمل دی شرم نہیوں بھلا لیا کوئی حرف زبان اُتے
لکھاں رُونڈدے کو کدے گئے گوریں ہوریں ہمیشہ مستان اُتے
ہنداں میریاں نفس نے اہدھڑی جاندا بیٹھا رہو توں نازگمان اُتے
قسم ربدی اج اک ہون لگا نواں واقعہ ایس جہان اُتے
بجلی کڑک گجرات پنجاب والی لگی پون مُلک خیر اسان اُتے
او چرخ کہی الٹی چال چلیں کریں ترس نہ کسیدی جان اُتے
کسے ہو پلے سبھی للّٰہ جاویا کرمڑا آوِنا ایس زمان اُتے
کیوں نہیں بولدا اپنی صفت سُنکے لگ گئی آ مہر دہان اُتے
واقف ہاں عیاریاں تیریاں دا بھلا کرکھاں ذرا دھیان اُتے
دائم بس کر اپنا دس قصہ آیا کویں غلام دُکان اُتے

آمدن غلام برائے جام بر دُکان تُلّا و دیدن سوہنی!

مَن حکم سرتے صاحب اپنے دا اوسے وقت غلام تیار ہویا
گھر تلّے دا پچھدیاں آن پہتا بوہے وڑدیاں عین دیدار ہویا

پئی آ نظر سوہنی صاحب سوہنیاں دی لٹھ عقل قیاس فرار ہویا
جم گئے پیر غلام دے وانگ مورت صورت ویکھ سوہنی سرشار ہویا
پنچھی ناز کھتیں اڈدا آوندا سی اچن چیت وچہ دام شکار ہویا

اچن چیت غلام جاں جھات ڈٹھی دل تڑفیا جگر فگار ہویا
صُمٌّ بُکمٌ وچہ خیال ڈُبا بے ہوش جیوں نقش دیوار ہویا
یار واسطے بادیہ لین آیا اگوں ہور دا ہور بیمار ہویا



ہویا کام تمام غلام دا ای گیاں لالیاں رنگ وسار ہویا
کیہڑا ملک ایہ وسدا وچہ پردے تخت حسن تے کون اسوار ہویا
ہتے ایہو ہی قہقہہ دیوار ہوئے جہدا ذکر سی وچہ سنسار ہویا
کون پری ایہ کس کوہ قاف دی اے جہدی جھلک تے روح نثار ہویا
آخر ہونٹرے صورت سوہنی دے کجھ پچھنے دا طلبگار ہویا
ہٹ جاہ آواز بلند آئی تیرا احمقا عقل گوار ہویا
توں بھی اوس جائی جھاتی پاونا ایں جتھے کیا نہ خاتمہ دار ہویا
دردِ دل آخر وچے گھٹ لیندا نال خوف نہ بھید اظہار ہویا
بابا۔ بادیہ اک خریدنا ایں تلا ہسکے اک کھتیں چار ہویا
انت پکڑ لیندا اک ویکھ سوہنا سودا نقد تہ مول ادھار ہویا

آکھے ہائے بابا ایہ کی ورتیا اے میرے نال ایہ کی اسرار ہویا
شرق غرب دی بدھ نہ رہی کوئی اکو جیہا اے شروع گھکا ہویا
نہیں وچہ ہستی نہیں عدم اندر کتھے آکے ہاں خوار ہویا
پھیر آکھدا ایہ کوئی بھید ربی یا تے عالم خواب اظہار ہویا
ہو کے دیوانہ سجدہ کرن لگا اگوں لَنْ تَرَانِیْ پکار ہویا
وچہ گھراں پرایاں سنگدا نہیں ایڈا تندھ نوں نشہ خمار ہویا
بولے پھیر غلام دا قدر کیہڑا بادشاہ بھی نفر شمار ہویا
اگے جا کے کہے سلام تُلّے نال ادب دے وچہ گفتار ہویا
ڈھیر بادیاں دا کڈھ پیش دھریا ویکھ ویکھ غلام نثار ہویا
جام لیندیاں نوں غلام پیا اگے آکھیا ندے ہنڈ کار ہویا

دِلوں سوز ہیں یار نوں جھب سے ساں ڈِٹھا حسن دا گرم بازار ہویا
اگے ہور ہی مال خریدیو نے ویکھ حسن دا اج دہار ہویا

بدھا اُٹھ غلام غلامیاں دا ملک خوشی دے غم اسوار ہویا
رکھ بادیہ مغاں دے پیش دائم ہتھ جوڑ کے عرض گذار ہویا

در خبر دادن غلام از کمال بے مثال و بدیع جمال سوہنی

ناہیں صاحبا گل ہلان والی آیا ویکھ میں اک تصویر ایسی
کوہاں فرق نے دید شنید اندر ہووے صفت نہ وِچ تقریر ایسی
نیناں اوہدیاں وِچ جو رمز لبرے دِسے جھلک شمشیر ایسی
خط ویکھ فاضل مستوار ہوندا کاتب فلک دے لکھی تفسیر ایسی
تیرے حسن دا بھی شعرہ جگ سارے اوہ بھی زیب النسا امیر ایسی

ہرگز وِچ خانہ نگار عالم ہوسی مول نہ شکل تنویر ایسی
بیٹھی اوس تلے گھمیار دی اے آناہیا جھنگ دی نڈھری ہیر ایسی
تار تار وِچ سو سو شکار بدھے پیچ دار سو زلف زنجیر ایسی
صوفی ڈھہندیاں کفر دی ندی ڈبن کرے نگہ دیناں تغیر ایسی
ظاہر زہرہ زہیر رہے دائم نور ماہ کامل بے نظیر ایسی

مضطر و بیمار شدن مرزا از پیغام غلام

جادو بھری کلام غلام دی سی ہویا سندیاں مغل حیران ماہی
ڈگا دہشت تے ہو بیہوش مرزا گویا گئی وجود تھیں جان ماہی
اجن چیت کجھ ہور دا ہور ہویا سبھو بھل گئے شان گمان ماہی
کسے جنیر میرا دل پکڑ لیا ناہیں سجھدا زمیں آسمان ماہی
کوئی کرو تدبیر دلگیر والی اکے سٹ دیہو قبرستان ماہی
بس بس میری گل بن ہوئی گلو جیہ گل گیا جہان ماہی
ہم کہن رو کے ایہ کی بنی تینوں جایئے مدھ تو تیرے قربان ماہی
کوئی خوشی نہ وِچ پردیس ساڈا اسان بر دیا نز تو ہیں جان ماہی
عزت بیگ دا ایہو جواب اگوں کوئی دیہو دار و جھب آن ماہی
دوڑے اٹھ غلام تے یار جلدی ماہر طب طبیب بلان ماہی
لگے کرن تشخیص پل دھڑکدا اے رنگ زرد دیہو یرقان ماہی

کشتی عقل تے صبر دی ہوئی بیٹھی پیا بحر دا اچھل طوفان ماہی
اللہ اکبر عشق تکبیر کیتی پیا تڑ فدا گیا تران ماہی!
کوکاں مار غلام نوں کہے مرزا کوئی کرو میرا سمیان ماہی
پیا شک مینوں عزرائیل آیا روح چلیا چھوڑ مکان ماہی
کرو علاج کوئی ویلڑا اجے اکے چلیا ہو نقصان ماہی
یاراں ویکھیا تے نزع حال ہویا پریشان ہوئے پریشان ماہی
اسی جھل نہ سکدے درد تیرا شالا خیر تھیوی مہربان ماہی
وطن پہنچیے امن امان سیتی شالا با ہوڑے پیر گیلان ماہی
جان رہی اے لباں تے اٹک میری حوت پڑھو یٰسین قرآن ماہی
جالینوس بقراط سقراط لئے افلاطون مثال لقمان ماہی
پھیر کہن فساد غذا دا اے کم و بیش ہویا ہین کھان ماہی

اِک رکھ سینے اُتے ہتھ آکھے ذات الجنب دا درد نہاں ماہی
خلطاں ویکھ چارے سارے کرن چارے کھول پڑی اکسیر چھکان ماہی
چلی کسیدی کوئی نہ واہ ہویا الٹا دارو آں نال زبان ماہی
گئی روندیاں رین وہا ساری ہٹی فجر نوں اکھ جوان ماہی

اِک آکھدا اے زور صفرا دا اے سودا دا شروع دوران راہی
کرن ہفت اندام دا فصد نالے نازک گل اندام وٹجان ماہی
بوٹی در شنی خاص شفا ہدی ایس مرض دا راز نہ پان ماہی
دائیم روکے مغل غلام تائیں لگا دلبیدی گھات سنان ماہی

اظہار راز پیش مخبر حسن یعنی غلام

او عقلدے خام غلام ہیرے ببا کی دلیل دوڑا اوناں ایں
کٹھے عشقدے ایس مریض اتے کاہنوں غیر حکیم لیاونا ایں
میرا او مسیح محبوب اصلی جہدے حسن دی بات سناونا ایں
ایس مرضدے نہیں حکما واقف لٹے ہوئے نوں کیوں لٹاونا ایں
خط ویکھ جنید امستی پان فاضل کیوں نہ او سدا اکھ وکھاونا ایں
ہائے ہائے غلام بے ترسیا او مینوں جانکے پیا کھڑا اوناں ایں

ہتھیں پا کے حسند اچور مینوں ہن ہور قیاس بناونا ایں
اگے ہجر ظالم ہیر اخون پیتا اتوں نشتراں ہور چلاونا ایں
اگے گل نہ او سدی دسنی سی ہن ہور کی مکر بناوناں ایں
ندی کفر جوڈوبدا عالماں نوں کیوں نہ او سدی گلی لیجاونا ایں
ہویا روح اڈاریاں مارنے تے ڈھلاں ایڈیاں کاسنوں لاونا ایں
دائیم یار نوں مار دے سٹ لوہے گل دس کیوں گل وٹاونا ایں

بیان درنالہ دیوانہ وار عاشق زار مجروح خنجر آبدار یعنی غلام گفتار حسن دلدار

قاتل بیٹھ پردے کویں قتل کرنا ایں نہیں لبھدا راز بعید مینوں
اپنے کٹھے دا ویکھ لے منہ آکے وج گئی شمشیر شنید مینوں
حاکم حسن تیرا سخت ضابطہ اے کیتو قید پھڑکے روز عید مینوں
او کافر مسافریں راہ جاندا کیہڑے دکھ توں کیتا شہید مینوں
نامہ روئے صفا وصول ہویا ہوئی وہندیاں طلب مزید مینوں
عشرت عیش دے نال کی دشمنی آ در دہجری کریں تائید مینوں
اے گوشہ نشین ستار مرشد کیتو کشف دینال مرید مینوں

غیبی خبر تیری ہن آپہنچی ہویا سندیاں زخم شدید مینوں
کاہنوں چھپ چھپ چمکناں دمکنا ایں ظاہر دس ہیر خورشید مینوں
اوبھرے خزانیاں والیا او گھر بیٹھیاں لیا ای خرید مینوں
خط و خالدے پہنچ گئے خط تیرے وچہ مرن دی بڑی تاکید مینوں
یومنون بالغیب ایمان آندا لازم ہوگئی تیری تحمید مینوں
بناں ڈٹھیاں گیا ہاں ہو تیرا ہے قسم کلام مجید مینوں
ہیرا کلمہ ندا وصول کرکے گھلیں پرت لبیک سعید مینوں

وطن ذوالقربیٰ نہ یاد رہے کیتا تیرے فراق نالیدیٖوں
اے لامکاں محبوب غیبی دائم دسنا ایں حبل الورید ئیوں

رفتن عزّت بیگ ہمراہِ غلام بر دکان تُلّا برائے دیدن سوہنی

مرزا اوس غلام نوں پیا کوکے قابو طبع نہ رہی بیمار دی اے
موہوں دسیائی تے ہن دس اکھیں جگ روشنی جہدے رخسار دی اے
دارو زخم دا اوس تھیں چل منگاں جیہڑی نیناں دیاں سانگاں مار دی اے
چل اوہ زہرہ زہیر دکھا ظاہر جو وچہ بابلے کھوہ اتار دی اے

چل نال وکھال جمال مخفی ڈاڈھی دیدیاں طلب دیدار دی اے
میں بھی اوس صیاد نوں ویکھ آواں جہدے لباں تے جہدے شکار دی اے
جہدی چھاتے وک گئی ہک میری رہی طلب نہ بلخ بخار دی اے
منشی فلک دے دی تفسیر اعظم جہدی خوشخطی تے عقل ہار دی اے



میری اوہ ہائے زیب النسا قاتل جیہڑی دھی تلے گھیاد دی اے
انت آہا غلام دا عذر کیہڑا کیتی گل نہ عذر انکار دی اے
طلب نال اٹھا ونداں پیر مرزا سرتے گنڈھری درد آزار دی اے
آخر کار دوکان تے آن پہنتا وڑیا چُم دہلیز دربار دی اے

یسچل بیلیا در حضور اتے ساعت رہی نہ صبر قرار دی اے
باہوں پکڑ کے ٹرپا ٹھل یار تائیں پکڑ جسنوں عشق اسرار دی اے
لین چلیا ایں اگ کوہ طور اتوں کولہ تھیوسی کھیڈ چکار دی اے
مرزا کہے سلام کلام دائم تلے ویکھیا نظر پیار دی اے

سوہنی مہینوال
باب چہارم

(رُباعی)

دسن راز آیا محرم راز تدوں جدوں لباں اُتے جند سہکدی سی!
کرُ ما ڑگی پُھلاں بھری ڈالی اجے ہن پئی جھُولدی ٹہکدی سی!
کرکے چُپ وچہ پنجرے پیا پنجر نازاں وچہ باغاں بلبل چہکدی سی
موئی ٹکڑے ٹکڑے ہوئے دائم شیراں نال کوئی بکری ٹھہکدی سی

ندائے مستانہ قلندرانہ دربار

آئی وقت سحور آواز عرشوں کسے آکھیا دلہ قدیر کھُل جاہ — طاق جنت دے کھلدیاں کھڑک آئے نالے کھیوسن باب تقدیر کھُل جاہ
صاحب سامع ہمہ تن گوش ہویا آہ دردمنداں تاثیر کھُل جاہ — کھولو مُکھ بیمار وزبان دسوا ایدھر جلدی اے ڈبہ اکسیر کھُل جاہ
روشن ہو جا ہوش اے عقل بستہ آزاد ہو کر و تدبیر کھُل جاہ — پی لے پانی مریض مت ہو سکنہ چل آئے نشتر ہر گوڈ ہیر کھُل جاہ
تشنہ لبو دوڑو کاسے پیو بھر بھر چل لے دے والا بی منبع نیر کھُل جاہ — اُٹھ بہوڈ گیا جی پو مرن والے قیدی ہو آزاد اسیر کھُل جاہ
او جکڑے ہوئے سُست بیتاب کائل نعرہ مار کے توڑ زنجیر کھُل جاہ — خارج ہوا اے خون لے رگ اعظم ہوئی اللہ اکبر تکبیر کھُل جاہ
دعوے الیاں دے امتحان لے کھاں اے زنجیر ابلیس شریر کھُل جاہ — مرہم کھُل جرّاح تیار ہو جا اے زخم دل دلگیر کھُل جاہ
شکل شیشیوں جوہر وکھا اپنے اے بے حرکت تصویر کھُل جاہ — رج رج لٹو بوسے شائق دلہ بائی لب کلک دائم با توقیر کھُل جاہ

ہمکلام شدن تلاو مرزا عزت بیگ

کرے جھل سلام کلام تُلّا آکھے جی آیاں خوشحال ہویا — مطلب کی تساں فرماؤ صاحب شفقت مہر اندر نیک فال ہویا

مٹھے سخن گھمیار دے بھرے شیریں مرزا سُندیاں بہت نہال ہویا
سنکے دھوم شہرہ تیرے بھانڈیاں دی اسانوں لبیندا شوق کمال ہویا
سُدیا ابن حسینی ایں بھی خریدار تیرے کچھ دا بلخ بھی اج حلال ہویا
کل بادیہ اک منگوا ڈٹھا قربان ساڈا وال وال ہویا
کاریگرا تیریاں قدمبوسیاں دا اسانوں شرف حاصل قسمت نال ہویا
گجھی نظر کر حسن دا مال بھالے آکے سوڑیاں عشق دلال ہویا
سد مار پکار دا سوہنی نوں نکل باہر بٹیلا لو لال ہویا

نال ادب تعظیم دے کہن لگا تیرے کسب دا ظاہرا حال ہویا
کاریگرا تیری کاریگری اُتے بلہار فرنگ بنگال ہویا
تیرے دست قدرت ابتھے رنگ آندا اوڈا اکرم آکے ذوالجلال ہویا
دُور دیس دے اسیں ہاں راہ گذر والیس شہر بھیرا لسے سال ہویا
نج بادیئے چار دکھا کوزے نظر پھیر مرزا مکر چال ہویا
تُلے ول ناہا ذرا ٹھنے دا وچہ کم دے محو کمال ہویا
بُوہے بھانڈیاں دا کھلا گاہک دائم مینوں اٹھنا بہت محال ہویا

اِستادن حُور گجرات بصد ناز و انداز

سوہنی سوہنیاں نوں بھانڈے دین کارن سچے رب دا اسم چتار اُٹھی
جویں ابر وچوں خورشید نکلے تویں رُخوں نقاب اتار اُٹھی
نخل عیش سرسبز دے ساڑنے نوں مثل برق آتش شعلہ مار اُٹھی
اگے گھجڑی تار دی پابندی ہن سامنے کرن شکار اُٹھی
عزت بیگ غریب دی موت بنکے حسن غضب دی کھچ تلوار اُٹھی

پری حور پُر نور مخمور جوبن کر دی ناز انداز ہزار اُٹھی
ہتھ پیر سوار کے نال نخرے نالے زلف دے دام کھلار اُٹھی
غوطہ مار غواص گجرات وچوں سرچا کے بلخ بخارا اُٹھی
عینا نین عینین چشم بندوق ترکی قاتل جان کردی مار اُٹھی
دائم تیلی حسن دی نرا جادو کوئی کرن نرالڑی کار اُٹھی

اُفتادن عزت بیگ از تجلئے برق حسن

سوہنی جھک برتن اگے آن رکھے سوہنا روپ سی اوس حسین اُتے
سُرخی مثل گلاب رخساریاں دی لہراں ہار دی لف جبین اُتے
اپنی مرض دا ویکھ طبیب اکھیں رنگ خوشی دی چڑھی غمگین اُتے
سر پیر تک ویکھ قربان ہوندا جویں بھور گل یاسمین اُتے
ہو گئی شنید دی دید ظاہر بخت یاوری کیتی مسکین اُتے

اچن چیت چمکی حسن تیغ تُراں نوری رنگتاں نقش رنگین اُتے
صورت ویکھ مرزا ہویا مثل مورت جلوہ چمکیا قلب حزین اُتے
ہویا مست محبوب دے ویکھ غمزے مست نانگیاں جھولدا بین اُتے
ہویا خاص معراج دیدار حاصل چڑھیا حسن دے عرش برین اُتے
دائم ویکھیا پرت نگاہ سوہنی جھڑ پا کھا ٹپکا زمین اُتے

عذر و نیرنگی کردن مرزا از اشارۂ غلام

تلے غضب دی پرت نگاہ ڈٹھا اوہدے گردن دے وچہ خطا کوئی
آکھے نفر اشارتے نال چھیتی ایتھے بیلیا مکر بنا کوئی
جلدی اُٹھ موہوں فرمان لگا مینوں کا مدی پئی بلا کوئی
اکھیں دکھدیاں کالجے پیڑ نکلے رہیا جیو وچہ چین نہ چا کوئی
پیڑ نکلیا جان خدا رکھی پھیر گئی دماغ ہوا کوئی
سوہنی بھانڈڑے رکھکے پیش مٹھی جھب کرو خرید چُکا کوئی
ہتھ بادیئے تے محو درشتے نے ایویں آکھدا ہور وکھا کوئی
میاں کھلا کھلوتڑا اڈگ پیوں تینوں ہوندی اے مرض سودا کوئی
مرزا نہیں ایہ تھاں جھلیا باندی منناں نے فتور نہ آ کوئی
سر ڈولدا پیر نہ ٹھہر دینے دتی زہر تقدیر پلا کوئی
کُشتے لکھ اکسیر تے فصد ہوئے کرے اثر نہ لکھ دوا کوئی
عاشق کئی فریب بنا دسے بُھلے عاشقاں نوں نہیں داکوئی
اوہنوں شوق آہا صورت ویکھنے دا دھراک کدے لیندا چا کوئی
عزت بیگ انوکھڑا گاہک دائم پیا پچھدا نرخ تے بھا کوئی

جواب باعتاب سوہنی ورفتن ہر دو بمقام خود

کوزے بادیئے سبز سیاہ سُوہے کوئی وچہ پسند نہ آوندا ای
اگے اکھیاں مزہ معشوق دا سی ویکھ ویکھ کے پیا ترسا وندا ای
دلوں جوش نہ تاب زبان اندر سر نال افسوس ہلا وندا ای
آکھے ناز بھیں چھڈ مخول ایڈے اساں کچڑا گاہک نہ بھاوندا ای
کسے ہور دکاں توں گھن جا کے مرزا سندیاں ہوش بھلا وندا ای
اکھیں رنگ بھریاں اکھیں ویکھ لیاں رو رو اکھیاں مل نسجا وندائی
کوئی طلب ناہی اوہنوں بھانڈ باندی پیا ظاہر کر جلا وندائی
کدے آکھدا کراں فریاد اچی تیرا پیار ریئے روپ جلا وندا ای
لگی دیر نہ حسن دا گاہک اُٹھے غضب سوہنی نوں چڑھ جا وندا ای
بار بار انکھلنا ایں برتناں نوں قدر اوسنوں جھڑ ابنا وندا ای
آخر کار کجھ بھانڈڑے پکڑ لیندا نقد دیکے قدم اٹھا وندا ای
دائم اکھیا ندی جنہوں چوٹ لگی قسم ربدی اکھ نہ لا وندا ای

در کار نامہ عنسیین علین

ماہی گل ہلا نہ اکھیاندی قتل کرن ہمیش قتال اکھیں
تدوں کھل گیاں اکھیں نیند بھریاں جدوں لگ گیاں اکھیں نال اکھیں
ستی خواب اندر کٹھی کس آہو کجھ جانناایں کیکجھ حال اکھیں
چھری دور فراق دی پھیر خونی وانگ بکرے کرن حلال اکھیں

گئیاں لے تشریف کنعان اندر آیاں کھوہ اندر یوسف ڈال اکھیں
لیلیٰ بنت سلطان امیر لٹی کیتا قیس مجنوں بے مثال اکھیں
پیرین پا ادھم تائیں دتا وطن تھیں دور نکال اکھیں
ساہ ملدیاں حسن جمال اُتے جدوں وسدیاں حسن جمال اکھیں
زراں مال وسار فقیر ہوئے جنہاں ویکھ لیاں مالا مال اکھیں
انہاں وچہ کوئی رمز انوکھڑی اے تاہئیں بھالدے ہو کمال اکھیں

لیا تخت ہزاریوں گڈھ رانجھا سُٹی رنگپور ہیر سیال اکھیں
شیریں واسطے جبل پہاڑ فرہاد کٹے دسی اوسنوں بانگڑی چال اکھیں
پکڑ گھاٹ تلوار اتار گیاں پیاں جنہاندے آ خیال اکھیں
سیاں عالماں فاضلاں درس بھلے لٹے ولی تے قطب ابدال اکھیں
پھڑ کے تیغ فناہ میدان اندر لال کوہ سٹن لالو لال اکھیں
دائم جنہاں اکھیں صوفی مست کیتے گیاں مغلوں جام پیالا اکھیں

گریہ وزاری کردن پیش یاراں عاشق مغموم عزت بیگ

ڈیرے آکے غماں دی آہ مارے ہائے بیلیو پئی آفات مڑ کے
اوہا ترنگڑ تے اوہا کھتیاں نے پیا آن اوہیں کالی رات مڑ کے
میرا بچن محال اے دوستو او گھیر گھت بیٹھے خیالات مڑ کے
عشق وچہ مسافری ران لیا کی کھٹیا طرف گجرات مڑ کے
کوئی کرو صورت صورت ملن والی کیتا جہدی صورت رنگ مات مڑ کے
ہوواں درشنی آبحیات تھیواں مثل خضر دے نیک برات مڑ کے
ثروت جاہ جے مہر نگاہ ویکھے اوہدی ذات اندر ملے ذات مڑ کے

اگے سُنی آہی ہن ویکھ آیا ہوئی ہوردی ہور ہی بات مڑ کے
پہلے حال تھیں درد کمال ہوئے گیا چیر پر میدی کات مڑ کے
پیا حسن اچور پر دیس اندر لٹ لئی سو ذات صفات مڑ کے
ایسے حال سکیندیاں گذر جاسی لینی کس کنگال دی وات مڑ کے
جھب لے چلو دربار اُتے ویکھاں فیج محبوب دی جھات مڑ کے
اوس کافروں کرانگا عین سجدہ بھاویں کہے کافر مخلوقات مڑ کے
دائم دم عیسیٰ کرے مہربانی لاشہ قبر تھیں ہووے حیات مڑ کے

تصور مطلوب بطریق تصوف

ویکھ کہے تصوری وچہ شیشے سنگرا کی ستم کمایا توں
پنہاں نظر نہ وسناں دل اندر ایہ کی فریب بنایا توں
کوئی وچہ تصور نہ غیر ویکھے سن کیوں سر کشا گھ چھپایا توں
سب مکر فریب سی بھانڈیاں دا راہ جاندیاں بنھ بہایا توں

اے ہوش ربا دلکش ساحر میرے عقل اتے سایہ پایا توں
اپنا نام نشان بتان کارن میرا نام نشان مٹایا توں
جدوں گیا ساں دے سرکار اُتے جھڑک دیکے مار گوایا توں
مرساں لے تصدیعے شہر تیرے اگے مرن تھیں مار لنگھایا توں

عقل ہوش دی پاڑ کتاب میری سودائے قاعدے لایا توں ۔ ادب عشق دے اے استاد فاضل توڑ زبر نوں زیر ٹکایا توں
تیرا رازکنایہ بجھ لیا الف لام (المٰ یعنے ورد) تے میم پڑھایا توں ۔ شیشہ رکھ تصوری کہے دائم لاسو لیاندے مکھ آیا توں

گفتن مرزا غلام را برائے دیدار یار بار دوم

اڑیا چل کھاں پھیر وکھال مینوں نکل چلی آ ہنیں تے جان میری ۔ ہو کے قاتل دے روبرو کو کاں مستی کیتی آ کیوں ویران میری
اوہ بے ترسیا کہیا فتور پایا ئی آہی موج ویچ گذران میری ۔ ہیساں بحر نشاط دا سیر کردا کشتی روڑھ یا وچ طوفان میری
ہیں اک شہزادہ شوکت شان والا پئی دھوم سی وچ جہان میری ۔ اج وچ گجرات دے لوان تلے آہی شاہی اندر خراسان میری
ایس طرح جا کو کساں پیش اسدے خبر سنے جا عرض بیان میری ۔ مٹھے ترس چا کرے تے ہس بولے ہووے زندگی امن امان میری
اے پر خبر ناہیں پیا رسدا اے کیتی رو نہ کجھ اسمان میری ۔ جیہدے شروع اندر اتنے دکھ ڈٹھے آخر ہووسی جان روان میری
اللہ جاندا اے ماسہ جھوٹھ ناہیں خاک اڈسی نال ایمان میری ۔ دائم پرواہ نہ دل پروانہ پہنچے لاش اتے شمعدان میری

ظاہر شدن سودائے عشق وحیران شدن یاران ہمراہ او

حالت ویکھ یاراں لیاں جان کاراں عزت بیگ نوں وہم سودا ہویا ۔ دھی تلے گھمیار دی کٹک ہوسرا او ہدی ویکھ صورت مبتلا ہویا
اوس بے پرواہ نوں پتہ بھی نہ ایہ تے کتھرا جان فدا ہویا ۔ متیں ساڈیاں دی ایتھے واہ ناہیں وحشی عقل دا کوڈا ناہویا
کسے ست نہ مست دی گت منّے ایہ عشق بھی بری بلا ہویا ۔ کی کرانگے ہائے خداوندا ساڈے واسطے حشر بپا ہویا
کیہی وچ مسافری دھاڑ پئی بھاویں غیر تاں وچ خدا ہویا ۔ رباموڑ لے مغل نوں ایس راہوں تیرا اسم قدیر صفا ہویا
وچ بلخ دے ہوگ وچھاپ اسدا مائی باپ تھیں پھر جدا ہویا ۔ ہوسن سہکدے وچ اڈیک اہدی خبرے کی غریباندے بھاہویا
او مخبر احسن دے مال دیا تیرے دسنے تھیں زخم گھا ہویا ۔ دائم یار نوں گل سمجھا کوئی سمجھاوناں فرض روا ہویا

غلام با مرزا عزت بیگ

میرے صاحبا کس خیال ہیوں کیوں نہ ہوش حواس بحا وناایں ۔ خانزادیا بلخ بخارے دیا کھیں نال کمینیاں لاوناایں

رنگ رنگڑی چھوہری ویکھ بانکی اچی کوک تے کوک چلاونا ایں
بھلگیا ایں بھلکے دیس بیٹھا کیوں نہ دلے تھیں گل بھلاونا ایں

ایس پھلد بنال تے خار زہری جیہڑے پھل تے پھیر ہاں پاونا ایں
ایہ عشق ظالم ویری جان دا ای جنہوں بھجکے مگر بلاونا ایں

چل مل نہ بہو پردیس یارا کاہنوں جان جہان ونجاونا ایں
بہن رہن ہن رین فضول ایتھے کیوں نہ وطن نوں واگ پرتاونا ایں

تینوں فرض آہا دلی ویکھنے دا تینوں وچہ گجرات جماونا ایں
کوڑی حرص ہوا تے تھی مائل پیا قیمتی وقت گواونا ایں

پھس جال فریب مجاز اندر پیا ظاہر ادھو کھڑ اکھاونا ایں
دائم یار ہویوں آکھاں کی تینوں پھالیں مار کے دوزخیں جاونا ایں

عزّت بیگ با غلام

مینوں اوس محبوب تھیں ہوڑنا ایں تیری مت ایہ زہر دا تیر دسّے
جہدے برج رخسار دے ہیٹھ سائے شرماندا بدر منیر دسّے

مزہ درشنی وچہ وجود رچیا لوں لوں وچہ بھری تاثیر دسّے
تسی کہو کمذات کمین جنہوں سارے جگ تھیں بے نظیر دسّے

ویکھو جیہڑ بھاویں میرے وچہ سینے اہدی لٹکدی زلف زنجیر دسے
قامت الف زلفاں لام میم چہرہ اہدی جھلک تھیں رب قدیر دسے

پئی سخت پھاہی راہی وانگ ماہی مشکل بچنے دی تدبیر دسے
صورت اوسدی ویکھیاں فخر بھلے بادشاہ بھی حال فقیر دسے

پیواں وصل آبحیات مٹھا شالہ وچہ تقدیر تحریر دسے
دائم بھج کراں رج رج اہدا جیکر سامنے حسن امیر دسے

غلام با عزّت بیگ

باز آ جا عشق مجاز کنوں کاہنوں زندگی کرن خراب لگوں
صفحہ چھڈ تفسیر حقیقتاں دا باطل علم دی پڑھن کتاب لگوں

روپ اینا عارضی چند روزہ کس خیال اے میرے جناب لگوں
تیرا آپنا جوبناں رنگ بھریا ویکھن کسیدا کیوں شباب لگوں

شیشہ لیکے ویکھ لے شکل اپنی وراں تاریاں اتوں مہتاب لگوں
سورج اصل نوں جد اصیل تیری جان بجھکے پان عذاب لگوں

ہرنی ویکھ گجرات دی نازوالی بھاویں اوسدا کرن کباب لگوں
خراسان دیا شیر بہادرا او مارکھان کیوں وچہ پنجاب لگوں

مائی باپ دا بھی تینوں ترس ناہیں بھاجنہاں دے نین قصاب لگوں
اوتھے کرکے قول ہیداریاں دا کرن مٹھڑی ایں سیج تے خواب لگوں

صاحب گھلیا لائیں وہا جنے نوں نال پتھراں کرن حساب لگوں!
دائم پکڑکے حرص دا جام ہتھیں ظالم نفس تھیں پین شراب لگوں

عزت بیگ با غلام

اوہدی شکل نے عقل تے لیک پھیری نالے حوصلہ صبر بھی کھو لیا
بھلے ونجار دے راہ ڈنگے صاف راہ گجرات دا اوہ لیا
جھات یار دی خاص نجات رستہ ویکھ چھان ہر مذہب گروہ لیا

میرے چالیاں نوں ویکھ ہس ناہیں نیناں کالیاں والیاں موہ لیا
در یار دا عین مثال کعبہ اساں سیس نوا کے جوہ لیا!
جنہوں سہکدے گئے نے شاہ ملکی دائم عاشقاں نے سودا اوہ لیا

غلام با عزت بیگ

اڑیا جان دیہہ واسطہ رب دا ای ودھ ودھ کے کیوں وہان کرنا ایں
اوہدے وچ کوئی وکھرا شان ناہیں کیوں نہ اپنی طرف دے بیان کرنا ایں
جیکوئی ہور بھی منے دیوانیا او اوس بکڑ تینوں مندیوان کرنا ایں
ایس شجر دا فجر نوں خاتمہ اے جس دی شاخ اُتے آشیان کرنا ایں
کھاہڑ آپ ہی چھڈ گجرات جا چانت امار کے کسے روان کرنا ایں
ناری چنگاری بلدی ویکھ روشن کاہنوں گل اپنا شمعدان کرنا ایں
ناہیں وچ ظلمات دے غرق ہویوں اپنے نفس دی نہ پچھان کرنا ایں

فانی پتلی خاک دی ویکھ سوہنی مائل ہو کاہنوں گھائل جان کرنا ایں
اک چھوہری ذات گھمیارنی دی کعبے نال برابری شان کرنا ایں
اوہنوں پتہ بھی نہیں آیا تیرا جہدے واسطے ایڈ فغان کرنا ایں
ایتھے اگے کئی ساتھ لٹی گئے نی جیہڑے راہ تے پیا مکان کرنا ایں
کی بار پیاریا زندگی دا دم دم دیوچہ نقصان کرنا ایں
جھکے پئے شراب مجاز والے پیا وسدی جھوک ویران کرنا ایں
دائم پاک خدا دی ذات باہجوں سارے طول فضول بیان کرنا ایں

عزت بیگ با غلام

بس بس غلام کلام اگوں میتھیں تیریاں مول نہ لوانگا میں
میرے قیس فرہاد شاگرد کیہے نال جبل عظیم دے کھوانگا میں
اک یار دے پاک دیدار کارن دکھ بدی اولاہمبڑے سہوانگا میں

سدھی چوٹ پہاڑ نوں مارسانگا خوف کھا کے پچھاں نہ بھوانگا میں
کرساں جنگ نسنگ میدان اندر ہار حوصلہ تنگ نہ ہوانگا میں
لکھ لَن ترانیاں ہون بھاویں ہوئوں اَرِنی کوکدا موانگا میں

ہر شے وچ جے جھات وکھالیو سو صاف ذات خدا دی کہوانگا میں!
دائم یار فنا فی الذات ہو کے لمی نیند رب دے وصل دی سوانگا میں!

غلام باعزّت بیگ

اڑیا ایہہ مرٹ کی دانائی تیری ڈیرے جگہ پرائی وچہ لاناایں کیوں
لال لین بازار تھیں لال آیوں بھا ڈبیاں دی پنڈ چاناایں کیوں
آیوں پار دا پیار یا دیس ویکھن بیڑی پیا اوراڑ دباناایں کیوں
جال عشق مجاز دا ہے خونی پھسکے ایس وچہ جان جلاناایں کیوں

گھروں کی سوداگری کرن آیوں اگوں سودڑے ہو پیناوناایں کیوں
ترکش عمر دا جا سیا ہو خالی ہتھوں تھے تیر تدبیر چلاناں ایں کیوں
جام پور نفسانیاں لذتاں دا آپ پیناایں اتے پلاناں ایں کیوں
کوہ سچ تمیز عزیز دائم ضائع عمر عزیز گواناایں کیوں

عزّت بیگ مرزا باغلام!

لے نے سین صواد جمال والے دس قاعدے شاعدے پاوندا عشق
ناہیں سنگدا منگدا نقد ہستی نیزے ٹنگدا زہر پلاوندا عشق
دل ساڑدا واس اجاڑ والی جگر پیوندا کالجہ کھاوندا عشق
چک مسجدوں صوفیاں صافیاں نوں بت خانیاں وچہ گاوندا عشق
ملاں واعظاں حافظاں قاریاں نوں پیریں کھنگر وگھت نچاوندا عشق

جدوں آوندا جاوندا عقل نسے کھالاں لاہوندا سولی چڑھاوندا عشق
لے لاکے لیلی دی قیس تائیں مارلیل ونہار رلاوندا عشق
زاہد کرن شراب دے نال وضو بانگ کفر دی جدوں سناوندا عشق
نازاں والیاں تھے گل لالیاں نوں بھن توڑ کے خوب بناوندا عشق
دائم نفی اثبات دی نفی ہووے خفی راز جدوں فرماوندا عشق

اقوال معنوی دائم قادری

قطرہ وچہ دریا جاں گم ہویا دریا نہ کہیئے تے کی کہیئے
راہوں بھلیاں نوں جیہڑا راہ پاوے راہنما نہ کہیئے تے کی کہیئے
جیہڑا آکھ کے آوناں نہ آوے بے وفا نہ کہیئے تے کی کہیئے
جسنوں کھادیاں ہون فرار مرضاں اوہ دوا نہ کہیئے تے کی کہیئے

جیہڑا ڈبدیاں نوں بنے لا دیوے ناخدا نہ کہیئے تے کی کہیئے
جہدے سائے تھیں تخت نے تاج لبھے اوہ ہما نہ کہیئے تے کی کہیئے
جسنوں ویکھ کے کنب جائے جان جابر اوہ بلا نہ کہیئے تے کی کہیئے
آہ آہ پکاردا پھرے جیہڑا اوہ جدا نہ کہیئے تے کی کہیئے

جسدا سخن کلیجڑے پکڑ کرے اوہ دانا نہ کہیئے تے کی کہیئے!
سنکے شعر دائم بے شعور والے سودا نہ کہیئے تے کی کہیئے!

غلام با عزّت بیگ

جال جال ایہ عشق دا جال مارو جان جان لاسیں تے کی لیسیں
اُستّا شیر نہ پیا اسنوں کھاسیں خطا جگاسیں تے کی لیسیں
ہڈی ماس نکھیڑ نکھیڑ کھاسی جان کھہیڑ کھڑاسیں تے کی لیسیں
ایہ انگیار انگیار نہ لا اسنوں جھولی بدن جلاسیں تے کی لیسیں

اک غیر زبان تے مُلک وکھا کہنوں کوک سناسیں تے کی لیسیں
مارا مار نے بیٹھا ای مار کھاسیں یار جان ہگلاسیں تے کی لیسیں
بھار ابھار پہاڑ تھیں جان اوکھا جان جان وکھاسیں تے کی لیسیں
بھلیو بھلی ایتھے دائم پھاس رہی اے دس توں جے بچھاسیں تے کی لیسیں

عزّت بیگ با غلام

بس دس تھیں گل ہو رہی ہوئی جو کجھ لکھیا اے وچہ تقدیر لیساں
وچہ پیشانی جو کجھ پیش آنی تحریر قدیر پذیر لیساں
ماہی طلب ماہی دی جیکر ماہی چیر ندی چھناں ڈا نیر لیساں
سچی چھک میری لاسی چھک اہنوں گھت چھکدا چھک زنجیر لیساں

جو کجھ سر تے بنیگی جھاگ لیساں بھاگ جان نہ بھاگ اخیر لیساں
تیر چیر سر پرنوں پار ہویا جھات یار دی ہو فقیر لیساں
جیکر طلب دے وچہ ناکام ہویا زہر کھا ہیں بھی شِل ہیر لیساں
درجہ پاک شہادت دے الواں دائم اس سر پرنوں کھیر لیساں

سوال غلام

اے بیتاب بلبل بیقرار طوطی رنگ عارضی تے بتلا نہ ہو
روپ ہار دا نار دا مار دا ای او سودائی اس اتے شیدا نہ ہو
موسیٰ چھوڑ فرعون دا پھڑیں دامن حق جھلکے باطلے دا نہ ہو
ایہ کی اے کی کوئی آکھ سکے کیوں پھر دسیاں حشر بپا نہ ہو
نال کسے دے بے وفا ہو جا نال کسے دے بے وفا نہ ہو

اہدے وچہ تے بُو وفا ناہیں اُپر گل قرطاس فدا نہ ہو
ناہیں معجزہ سامری شعبدہ ای اینویں کھل کے وچہ ہوا نہ ہو
جادو کھیل ایہ حسن دے ناز کوڑے محو ہو کے بے بنا نہ ہو
پہرہ دار اُتے منصور دا ای انت بول انا انا نہ ہو
دائم روئے معشوق تے شعر تیرے کیوں پھر سندیاں سا سوا نہ ہو

فرطِ طبیعت

بھلا ماصحا ایہ تے دس ہینوں نور چمک دا وچہ مجاز کس دا
شوق طوطیاں کی طلب بلبلاں کی گلاں پھلاں دے وچہ ہے راز کس دا

ہر دو عالم دے وچہ پیا چمکدا اے ہیچو آفتاب حسن ممتاز کسدا
ہُن کیوں سرنگوں لاجواب ہویوں دس کھاں وسط تے ابد آغاز کسدا
کِسدی جھلک شگافتہ طور کیتا اتنا حسن نیرّ اعظم ناز کسدا

ایہ جو بنسری کرشن تے ناد علیؑ وچوں آوندا پیا آواز کسدا
جنبش عالمانوں وجد صوفیاں نوں پیا وجد آوے سری ساز کسدا
دائمؔ قلم نیاز دے نال بولی بجھ لے اسم ہے بے نیاز کسدا

موجۂ فطنت و فطرت

اساں نبیاں حرف تے عین لکھنا ایہ اُتے اوہ نقطہ خراب پانا ایں
کوئی دیوانہ پُچھے تے دسّے کی دس کویں نون نخبہ حراب پانا ایں
اُتے مردیاں پڑھیں تکبیر ہائے کید ٹے غضب توں پیا قصّاب پانا ایں
لحظے وچہ دوپہر دی شب ہوگئی سایہ چشم اتے آفتاب پانا ایں
کِسے حل کبھی کیتا اے اج تیکر جو سوال پانا ایں لاجواب پانا ایں
سچ مچ عرش دے کنگرے وسیلے جدوں منہ وچہ جرعہ شراب پانا ایں
نکتہ چین پئے تڑفدے چین اندر معنے بیٹھکے وچہ پنجاب پانا ایں
اوخبطیا کھولکے خم باطن ہر ہر سخن دے سرے تے آب پانا ایں

ایڈا دبدبہ آکھیں عالماں دا ہر ہر سطر دے چہرے حجاب پانا ایں
تیری گلنے کسطرح عمل کریئے خبرے سزا پانا ایں کہ صواب پانا ایں
بھلا دس کھاں اپنا ستم کر کے جنت وچہ ہیں اکے عذاب پانا ایں
چاروں طرف تیرے شروع آہ زاری زندہ ہیں یا خانہ خراب پانا ایں
بلبل گلانوں سہکدی فوت ہوگئی اتے پیا عرق گلاب پانا ایں
جاندے ڈبدے پار سی برائی بحر ہوش وچہ ایسا گرداب پانا ایں
کی کھٹیا ای مخزن لٹا مفتی احمق وحشی دے پیا خطاب پانا ایں
دائمؔ تڑپ اُٹھیا دوزگار دانش پیا جاگنا ایں اکے خواب پانا ایں

آزادی طبیعت شاعر

لگے پنہ نہ وچہ دماغ میرے روز ازل کی میرے خدا بھریا
کِسے کہیا کیوں راہ وچہ اٹک گیوں انج کہیا تے ہاؤ کا چا بھریا
بیخودی وچہ کراں تعریف خود دی ایسا ہوش دے وچہ جوش ہوا بھریا
ویکھاں صورت آدم تے رب سدا ایسا وچہ سر دے سودا بھریا
باطل ہوئے ارسطو دے سب نسخے بن گئی مرض اگوں حد دوا بھریا
چیر منزلاں انت فناہ دیاں دم وچہ بقا دے جا بھریا

چابک پکڑ کے لیسی سخن اندر پھراں لٹکدا ناز ادا بھریا
پیا دھوناں ہاں آب چشم تھیں میں میرا دامن اے شرم حیا بھریا
جس تے پوے اوہنوں تخت تے تاج ملدا میر ہما ئے وچہ بخت ہما بھریا
نبض ویکھ لقمان حکیم میری دم سرد جلدی سرجھکا بھریا
میں کوئی سحر بھریا بلغچہ سامری دا ہوئی خاک حاصل حسن طلا بھریا
جھڑکاں دے دے باقیاں شور پایا باقی تھاں نہیں سارا لقا بھریا

کہیا باقیاں ہوویں کیوں رہاں باقی سینہ سر بقا بر ملا بھریا
اگے لاجواب ہو کہن دائم مولا کوزے دیوچ دریا بھریا

غلام با عزّت بیگ مرزا!

قصہ سنوں غلام دی بینتی دا پیا اکھدا اے سردار رہ جاہ
اگے قیس فرہاد برباد ہوئے مارے ہور بھی بے شمار رہ جاہ
کئی شور شاں گردشاں ظلمتاں نی ایس راہ دلوں یکبار رہ جاہ
ہن نہیں رہندا آپ رہ جاسیں جدوں آکھسن آپ گھمیار رہ جاہ
عشق نار دا تیز انگار آتش نال کرزاریاں بیقرار رہ جاہ
پیا حشر تک کفِ افسوس ملسیں اج ویلڑا ای دلدار رہ جاہ
پہلی منزلے اُڈگئی دھوڑ تیری بڑی دُور اے وصل بہار رہ جاہ
دائم یار پر عاشقاں رہن مشکل بھاویں پٹے کیئے لکھ وار رہ جاہ

عزّت بیگ با غلام

میرے وس نہ رہیا غلام میرا اوہدے حسن درد دن بیرون بنھیاں
لگے گردشاں وچہ سعد بن اختر سحر چشم نے میرا شگون بنھیاں
ایہہ بھی بھیدا نہیں سی کسے کولوں شکر ہے اودے نفس ملعون بنھیاں
حضرت حسن مسیح دیاں نسخیاں نے لقمان بنھیاں افلاطون بنھیاں
ذو لفنوں کٹے سرنگوں سٹے ڈال قیس نوں رسن جنون بنھیاں
متھے بنھ لوے زلو بال میرا لکھ طرف سجّین قارون بنھیاں
پیچ زلف زنجیر دا ڈاڈا لگے تے میوں کرکے حال زبون بنھیاں
میرا عقل پھر دا دیکھ چرخ پھریا نالے نشہ شراب افیون بنھیاں
میں کی شہ زور نے کئی بنھے شاہ ادھم بنھیاں ذوالنون بنھیاں
یارا بنھکے نے پھیر چھڈنا نال حاکم ازل دا ایہو قانون بنھیاں
بدھے گئے نے دووین جہان گویا حرف میم اگے جدول نون بنھیاں
دائم لٹکدا رہیا سی دام اندر اوہدی زلف دا جدوں مضمون بنھیاں

باز آمدن غلام از نصیحت وواویلا کردن عاشق سوختہ جان

پہم بے قراریاں مغل تائیں چڑھ گیا اے عشق غنیم دے ہتھ
اے چمن بہار پئی گذر دی آ رقعے بھیجدا باد نسیم دے ہتھ
آکے نبض بیمار دی ویکھدا نہ ہائے شفا اے حسن حکیم دے ہتھ
جیکر کرم کرے میل سکدا اے سبھے حکمتاں رب کریم دے ہتھ
رہی ہوش نہ ایسا بیہوش ہویا پئے ڈولدے وحشی وہیم دے ہتھ
اے گلو تسی شالہ پھلو پھلو میری واگ عذاب الیم دے ہتھ
لبھے نسخہ دیدار دا کسے حیلے جوڑے اگے غفور الرحیم دے ہتھ
دائم پاک خدا دی مہر باجھوں کون پکڑدا کسے یتیم دے ہتھ

ایضاً

صورت سوہنی دے وچہ محو ہویا نالے روّوے تے نالے غلام نوں کہہ
ایسا کون ہووے ہمدرد قاصد اگے یار دے میرے پیغام نوں کہہ

عاشق ویکھ صبح صورت صبح تیری مرن لگا اے شام نوں شام نوں کہہ
ہوکے دست بستہ کمو لکے تے میرے باب دے حال تمام نوں کہہ

بلبل منتظر قفس دے وچہ تڑفے ہے جے جا صبا گلفام نوں کہہ
کدے پھیر کبھی ملوگے دس جاؤ ہنیاں ہوکے صبر آرام نوں کہہ

آہ وچہ قسمت ایہو لکھیا سی منہ لاکے زہر دے جام نوں کہہ
ہویا وانگ دائیم ہائم واویلا میلو یار جانی خاص عام نوں کہہ

در آموختن طریقہ غلام عزّت بیگ را برائے جمال دلبر

رکھ حوصلہ یار پیاریا او ایویں ہو نہ بے آرام جیہا
بازی کھیڈئیے عشق دی ڈھال لیکے ایہ عشق خنجر صمصام جیہا

بھید رکھ پریت جے لا بیٹھوں ناہیں جا نکے ہو بدنام جیہا
بار بار گیاں تُلّا شک کریسی کھٹا ہو جاسیں آم جام جیہا

میری مت تے کرینگا عمل جیکر پیا ویکھسیں شام گلفام جیہا
عزت بیگ نوں ڈھنگ سکھاں لگا دائیم یار نہ یار غلام جیہا

ایضاً

راز طلب دا قلب صندوق رکھیں جیکر کھولسیں تے خطا کھاوسینگا
نالے اگلیاں داغ کلنگ لاسیں نالے اپنا بھرم گواوسیں گا

جیکر ایڈیاں کاہلیاں کیتوئی وت ویکھنوں کبھی رہ جاوسینگا
وساں گھات دی بات کمال تینوں فجر ویلے جیکر دہاوسیں گا

ڈھکے ڈھو وسیلڑے عذر سیتی بھانڈ لیاوسیں تے درشن پاوسینگا
ایویں واویلا جیکر جا وڑسیں کھاسیں مار تے چور سداوسینگا

خالی ہتھ نہ کسے نے بولنا ایں اوتھے مال متاع کھڑاوسینگا
تدوں مانسیں سیج دیدار دلبر جدوں جھگڑا اجھاہ لٹاوسینگا

ناہیں یار دی ونج خوشبو لیسیں خودی فخر دی بو مٹاوسینگا
سیج ریشمی کسے نہ ڈاہ دینی اتے کنڈیاں رات لنگھاوسینگا

خوشی سکھ نوں روہڑ کے ندی ڈونگی بدی کھاہ ملامتاں جاوسینگا
اقصے منزلاں وصل محبوب دیاں ادھواٹڑے جان ونجاوسینگا

بھلا کملا رلا تھی دیسیں وچہ خاک ناموس ملاوسینگا
ایہو بھاہ کوہ طور نوں ساڑ آئی لا نبو لو سیا جان جلاوسینگا

چنگا کریں تے اجے بھی کریں پاسہ بہنیں تے جاسیں جدوں انہاوسینگا
ناہیں عشق کمان آساں دائیم عاشق مرکے نام دھراوسینگا

فاہم شدن مرزا عزت بیگ مراحل عشق مجاز

جم جم رُہزن پٹے مال متاع ایتھے بنیوں شوق سچا سودا کرن دا او
مار وعشق دی ندی اچھل مار کے ٹھل وبجھاں خوف نہ مرن دا او

انت جھاگدا جھاگدا جھاگ جاساں مہناں لگدا آبھار دھرن دا او
عشق شیر دلیر دا کھا پنجہ جاوے نس مقدور کی ہرن دا او
جاساں چاکری نفر غلام تھیساں مینوں النگ ناہیں پانی بھرن دا او

آ گئی اے ہجر دی گھڑی ربّوں گذر گیا اے ویلڑا چرن دا او
مجنوں وانگ ہیں سگاں دے پیر چماں تھیساں سگ محبوب دے چرن دا او
دائم ٹہلیا توکلی پار کھڑسی کوئی ول نہ سکھیا ترن دا او

ایضاً سوال مصنّف از احباب بزم

ایساکون اکھا صاحب بعید منزل بھکے عزلت دے لوچہ تشہیر بھی رہے
ایسا مٹے نہ مٹے نشان اُسدا قیدی ہووے تے بناں زنجیر بھی رہے
ایسی خواب کہ ذرا نہ اکھ میٹے ایسا ہسے کہ ڈہلدا نیر بھی رہے
ایسا دھکے کہ کرے نہ دور ساعت دسے زہر پلاوندا شیر بھی رہے
لالا ٹھوکراں دارالامان کردے اُتے گودڑی طبع امیر بھی رہے

کرے ظلم تے بنے رحیم کامل کرکے کفر تے بے تعزیر بھی رہے
پھر دوڑ دا ایسا سکون ہووے کرے حرکتاں نقش تصویر بھی رہے
ایسا خلق کہ دم وچہ شہید کرے لاوے مرہم تے لگدا تیر بھی رہے
کامل کاریگر ایسا کہ قصر ہستی ایسا ڈھے کہ جاری تعمیر بھی رہے
دائم ایہ بعید مزید دسے دنیا وچہ بھی رہے فقیر بھی رہے

رفتن مرزا ہمہ روز بوقت سحر در خانۂ تلا بحیلہ خریداری ظرف

عزت بیگ اڈا کے شرم عزت نت طرف دکان بسدھار جاوے
کیڈے عشق سکھائے نی ڈھنگ اوہنوں نال مکر دے کرن خریدار جاوے
ذراں چاکے حسن قمار خانے ہو ہو کے مست خمار جاوے
کرن حج گلاب دے مکھڑے دا دائرہ بلبل ول گلزار جاوے
عاشق زارا ایسا خریدار ہویا بھانڈا ہور نہ شہر دیار جاوے
ناہیں کرے خرید نوں بس مرزا سگوں ویہدا وچہ بہار جاوے
ساکھی روک ہے ایہہ سخن کدوں مست عشق جنہاں ندری بار جاوے

سوہنی سوہنی دی صورت ویکھنے نوں بنکے بھانڈیاں دا خریدار جاوے
آوے بار نہ ویکھنوں ناز دلبر ہو کے روز بروز تیار جاوے
تاہیں رہیا سی صبر قرار اندر سوہنے یار دے ویکھ رخسار جاوے
گیاں دولتاں درم دینار اُڈے ایہہ پارہ دانہ پیار جاوے
ڈھیر برتناں دے جمع ڈھیر ہو گئے کیتا نہ حساب شمار جاوے
ایہو اوسدا مدتاں رہیا پیشہ خالی مول ناہیں اکوار جاوے
دائم یار یاراں تائیں فکر پیا ایہہ یار نہ بلخ بخار جاوے

نصیحت یاراں دوبارہ عزت بیگ را

الکن یار پیارے قدمیں لگ رہنے کچرک تیک رہسی ایہو بھانبڑا
ایسے طرح جیکر رہیوں وچ گردا پلا ہو وسی ہنے صفا تیرا

مرزا بدھا ای مڈھ چا گھاٹیاں دا کدے گیا اے اوہ سبھا تیرا
بھن بھانڈیانوں من واسطا ای دھن مال ایہ رائیگان جا تیرا
مرے ڈُب کے شرم دی ندی اندر ویکھے آ جیکر باپ ما تیرا
مغلزادیا وطن نوں موڑ واگاں ایتھے بیٹھنا نہیں روا تیرا
پنجہ مار پنجاب دے پھندیاں نوں ہووے روح مجروح رہا تیرا

کدے کریگا بھانڈڑے لے اتنے دتا وہم نے عقل بھلا تیرا
ہو کے خان تے کسب کمینیاں دے اینج ناہا آبا اجدا تیرا
کیہڑا منہ وکھاوسیں دیس اندر بلخ کھنڈسی ایہ سودا تیرا
آ باز مجاز دے ناز کنوں خونی باز لیسی ماس کھا تیرا
بری مرض تینوں دائیم یار شالہ کرے رب کوئی نیک دوا تیرا

جواب عتاب مرزا عزت بیگ ہمراہیاں را!

میرے من دے وچہ نہ اک بیٹھی متیں جھڑیاں تساں سنایاں او
جھلک یار دی دسدی بھانڈیاں وچ تیں جھلی چا کتھیں صورتاں پایاں او
اک اک خط تھیں دلاں نوں خط ہووے ویلاں بوٹیاں عجب سوہایاں او
خریدار رہواں شالہ عمر ساری کراں در تے سیس نوایاں او
پنتھ عشق اندر خاندان کیہا اکو ذات کذات بنایاں او
اُتے اگ دے مرن پتنگ کیڑے عشق نسبتاں خوب رلایاں او
مصطفٰے تے فدا بلال حبشی بانگاں عشق نے پیاں سنایاں او
ذات پات دی بات نہ عشق اندر بادشاہیاں شاہاں بھلایاں او
صنعان ملے گھر ساہنسیاں دے دویاں عشق نے دور کرایاں او
ہن بلخ بخارا نہیں جان دیندا جس بدھیاں لکھ خدایاں او
دربار دے دی خاک تخت اکبر ساڑاں ریشمی سیج رضایاں او

چماں بھانڈیانوں لاواں نال سینے لوں لوں وچہ ہوون روشنایاں او
شیشے وانگ چوں صورتاں نظر آوے اُتے رنگتاں روپ سجایاں او
نال صدق یقین دے نظر آون کاریگریاں وڈیایاں او
سوہنے یار دی قدم دی دھوڑ اُتوں سٹاں وار ہزار رمغایاں او
دفتر عشق دی شاہ جلاہ اکو ناہیں فرق چغتیاں نایاں او
کی ذات چکور دی ہو کچھنوں الکھیں چن دے نال لگایاں او
بت خاک مٹی روح پاک نوری وہاں رل محبتاں لایاں او
خان کیچ دا نفر گھر دھوبیاں دے خودیاں عشق نے بھن گوایاں او
جدوں عشق دی بیلیو کانگ چڑھدی رہڑ جاندیاں عقل دانایاں او
منتھے پڑھی تکبیر فناہ والی چھری پکڑ کے تیز قصایاں او
دائیم جنہاں نوں عشق دا پیالا نبو کر چکے اوہ کار کمایاں او

مشورہ عزت بیگ با غلام کہ ظروفہائے ایں قدر را چہ تدبیر کنیم

عزت بیگ صلاح غلام کولوں پچھدا عاجزی نال پیا
کوئی دس تدبیر دانا ایں قول اندر بھانڈیاں دا لگا تال پیا

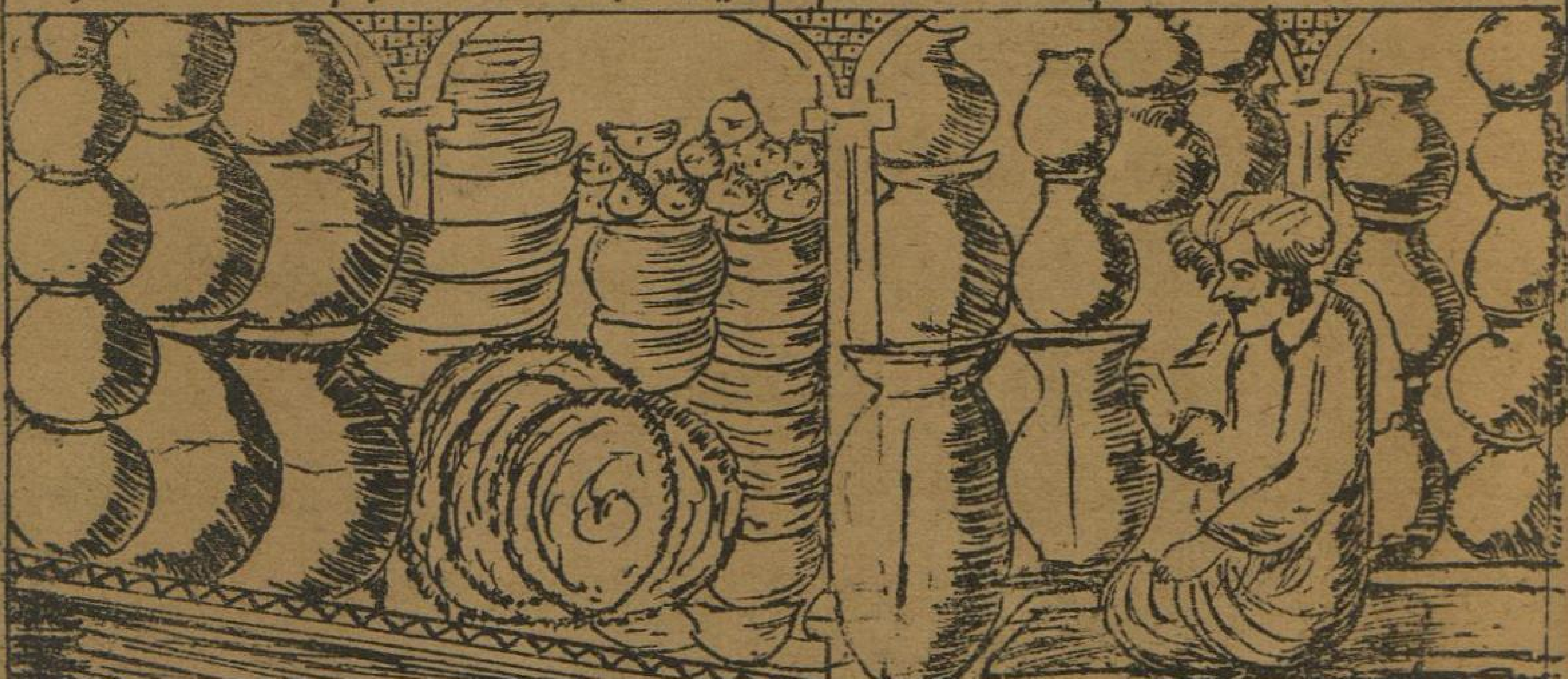
ویلی بھال نہ آوندی نظر کوئی کیتھے رکھیئے کرے سوال پیا
اک لے دکان ماہوار اُتے بھانڈے وِیچ بازار دی چال پیا
نالے آمداں ہور بھی جمع ہوسن نالے یار دا کرین خیال پیا
سنے ہٹیاں چوڑ ترٹیاں نے آپے وِیکھسیں گا کھیں حال پیا

لگا کہن غلام پیار یا اوناہیں جگہ دا شہر وچہ کال پیا
ہور لیا کے رکھدا ہیں اندر روز بیچ اگلے باہر نکال پیا
عشق آکھیا ہور بھنوا دلیساں بھاویں لکھ توں مت سکھال پیا
کسے کم دا رہنے وانگ دائم گورو عشق بھی جہڑے خیال پیا

ساختن دکان ظروفی عزّت بیگ در گجرات پنجاب

بیلی بلخ بخار دا شاہزادہ ہٹی وچہ گجرات دے پالیندا
اُتے بادیئے جوڑ دالے اتے گھڑے دے گھڑے ٹکالیندا
کُنے کُنیاں کنیاں نال رکھے سرپوش رکاب جمالیندا

بھانڈے نال ترتیب دے جوڑ سارے خوب صحن دکان سجالیندا
ڈولے ڈولیاں ڈولیاں ڈال انڈ نال ڈول اڈول ٹھہرالیندا
پیالیاں پالیاں جوڑ لاوے پرچاں روغنی رکھ سُترالیندا



ساہن ساہنکاں سامنے صحن بان بیالی پیالیاں بوٹیاں لالیندا
ہر طرز دے برتن رنگین سادے اپنے من دی موج منالیندا
سج رہی دوکان اے عاشقاں دی وچہ شہر دے صوم دھمالیندا
کدی جھولیاں دے وچہ جھلدا سی اج خاک نوں سِیس نوالیندا
یاد وا انہاں محبوباں دی جھات کارن سارے عشق فریب سکھالیندا

نالے کوریاں کوریاں کوریاں سن نال غور دے دور ملالیندا
نال جھٹی دے بنھ رومال ریشم جھاڑ گرد غبار چمکالیندا
کھول قفل خزانیاں گجھیاں دے کوچے یار دے پھیرے ہوالیندا
کوئی ریجھ ناہی بھانڈے ویچنے دی کارن دید دے ذات ڈھالیندا
بسمل نیم ہوکے تاہیں میم دائم راز قلم دے وچہ لُکالیندا

در بیان ندا کردن بر دکان عاشق زار در بازار با خریدار

آؤ دوستو لئو خرید بھانڈے پیا وچہ بازار پکا دا جے
مٹی عین خالص و دہ چین نالوں اُتے کسب تلے گھمیار دا جے
پختہ رنگ روغن عمراں جان والا کچا رنگ نہ کوئی بازار دا جے
نواں بھاندے نویں دکان میری مینوں عشق نواں دلدار دا جے
لئو چپ چپاتڑی لُٹ ہٹی اساں لٹیا بنک سرکار دا جے
مینوں کن طوفان ترورڑ آندا ایس گل مخفی گلزار دا جے
لمی درد بھری داستان میری گل چھیڑیاں کم خوار دا جے
اُتر تخت توں کھاوندا پیا دھکے جاری پنتھ ایہ عشق دی کار دا جے
ماراں آہ تے زلزلہ دھرت کھاوے مینوں خطرہ عرش ہینا دا جے
دِل آوندا اے پرہ پھاڑستاں ڈاڈھا خوف قدیر جبار دا جے

کوزے پیالڑے کوپ پاوے ہر ہر قسم برتن رنگدار دا جے
ٹلی وانگ ٹھجا یار نگدے (بولتے) مینے روغن صقل اُتے جھلکاں مار دا جے
صرف شوق مینوں ورتاونے دا کوئی طمع نہ درم دینار دا جے
لو کو کملیو ٹھگ لئو مفت مینوں ہیں تے کملا حدوں پار دا جے
قسمت بنھ گجرات وچ آندا ایس سوداگر بلخ بخارہ دا جے
پیا ٹٹ زمین تے امر کنول موتی ایہ کُنت کتھ نگار دا جے
بھانڈے وچہ بازار دکر ویچدا اسی لخت جگر ایہ مغل سردار دا جے
شہنشاہ اک حُسن دے سانگ ماری سینے سجرا زخم تلوار دا جے
لیندے قیس فرہاد تعلیم میتھوں علم سوز مینوں اُتنا یار دا جے
کشتی ہجر دریا دے وچہ دائم دکھاں رب سچا کدوں تار دا جے

ایضاً

آؤ دوستو لئو خرید بھانڈے سوہناں سماں سہاوناں نور دا جے
کاریگری چمکے وچہ بھانڈیاں دے ویلاں خطاں اندر جلوہ طور دا جے
سوہنی صورت دیاں ساریاں خاطراں نے بھریا عاشقاں ہٹ سرور دا جے

اج نال اتفاق گجرات اندر ہٹی کھول بیٹھا بیلی دور دا جے
ہڈ ناں لنگھ بازار وچوں جیہڑا کھنچ جاندا انت جھوڑ دا جے
صدر گجرات پنجاب اندر دائم فیض ایہ گنجور دا جے

ایضاً

خریدار خرید لئو بھانڈیاں نوں لت گرمیاندی اگوں آونا جے
سماں ہاڑ تے کڑکدی دھپ محشر مُنہ تپش دوپہر سکاونا جے
بغل مار کے ٹر دوپہر تتی لطف سفر دے وچہ اٹھاونا جے
پوندے ہتھ نہ موقع جان دیہو پچھوں وقت گیاں پچھوتاونا جے

تاں تے وقت جے لیہو خرید فے دا جیکر پیوناں اتے پلاوناں جے
ٹھنڈا ابر و صراحیاں کرن پانی پلک سائے دے بیٹھ لنگھاونا جے
سستا مال کمال جے لٹیاندا ایہلکے لدمسافراں جاونا جے
اجے گرم بازار وہار کر لئو جیکر نفع اخیر اٹھاونا جے

ہر قسم دے بھانڈڑے رہن اندر جسبدی طلب نیت سو یو پاؤناں جے
پیسہ اک تے باد یئے پنج اساں ہٹ دست لپٹ لٹاؤناں جے

سونا دیکے سکیوں ملک اندر سکہ مال دا اساں جماؤناں جے
دائم سار نہ واہدیاں گھاٹیاں دی اَمر سائیں دا اساں بجاؤناں جے

در تجارت تجار حسن ازل

دیوان دیوانے دی رہے ہٹی بھانڈے پئے مدام بیشمار وکدے
کاریگر دی ظاہر اکاریگری جے اوہ اک دے اگوں چار وکدے

بوٹے ویل گلکاریاں پیاریاں نے نقش خاک اتوں شہر یار وکدے
اوتھے خودی غرور دی تھاں ناہیں جتھے پئے سوہنے یوسف ہار وکدے

ایس عشق بازار دی چال الٹی ویکھ بھانڈیاں نوں خریدار وکدے
کوچے حسن دے ڈھل نہ ذرا لگے عقل ہوش غرور یک بار وکدے

سردار غلام ہو وکن ایتھے سنے مال متاع تجار وکدے
دائم سوہنیاں دے خط و خال اُتوں اکھیں ویکھ لے بلخ بخارے وکدے

رُباعی

ضد نہیں نکتہ اے میں گھر جے آویں گورو اگوں حاضر نہ میں گھر مرید ہوساں
توں اثبات بنسیں تے میں نفی بنساں توں قریب ہوسیں میں بعید ہوساں!
لکھ بولسیں لکھ نہ سناں گا میں کرسیں پاک بتے رد پلید ہوساں!
کرسیں پرزے تے بنا نگا عین دائم سٹیں روڑیاں تے قابل دید ہوساں

مفلس و نادار شدن مرزا از تجارت ظروف

ہویا آن مشہور گجرات اندر سے بھانڈڑے ہٹ وکاوندا ای!
لوکو لوٹیاں لٹ لٹو ویلڑا جے اچی مار آواز بلاوندا ای

کارن دید خرید کے آپ مہنگے اگوں سستے بھا وٹاوندا ای
گویا اک روپئے دیاں برتناں تھیں پیسے چار نا چار کماوندا ای

برتن جھل گھاٹے برتن لے آوے برتن من دی خوب نبھاوندا ای
ایسا آن دھریا کھلا ہتھ مرزے پیسہ اک ناہیں پچھے پاوندا ای

بیٹھا ڈھنگ فریب دی کھول ہٹی کارن پیاریاں گھاٹڑے کھاوندا ای
بھلا کیوں نہ اوسنوں ہین گھاٹے جیہڑا حسن دا گاہک سداوندا ای

ایڈا گھاٹڑا روز بروز جہنوں ویکھاں کچرک کم چلاوندا ای
مثل وماں دے گھڑا گھٹ گیا پھیر چک دہار لیاوندا ای

ایس شرنج نے ننگ کنگال کیتا کل مال متاع اڈواوندا ای
اوہنوں چاہ دیدار دی چاہ پایا عقل ہوش تمام بھلاوندا ای
ہٹی والیاں آن محصول منگے خالی پلڑے کھول وکھاوندا ای
آ گئی گھڑی زوال دی مول اُتے آہیں مار دا نیر وہاوندا ای
کل کھیڈ داسی مایا مال اندراج نام کنگال سداوندا ای
ساتھی نال دے ہٹے لاچار سارے ہارے بھکھدے جیو ترساوندا ای

نہیوں جاندا اوہدیاں گھاٹیاں نوں گھر یار دے آ ونڈ اجاوندا ای
دہاں بابجھ نہ جلیدی راس ایہہ خس و خار تے سیج وچھاوندا ای
دھکے مار بازار تھیں کڈھیو نے رکھ سرے تے بانہہ کرلاوندا ای
سایاں پلنگ اندر زربروں زیر کرنا ایں تیرا انت بے انت آوندا ای
ان پانیوں بھی آن تنگ پیا وچہ فاقیاں وقت لنگھاوندا ای
چالے عشق دے ویکھ لے ہیم دائم بادشاہاں نوں بھیکھ منگوندا ای

تجویز نمودن ہمراہیاں رفتن بوقت شب

راتیں ساتھیاں بیٹھ صلاح کیتی چلو بلخنوں چلئے نس بھائی
گھروں ٹرے آہے اسی رنگ کیہڑے کر کر ناز نخرے ہس ہس بھائی
جس یار پچھے اسی خوار ہوئے اوہنوں لگی نرالڑی جس بھائی
گئے اُٹھ گھوڑے اُٹھ مال دولت ہیا جگر نہ اوس دے وس بھائی
جادو نیناں دے اوس نوں پئے پکے نال نور لیاں دھی کھس بھائی
کاٹی غضب دی روپ گھمیار ڑی تے پلکاں تیر چلاوندی کس بھائی
ویکھو اوگھڑے بلڑے ساتھ کوڑے کیتی دوستی دی وینڈ بس بھائی

بھکھے موئے ہاں کہے پردیس اندر سنگ بے پرواہ دے پھس بھائی
ایس سفر نے سٹیا سفر اندر حاصل تُٹی اے کھیہہ تے بھس بھائی
ماسہ رہی نہ تاب کلام دی سو ایسا عشق ہوراں لیا جھس بھائی
ساڈے وسلے کھیت لہراوندے تے گڑا قہر دا گیا اے وس بھائی
نت سوہنی سوہنی کوکدا اے ڈاڈھی وچہ کلیجڑے تس بھائی
اوکھا مغلنوں جان گجرات وچوں لوں لوں گیا عشق رس بھائی
دائم یار نٹھے راتو رات چوری گئے یار نوں سار نہ دس بھائی

غدار وبے وفا دنیاؤں دل!

اساں ٹھوک وجا کے ویکھ چھڈی حرصی مطلبی بدکردار دنیا
مانی شمر یزید پلید رجکے کھاہدی بلعم باعور تلوار دنیا
بیڑی حرص ہوا دی چاہڑ کے تے انت روہڑ دی شوہ دھکار دنیا
جسنوں ہتھ پاندی ٹھلے ڈوب جاندی لایا کوئی نہ کدے بھی پار دنیا

فرعون ملعون قاروں کا فر شداد نمرود دی یار دنیا
اول صدق تے صبر ایمان لیندی پاندی جسد نال بیمار دنیا
ایتھے بھلے بھلیرڑے بھلگئے نے وڈے ناز دسے نازدار دنیا
اللہ والیاں لا دا مار سوٹا دھکے مار گھروں کڈھی نار دنیا

سادھو رشی منی عارف بجھ رمزاں ایسے واسطے گئے ورسا دنیا
دنیا[ل] سو جو رب تھیں کرے غافل زر مال ناہیں گھر بار دنیا

ایہ حدیث رسالت مآب دی اے دنیا دار کتے تے مردار دنیا
دائم رب رحیم کریم قائم چند روزہ اے چند بہار دنیا

تنہا شدن عزت بیگ در گجرات

سین گئے بخت قدیم دے سنگ نٹھے جدوں جاگیا تے ہوئی خبر فجری
بجلی کڑک قہار دی پئی سر تے گجے آہ فراق دے ابر فجری
گیا ہو برباد فرہاد وانگوں دردا‌ں ماریا سر تیشے تیر فجری
کفن پہن فراق دا لیا سر تے ویکھ سامنے غماں دی قبر فجری

رناں اک اکلڑا مار کوکاں کیتا ہجر مریلڑے جبر فجری
ندی نیناں دی ہنجواں ٹھاٹھ ماری رڑھ گیا سو ہوش تے صبر فجری
آتش عشق تے نیل مصیبتاں دا جل بل گیا عاشق ببر فجری
دائم یار عاجز زبروں زیر ہویا حسرت سوز ہنے بڑے زبر فجری

نعرۂ تاسفانہ عاشق دیوانہ!

ہائے ویل افسوس کی ورت داورت گیا اکھ گئے نے نال احباب میرے
کتھے خوش کلام غلام میرا ہم دیار کتھے ہم خواب میرے
جل کے عرش بریں بریان کیتا آتش تیز ہا دم اضطراب میرے
بے ناموس مجبوس ملبوس وحشت ویکھے کون اج حال خراب میرے
ہستی ویکھ تباہ فناہ ہوندی گئے چھوڑ ہمراہ اصحاب میرے

میں منکدر بیقدر منکوب خستہ لکھیا کی کاتب وچہ باب میرے
دیکھ چرخ ولوں اوہ بھی چرخ ہو گئے سکھ روہڑ گئے وچہ گرداب میرے
گئے پا ہمیا وچہ چاہ ظلمت سبھ بھلا کیتا ماہتاب میرے
وچہ عشق دے بحر عمیق ہوئے نفی سلسلے مثل حباب میرے
کی کی دساں پھول پھول دائم دردِ غم نے بیحساب میرے

خیالات وافکار شاعر

ایسا فارغ ہاں پئی زنجیر رگ رگ نہ کوئی دنیا دا کم نہ دین دا کم
لاتقنطو دے نوے پہر اٹھے ایہو ہے صفت زبر بین دا کم
پڑھے پنجگانہ اندر بنخلانے ایہ کسے کامل مسلمین دا کم

توڑے بشیر ہی منتروں کیلدوس پر نہ سکھیا و نخلی بین دا کم
ظرف قدرت نوں ویکھیا جاں دل اے جگل جگل ماچین دے چین دا کم
سختی نزع تھیں کرے خلاص یکدم ڈٹھا خاص ایہ سورۃ یسین دا کم

ل[ه] بقول رومی ؒ (چیست دنیا از خدا غافل بدن + نیست دنیا سیم وزر فرزند و زن) دائم قادری

پردہ کجناں کم ستار دا اے پردہ لاہونا بندے کمین دا کم
اکھیں میٹ کائنات دا سیر کرنا ایہہ ہری قلبی دور بین دا کم

فاقے فقر فنا نوں کی جانن جنہاں گھڑی گھڑی کھان پین دا کم
اک پھڑک تھیں فلک لرزا دینا اکھیں ویکھیا قلب حزین دا کم

سجدہ بُت نوں کم اے نوریاں دا کرنی نہ ابلیس لعین دا کم
کرنے ماہ دے انگلی نال ٹکڑے ایہہ پتہ ای کس ماجبین دا کم

لبِ گنگا وچہ پلٹنا جام کوثر ایہہ ساقی ختم المرسلین دا کم
خاتم حق تے چمکنا مار شعلے ایہہ شاہ یثربی نور رنگین دا کم

طرف دشمناں کرنی نگاہ رحمت ایہہ رحمت اللعالمین دا کم
سیف خلق تھیں کرنا شہید یکدم عین عین رسولِ امین دا کم

جنہوں کہن جبار قہار لوکی اوہ تے کردا اے پیا مسکین دا کم
ساڈا کسب اے فسق فجور دائم دینا بخش رب العالمین دا کم

زاری کردن عاشق بدرگاہ باری

میرے مولا کریم رحیم سائیں نعرہ مار پکاریا یا مولا
کدے گئے اوہ اج نصیب میرے کرماں کھیا وساریا یا مولا

بیبھاں نال ساں بلخ تھیں سیر چڑھیا مثل شاہاں سنگاریا یا مولا
مائی باپ نوں روندیاں چھڈ ٹریا زور رینال سدھاریا یا مولا

ہن یار غلام بھی نس گئے نے ہر پاسیوں ماریا یا مولا
اوہ بھی ذات غریب دی نپ بیٹھے جس دھرت نگھاریا یا مولا

زراں دولتاں اپنا آپ نالے اوہدی دید توں واریا یا مولا
بوہے یار دے رہیا نہ جان جوگا خالی پلڑے ہاریا یا مولا

روہڑ سٹیاں کھٹیاں ہٹیاں بھی ناہیں لگھ سواریا یا مولا
پلے دام ناہیں ملدا شام ناہیں دیس وحشیا دھاریا یا مولا

نیرے بد قدرت جادو ڈال مینوں راہیں بنھ کھلاریا یا مولا
ہویا مشتری طالع قتل میرا زحل آن ونگاریا یا مولا

اج اگلیاں پچھلیاں یاد آیاں اکھیں خون گذاریا یا مولا!
بے ننگ نہنگ ملنگ ہو کے کوکاں پا ہریا پا ہریا یا مولا

تینوں ذات صمد دا واسطہ ای بخشن بخشنہاریا یا مولا
چاہ جوڑ مکھاں واگ موڑ سکھاں دُکھاں روپ اتاریا یا مولا

کر فضل دی ڈھال عطا مینوں خنجر غماں اولاریا یا مولا
ستار غفار رحمان دائم تیرا اسم چتاریا یا مولا

تنبیہ کردن عاشق بنفس خویش

دِلا توں کی اک وچہ گنتری دے ایس عشق کروڑ فساد کیتے
وارث ہفت اقلیم دے لاہ تختوں حسرت شہر دے وچہ آباد کیتے

گئی ڈنگرے خودی غرور والے سدھے چاہڑ پریم خراد کیتے
ایس ٹھگ بنگالے شاہ ملکی منتر مار کے بے مراد کیتے

اک توں کی پٹ بناو سینگا جھگے کٹیاں دے ایس برباد کیتے
قیس عامری کتنے دُکھ جھلے کیڈے ٹُٹنے پئے فرہاد کیتے

ھفے کفر دے صوفیاں ساڑ جُبے وانگ حافظاں قاریاں یاد کیتے
ہن ڈاہ چھاتی جیکر لا بیٹھوں نال یار جس کئی ناشاد کیتے

ہن ماد جو یار دی کرن پوجا سو یو رب نے نیک نہاد کیتے
جیہڑے ترو ڑ پریت کو نبیت ہوئے تنہاں سنگ فرعون شداد کیتے

غازی سوئی بھلیرڑے زور والے جنہاں نفس دے نال جہاد کیتے
جنہاں عاشقاں قید پریم جھلی رب دو جہان آزاد کیتے

دلا جھل ہن آئی آ ڈول ناہیں سوئی یار جنہاں اعتماد کیتے
دائم پین گے آبحیات کوثر جنہاں نفس دے کردصواد کیتے

در جلالیت حضرت عشق

استعفار نیر نگیاں تیریاں توں اے فتنہ آشوب بلا عشقا
دس کی غریب دے رہے پلے جنہوں لگ جائے تیری ہوا عشقا

چھڈیں چُند نہ وچہ مزار دے بھی کفن پھاڑ دی تیری سودا عشقا
مہلت نال اسیر آزاد ہوندے کوئی تیری بھی حد ہا عشقا

جنہوں پکڑنا ایں پکڑ معدوم کرنا ایں نابود نوں دیں وسا عشقا
ہجر یار انوں غیر انوں عیش راحت تعجب خیز اے تیری ادا عشقا

تیرے کارنامے سارے یاد مینوں ہائے اوا اٹھ جائے تیری بنا عشقا
آپے قم قم نے انا الحق بولیں آپے دار تے دیں لٹکا عشقا

اولاد مذہب بے دین بے شرم دہبر پڑھلے کافر بھی تیری ثنا عشقا
کدے وچہ کلیسیاں مسجداں دے ہوویں بت نما ئیں ڈیرے لا عشقا

تیرا منصفا اک انصاف عجب اے اکوں سمجھنا ایں شاہ و گدا عشقا
ایہ صفت فقیر دی ذات دی ہی آ دوئی دتی اے جنہاں ٹھا عشقا

انکھاں کمی ہیں کی اسرار ہیں توں کجھ نے اپنا آپ وکھا عشقا
ہائے توبہ نہ تو لکے بولیا ہاں بھلگیا ہیں بخش خطا عشقا

دل تے آکھدا اے کراں دیدار تیرا جھلے کون پر برق بقا عشقا
ہیں وچہ تاب ناہیں نہیں نوں ویکھنے دی ہیں جو ہیں بیٹھی بھگی پا عشقا

ہیں ہیں کیتھے توں توں ہی ایں جیکر ہیں جائے دستر جا عشقا
سنیا ایں شعلیوں طور اڈا دینا ایں کدھیں جند ڈرا دا عشقا

نالے لن ترانی نالے آجانی راز بھری اے تیری صدا عشقا
ویکھیں آپ توں اپنا آپ دائم کر کے اپنا آپ ویا عشقا

حقیقت عشق

عشق میر شکار دے صید واہ واہ آپے دوڑ کے پھسدے دام اندر
قلم لکھدیاں شک دوڑنک ہوئی کوئی سر اسے عشق دے نام اندر

اہدے زہر اندر جیہڑیاں لذتاں نے ناہیں کسے بھی خورش طعام اندر
راکی بھوک بھس کیل کمے قید کردا جیہڑے اوٹ کسے کلام اندر

اہدی موت اندر کئی زندگیانے کئی صبح صادق اہدی شام اندر — اہدی وچہ تدبیر تقدیر بستہ ہوشاں کئی اہدے مست جام اندر
اہدی مرضدے وچہ لقمان حاذق کئی خاص نے ایس دے عام اندر — اہدی نفی دے وچہ بقا دائم کئی بادشاہ اہدے غلام اندر

حرص و نفس عقل و عشق

ایتھے فخر گمان دی تھاں ناہیں جیکر لا بیٹھوں مسلمان ہوجا — حرص نے کہندی اے سوچ عقلوں عشق آکھدا نرا انجان ہوجا
عقل آکھدا ملک آباد کریئے عشق آکھدا صاف ویران ہوجا — عقل آکھدا اے کریئے نام روشن عشق کوکدا بے نشان ہوجا
عقل کہے کر حج تے عشق کہندا کوچے یار دے وِل قربان ہوجا — عقل کہے بنا مکان کوئی عشق آکھدا لامکان ہوجا
ڈھونڈ راز نہاں دا عقل آکھے عشق کہے تفسیر نہاں ہوجا — حرص آکھدی تھی انسان عاقل عشق آکھدا مثل حیوان ہوجا
نفس آکھدا اچیاں مارکوکاں عشق آکھدا بے زبان ہوجا — نفس آکھدا مرینگا عشق آکھے پہلے مرن تھیں جان قربان ہوجا
عقل آکھدا بچ بچ رہ بہویں عشق آکھدا سر میدان ہوجا — جھلن لکھ طوفان نہ ذرا ڈولیں محکم طالیا قلعہ ہرمان[1] ہوجا
دوزخ جنتاں نال کی کم تیرا یاد یار دی وچہ غلطان ہوجا — نار جندڑی وانگ پروانیاں دے پھیر آپ روشن شمعدان ہوجا
نار عشق جلیل جلا دیہی تے خلیل والا گلستان ہوجا — ہو کے راس تے جھل پیاس کربل مثل سلسبیل جنان ہوجا
جنت والڑے نوں بھال بھل جنت پھیر جنتاں دا نگہبان ہوجا — دائم عشق حقانی دی نال کانی فانی ہو تے دارالامان ہوجا

رباعی

رہی کسر شاید ہوئی دہار قاصر خنجر مار قاتل ذرا تیز کر کے
توبہ کاسیاں نال کی بنے میر اساقی پلٹ صراحی لبریز کر کے
ذرا آٹھائی جامردیاں نوں قم قم مثل شمس تبریز کر کے
دائم ہے دائم چمک رنگ جسدی دیہ رنگ ایسا رنگریز کر کے

[1] ہرمان مصر ہیں اک گنبد ہے جو طوفان نوح سے قائم رہا جس کی بنیاد ادریس علیہ السلام نے رکھی تھی ۱۲ دائم قادری

مکالمہ عشق و عاشق صادق مرزا عزت بیگ بطرز رموز

متاں یار دا وصل وصول ہووے لا فال قرانی نوں ویکھ تے لے
اگوں ملے نہ ملے خدا جانے توڑے ماہ کنعانی نوں ویکھ تے لے
عشق بولیا ٹھہر جا آ پہلے میری تیغ برانی نوں ویکھ تے لے
میرے نال دو بولیاں بول کے تے اپنی وانی نادانی نوں ویکھ تے لے
ذرا صبر کر گھڑی زوال دی اے ٹھہر امر سبحانی نوں ویکھ تے لے
پھیر وحشیا طرز افشا کریں پہلے راز نہانی نوں ویکھ تے لے
دسیں راہ پھر بھلیاں جاندیاں نوں رہبر خضر حقانی نوں ویکھ تے لے
ذرا اٹک جا پھیر روان ہوویں ابر جوش طوفانی نوں ویکھ تے لے
پر ہاں سٹ خیال دے خام نقشے نقش قدرت دے مانی نوں ویکھ تے لے
نرگن گن گن من من کہی تیری کاہل گئی گیانی نوں ویکھ تے لے
جم جم پیا منصور دے نال کھاویں جھٹکے دار تے جانی نوں ویکھ تے لے
جلوہ لیگا آرنی کہن والے اوہدی لن ترانی نوں ویکھ تے لے
دیر سر میں سر بتاں تینوں ظاہر عہد پیمانی نوں ویکھ تے لے
عشقا رہ جا رب دا واسطہ ای میری بے زبانی نوں ویکھ تے لے
اکو لاڈلا پت ہیں ماپیاں دا میری عمر جوانی نوں ویکھ تے لے
اک گھڑی نہ سجدیوں سیس چایا جلی ہوئی پیشانی نوں ویکھ تے لے
اک دم نہ سکھ دا دم لیا کار روز شبانی نوں ویکھ تے لے
والدین رووندے میں بیچین تڑفاں پریشانی حیرانی نوں ویکھ تے لے
ابر صبر کریں اجے برس ناہیں میرے زور زنالانی نوں ویکھ تے لے

اٹی سوٹ لے مصر بازار آجا سوز شغل جہانی نوں ویکھ تے لے
برقعہ پوش اج برقعہ اتار ریا اے سوہنے مکھ نورانی نوں ویکھ تے لے
ذرا ایس دروازیوں لنگھ کے جا وہ جم جم یار لاثانی نوں ویکھ تے لے
ایس بھار تائیں پھیر ہتھ پائیں اپنی تاب و توانی نوں ویکھ تے لے
صد مار پکار کھاں مشتری توں نالے رنگ اسمانی نوں ویکھ تے لے
شیشے قلب دے طلب مقیس پا جھاتی اوس نور نشانی نوں ویکھ تے لے
تاں راہ لمیرڑے پیر پائیں راہگیر سیرانی نوں ویکھ تے لے
سر تے بھار تے پار نوں جان والے عمق بحر طغیانی نوں ویکھ تے لے
جیکر چلنی آں چال دیوانی کسے ٹور مستانی نوں ویکھ تے لے
کیتی عشق پکار تیار ہو جا میری رسم شہانی نوں ویکھ تے لے
طعنے تاں دیویں جیکر گیئوں ضائع اپنی جان قربانی نوں ویکھ تے لے
ساحل بیٹھ کے کریں نادان شکوے مار چھال روانی نوں ویکھ تے لے
ڈر کے ہیٹھوں پچھاں نسن ناہیں میری طرز ایمانی نوں ویکھ تے لے
ہور زہر بھریاں توں مارنا ایں اگلی کھبی ہوئی کانی نوں ویکھ تے لے
ہور سجھنا ایں مڈھ برباد یاندا اڑیا اگلی ویرانی نوں ویکھ تے لے
کتھے وطن تے خانہ بدوش کتھے میری شکل حیوانی نوں ویکھ تے لے
گیا کالجہ پاٹ تباندیاں ہی جا کے بلخ سلطانی نوں ویکھ تے لے
مجنوں پھیر سودا کریں دعوے میری سرگردانی نوں ویکھ تے لے
تیشہ مار فرہاد برباد نہ ہو میں ناشاد زندانی نوں ویکھ تے لے

اوشمع دی لاٹ تے جلن والے آتش جگر بریانی نوں ویکھ تے لے
بے امید ہو دوڑ نہ زرگ ولے پرت فضل رحمانی نوں ویکھ تے لے

کریں رب دا پھیر کلیم درشن محبوب ربانی نوں ویکھ تے لے
منزل فقر دے ابن السبیل طالب باغ داد گیلانی نوں ویکھ تے لے

کلمہ خشک نہ کوئی بھی خشک دے لا اپنی خشک الحانی نوں ویکھ تے لے
طعنے کوڑ دے حاسدا لا ناہیں میری جانفشانی نوں ویکھ تے لے

جامہ رشک اتار کے آ جوہری سخن فیض روحانی نوں ویکھ تے لے
دائم نہیں بھاویں قابل ویکھنے دے اوہدی کلکدی کانی ویکھ تے لے

فریاد عاشق ناشاد عزت بیگ

دھر کے ہتھ تے ہتھ بے ستھ عاشق رورد کو کدا کی بناؤساں گا
چائے ہین خالی پلے کی چائے کویں درشناں یار دا پاؤساں گا

اگے غدر آہا بھانڈے لیاونے دا ہن جا اوہیں مار کھاؤساں گا
آس رکھدا اساں کسے روز رو دے ترس نوں حال سناؤساں گا

ہیں کمبخت دے ہو گئے بخت الٹے بیصبر ہو قبر سدھاؤساں گا
گیہڑے منہ ہن یار دا منہ ویکھاں ہائے گی کرساں کدے جاؤساں گا

ڈاکہ ماریا عشق مسافراں نوں اویں حشر تیکر کر لاؤساں گا
دائم الٹ جائے زمیں اسمان بھاویں ہین کبھی ویکھنوں باز نہ آؤساں گا

قائم شدن عاشق در منزل عشق

جم جم لگنی بھاگ سلطانیاں نوں عشقا سدا جوانیاں مانداہو
غونی عہد لکھا لے مٹساں نہ شاہد آپ ہی ایس پیمان داہو

ہنھ وڈھ دتے باقی غدر کیہا جویں جیوآوی توبیں راندا ہو
چک لئی اے پنڈ سلام تینوں ہن تے اپنا پرایا پچھاندا ہو

میری جان دی بڑی بجے لوڑ تینوں حافظ آپ ہو کے میری جاندا ہو
جیکر ساڈی آنکھ قنات میری ہن چادر پریم دی تاندا ہو

دلا ناز کا بھلج نہ کھا جائیں نعرہ مار ہو مرد میدان دا ہو
گلی یار دی چمکدی تیغ بران خوگرنہ جان بچان دا رہو!

چھڈ خام خیال مغلایاں دے گولا ہو کے حسن سلطان دا ہو
دائم چھاننی وانگ وجود کر کے چل خاک دروازے دی چھان دا ہو

مقولہ مصنف دائم سلمہ القائم

جنہاں حسن دی لٹک دی چیٹک لگی لٹک جاوندے مکھ بھواوندے نہ
جنہاں عشق تفسیر دا سیر کیتا زہد بندگی وعظ الاوندے نہ

جاتا اک نوں جنہاں نے اک ہو کے پھیر دوئی دے شو مچاوندے نہ
ہوئی جنہاں تے جیوندیاں موت وارد ملک الموت کولوں ڈرکھاوندے نہ

جنہاں تک صورت تاڑے نین لائے پھول سوزناں سین ملاوندے نہ
مندر مندر کے مورتی جنہاں پوجی راہ دین تے مذہب دے بھاوندے نہ

کلی سنی اے جنہاں حقیقتاں دی گاون ونت مجاز دے گاوندے نہ
دائم سچ پریم پروانیاں دا پچھاں پر لگے شمع تھیں آوندے نہ

تخیلات و تفکرات مرزا!

کھائیناں دل مِتھے نے ہتھ دھر کے سوچاں سوچدا درس دیدار دیاں
اُڈے پیا خیالاں دا دور پنچھی سڑکاں کھلیاں فکر وچار دیاں

ڈھوڈھ ہب کوئی لائے جے رب سچا موجاں مانئے وصل دلدار دیاں
چل سوہنی دا دیکھئے مکھ سوہنا کاراں چک سر تے گھمیار دیاں

پیر پکڑ معشوق دے ادب سیتی پنڈاں کھولئے شور پکار دیاں
جیکر ہس بولے درد دور ہوون کرے کاریاں آپ بیمار دیاں

لیا پا گھمیارڑی کہیا جادو واچ منتراں حسن اسرار دیاں
کدے آکھدا جان میں منہ کیہڑے پنڈاں سر تے ہین اوہار دیاں

قرض منگسن کرانگا عرض کیہڑی شرماں آوسن قرض اقرار دیاں
کون کوڑیاں نوں بوہے وڑن دیندا جھڑکاں ملدیاں گلی بزار دیاں

کوئی ڈھوونڈ ڈھکدا وصل والا آہیں نکل گیاں دکھیار دیاں
ناہیں لگھ پلے اگوں کون جھلے جوہاں دور نے بلخ بخار دیاں

کتھے شتر گھوڑے جہراں زراں توڑے گیاں ساعتاں کفر منکار دیاں
کدی آکھدا ویس وٹا کے تے ویکھاں رنگتاں روپ رخسار دیاں

کدی آکھدا آکھے مراں موہرہ مکن بھنڈیاں مجھ خوار دیاں
کیتا ہجر دلدار دے واویلا پیا ماردا پار اورار دیاں

ہر پاسیوں غمانمبے ہین لانبو آساں ٹٹیاں دکھی لاچار دیاں
دائم حشر نوں ویکھ اعمالنامے ڈیکاں نکل جاسن گنہگار دیاں

ایضاً

آہ رہیا کہ رہیا ہر قدم لرزاں تڑپ مرغ بسمل مثل حال میرا
باقی رہیا سفیدی دا نام ناہیں ایسا سیاہ ہے نامہ اعمال میرا

گویا جھلا طوفان نوح مڑ کے ڈبا ہو کنگال اقبال میرا
لاتقنطو دی آس پاس تے دائم متاں ہووے قبول سوال میرا

آمدن عزت بیگ پیش تلا گلگو و فریاد کردن از حال خود

ایویں روندیاں روندیاں جیو اندر عزت بیگ نوں عجب خیال آیا
بھناں ہو بے سرت دکان ولے وچ جگر دے جوش ابال آیا

بیٹھا کول ہتلے آنسو لال ڈولے ندی چشم دی وچ اچھال آیا
ہتھ جوڑ دا نیوندا ادب سیتی میرے بخت اُلٹے میرا کال آیا

مینوں پئے از غیب تھیں چور بابا ہیں تے کل اڑا کے مال آیا
میرے نالدے بھی سنگی چھوڑ گئے نے ناہیں کسینوں ترس رُوال آیا
بھانڈے وسیجدار میاں ادھار لیکے پئے گھاٹڑے سخت وبال آیا
کجھ عذر ناہیں رکھ مار بھاویں جھوٹھا لیکے مُنہ چنڈال آیا
بدلے قرضدے رکھ لے نفر مینوں ہیں تے حال نھیں ہو بیحال آیا
میرا ہو ہمدرد رفیق بابا اگے تدھ دے کرن سوال آیا
قسم ربدی نہیں فلوس پلے میرا طالع وچہ زوال آیا
میں ہن آسرا تقوا رکھ پکا تیرے بوہے تے عاجزی نال آیا
سر قرض سی دیونا قرض تیرا ہیں تے ہو کے ننگ کنگال آیا
میرا گل تے پاڑا ہتھ تیرے تیتھوں صاحبا شرم کمال آیا
جو فرمادسیں کرانگا شکر کر کے میں فخر وڈیایاں گال آیا
دائم دیوساں کی جواب اوتھے روز حشر جد قول لولال آیا

جواب از تُلّا بارِ عتاب

میاں مکر سازا چپ کر کے بہو ہنجوں ڈوہل میرے دکان اُتے
بھانڈے روز بروز ہیں ہیا دیندا تیری جبھ تے دین ایمان اُتے
جدوں سمجھیا ای کجھ نہ رہیا پلے اُٹھ وگیوں حال سُنان اُتے
بھانڈے قیمتی روہڑ دا مُفت رہیوں نسور کھیوا ای ہین کھان اُتے
میرے بھانڈیاں وچہ نہ ہین گھاٹے قیمت پاوندے سہر مکان اُتے
لگ گئی اے غافلا مُہر غفلت تیرے دل دماغ زبان اُتے
بول قول دا تول تروڑ کے تے قائم ہیو نہ عہد پیمان اُتے
فرض قرض داناں اتاریوا ای بھار پویگا حشر نوں جان اُتے
عرضاں کیتیاں قرض نہ کدی لہندے کو ہا ملیوا ای کس دھیان اُتے
خبرے کویں تینوں پے گئے گھاٹے پیا آنہ مکر وکھان اُتے
گھاٹا پیا تے تیرا قصور کوئی ہوسیں بھلیا کسے نادان اُتے
دائم یار جو کھا کے ہون مُنکر بدلے دین گے ایسے جہان اُتے

در معذرتِ عزت بیگ

میرے عیب قصور تے پا پردہ پرے والیا مجھ غلام رکھ لے
گل گل گل بیکسی دے کھبیاہاں متے گل جاواں بھانڈا خام رکھ لے
توڑے سجھ کے سگ حقیر مینوں کارن لقمے خبر طعام رکھ لے
خاص الخاص مینوں دسیں مرد نوری اکو جیہہ قدماں گولا نام رکھ لے
کرساں عذر نہ بیگ کمین تائیں بھاویں ایس تھیں بھی مندا نام رکھ لے
میری صبح تھیں ہوگئی شام قسمت تینوں واسطہ صبح تے شام رکھ لے
تیریاں عزتاں نوں اللہ بھاگ دونے اکو جیہہ دربار بدنام رکھ لے
تیرے حکم دیو جیہ محکوم رہساں بھاویں شاہد قرآن کلام رکھ لے
خویش انگ تے وطن دی ریجھ لاہی بدلے قرض دے عمر تمام رکھ لے
جیکر جان ستے تے دھکیاں جان پاپی میرے سر اُتے اپنے گام رکھ لے

لیساں کٹ پہاڑ مہم بھاویں مینوں سمجھ فرہاد ناکام رکھ لے ‌ دائیم رہے نہ کوئی پرواہ باقی جیکر وچہ نگاہ دوام رکھ لے

جواب بطرز تصوف

گل رہن دی رہن کی بیع ہونا جے نہ گہنیگا تے کویں ہینگا او ‌ وہنی ٹوکری کم دلیر پاندا سٹ بہنیگا تے کویں رہینگا او
طعنے مہنے اولاہمے مائے اتے جھڑکاں جے نہ سہینگا کویں سہینگا او ‌ کر کے چپ تے جھلنے دھپ پالے کجھ کہیں گا تے کویں رہیں گا او
خودی فخر غرور دے بام اتوں جے نہ لہیں گا تے کویں رہینگا او ‌ وچہ چاکری اکڑاں شان کیہے جے نہ ڈہیں گا تے کویں رہیں گا او
نفر ہو وناں چالناں جفر صبر دل جیکر کہیں گا تے کویں ہینگا او ‌ دائیم رہینگا جیکر نہ رہینگا جیکر رہینگا تے کویں رہیں گا او

سوال عزت بیگ

بناں مہر دے رین بھی رہن مشکل جے توں رکھ لویں سایاں رہانگا میں ‌ ہمت شوق دا بخش ہتھیار سچا جبل وانگ فرہاد دے ڈہاں گا میں
بھاویں اڈ کے ہاں نال نگاہ تیری بناں سوٹیوں صاحبا واہنگا میں ‌ رلساں خاک اندر خاکساخاکی سیج خودی دی مول نہ ڈاہنگا میں
کم اپنے وچہ غلطان رہساں باد اکسبد کے نال نہ کھاہاں گا میں ‌ کہسیں چھال دریا وچہ مار سانگا ڈبیاں تراں کجھ موش کہانگا میں

منیں عرض تے مرض نہ رہے کوئی فرض دکسر کے توں لاہنگا میں
دائیم وانگ مجنوں کھلا سک حابساں بناں امر نہ زمیں تے بہانگا میں

جواب کمال ازتلا

رہنا کسے دا ہو کے بہت اوکھا ایہ بنڈ بھاری ورلے چاوندے نے ‌ میاں کئی ڈٹھے اساں تدھ ورگے گلاں نال ہی من پرچاوندے نے
اول ماسوے دم تے خم وڈے چھاتی رکھ کے ہتھ وکھاوندے نے ‌ جدوں کم دی بھیڑ تکلیف ویکھن وت وشک چیاتر کے جاوندے نے
میاں مٹھیاں گرم نہالیاں تھیں مالک دھڑی رات کھاوندے نے ‌ منہ پوچیاں تھیں کدوں نبھدی اے گند مندا آلودچکاوندے نے
مٹھی نیندر دے نشے توڑ دینے جھڑکاں گھجیاں دے جگاوندے نے ‌ گھڑی ٹکن نہ دیہن آرام سینے اُتے کم دے کم سناوندے نے
جیہڑے ہو جاون مٹی نال مٹی سوئی مالکاں دے من بھاوندے نے ‌ غیر حاضری ہووے جے اک ساعت فار خطلی سنا ہٹاوندے نے

حسین جان جو اپنا جان کائیں سائیں واگ چا ہتھ پھڑاوندے نیں
دائم ازل دی جنہاں دے مُہر متھے انت سوئی منظوریاں پاوندے نیں

عرض عزّت بیگ

تاں تے کجھ پرواہ نہ مجھ تائیں جیکر کرم دی کریں نگاہ باوا
مدد رب دی صدق یقین میرا بھیڑاں کٹسانگا سینہ ڈاہ باوا

تنہاں دم تے خم چلاونے کی رورونکلدی جنہاندی آہ باوا
ہوندی چاہ چے گرم نہالیاں دی کدوں پیر پاندا الیس راہ باوا

تیری مہربانی ہمت دے مینوں فرض قرض دے لوانگا لاہ باوا
گند مند چاساں خورسند ہوکے جاساں سب مصیبتاں گاہ باوا

غربت وچ غریب الوطن ہاں میں بخش داد کوکاں دادخواہ باوا
تیرے کرم دے گاوساں گیت پیا چرنہنگے پتلے ساہ باوا

صورت خضر حیات دا بخش کاسہ ہوواں سہکدا مٹے فناہ باوا
دائم خاک ناپاک نوں کریں روشن توں گھمیار کامل عالیجاہ باوا

جواب از ٹُلا گلگو

چاک ہنڈیاں ترچھیاں ماردینے واقف نہیں گھمیار اندی ذات دا توں
تیری جاپدی شکل شہزادیاندی گولا کیوں بنیا ایں فی ذات دا توں

بیبا کڈوں ایہہ پٹنے ہون تیتھوں پُتر جاپنا ایں خوش برات دا تُوں
ایتھے رہن آ بھانڈیا نوانگ سڑنا اوتھے رہو ہیں حسن جماعت دا توں

ایتھے جلیاں چوسیاں کھرویاں نی پہنچا ایں نری بات دا توں
کاغذ وانگ نزاکتاں تیریاں نے کم سکھیا قلم دوات دا توں

میاں کیوں ان پڑھاندے وس پینا ایں فاضل علم کلام دی گھات دا توں
ایتھے قہر تے غضب نوں جھلنا ایں ہلیا ہویا ایں شہر دی بدذات دا توں

کھیراں حلویاں نال عادی رہنا ایں کی مزا جانیں ساگ پات دا توں
ایتھے نکل جاسی ول چھل تیرا بھاویں جانیا ایں دل جنات دا توں

پنڈاں جانیاں آویاں تانیاں نی پیا ظن کریں بھانت بھانت دا توں
کڈوں جھلسیں سیک تے گرم لانبو کولا مچھ ایں ندی فرات دا توں

اکھیں نال سمجھاوندے کم اسیں واقف نہیں اشارے دی بات دا توں
روروکنب دا تھر تھراونا ایں مٹھا کسے ظالم بلا بات دا توں

دسیں وانگ سکندرے ہتھ ملدا اپنا جام نہ آب حیات دا توں
کیہڑے وہن وچ کھٹیاں وٹریاں نی ہوشمند ہیں نیک اوقات دا توں

جدوں سرتے پئونی بھار بھارے چھڈ جاوناں شہر گجرات دا توں
دائم کار نہ ہلسی تدھ کولوں کدھروں منگ لے دان خیرات دا توں

گریہ وزاری عزت بیگ

کتھوں دان منگاں میں بن جاں کتھے رکھے بابا گھنہا آتوہیں
کردے خاک ناپاک نوں پاک سایاں کاریگر اصلی گھمیار توہیں
میں ورگیاں کچیاں پلیاں نوں ل بھٹھی چاڑھنا ایں نال پیار توہیں
کچی مٹی پکا کے نال رحمت عزت بخشنا ایں ہر زربار توہیں
چرخ حکمتی بیٹھ کے ید قدرت چمکاونا ایں نقش نگار توہیں
میرے جہیاں نامحرماں وحشیاں نوں دیویں مہر تھیں قرض ادہار توہیں

گھڑیاں گھڑے بناونے والیا والیس گھڑی میر امددگار توہیں
بُسے دلے دا نقش رنگین ہووے ویلاں پاوندا پھیر پلکار توہیں
پلا پھیر کے مہر لطافتاں دا کریں دور اندھیر زنگار توہیں
بھنیں غیر نوں شوخیاں شاخیاں نوں کریں کالیاں نوں انوار توہیں
ہن میری بھی ویکھ پلید مٹی کرداد یدتھیں درشہوار توہیں
تیرے درجیہا کوئی در ناہیں دائم یار تا ئیں درکار توہیں

التجا طالب بدرگاہ احد و احمد و اماماں دوازدہم و شہدا و فقرا

اے خدا خود آ امداد میری کراں سجدہ ندھ رب العلیٰ اگے
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ غنی حضرت علیؓ حیدر مرتضےٰ اگے
زین العابدین نے شاہ باقر جعفر صادق امام ہدا اگے
شاہِ تقی محمد نقی سخی حسن عساری کارن وفا اگے
عرضی ایس حزین مسکین دی اے ہر شہید غازی پُرضیا اگے
بلِغ داد بغداد دے غوثِ اعظم دستگیر کامل رہنما اگے
نظامی گرامی تے جامی رومی سعدی شرف حافظ خوش نوا اگے
بہاول شیر قلندر دی مددہووے رووان داتا جی گنج بقا اگے
کرے لطف لطیف لطیف بری کوکاں قطب عالم ناخدا اگے

معروض بصد آداب ہاں میں نبیؐ پاک سرور مصطفےٰ اگے
سید حسنؓ نور العین فاطمہؓ دے شاہ حسینؓ شاہِ کربلا اگے
موسیٰ کاظم اگے فریاد میری سید حضرت موسیٰ رضا اگے
مہدی آخر زمان امام صادق مناجات سب کنبے صفا اگے
صہیب بلال فدا اگے حضرت قیس اویس بھرا اگے
کردُور بیماریاں ساریاں نوں عرضاں صاحب دار الشفا اگے
حجرے والڑے شاہ مقیم نوری شکر گنج زہد لا انبیا اگے
بیڑا پار کرنا کوئی دور ناہیں علاؤالدین صابر مہ لقا اگے
اجمیر دا شیر دلیر چشتی کی گل اے ظلِ ہما اگے

کرن پیر فقیر آزاد مینوں چڑھ گیاں ظلمات بلا اگے
سارے کرو قبول مقبول دائم ہووان نفر در دلربا اگے

محمد اقبال

یاس و اُمید

گل پلڑا بھلڑا ہو عاجز رو رو کے بنیتی کرے پیا
سوہنے یار دے پاک دربار اندا نالے جھاکدا اے نالے ڈرے پیا

خبرے کی ہن درتسی نال میرے عاشق سر سجدے اندر دھرے پیا
بے پرواہ دا ویکھ کے پنتھ یارا دائم وانگ ساوہ ابھر بھرے پیا

مہربان شدن صانع ظروف و پند دادن او عزت بیگ را بطرز تصوف

کر چُپ میاں ڈُ ادھا ترس آوے تیرے رون تے ایس کرلان دا او
آہیں وطن بھیں دور پردیسیا او تاہیں فکر پیا تیری جان دا او

ہن رونا ہیں منوں رکھ لیا رکھ آسرا رب رحمان دا او
کرنی کار حلال حلال ہو کے نفر تھیونا خلص دھیان دا او

اٹھ ڈُہو کوڑ جیکر پیوں کوڑا ایہو کار ہے ایس دکان دا او
جے تے قرض دا فرض اتار ناں ایں دساں قاعدہ حق سبحان دا او

چھاڑ وصدق یقین دی ٹوکری آکوڑا اسٹنا حرص گمان دا او
کوچے شہر گجرات دے صاف کرنے ایہ کم اے کسے جوان دا او

نیت صاف کر کے ویہڑے رہیں ساڈے پردہ وڈا ای ایس مکان دا او
میریاں عزتاں ول خیال رکھیں منوں ملک نیڑا جان دا او

ڈاکو نفس ابلیس مریلڑا کھس لیسیا لعل ایمان دا او
دل جبھ رکھیں قابو ہتھ اندر ایچ گذرنا کم انسان دا او

لیئیں کیل دلیل دا نانگ زہری لگس ویل نہ ڈنگ چلان دا او
سدھا پیر مکاوناں ویکھ اگوں اسم واچکے پیر گیلان دا او

سر چکیاں اپنی کار وچوں لگ جاوندا پیچ شیطان دا او
کیسنے بغض نجیلیوں باز رہنا شوخی مسخری کم نادان دا او

خودی کرو ہن نہ خودی نے درم کھوٹے مل گھتیا مہ کنعان دا او
بھٹھ جھوکدا رہیا بھٹھیارہ یاندا خودی تخت کھٹھا سلیمان دا او

ایتھے جگہ نہیں فخر وڈیایاں دی جتھے پھٹنا زمین اسمان دا او
دائم پیا نقارڑا وجدا اے گُل من علیھا فان دا او

در تسکین دل حزین عاشق

سائیں جہیں جدوں ایہ سخن بولے عاشق اک تھیں ہو پچار گیا
لگی آس محبوب دے وصل والی جہدے واسطے ہو خوار گیا

نازک شاخ امید دی ہوئی سادی وس کرمدا ابر بہار گیا
ایویں خوشی تھیں آکھدا جیو اندر میرا رب سچا بیڑا اتار گیا

اج سوہنیاں دا میں بھی تھیا خادم میرا کوکناں کم سوار گیا
موجاں مانساں نت دیداردیاں اگے ہجر بتیرڑا مار گیا

خوشبو شوق شرابدی مغز چڑھ گئی عزت بیگ ہو مست خمار گیا
نعرہ عاشقی حیدری مار اچا کمر کس کے ہوتیار گیا

دعوٹی چھڈ غلامیاں چک لیاں سارے ناز غرور وسار گیا
دائم گھریں معشوقاں دی رہے عاشق بھو بھلانتے ہو اسوار گیا

دور جاروب کشی مرزا

جھاڑو ٹوکری پکڑ کے بسم اللہ کوڈے ہو نجد اہنت بازار وچوں
گدڑ گھٹیا نوں ادبوں چم لیندا ناہیں سنگد ادھوڑ غبار وچوں
گلاں او سویلے کجھ ہور آہیاں جدوں نکلیا بلخ بخارہ وچوں
اندر یار دی یاد تے چپ ہوہوں چکے سیس ناہیں کاروبار وچوں
ہستی ویچکے نقد تے لئی مستی ساقی چشم دے جام دیدار وچوں

سوہنے یار دے وصل وصول والا رستہ نظر آیا ایسے کار وچوں
وانگ بھلاندے سمجھ اٹوکری نوں عاشق بھورسی جان نثار وچوں
اج خاک تھیں خاک در خاک ہویا گذر گیا غرور ہنکار وچوں
عاشق زار ہزار دے وانگ دم دم خوشبو لئدا حسن گلزار وچوں
ہٹی ہو گے مٹی دے نال مٹی طالب فیض والے دربار وچوں



حضرت عشق بھی عاشقاں صاد قاں نوں چن لیندا ابھری قطار وچوں
شمع صدق تے تیل یقین پاے مشکل لنگھناں گالڑی غار وچوں
ڈٹھے نسدے کئی چالاک چاتر کوئی گذرد ابھکھدی نار وچوں

موتو قبل قبل از موت مرناں تاہئیں جا کھینی رس سدا ر وچوں
ماہی نقد سودا ایتھے سراں دا ای گھ فائدہ نہیں ادہار وچوں
دائم تن چرا دیئے بن کنگھی تاہیں لنگھیئے زلف دی تار وچوں

ایضاً

کاتب عشق حروف ہستی صاف کیتا ہیا فرق ناہیں نہ زیر دالے — سر تے چک لئے سچے جوان کوڑے جیتا بھل گیا تیر میر دالے
دھری ٹوکری سر شہزادیاں دے کیڈا ضابطہ عشق دلیر دالے — غم شیاں رنگیاں خودیاں بھلگیاں پنجہ پیا پریم دے شیر دالے
ایسے عاقلاں دی بدھ مت ماری راہ عشق لماں ہیر پھیر دالے — ویکھ بلخ دا مغل سر کش دائم جھاڑو کش بنکے جھاڑو پھیر دالے

نغمہ سرائیدن عاشق مستانہ

واہ واہ کراں معشوق دا پاک درشن واللہ جاگیا نیک نصیب میرا — مرضاں ہجر فراقیہ مٹ گیاں سدا ایہہ آباد طبیب میرا
قسم رب دی جسدی سبھ حکمت بھریا حکمتاں نال حبیب میرا — تخت عشرت دا ہاں میں شہزادہ اتوں جاپدا حال غریب میرا
لواں لذتاں لاشریک عاشق لاشریک نہ کریں رقیب میرا — اے پروکھ کے اوسدی کار دائم صاحب میاں نفر عجیب میرا

نیرنگیات حضرت عشق

عشقا تیریاں ایہہ بھلیاں نے خانی خان کمین کہان لگ پئے — شاہ ہفت اقلیم دے اتر تختوں تینوں ڈاہڈا پاسبان کہان لگ پئے
جگ جہاندے پوہے توں خیر منگے بوہے کسے دے صدا سنان لگ پئے — جہناں پھلاں دا بھار نہ کدے سہیا سر تے بھار پہاڑ اٹھان لگ پئے
عالم فاضل عاقل مثل طفل بنکے دین تدھ اگے امتحان لگ پئے — شمس جیہاں دیاں کھلڑیاں لاہیاں نی چارن جوگ حضور صنعان لگ پئے
زلفیں عطر گلاب چھپکاونوالے تنگ تھی کے خاک رمان لگ پئے — نازک جان گلفام نگار عالم سادھو ہو کے وضو بنان لان لگ پئے
خلقت جنہاندی قدم دی دھوڑ چمے اج کسیدی ٹور کری جا پن لگ پئے — عشقا نیاں جنہاندا جگ نوکر اوہ ناکام غلام سداں لگ پئے
الٹ پلٹ جہان دا بنتھ گیا کنبن دھون تے زمیں اسمان لگ پئے — خوبصورتی ویکھ کے مورتی دی کافر ہون مومن مسلمان لگ پئے
ویکھ نین گلابیے چھوڑ مسجد صوفی میخانے دل جان لگ پئے — دائم خال سیاہ رخسار اتے ویکھ ہندو بھی پڑھن قرآن لگ پئے

طبع صیاد طائر معانی!

سر لست سی راہ تحریر خامہ سو سو ناز کر دی گام گام اُتے — دل مغنی بر ساز وجود بیٹھا ایہہ رقاص سی فرش کلام اُتے
اتوں طبع دے سبد رمتیر قاصد ہتے آ پیغام پیغام اُتے — رنگ بزم نظم بدل گیا دائم دور سکر چھایا خاص و عام اُتے

غنچہ کھلیا کرے صدا بلبل ہیرا حکم اے باد برین اُتے
بھور مار اُڈاریاں ناز کردا میرا آشیانہ یاسمین اُتے
عیسے چرخ چہارم تھیں اتر کے تے ہویا آ مکین زمین اُتے
دائم عبد منظور یوں پہنچ گیا گویا تخت رب العالمین اُتے

زور نال چکور بھی بول اٹھیا طلبگار اختر کامل ماہ دا ہاں
معدوم ہوئے اج ابر حسرت مقبول عاشق نالہ بجا دا ہاں
رہیا خوف ناہیں چھیڑے کون بندہ ہیں مالک بے پرواہ دا ہاں
دائم روح کوکے من امر ربی ہیں کبھی بادشاہ عنصر فنا دا ہاں

بہار خرماں وچہ باغ آئی جامہ پھاڑ اٹھے گل ہس ہس
باد کش نسیم وچہ خدمتاں دے روئے خار چین پل پل ہس ہس
اج روز افروز سبحان اللہ بے شک لالہ کھل کھل ہس ہس
روز وصل تے سماں بہار دائم اج مرجاسی بلبل ہس ہس

ایڈا مان نہ گلاں دا کریں پئی اے بلبل بے شعور انہ بس
متاں کسے فساد تے پے جائیں ہوا ایسے خیال فتور دا نہ بس
ایویں آ صیاد دی نگاہ اندر رسوا ہو نہ دہو مستور انہ بس
ہوسی چمن تے دور خزاں دائم یاد رکھ اوہ خوف شور دا نہ بس

اے سامعین ذہین سن لیو اک ہور نکتہ عجب یاد آیا
بعد مدتاں بلبل باغ آئی پچھے جھکے کیوں صیاد آیا
پتہ لگدا نہیں ایہ ابن آدم نابود یا ہوں آباد آیا!
دائم کی آیا گیا آیا سچ سمجھ لیو ہون برباد آیا

اکوار کوئی جنھوں خطا کھاوے کیوں آوندا اوس مکان پھر پھر
اکبار کیوں نہیں تباہ کردا خبرے کردا اے کیوں ویران پھر پھر
نویں بہندا اے جامے زیب عالم اگے دفن کردا قبرستان پھر پھر
دائم کی سی گھڑی نے اٹک جاندا ناہیں بھکدا وچہ جہان پھر پھر

لبھے اک تے دوسرا چھپ جاندا ہین بڑے ایہ راز بعید دونویں
اک من تاروا اک من تار وہل پئے نے بحر توحید دونویں
خبرے کون حبیب رقیب کیہڑا گرن اک محبوب دے دید دونویں
جانے غیب دا علم خدا دائم رب لکھے کھاوند شقی سعید دونویں

کیوں شاہ منصور نے آکھیا سی انا الحق کہ ذات بقا ہاں میں
شداد فرعون بھی بول اٹھیا نمرود بھی کہیا خدا ہاں میں
فعل اک تے فرق جزا اندر ایس نکتیوں وچہ سودا ہاں میں
ایس دائم نوں رہے ایہ فکر دائم خبرے بندہ یا کوئی بلا ہاں میں

بندا نہیں بندا بندا نہیں بندا بندا نہیں ایہ کسے طریق دائم
بندہ جدوں ہو جاوے ہزار ٹکڑے ہووے بحر سکوت غریق دائم
مذہب دین دا نہیں سوال اوتھے خالق اک تے دو فریق دائم
دائم کون نابود حقیر خاکی قائم ذات بقا تحقیق دائم

کرنا ایں جدوں ویران آباد کرنا ایں تیری عجب اے رب غفار رحمت
پاندا فرق نہ کفر اسلام اندر جدوں برسدا ابر بہار رحمت
پایا قدر نہ جائے انسان کولوں تیری قسم ہے بے شمار رحمت
دائم زاہداں دے چہرے خشک ہو گئے ساری لے گئے نے گنہگار رحمت

وادیٔ حیرت

شہ ہفت اقلیم در خلک خبرے وچہ صورتاں کی خدا پایا ای
عاشق مرن معشوق نہ نظر کردے ایہ قہر باشرم وحیا پایا ای

ایڈا ناز نخرا شوخی بیرحمی ستم غضب گویا سراپا پایا ای
بللہ بو وفا بھی پا دائم جیکر ناز تے جور و جفا پایا ای

دلا چپ کر سہہ جا صبر کر کے قاتل حسن دی ایہو ادا ہسی
ایس نہیں رہنا باقی رہیگا کی رہسی کی جے اک بقا ہسی

صبح ازل تھیں شب نشور تائیں کمہ دا قتل ٹری بلا ہسی
دائم گلانوں حسرتاں رہن گیاں نہ بلبل نہ باد صبا ہسی

توبہ دل ٹھہرائیاں ڈرہے ہاں سچ پچھو تے ہومرا او کوئی نہیں
احسن تقویم گواہ کامل بنیا اساندے جیہا ناشاد کوئی نہیں

پانی والے اسی حباب نازک پچھے واساڈی بنیاد کوئی نہیں
تاہیں دسدا روندا جہان دائم جان اپنی وچہ صواد کوئی نہیں

جدوں شاخ نشیمن ہی سک گئی پھر بلبل آئی تے کی آئی
نہ اوہ سمیں نہ سنگ سمجھولیا ندھیاں خزاں تے پائی تے کی آئی

نہ اوہ گل نہ تازگی ویہ نکہت ہو سودائی آئی تے کی آئی
دائم یار پکار کے خار اُتے اپنی جان گوائی تے کی آئی

شاخاں اگسن لگسن پھل مڑ کے بلبل مر کے وچہ امید بیٹھی
تیرے عشق نوں لکھ شاباس بلبل اتے غار نہ بھی بنہ عقا ئد بیٹھی

سمجھے نہ جد چمن ہی نہ رہیا وحشت وچہ میں ہوگئے قید بیٹھی
دائم بعد الموت دی یاد کر کر وچہ سجدیاں کرے قواعد بیٹھی

پہنچو مست قلندر دو ولیڑا جے سختی اج بنی میری جان اُتے
ویکھو صاف مینوں نظر آ رہیا جو کجھ سر ہے زمین اسمان اُتے

نکل چلیا بھید اوہ پردیاں دا ہتھ رکھ لئو میری زبان اُتے
دائم دساں تے زلزلہ پیجاوے سنگے زاہد نہ رہن ایمان اُتے

زاہد عاشقاندے معنے کی جانے اسی ارنج نہ کہئے خدا لبھے
تینوں حور قصور دی چاہ سینے سانوں چاہ اے دیدہ نما لبھے

بھاویں وچہ جنت بھاویں وچہ دوزخ اسی آکھنے ہاں دلربا لبھے
لبھے یار دائم بھلویں دین دنیا رہے اوہ سایہ ہما لبھے

تاب حشر بھی ارنج نہ کدے ہوسی جدوں سوا نیزے آفتاب آوے
ملاں تڑفدا رہیں توں مثل بسمل ساڈے حال دی جے تینوں خواب آوے

سختی سقر دی بھی توبہ ارنج ناہیں جویں عاشقاں اُتے عذاب آوے
دائم دین ایمان تھیں گذر ایہیں محراب وچہ جام شراب آوے

درپند سُود مند

خاکی خاک توں خاک در خاک ہوسیں آن بان گمان نوں جان بھی دیہ
تاں بنیں بنی آدم تاں بنسیں ان بن بنان نوں جان بھی دیہ

ذرا اصل سنجان سجان سجن سجن سجان نوں جان بھی دیہ
پڑھ پڑھ پٹیاں پٹ پٹ پٹیوں اوس کر پڑھن پڑھان نوں جان بھی دیہ
جان جان کریں ناہیں جان کریں جان جان تے جان نوں جان بھی دیہ
کچ کچ موتی پیا چنیں موتی موتی کچ کمان نوں جان بھی دیہ
اے طیر فانی ندی تیر فانی ڈر ڈر ڈرن ڈران نوں جان بھی دیہ

کہیا مان رحمان دا مان منداں مندے مان تران نوں جان بھی دیہ
بنھ عمل اعمال ایہ مال اصلی اہل آمال ابنداں سنسان نوں جان بھی دیہ
اج حج خیری کل کل ویری کل کل کلان نوں جان بھی دیہ
جھٹ ست جا چھٹ ڈتے چھٹ جامہ چھٹ چھٹ لگان نوں جان بھی دیہ
لامکان تے لامکان دائم لامکان مکان نوں جان بھی دیہ

تصویر منوّر

مہینوال دی پوے نہ نظر سوہنی رانجھا آکھدا آئے ناہیں ہیر دسدی
دستگیری بھی بیٹھ گئی دست بستہ پئی پیری دی عمر بھی پیر دسدی
نہ مثال وچہ کسے مثال دسدی نہ نظیر وچہ کسے تا نظیر دسدی
نہ اوہ آہیں وچہ اثر اے جذبیاں دا نہ کوئی کشش وچہ اکھیں دے تیر دسدی
نہ کوئی توہسو وچہ رہیا اے اوہ مادہ نہ کوئی پارس وچہ صفت اکسیر دسدی
اج اک مرد قلندر نے کیہا مینوں ذرے ذرے وچہ شان قدیر دسدی

سسی کیوں تھل چیر دی اوسنوں حجت صورت ہوندی بدر منیر دسدی
کسے دردی وچہ راہ نہ دسدا اے نہ دلگیری وچہ کسے دلگیر دسدی
نہ فقیری وچہ کسے فقیر دسدی نہ امیری وچہ کسے امیر دسدی
نہ گوئی لطف لقمان دے نسخیاں دا دم عیسے وچہ نا کوئی تاثیر دسدی
نہ آزاد وچہ جوش آزادیاں دا نان اسیر دے گلے زنجیر دسدی
جے توں آپ کر دوں شیشہ صقل دائم کیوں نہ شیشے نوں تیری تصویر دسدی

واقف حال

شان شمس چمگادڑ تھیں پچھنا ایں انہاں نور مہتاب نوں کی جانے
مزا رنداں نوں یاد اے چسکیاں دا صوفی لطف شراب نوں کی جانے
جسدا حرف کالے کر گئے دل کالا اوہ لدنی حساب نوں کی جانے
جسدے گل اندر طوق عیش وعشرت ذوق جگر کباب نوں کی جانے

عندلیب نوں قدر حبیب دا اے زاغ گل دے گلاب نوں کی جانے
ساز ابن الکتاب تے مٹھ جسدا راز ام الکتاب نوں کی جانے
اہل بیت دا جو دامنگیر ناہیں شان ابو تراب نوں کی جانے
جسنوں دن بھی جا پدا وانگ سفنے پھر اوہ رات دی خواب نوں کی جانے

باقی یار دا پیا جھلکار جسنوں فانی حسن وشباب نوں کی جانے
دائم بھید جنہوں تیریاں بخششاں دا پھر اوہ عیب ثواب نوں کی جانے

دوران غلامی مرزا

عاشق زار مرزا وفادار نوکر سرتے ٹوکری ذرا نہ تھکدا ای — ایسے واسطے رہیا اڈول جامہ نت مکھ محبوب دا تکدا ای
شکر ہے گئی سو لبھ مراد دل دی دنے رات نہ کم تھیں اکدا ای — اندر بھاہ تے حال تباہ اتوں موہوں گل کوئی آکھ نہ سکدا ای
نت جھلدے جھلکیاں لانبواں نوں شوق جنہاں نوں نور جھلکدا ای — آوی پریم دی آوئیے جدوں دائم تدوں بادیہ جھلدا اکدا ای

مقولہ قادری

رگ رگ اندر تار تار گذرے تدوں چنگ پریم دا سُنی دا اے — جل ویلنے چرخیاں تھی تاراں تد جا کے بافتہ بُنی دا اے
عشق یار دا اکر سکھا لیندا اچنیاں ڈوہلکے مُڑ مُڑ چنی دا اے — کوئی لکھ پچھے بھید یار دا موہوں بول ناہیں کوئی گُنی دا اے
شناس تھیں ملے بیراگ منزل مدجہ بہت اچار تئیں منی دا اے — وارث شاہ وانگر ہو کے بے وارث کھارا ہر چھڈنا دین تے دُنی دا اے
او ہلا لگھ نہ ربدی ذات کولوں سچ کوڑ درگاہ وچ پُنی دا اے — موئے باہجھ نہ سُرگ نصیب دائم واہ واہ قول سچا کسے گُنی دا اے

نکتہ

ڈہوں پھلاں تے کنڈیاں جوڑ پایا مکے کول اکھاونی بتوواں دی — رہندے نانگ زہر بکڑے گنج اُتے بیٹھک کھٹی دوستاں عدواں دی
مرشد بجھ تے ہو دلبر قاصد صورت رہو نہ گدواں لدواں دی — دائم ساز خدا دا چھیڑ سچا پرہاں بھن کوڑی کنگ گدا آفندی

در پرسیدن سوہنی والد خود را از حالات غلام گلفام مرزا

سوہنی پچھدی بابلا ایہ کاماں توں رکھیا کس حسب دا اے — گوڑا ڈھو وناں ایس نوں بھید ناہیں لائق تخت دے شان نصب دا اے
اہدے رخسارے لٹن رخسار سے جلوہ مات کردا آفتاب دا اے — کرے رزق حلال حلال ہو کے چشمہ کھٹدا پیا صواب دا اے
دسے مست مینوں کائنات ساری بھریا مٹ ایہ حسن شراب دا اے — میں تے بابلا ویکھ نہ رہی اٹھر جادو حرف ایہ کس کتاب دا اے
ٹٹی جس درخت دی شاخ نازک خبر ہے حال کی حال خراب دا اے — کسے مُنتر اسیح توں چُک آندا ڈٹھا ماریا در عذاب دا اے
توں تے خاک لیندا لمحہ چک آندا اُو گاہ رش تھیں پھل گلاب دا اے — دائم جاپدا غزنوی خراسانی ایہ بشر نہ ملک پنجاب دا اے

جواب دادن والد دختر را

میں تے کدی نہیں پچھیا ایس کولوں کی ذات اہدی کس جا دا اے
آخر جک ادہار لیجاوندا سی ہن بدھڑا قول وفا دا اے
کوڑے ڈھوندا اے سچی نیت والا بھلا لگدا ایس ادا دا اے
کر دا کار بھاری دزات جاری کیڈا حوصلا ایس بلا دا اے
ویکھاں ہن نہ ویکھدا نظر اچی پتر نیک ایہہ کسے دانا دا اے
بیٹی کلی رویل دی وانگ دسے پھیرا پیا نہ باد صبا دا اے

بھانڈے رہیا خرید دا مجھ کولوں گھاٹا پیا سو کم قضا دا اے
پیا قرض دا فرض اتار دا اے جویں حکم رسول خدا دا اے
اے پر چمکدا وانگ شہزادیاں دے چہرہ گل اندام صفا دا اے
خبرے کی بنی دیسوں کنڈ کیتی کوئی لاڈلا باپ تے ما دا اے
موہوں چپ تے روندیاں رہن چشماں کوئی درد انہوں کسے گھادا اے
دائم یار دے حال نوں کون جانے کی ورتیا اوس بھا دا اے

تائید دختر بر کلام والد تلا!

سوہنہ رب دی بابلا جھوٹھ ناہیں ہندا نت اُداس دلگیر ہے وے
کرے پکڑ حلال ہلال خنجر مہربان استے دستگیر ہے وے
کسے سٹ لے چاڑہیا اوس بھاویں چلے ہجر دے وچہ اسیر ہے وے
کچی رکھیئے لکھ کستوریاں نوں نکل جاوندی باس اخیر ہے وے
وچہ گھٹیاں دھوڑ غباریاں دے لال سٹیا پکڑ تقدیر ہے وے
رنگ زرد آہ سرد تھیں جاپدا اے کسے مار یا نیناں دا تیر ہے وے
ناہیں دسدا اکھدا اے وچے کیڈا حوصلہ نیک خمیر ہے وے

کوڑے ڈھوندا رہے غلام بنکے وضع قطع تھیں خاص امیر ہے وے
سخن مٹھڑا دلانوں کشف کردا کوئی وڈا کامل اہدا پیر ہے وے
چھپے رہن نہ گودڑی وچہ گوہر ناہیں چھپدا اگ تے نیر ہے وے
روندی ہو سیا اوہ دکھیا ر مائی جہدا لاڈلا بدر منیر ہے وے
کوئی یاد دسو کسیدی وچہ سینے ہر وقت مثال تصویر ہے وے
ہائے کس بے رحم جلاد صورت دتا جگر غریب دا چیر ہے وے
پچھ بابلا ذات صفات اہدی دائم وانگ ایہہ کون فقیر ہے وے

نکتہ

کسے پھلاں دا گرڈ کے کہیا دامن کیوں نہ سنو عرضاں بلبل زاردیاں
دہو جھولدے ناز انداز اندر گھ سنو نہ حال خوار دیاں
جیکر اوہ پئی مرے وچہ ہجر ساڈے تاہنگاں سانوں بھی سینے دیداردیاں

شوہدی آوندی تساں دے درس کارن اگوں جھبدے ہو نوکاں دیاں خار دیاں
اگوں پھلاں فرمایا بے سمجھاتوں کی جانناایں جراں اسرار دیاں
دائم آوندی راہ ویکھ رہے ہاں چشماں کھول کلیاں انتظار دیاں

در پرسیدن تلا از مرزا عزّت بیگ حقیقت او بطرز موازنہ

بھلا دس کھاں پتلیا نور دیا اتے شعلیا حُسن حضور دیا — کون وطن تیرا کیہڑا جایا ایں کی ذات تیری بھریا نور دیا
تیری طبع دے وچہ کوئی راز مخفی او خزانیاں عقل شعور دیا — کویں دیس قدیم دا چھڈ کے تے پیا نڑ فنا ایں حال طیور دیا
کی گھٹیا ای نفع بھانڈیاں تھیں او کٹھیا درد فتور دیا — کیکر وچہ پنجاب خراب ہویوں دس دس مسافرا دُور دیا
عمق دلاں بھی منیاں اثر تیرا او نیہا نشے سرور دیا — کتھوں بود شہود دی چڑہی رنگن رہن والیا عدم معمور دیا
پھر دلاں نوں گالدا حسن تیرا سری جلویا نور کوہ طور دیا — دائم دس کھاں اپنی شرح کر کے مخفی نکتیا رب غفور دیا

جواب عزّت بیگ

کی پچھدے ہو بابا گل میری ایتھے سنن والا ہمدم کوئی نہیں — حسرتاں ٹھوکراں گردشانے پلے چھڈیا دام درم کوئی نہیں
جو جور تیاں ایس مظلوم اُتے جھل سکدا ایڈا ستم کوئی نہیں — غربت وچہ کھاواں تن بدن دھکے اجے درد فراق دی تم کوئی نہیں
اک گل میتوں سروں لنی جاندی ایس دیس میرا ہو کم کوئی نہیں — دساں گل تے ہر شے گل جاوے پھیر رہ جانا تم ہم کوئی نہیں
ایس گل باہجوں ذوالقرنین دارا تخت سلیمانی جشن جم کوئی نہیں — ہند چین تا تار قندھار مصری خراساں تے عرب و عجم کوئی نہیں
کی پچھدی ہو ہائے کی دساں تسیں نہ پچھو میتوں غم کوئی نہیں — دائم درد بھری داستان میری لکھ سکدا حرف قلم کوئی نہیں

باز ترجیح کردن تلا بر حال او

تیرا خاک دے وچہ مقام کرنا چھڈ وطن نوں حال خراب ہونا — اے ثمر انگور توحید دیا کویں آتشی جام شراب ہونا
گل شاخ تھیں ہو جدا کدے ہر جان ہیں تیرا عرق آب ہونا — تیرا ویس وٹانا تے دساں نہ پردہ چکناں وچہ حجاب ہونا
کدے وچہ جنت کدے وچہ دوزخ کدی ہسناں کدے بیتاب ہونا — تو بہ مشکل گذر دا وقت ہوسی وچہ خار دے گل گلاب ہونا
اے دُرِّ شہوار یاقوت احمر کویں تدھ دا جامہ تراب ہونا — اتے تخت دے بیٹھنا حکم کرنا پھیر شب معدوم دی خواب ہونا
کر کے عالم کبرا تھیں کوچ کیونکر عالم صغرا وچہ شاداب ہونا — دائم دس کھاں نکتہ کشا کامل مخفی وچہ ذرے آفتاب ہونا

جواب عاشق زار بیقرار دلسوز

علی بیگ دا ایں ناخلف بیٹا کی پچھنا ایں حال خوار میرا
جندی اج نہ آوندی اکدھروں وائے اوہ سے چمن گلزار میرا
ملیا وچ پردیس القاب نفری اتھے آہا خطاب سردار میرا
سر تے تاج سی بے نیاز یاندا نت ٹہلنا مست خمار میرا
مثل ملک مقرباں یار آہے سارا دیس گویا خدمتگار میرا
میرے رخ اُتے سارے رخ وہمی قدم قدم تے ناز ہزار میرا
ہیں اک بنسری کدے ساں شاخ سادی ناز نخرا بیشمار میرا
توبہ اجتے پگیئے چھیک سینے جگر موریاں چھانی ہار میرا
ہئی کو کنی ہاں حال کسے کے تینے کون نالہ اشکبار میرا
ہیں بنسری راگ توحید گاواں ہویا سوز تھیں جگر فگار میرا
غیر محرمانوں میرے لکھ اٹھلے راز جاننے ہمدیار میرا
ساتھی نال دے لد گئے وانجنا جلسی فرقتاں وچ فرار میرا
کسے مٹیر کار نے پکڑ آندا کسے آہا واسا کھلی بار میرا
کلی کونج کرلاوندی پھراں اودھر نخبر کس پاسے گیا ڈار میرا
بابا ہو رسکی پچھنا ایں مجھ کولوں ہویا آونا ایس رفتار میرا
کسے چڑبتیر سی چنہاں اُتے لٹ لیا اے مال انبار میرا

ذات مغل ہزاریاں گھر دے دیاں سوہنا وطن آہے بلخ بخار میرا
بابا چھیڑ کے یاد کرایا ای چا کیتا ای جیو بیزار میرا
اج واس ہے بیت الحزن اندر دار الامن آہا گھر بار میرا
ہیں نہ آوندا چھڈ جاگیر شاہی آہا عرش عظیم دربار میرا
ہیں اک شمع نوری جگمگ آہی مہتاب افروز چمکار میرا
توبہ اج تے اُڈ گئی دھوڑ میری جگر ترفدا وچ اندھار میرا
نال باد صبا دے جھولدی ساں بھوراں طوطیاں نال پیار میرا
پھوک مار رہیاں بھڑکسی تیز آتش ہوسی نغمہ درد اظہار میرا
انگ انگ میرا لکھاں نے ننگ کردا ایسے انگ دیوچہ اسرار میرا
نال لہاں نہ لا کوئی ویکھدا اے پیا قدر نہ ایس بازار میرا
درد اکسنوں پھولکے دُکھ دساں دس کون ایتھے غمخوار میرا
ہیں اک ہرن آزاد بیفکر آہا نافہ کستوری خوشبودار میرا
اج پنجر وچ صیاد پایا پچھے دلیدا کون آزار میرا
ہیں اک بوند سمندروں وچھڑی آں کدوں کریگا میل ستار میرا
آیا کرن سوداگری حق دیساں اگوں پیا آ لٹ بپار میرا
ہیں دلگیر تقدیر اسیر کیتا دائم راز جانن رازدار میرا

واویلا کردن دیوانہ وار عاشق زار

بے پرواہ قسام الجنت واہ واہ دتا خاک دے وچ رلا مینوں
نالے کھسیوا ای مال انبار میرا نالے وطن تھیں کیتا جدا مینوں

ٹھوکر یار کے سخت تیر سیاں دی کیتا تخت تھیں سٹ گدا مینوں
جہدی زلف پایا دام کفر اندر دتا اوس بھی کہیا بھلا مینوں
آب آب ہوئی جان قفس اندر وسے گذردی باد صبا مینوں
اے موت کی بگڑ دا آہا تیرا چا دیندیوں گور پہنچا مینوں
درد اتوں بھی کمی نہ گھٹ باقی ایس مرض دی ایہو دوا مینوں
مارو مار کے ماروہ پھیر مارو زندہ مار کے پھیر جوا مینوں
یاد یار دی اکھیوں خون نکلے لذت آوندی بے بہا مینوں
ہیرا بھلا لے ہجر فراق اُلٹا اپنے دل لایا تساں دا مینوں

رکھ پلک تے ستم دا چا خنجر گھڑی چین دا منہ وکھا مینوں
سینے جوش تے مونہوں تلوار بولن لیا کی کسے جادو پا مینوں
آپنا آپ بھی آپنے نہیں قابو گیا ہو جنون سودا مینوں
ہو کے گوشہ نشین تے ٹر فدوں ایتھے شور شاں لیا گھیرا مینوں
ہیں بھی کسے دی گل نہ منداساں اپناں ساریاں لو منا مینوں
رگ رگ دے گرد ہزار پرنے بھن بھن کے لہو بہا مینوں
ایس زہر دا ایہو تریاق زہری ایہ مرض تھیں خاص شفا مینوں
محفل درد دی رہے آباد دائم بھر بھر ساقیا پیا پلا مینوں

فریاد عاشق در دل خویش

ع عشق دا پیاسی آن لمندہ سر پیر تک کنبا ڈولیا میں
ڈردا پیا تقدیر دے لاں متھے کسے شوخ اتوں جھگا گھولیا میں
ندی ہنجو اندی وچہ چھٹ کے تے جامہ حرص آلودتوں دھولیا میں
میں مویا تے ہسیا بخت میرا ہیگیئے شور پر بوہوں نہ بولیا میں

کتھیں اپنی جلگیاں وانگ قفس بیکت راگ منقار تھیں بولیا میں
پیر دھر دیاں بے نشان ہویاں قفل ارفتادا کھولیا میں
وچے پیاسی لال مقصود ماہی صدف قلب صندوق چا پھولیا میں
ورمے لا تھیں سل الماس ہستی دائم سلک بقا پرولیا میں!

در بیان گفتن دختر والد را کہ ایں غلام سزاوار جاروب کشی نیست

اصل نوا ندا مغل اصیل دسے پیا قدرتوں کوئی زوال ایہنوں
حال ویکھیاں کنب سر پیر چاندا کیڈے وخت بیٹے عمر بال ایہنوں
لائق نہیں ایہ جھاڑوواں کوڈیاں دے رب بخشیا ظل کمال ایہنوں
ہے اپنے گھر سردار آہا دتا قسمتاں بنھ نکال ایہنوں
اونہاں ماپیاں دکھ ورلاپیاں دا ہوسی یاد کردا وال مال ایہنوں

کوڑے ڈھوندا پھرے خوار ہوندا کیتا تیغ تقدیر نڈھال ایہنوں
سنکے بابلا جگر نہ سہے ہرگز لوک آکھدے نفر بیحال ایہنوں
ہتھ جوڑ کے بابلا آکھنی آں چا چھیڑ کھاں مجھیاں نال ایہنوں
لخت جگر ایہ جنہاں دا لاڈلا اے انت ہینگے اک دن بھال ایہنوں
مرے وچہ زوال کنگال ناہیں دائم رکھ بابل بھینوال ایہنوں

مہربان شدن تلا و پند و نصیحت کردن مغل را برائے مہینوالی

ست ڈگری پر ہاں قربان جایئے ایہ لے مجھیاں نت چگالیاویں
لاہیاں گھنڈیاں سائیں نے کھول گھنڈی وگ ہور سنگ رچالیاویں
اتھے ہور بھی وگ چگینیں ٹرے تی کوئی گل بلا نہ پالیاویں
پر جھنگیاں وچ نے چھپ بہندے اکھیں میٹ نہ کوئی کھڑا آویں
ہنگو مین نہ وہنگے متاں رہڑ جاوی پانی گھاٹ قدیم توں جا لیاویں
لبھے کسی جھیڑ وسوٹے ست نٹھے توں بھی ست کے ست نہ کھا آویں
جیکوئی ٹٹ سنگوں عینی رہے پچھے مارسد سلوک ہلالیاویں
بھاسن سنگ جے حرص دے وچ جھاڑاں ڈھانگ لے دمی چھپٹالیاویں
کھیتی غیر دی منہ نہ پان دیویں تقمے صدق اسبق سکھالیاویں
جیہڑیاں آپ ہاریاں بھج دگن بوتھ بھنکے چھپاں نہ تالیاویں
دم دم ہو ہو دی ہو نگر مار دا رہیں اعظم اسم دا ورد پکالیاویں
کلمہ پاک رسول دیا ذکر کے عمل نیکیاں سنگ سجالیاویں

شاماں پکڑ کھوندا شاماں وا الڑا او بیلے وچ جنہاں دے نہ وڑاجاویں
بچے رنگ ہکالے مجھیاں نوں کسے نال نہ بھل ٹپالیاویں
بیلے شینہ بگھیاڑ تے بھرق چیتے چیتے نال سبھ مال بچالیاویں
میاں مغل پٹھان بہادراوا پنی ذات نوں داغ نہ لا آویں
خونی چالڑے ندی جنہاں دینی غافل ہو نہ مال رڑہا آویں
رکھیں سو نہ پوری بوری بولٹہ بیری کھوج کھر ہیری گت پکالیاویں
آپ وچ نہ کھہن ترہین دیویں ناہیں نت داہ دیہ بنالیاویں
گٹھے سیکدا رہیں ہر ہاریاں کے اکھ منہ تے کن بچالیاویں
مٹھی ہار بچکار محبتاں دی فوج منگوئیں دی رلکالیاویں!
بڑی ہوشد اکم لے چھیڑ واندا رہی گہی توں سنگ رلالیاویں
فانی بیلیوں چھیڑوا چھیڑ نیکے نال ثابتی شہر بقا آویں
لگے گور اندھیر تڑی رات تے دم تیم نور دی شمع ایمان جگالیاویں

مہینوال شدن عزت بیگ

الحمد للہ پھیر سر سے متھے عاشق سندیاں بہت خوشحال ہویا
چھیڑو چھیڑ جا چھیڑیا وچ بیلے کارن بیلیاں دے لا اولال ہویا
عزت بیگ دے نام دی گئی عزت مشہور آکے مہینوال ہویا
ناہیں سنگیا سوہاں سوریاں تھیں کیڈا ولی صفاں کمال ہویا
قیس عامری لیلے دی لے اندر رسکے جنگلاں وچ بیحال ہویا
جھل لیویں جھل فراق مارو سینے یار دا پیار کمال ہویا
بھائی وطن وسار کے وانگ رانجھے ویکھو مجھیاں دا چروال ہویا
یارو صفات تھیں گذر جاندا جنہوں یار دا عین جمال ہویا
سدا عشق آباد فرہاد دائے ہتھیں کٹ پہاڑ حلال ہویا!
ہور لکھ عاشق دردمند ہو کے ہر اک ہجر دے وچ نڈھال ہویا

عزت بیگ بھی عشق دے بار ڈرکے اوتھاں کٹھیا ندا بھائیوال ہویا
سینے یار دی یاد مکان کیتا گویا چین چکور مثال ہویا
روندا اکھ ہیاں تے کدی ہس بولا بھاہو ماردا مست نہال ہویا
دائم بولدا بول فراق والے حسن دلبری محو خیال ہویا

دشت محبت

الف آگی بھاہ کا نیا نوں پیا کول کھلم کے سناں ایں
آپ وچ محل دے وسنا ایں سانوں جھنگیاں بیلڑے دساں ایں
پیا عقل کھسیں ناہیں گل دسیں اک رناں ایں ڈھ جی گساں ایں
دائم اوہ چنگے چنگے رنگ جنہے جنہاں نال تھیں ہسناں سناں ایں

سانوں مارنے تھیں کی لبھدا ای نت تیر کر ترسیا مارناں ایں
تینوں واسطے اے ہن جس ماہی ہماریاں نوں کدوں تاریناں ایں
ساڈے سر اُتے پا کے خاک آپوں لغاں شانیاں نال سواریناں ایں
تیرے کرنال جو پاوے پیار دائم یاد رکھناں ایں اکھے سارناں ایں

رہندا شوق جد وکناں پچھنے دا قتل کرناں ایں کس تلوار دے نال
تیرے نال کوئی پاوے پیوند الفت دیندیں غضب کناں پیار دے نال
کہڑا اسم پڑھناں ایں دل عاشقاں دے جدوں کھچناں ایں لغد تار دے نال
دائم نال آ تیری پریت دائم لکھے رکھناں کل سنسار دے نال

مرغ دل کوئی دام زلف پھاسے کدوں چھٹناں ایں اکے قید رکھناں ایں
دانہ خال جگناں ایں ترس کرکے اکے وچ فاقے اپنا صید رکھناں ایں
کرہ قہر دی پھیر ہلاک کریں اکے جند بخشیں کی امید رکھناں ایں
دام وچ پئے تڑفدے کئی دائم بے رحم طبع قاتل شاید رکھناں ایں

تیرے دست حنائیت رہن سہے خون جگر لاناں ایں مہندا لاناں ایں
لباں لال نی لوہو دے گھٹ بھرناں ایں ملیں سرخی یار رنگ کھلاناں ایں
دسکھاں کھپا بھی ہے کوئی دیکھکے تے جدوں خنجر ناز دولاناں ایں
مردے ہون زندہ دائم بخشاں ایں بوسہ لب یا ہور دولاناں ایں

ایس جوہر وچہ خاص مقصود کی اے کرناں ایں قتل عاشق زار کیوں کرناں ایں
خاص کشتنے عام ہسدے اتنا غضب ہائے یار کیوں کرناں ایں
جیہڑا اگلی تیر لوچہ پیر پا کے اوہدا اختتام وار کیوں کرناں ایں
دائم کون خدا نوں آکھ سکے انہاں گلاں اتے خار کیوں کرناں ایں

ستم نہیں تے عرش کیوں کنبدا اے جدوں بسمل دے سینے قدم دھرناں ایں
دامن پکڑ کے تقدیر فغاں کردی دفتر خودی دے جدوں قلم دھرناں ایں
سنگ دل جلاد کہی دم ناز کر کے دم دیوچ بے دم سہرناں ایں
اے قوی لد دست جبار دائم جنہوں پکڑناں ایں پکڑ عدم دھرناں ایں

کنڈل زلف دے اٹکدا ویکھ عاشق چھڈ اسلام نوں وچ اس لام پھس گئے
دو سر نام نوں سارے آرام تائیں کوچے رام دے ہو کے رام پھس گئے
کئی امیر وزیر سردار اکبر چھڈ اہن نام نوں وچ اصنام پھس گئے
دائم ہفت اقلیم دے بادشاہ وی دام چھٹ کے وچ دام پھس گئے

جس چیز دے نال اوہ ماردا اے ہو جنگ اے یہ راز افشا ای نہیں
ایہ فطرت اوہنوں عطا ازلی کوئی اجدی نوں بن لدا ای نہیں
ایویں احمقاں شکوے کھڑ دتے لوہدی قسم اے کوئی خطا ای نہیں
دائم بتاں نوں پوجہ جو جھکدا اے سچ من کھاں نو خدا ای نہیں

آہا دِلوچ چمکیا نور شعلہ آئی آئی بہار بہار آئی
اُڈ باغ وچ پھر و آزاد جم جم نار لکرم تھیں خاص اخبار آئی
اٹھو بلبلو طوطیو نیک موسم کرن باد نسیم پکار آئی
دائم اج گنگال کمین باندی مفت پہنکے پھلاں ہار آئی

دُرِ خال جے توں زر دیناں وِلدُوں خرید رپانہ بیشمار قیمت
وار سٹیے دو جہان پھر توں ہووے نہ ادا اس کار قیمت
گنج شائگاں کنز قارون کی شے پوری نہیں اے تخت ہزار قیمت
دائم صفت دی پوجہ جو لکھدا آ اک اک بیت دی بیت الغر قیمت

کلام تشنہ

جاندی ویکھدی سطح سمندر ساندی بھریا اے لب کلام تشنہ
تسکین دے رہے ورتا کاسے بزم تشنگی بیٹھ تمام تشنہ
بیش ساقی سخن کلیم عالم جھک جھک پئے کرن سلام تشنہ
میرا خط تشنہ قرطاس تشنہ میرا قلم تشنہ طبع عام تشنہ
پلا پلا تھکیا آتش آپ پھیر بھی بے آرام تشنہ
منظراں دے جاوندی گھٹ بھر دی خونی قلم اے کوئی حمام تشنہ

خم راز توں کرے نہ جذب کیوں پھر لے صبح تھیں ہے تا شام تشنہ
دائم بیٹھ گل تے بلبل صدا مارے آ ڈِپی لئو وصل دے عام تشنہ

رباعی

خبرے زندہ ہاں کہ مر گیاں سرے اُتے نالہ زن گئی صفاں کھلوتیاں نے
لیا موہ زمانے دے جوہریاں نوں صدف دل دیاں سچیاں موتیاں نے
کوئی گیتا وگیا رنا کم ناہیں لڑیاں حسد دے نال پروتیاں نے
نکا پیہا نگے دائم بقول وارث کی ہو یلے جے چکیاں جھوتیاں نے

قالو بلیٰ

گئیاں نوبتاں کھڑک الست دیاں تش دُھ جان نے قالو بلیٰ کہیا
کھل گیا سی لار تے پہاڑ دے ہی انت انت انا انا کہیا

پردہ پوش ایہ سلسلہ باطنی اے چڑھیا دار جسنے برملا کہیا
آدم قول قدیم سنبھال اپنا اوہ قول جو نال ادا کہیا

یفسک اللہ دی بھی نہیوں غیرت تینوں ملکاں سی بیوفا کہیا
بحر شرم وچ غرق ہو غافلا او لا تعلمون خدا کہیا

نحن اقرب دور محبوب ناہیں خود جدا اے جس جدا کہیا
دائمؔ بلبلے گل ہر گھڑی کوکے یا لبیک پیام صبا کہیا

نوبت قلب

ستاں پیاں جاں پچھلی رات ڈیاں نوبت قلب دی گھت گھنگھور بولی
تیر سینیاں جے نہ اکھ کھلی پئی دم دم لائے ٹکور بولی

ہو ہو گوگو توہی توہی شور پایئے پکا وندسا لا زور بولی
شمع نال پروانیاں کرے گلاں بولن چن ڈیتاں چکور بولی

ادتوں ہو انسان نہماف بولیں سدھی پیے بولن وحشی ڈھور بولی
جاگ جاگ پیارا یا وقت رحمت لگ رگ ہے کیسے پر شور بولی

بھلا بجھ کھاں کجھ جے سمجھ تینوں کی پیے بولدے چڑیاں مور بولی
کوئی سا ہر ہو وے بجھ گھاتاں پیے بولدے اپنی جور بولی

بھلکے عافلا پچھسن آڈھے کیہڑی بولسیں گا وچ گور بولی
دائمؔ بول بلبلے دا ابدل اد تھے ہن کیوں بولناایں پیا ہور بولی

جرس بیداری

کسے ظالم دی قبر اے کہ گھر تیرا کہیا عماد ابوئیں بجھا دیوا
غافل ستا ایں خودی دے گڑھے اندر حکم حق دا روشن بھلا دیوا

نفس حرص والا باد کرد تھری گیا نجر دا لے اڈا دیوا
او گھٹیا مٹیا اکھ کھلا ہیں پون دیہہ منہ اتے صیادی دو

پیا پھل نہ عمر دا ویکھ دیوا ہے کرےگی گل قضا دیوا
دم دم عمر گھٹی مندی تیل دم دم ٹک جا سیا خوشنما دیوا

تیل جگر دا خون وجود اندر اگ عشق دی لا سڑا دیوا
مثل چن دے چمکسی گھر تیرا ہر طرف دیسی چانن لا دیوا

کسے کامل دے پیر اندی خاک تھی کے ہو جا خود روشن پنا دیوا
اٹھ پکڑ لے اندرے چو ... گھر دا لیا جاگ جگا دیوا

نکل دونی ظلمات دی غار وچوں پیا مانسیں باغ بقا دی وا
دائمؔ کرنیاں تے اکر ہن مان ماہیں دائمؔ فضلوں جگائے خدا دیوا

مقولہ شاعر

مرشد باہجھ نہ کجھ بھی پتہ لگے بھاویں پیے عبادتاں لکھ کریئے
دامن پکڑیئے تے صابر ہو رہیئے موہنوں سی ناہیں موہر اکھ کریئے

جدوں گل نہ لبھے تاں کجھ رہسن خمر دی مان گماں نہ کجھ کریئے
دائمؔ دکھناہیں کوئی اکھ والا ایس دکھ دی اکھ توں دکھ کریئے

بے نیازی و غریب النوازی

دریاواں تے اپنی موج لینی کوئی ڈُب جائے بھاویں تر پیا
موج مہر تے کرم دا ڈھوا ایتھے کوئی نہ ڈرے بھاویں ڈر پیا
جدوں چشم کھولے شمس پیر کامل دسے نور اندر ذرے ذرے پیا
کتا نال مرداں رلے مرد ہویا کھر اکھوڑے بھی کرے کھرے پیا

ہر گ سوگ کی عشق دیاں کٹھیاں نوں کوئی جم پوے اکے مر پیا
ٹھلاں ماردا جدوں دریا رحمت آپے سکیاں دہنیاں بھر پیا
پارس پتھر اناں تھاں چھوہندا اے سونا کر کے سوہنا دھر پیا
دائم بھلے دی دوستی بھلا کردی بیڑی سنگ لوہا سیر کرے پیا

صحبتِ صالح ترا صالح کند در تفسیر

شیخ سعدی فرمان حمام اندر اک دن ہتھ آئی خوشبودار مٹی
توں کی اے تسا یہ خوشبوئیں کہیاں گوں بول پئی نال پیار مٹی
اوہدے پاک جمال دا اثر ہیں وچہ لوز گِل کیتی انوار مٹی

پچھیا کدوں پائی بوئے عطر عنبر تیری خاک اے خشک غبار مٹی
صاحب مدتاں رہیاں کول گُلدے ہیں ناچیز در اصل بیکار مٹی
صحبت نیک دی نیک بنائے دائم گوڈھ بریدی کرے خوار مٹی

کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

رنگا پیر دا ای ذرا ہوش طالب متاں بھل ایتھے لگ جائے تینوں
شراب پیالا مصلڑے نوں جھب رنگ جے اوہ فرمائے تینوں
توں مریض تے پیر حکیم حاذق مرض بری تھیں پیا بچائے تینوں
متاں کم الٹے ویکھ الٹ جاویں باطن وچہ پیا تیر آئے تینوں

بیخبر ناہیں سالک منزلاں تھیں ٹردا جاوہ جہیڑے رستے پائے تینوں
نفس رچھ ہتھ ڈور قلندرے دے پیا نچ توں جویں نچائے تینوں
سر پھیر ناہیں پی لے دست بستہ جے اوہ تلخ دوا پلائے تینوں
دائم ہٹی ایمان تے پڑھیں پیا جے اوہ کفر دا سبق پڑھائے تینوں

لطیفہ

کسے ہیں جیہے نوں پیٹ وچہ پیڑ اٹھی لگا اچہ اروں کرلان یارا
موجب قاعدے نبض تے ہتھ دھر کے لگا آکھ حکیم فرمان یارا
اوسے وقت حکیم لیا شیشی لگا وچہ اکھیں دا ردیان یارا

انت آیا حکیم دے کول روندا آکھے نکل چلی میری جان یارا
سچو سچ سنا کھاں کی کھادا آکھے کھا بیٹھاں کچا نان یارا
بیمار آکھے پیڑ پیٹ اندر وچہ اکھیاں کی نقصان یارا

حاذق کہیا قصور رسب اکھیاندا توں کی جاننا ایں راز نہاں یارا
دائم ہووسن اکھیاں صاف اگوں کجھے پچھے نوں لیسیں پچھان یارا

دربیان رجوع بقصہ سوہنی مہینوال حالات ہزادر مہینوالی

مہینوال جنہاں دے وچ بیلے نت مجھیاں چھیڑ لیجاوندائی
شام بیلیوں آوندا شام ویلے دیکھ شام نوں عید مناوندائی
ویکھے نین چرا چرا صورت چور چوریوں باز نہ آوندائی
ایسے چالے گذر گئی چند مدت نوری چن ادر شنا یاوندائی
کتنی وار کیتا قصد بولنے دا اپر سامنے ہوش رماوندائی
رعب چشم نہ کرن دے اکھ ساہنوں صنم ہو کے ہوش بھلاوندائی
سچ دلاندا لانوں لے اوہ ہوند بناں بولیاں عشق بلاوندائی
پہلی منزلے عشق دا پیر آیا پردہ شرم نہ اجے اٹھاوندائی
تخنوں لاہ شہزادیاں تاجوراں نوں جنگلاں وچ رلاوندائی

قیدی زلف انجز دا ہن جنبہ دین عشق دے عمل کماوندائی
کسے لیداں قدرتوں چار چشماں اک سماں حیرانی دا چھاوندائی
پے دکھ بھی جا پدے سکھ اونہوں رنگ محبوب دے کھاوندائی
بول چال دا اپنے نہ ڈھنگ کائی ڈنگ جھلکے ڈنگ نگھاوندائی
روپ غضب دا ویکھ گھمیار ٹھیتے ڈر دا سخن نہ کوئی الاوندائی
وچے وچ ایراده بھی ترفدی سی جیویں درد بھیں ایہ کرلاوندائی
مت پرتنے گت دی مت ماسے وت متنے دی گت کھاوندائی
ایہ کدوں تک شرم حیا رہندا کرکے حیلیاں چل پتاوندائی
دائم عشق نمازیاں قاضیاں نوں پیریں گھنگرو پا نچاوندائی

راز افشائی عاشق زار پیش دلدار ماہ رو

پردے نال اکھ وز مہینوال تائیں سوہنی ملی نویکلی آکے تے
ہو کے چپ کھلو گئی وانگ صورت نین نال مہینوال رلا کے تے
وحشی دیوانہ عاشق مستانہ وچ نظر دے نظر ٹکا کے تے
کر رحم در گذر اے حسن والیے گلے وین کردا باہیں چا کے تے
ہائے ستم افسوس فریاد حسرت اندر بلیا ای اگ لگا کے تے
اکے کر فناہ تباہ جلدی اکے میل سینے ترس کھا کے تے
یا مہر محبوب دے من مولا دسے ہجر دی اگ بجھا کے تے

دوہاں دلاں تھیں رہیا نہ جوش جریار کھن کجھ رکت بھید چھپا کے تے
عاشق زار تے کر مدی گھڑی آئی بولے خوف تمام بھلا کے تے
ہائے ہائے ادب بے پرواہ جانی کسے پچھیا نہیں بلا کے تے
او طبع جلاد صیاد قاتل سنی درد میرے گوش لا کے تے
اے یار دلدار سر دار میرا مار یار تلوار لیا کے تے
الغیاث غیاث کا شامینوں مٹھیا خاک رلا کے تے
غم دین والے غمگسار ہو کے حصہ لے ہن غم ونڈا کے تے

او پاک جمال غلام تائیں نہیں پچھدا تیر چلا کے تے
الفراق فراق مینوں چاک چاک ہلاک رُلا کے تے
بھولیں قاعدے ناز نزاکتاں دے مینوں ہجر کتاب پڑھا کے تے
رہیں خوابیدہ ہو کے مست دیدہ میرے زخم جگا جگا کے تے
پری نور بھری بن بن کریں نخرے مینوں عمر دے پٹنے پا کے تے
یا خضر اج للہ عطا شفقت جائیں سر مقصود پہنچا کے تے
حضرت پیر سوہنے راہنما کامل رکھ لے مرید بچا کے تے
بختا غافلا اٹھ او گھبیر اکھیں وت اٹھیں گا وقت گوا کے تے
زہرہ پٹ بہرام نوں بنھ لیندا ہتھیں اپنی آدفنا کے تے
جم بھلھیا چھڈ ہن چُنڈ میری اجڑ گیاں کھوا کھوا کے تے
توبہ سڑ کے بولیا نال تیرے گل کجھ نہ ہور پُھلا کے تے
حال حال میرا حال حال کو کے رو واں حال تے قفل لگا کے تے
جگر پھٹ گیا ہجر کٹ گیا ساتھ سست گیا چپت چا کے تے
پایاں ہتھیاں جوڑ ترٹیاں نے چائی ٹوکری ادب بجا کے تے
او بے درد یا کدے تے پچھدوں چا کہیا مست پھڑیں نہ سا کے تے
توں بھی ہجر دا پیار یا چکھ لقمہ مینوں فرقتاں نال رجا کے تے
بلبل پھلاندی باشنا لوے تاہیں جند کنڈیاں وچ نچا کے تے
بے درد دل سرد چلا کر داں پھڑیں ہسدا درد دھما کے تے
میری پٹ بنا بنا وحشی ہسیں روپ سجا سجا کے تے
پھل پھل آپ جنیں پھل راحتاں دے مینوں کنڈیاں وچ کھلوا کے تے
آپ سیر کریں کشتی جوبنے دی مینوں ندی فراق ڈبا کے تے
المدد او میرے خدا آویں رو واں بحر عمیق گُرلا کے تے
غوث قطب قلندر واسطہ جے دسو کشتی پار لنگھا کے تے
بنکے واصبا دی آ قسمت کلیاں مٹیاں وچ ہسا کے تے
لے مشتری بھر ہمراہ میری کجھ دس اہنوں سمجھا کے تے
درد اردھا اج تے واسطا ای اجے رجیا نہیں جلا کے تے
سن او یار بے ترسیا حال میرا تینوں آکھنا سہیں نوا کے تے
تیری زلف دا ہاں پابند عاشق بنھ لیا ای پیچ اڑا کے تے
تیری دید تلوار شہید کیتا رہیاں دولتاں یار گھڑا کے تے
بلخ چھٹ گیا گجرات ملی لٹ لیا ای جھات وکھا کے تے
اج کہے دنیا مہینوال مینوں کو کاں ذات صفات مٹا کے تے
رکھ لئے خدا دا واسطا ای لگا جھڑن بیتاب جھٹلا کے تے
باہوں پکڑ کا ایجڑے لائے عاشق معشوق دامن بھر ما کے تے
ایہ آزاد فرہاد دے وانگ دائم شیریں لین پہاڑ اڈا کے تے

نظم نگار

کنڈل کشف دا پیا معشوق تائیں جدوں کھچی آ باطنی آہ عاشق
بے پرواہ دی طے پرواہ کر کے ایہ پرواہ کیتی بے پرواہ عاشق
پردہ پوش ہوا دا نقش بنکے پہنچ گیا اے قلب دے راہ عاشق
معشوق بھی ہے لرزان دائم جدوں لیندے نے ابھر کے ساہ عاشق

سوہنی بامہینوال

تیری قسم پیارا یا خبر نہیں سی میرے عشق دیوچہ رولاک ہوئیوں
ہائے میں مٹھیاں وگوڑے سٹیونی عزت بیگ گولوں وچ چاک ہوئیوں
میں بھی جیواندر سوچاں رہی کر دی تو نتے گھبھڑا پیا ہلاک ہوئیوں
گھول گھتیاں نیندرے روپ اُتوں لٹے مرن تھیں بھی بیباک ہوئیوں
میرے بکھیلے داغ خطا دھووین وضو ساز عشقوں جامہ پاک ہوئیوں

اج پتے لگے مہینوالیا وے تو نتے خاک تھیں خاک در خاک ہوئیوں
اوس ویلڑے ہی ماہیا دس دیندوں کیہڑی گل کولوں شرمناک ہوئیوں
کر چپ خدا نے رکھ آساں وے توں کیوں ایڈا غمناک ہوئیوں
میں بھی رہوانگی نفر غلام تیری جیکر اندر میری تاک ہوئیوں
دائیم ذات الٰہ گواہ کامل توہیں دوہاں جہاناں دا ساک ہوئیوں

مہینوال باسوہنی

سوہنے گھڑے والیئے سوہنیئے نی تینوں سوہنیاں سوہنی ہکار کیتا
کوزے بادیئے نت خرید کے تے تیرا پیار یئے پیا دیدار کیتا
تیری ذات اتوں ذات وارسٹی تیرے پیار نے مغل گھمیار کیتا
تیرے دردولت دولت عمر دھر سال سودا نفدا کہیں ادہار کیتا
جان تلی اُتے رکھ بولیا میں ٹھگا چور چوپٹ خوار کیتا

ڈٹھی جھات جاں وچہ گجرات تیری وت یاد نہ بلخ بخار کیتا
نیناں تیریاں گھر ہن نہ جاں دتا حسن میر شکار کیتا
ہویاں مدتاں وچہ غلامیاں دے کدے پچھیا نہیں پیار کیتا
کی زور اے ہور پہ دیسیاندا پھیر عشق دا جہاں بیمار کیتا
لکھ عذر نہیں رکھ مار بھاویں دائیم سیس تلے تلوار کیتا

سوہنی بامہینوال

سچ کرنیاں اے تینوں نال دلدے تے زبان تھیں بھی اقرار یانمیں
مرساں پریت دی ریت تے وانگ سسی ہزت نال صحیح پکاریاں میں
وچکاں سیس ابلیس خبیث ہوواں سجدہ تدھ اگے سجدہ اواریاں میں

تدھ جیہا پیار اکون ماہی جیکر تدھ نوں بہت پیاریاں میں
عالی شان پٹھان توں آن والا کی ذات کمین گھمیاریاں میں
لاواں بھاہ سہیلیاں سہلیاں نوں کھیڈاں والیاں ماریاں میں

تیرے سر چھتے مینوں سوہن چونڈاں مس کھناں تیں کنج کواریاں میں
دائیم دو جہاں بازار اندر مہینوالیا تیری ونجاریاں میں

مہینوال با سوہنی

تنہاں کسے جہان نہ ملے ڈھوئی گلاں کیتیاں تھیں جیہڑے تھڑن گے نی
دھکا پویگا غضب جبار والا موہنہ دے ہو جہنے دے سڑن گے نی
نرم دلاں تے کرم کریم والے پتھر دوزخاں دے جیہڑے تڑنگے نی

تلیاں ملن گے پئے افسوس کرسن جدوں تو بہ والے طاق بڑنگے نی
اتے جھوٹھیاں لعنتاں پین گیاں درجے پالیسن جیہڑے چڑھنگے نی
دائم قول اتے دتے جنہاں پہرے باغ بہشت وچ کھڑنگے نی

سوہنی با مہینوال

ماہیا چھڈ دیہہ فکر اندیشڑے نوں حا ہیا رب سچے جوڑ جڑنگے وے
بلبل پھلاں اندا بھریگی پئی مجرا بھاویں کنڈڑے لوں لوں پڑنگے وے
بھولا ورد فراق دا جدوں بھلے پتر ڈالیاں ٹپ کے گڑنگے وے

جدوں دیویاں نوں سر ہی اگ لگی کدی پچھاں تنگ مڑنگے وے
نیہوں پالنا جند نوں گالناں ئیں بیڑے خوشی تے عیش دے ڈبر نگے وے
دائم عشق نماز دا راز جیہی آپے ویکھ لیسن جیہڑے اڑنگے وے

مہینوال با سوہنی

انت گڈھ شاخاں سبز کھیت ہوسن دانے خاک وچ خاک جاں تھیونگے
کرسن اف نہ صابری اہل الفت پیراں ہیٹھ ہو خاک ملیونی گے
سوئی تن جیہڑے پکڑ سوئی وحدت تھیں ہوئے دوئی وے پاڑ سیونگے

جنہاں تریہہ جھلی کربلا والی بھر بھر کوثری پیالڑے پیونی گے
جنہاں لذتاں مانیاں نفسدیاں حشر وچ کڑاہ تلیونی گے
دائم جاھدو فی سبیل اللہ جو شہید ہوئے سدا جیونی گے

سوہنی با مہینوال

اکھیں والیانوں اکو نظر آوے دسن دو احول چشم بھینگیاں نوں
غضبوں ڈوبدا بھلے مدبرانوں فضلوں تار داوہنگ ٹنگیاں نوں

ایتھے سودڑے بے پرواہیاں دے سدھا لاوندڈ ہینگ پھڑینگیانوں
چنگی مندڑی بنڈی ہاں تیری مونڈھے چا وساں ہینیاں ڈینگیانوں

گرواتو ہیں سرپوش ملنگنی دا ساڈاں غیر دے سیج پلیہنگیاں نوں
دائم مرشں جے وصلدی سر آوے رستا جانے سودیاں مہنگیاں نوں

مہینوال با سوہنی

یاری لاندیاں اللہ دی منگ یاری ہیر بیئے یار نے نوں نگار نے نی
نازک نخ لطیف محبتاں دا پھیر نہیں جڑنا ٹٹی تار نے نی
پکے سوڑیاں دے لوں نہ ڈول جائیں خنجر طعنیاں دے جگ مار نے نی
نور صدق نہ جائیں غرور پچھے چھڈ بکریاں خوک نہ چار نے نی

بھانڈا چک توں لاہ پریت والا آوی ہجر پکا گھمیار نے نی
پوری چھک لائیں توڑیں جھک ناہیں کیتے قول نہ پھیر وسار نے نی
لکھ بھنڈیاں بھار ملامتاں دے ایس عشق دے پھٹے کارنے نی
کر کے قول جو مڑن بدکار دائم رب نرگ دے وچہ نگھار نے نی

سوہنی با مہینوال

ہویاں بیخود بسمل بسم اللہ اللہ اکبر ہوئی تکبیر مینوں
تیر کا ابرو قوس کمان وچوں پئے پلکاں دے دسدے تیر مینوں
کدے تار پیار دی ٹٹسی ناں کوئی تیغ کنوں دیوے چیر مینوں
پھر ساں وانگ براگناں ندھ پچھے بیلی جان اپنی دامنگیر مینوں

ماہیا کتے نہ رہی ہاں جان جوگی وہن پے گیا زلف زنجیر مینوں
پیا مارے کھال بولیاں جگ سارا کافی ہے اکو تیر اسیر مینوں
ماہیا لوں لوں وچہ مقام تیرا عشق رچیا وچہ سر پیر مینوں
جے توں وطن وسار یا وانگ رانجھے دائم سمجھ سلیٹڑی ہیر مینوں

مہینوال با سوہنی

اڑیئے ہیر دا لیکھ نہ پکڑ چالا ڈول کھیڑیاں دی وٹی وڑی اے نی
ٹلے جا کے چاک فقیر ہویا کھیت خوشی دا ہو گیا رڑی اے نی
پھر بھی دامن وفا دا چھڈیا ناں مرداں وچہ غیرت عار بڑی اے نی
توں بھی واسطا ای کریں نہ کسب اوہا مینوں تینوں اس فکر نے جڑی اے نی

چادر عشق دینوں اوس داغ لایا اگے ویریاں پلک نہ اڑی اے نی
نہ اگاں جو گا نہ پچھاں جو گا رگ رگ تیم دی سڑی اے نی
انت ہیر سی ذات زنانیاں دی تاہیں فولدے سنبر جل جھڑی اے ئی
دائم شوہ دریاؤ دے وچہ بیڑا جتھے کوئی نہ بہنچدی لڑی اے نی

سوہنی با مہینوال

چادر عشق دی نوں کتھوں داغ لگا ہویا کی جے ڈولڑی چڑی ہے کوے
جیکر رانجھنا بہت دلگیر ہویا ہیر اوس نالوں دونی سڑی اے کوے

اگے ڈاڈھیاں گئی نہ پیش ماسہ رکھی ڈھیر غریبنی اڑی اے وے	رہی رانجھے دی خاص امان ہوکے کدی لائی نہ رنگپور دھڑی اے وے
جدوں ویس وٹا کے یار آیا پریں ہوانگ مریداں دے جھڑی اے وے	ویکھ ہاندری لدا یار محرم اوہنوں غیب دی ناگنی لڑی اے وے
جھبٹ بلی دا ہٹھ زنانیاں ندا مرداں وچہ بھاویں غیرت تڑبی اے وے	دائم جاندیاں چیر دربار اتیں جتھے کوئی نہ پہنچدی لڑی اے وے

مہینوال با سوہنی

گلاں کرن تے سوہنیے سوکھیاں نے اُتے عمل کمان کجھ ہور جیہا	ڈہالاں ہتہ تھیں ڈہالدے پھرن لکھاں بنکے آپ وکھان کجھ ہور جیہا
فعل ہور جیہا قول ہور جیہا لالن ہور نہان کجھ ہور جیہا	سودے وچہ بازار دلال کردے بہنا عشق دکان کجھ ہور جیہا
چنگا پڑھن ثواب دا کم ایپر کرناں عمل قرآن کجھ ہور جیہا	سر پیراں تے دہرن تے سوکھڑا اے نیزے اتے چڑہان کجھ ہور جیہا
لکھاں قتل جہان تے نت کردے غازی مرد کہان کجھ ہور جیہا	وچہ محل مکان بھی بڑی لذت ہوناں لامکان کجھ ہور جیہا
نکتہ چین دسن نکتے عجب اے پر رہنا بند زبان کجھ ہور جیہا	سکھ ہور جیہے دکھ ہور جیہے بُرا ہور طوفان کجھ ہور جیہا
گوہاں فرق تدبیر تقدیر اندر زمین ہور اسمان کجھ ہور جیہا	بنھ گھنگرو نچدے پھرن نانگے اصل یار منان کجھ ہور جیہا
مومن مسجداں وچہ ہمیش جاندے سجدے سیس ٹکان کجھ ہور جیہا	بھلا دسناں عیش آرام سیتی جاناں ہو ویران کجھ ہور جیہا
پیت لاکے پھیر خوار کردے ہویا اج جہان کجھ ہور جیہا	منہ ہور جیہا دل ہور جیہا ظاہر ہور نہان کجھ ہور جیہا
للاں روز لاحول اعوذ پڑہدے کرناں رد شیطان کجھ ہور جیہا	زلفاں کالیاں لٹک کے سوہندیاں نے ایپر مون منان کجھ ہور جیہا
اسلام دے وچہ کجھ ہور جیہا وچہ کفر ایمان کجھ ہور جیہا	قُم باذنیاں بولدے پھرن لکھاں گوروں لاش اٹھان کجھ ہور جیہا
شیر مارنا کم دلیریاں دا موذی نفس ونجان، کجھ ہور جیہا!	سُتنے نین جگان تے سوکھڑے نے سُتا قلب جگان کجھ ہور جیہا
گھر آیا نوں ہر کوئی جی آکھے گالیں کڈھ ہٹان کجھ ہور جیہا	درجے وچہ فرشتیاں نوریاں تھیں اشرف بھلا انسان کجھ ہور جیہا
مرسل سب مقبول درگاہ اندر مصطفےؐ دا شان کجھ ہور جیہا	شاعر ہور کجا کجا دائم ایدا طرز بیان کجھ ہور جیہا

سوہنی با مہینوال

ہو چکیاں خاص غلام تیری ضامن پاک میراںؒ دستگیر ماہی	خواجہ خضرؒ تے شکر گنجؒ شاہ داتا چشتیؒ شاہد اجمیر دا پیر ماہی

علاؤالدینؒ صابر جیہڑا کلیری آ وہدی قسم نہ ٹُٹسی سیر ماہی
کامل پیر سیّال دی مدد ہووے مرساں تدھ دے مگر اخیر ماہی
آکھاں بری لطیف دا نام لیکے تیں تھیں وارساں ایہہ سریر ماہی
دولا ولی توں مُڑاں جے مُنہ موڑ ساں ٹُٹے رب چہ زم حریر ماہی
ویکھ چیر کے تینڈڑے عشق کیتا دل جگر میرا لیر لیر ماہی
حضرت شاہ مقیمؒ گواہ میرا ایڈ ہونا ایں کیوں دلگیر ماہی
وڈی اوٹ ہیں پیر پٹھانؒ دی اے جنید نفر فقیر امیر ماہی
نوشوہؒ پیر تیرے میرے وچہ ضامن ناہیں ٹُٹسی قول زنجیر ماہی
مُڑیاں بھرن نہ نبی دی شفاعت میری محرم دلاں دا رب قلیر ماہی
برکت علی مولا مرتضیٰ دی دائم رس مس ولیساں کھنڈ کھیر ماہی

ایضاً

فَاَینَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْہُ اللہ پیا چمکنا ایں سو لسو توہیں
واہ واہ لاہ حجاب مبین ہو یوں کراں ورد اللہ ہُو ہُو توہیں
ملک ملک دیار دیار توہیں باغ باغ تے کُو بکو توہیں
معبود مسجود مقصود توہیں جستجو توہیں آرزو توہیں!
نورِ ذات ربی جہنوں آکھدے نے پیا وسنا ایں ہُو بہُو توہیں
سارا زمن زمان مکان تیرا ماہ جبین توہیں ماہ رو توہیں
الست بلی بلی توہیں میں توہیں توُ تُو توہیں!
ازقلم دائم گل فرقت دی پیا دسنا ایں خوشبو توہیں

مہینوال یا سوہنی

سوہنی پریت بچ سوہنئے لا لوتی مرناں پوی گا قول اقرار اُتے
رس وصل دی ہین نہ سو کھڑی اے جگر زخمیا جائی دا خار اُتے
نازک راہ پریت لطیف منزل گویا ناچ وکھاؤناں تار اُتے
جھلک پلک ایہ ناز تے موج میلے کوئی عیش نہ ایس سنسار اُتے
فانی رنگتاں چھڈ جہان دیاں کریں جان نثار پیار اُتے
توں بھی واسطہ ای ہنیوں پال دسیں کریں ترس جا مجھ خوار اُتے
بولیں ہسکے رسکے لا چھاتی مہربان ہوکے عاشق زار اُتے
اے بلبل گل حلال تینوں جائیں اُڈ نہ بوٹے مردار اُتے
منصور ویکھاں پھر بھی سنگیا نہ دیہی لٹکدی رہی سی دار اُتے
خطرناک اے پلصراط ایہو پیر سنبھل کے رکھنا دھار اُتے
بدل بدل کریندڑا چرخ دورا کدے ستم تے کدے بہار اُتے
ہیں تے پروانہ تیرا دیوانہ جل گیا ہاں شمع رخسار اُتے
اج وچہ پنجاب دے فخر تیرا کوئی مان نہ بلخ بخار اُتے
ڈریئے مول نہ دوتیاں کُوتیاں تھیں آساں رکھئے رب غفار اُتے

بخش مہر وفا شفا کامل دار و وصل دا ورت بیمار اُتے
دائم عمر دا نہیں اعتبار ماسہ لگی آوندی خزاں گلزار اُتے

بستن رشتہ محبت

رس مس گئے الف میم ماہی رہیا فرق نہ رتی رواں دو ہاں
گنڈھیں پکیاں ہوئے پریت دیاں کیتے بس جواب سوال دو ہاں
اکھیں اکھیاں وچہ مکان کیتے دِتے دل تے دل بٹھال دو ہاں

یکرنگ ہوئے سچے سنگ والے تا دوئی دا نام نکال دو ہاں
حول خول ونجا کے دوتیاں دا کیتے قول اقرار کمال دو ہاں
اوہلے ہو جہان تھیں پائی دائم سوہنی پریت مہینوال دو ہاں

دورِ راحت

سماں نور سہاونی رت آئی مانن بلبلاں کھڑی گلزار واہ واہ
پئے چلنبے چنبیلی دے پیچ بیلی صبح شام نے مست خمار واہ واہ
توبہ غضب دا موقعہ دو ہاں اُتے اندر حسن دے گرم بازار واہ واہ

رونق مچگئی باغ شباب اندر سوہنی وصل دی موج بہار واہ واہ
کر کر دید بازی ہر دم رہن راضی ہو ناز انداز ہزار واہ واہ
مہینوال گلاب دا پھل نوری ہوئی سوہنی مثل ہزار واہ واہ

ساعت ہون جدا تے رون چھم چھم سار لدیاں ٹھنڈے ٹھار واہ واہ
دائم گھڑی جدائی دی سال وانگوں سال وصل گذرے گھڑی ہار واہ واہ

راز و نیازِ عاشق و معشوق

سینے لگ مہینوال دے کہہ سوہنی دونویں جاناں اک بنالئے
نت شور شاں پاپ دی بھری نگری ایتھوں پڑے جند چھڈالئے
جبھے کسے دی ناں ہوا لگے اوہ نو بکلی چل ہوا لئے
ایس دھرت دے پلنگ پکیر ڑ تے بستر آپنا آپ وچھا لئے
لئے داد بیداد جمود کولوں ان بولیاں تائیں بلا لئے

ایس دیس وچہ دکھاندے بنت پٹنے گوشہ مل کے دکھ مٹا لئے
نکل نسئے ایس جہان وچوں چل کوئی نواں جہان وسا لئے
ایہناں بستیاں تھیں دور بناں اندر اک جھونپڑا جیہا بنا لئے
نیم شب جانی رل کے نیم بسمل اپنے راز دا ساز وجا لئے
لگے بھکھ پیاس تے وانگ مستاں خون پی لئے اس کھا لئے

نال لباندے لباں نوں میل کے تے دونویں نیناں نو وچہ نین ملا لئے
ایتھے رہئے دائم ایتھے نہ رہیے ایتھے رہئے ایتھوں جھٹ چا لئے

فریاد مہینوال بغیر دیدار یار

بیلے جاندیاں سار پکار کرداہائے آجاہ آجاہ سوہنیئے نی
کوکاں ہیریاں کھیں ڈرن شیر پاہڑ مینوں چپ کرا جا سوہنیئے نی
ڈگا پیا ایں بیہوش دھرتی باہوں پکڑ اٹھا جاہ سوہنیئے نی
تیں بن جھنگیاں کالڑی رات دِسن شمع حسن جگاہ جا سوہنیئے نی
سوہنے نین سوہنا مکھ نام سوہنا سوہنا سخن سنا جاہ سوہنیئے نی

گھڑی باہجھ تیرے روندے نین میرے لگی اگ بجھا جاہ سوہنیئے نی
تیرے بولیاں پھل رویل کر دے آگے ہس ہسا جاہ سوہنیئے نی
بیلے آکے لٹکدی چال سوہنی سوہنا سماں سہا جاہ سوہنیئے نی
آچھنکدی چھنکدی پہنچ پیاری غم ہجر مٹا جاہ سوہنیئے نی
دائم وچہ بیلے بیلی کرے کوکاں سوہنا مکھ وکھا جاہ سوہنیئے نی

فریاد سوہنی در انتظار مہینوال

شام شام اندہیرڑے بیٹھ رہنا ایں وچہ بیلیاں جاکے ماہیاو
تیری خیر خدا تھیں منگنی آں سجدے سیس ٹکا کے ماہیاو
سیاں وچہ نہ ہسدی کھیڈنی آں پھراں ہوش بھلا کے ماہیاو
دے توں نت کو بلڑے آونا ایں جاویں جیو ترسا کے ماہیاو
جتھوں تیک دسیں وہندی رہنیاں ہیں تاڑے نین لگا کے ماہیاو
جیوں جیوں دیر لاویں ہیر پھیر اندر رووں روح کرلا کے ماہیاو

ہوتیرے دیہوں گھراں وتے پر تیا کر سوہنے قدم اٹھا کے ماہیاو
شالا چھیڑ سلامتی نال لیاویں اگے سوج تھیں لاکے ماہیاو
نی توں کیوں بھنڈار نہ آونی ایں کڑیاں چھیڑیاں آکے ماہیاو
میرے وس ہووے رکھاں نت تینوں مثل لال ٹکا کے ماہیاو
شالا لگے نہ کوئی ارگاہ تینوں رکھے رب بچا کے ماہیاو
دائم ویکھنی آں تتی راہ تیرے فالاں اونسیاں پا کے ماہیاو

دیگر

نہیں ول پیا نہیں ٹل پیا نہیں ول آویں نہیں ٹل ڈھولا
رل مل مینوں مل مل تلیاں بہواں راہ تیرے مل مل ڈھولا
جاواں بل صدقے بلبل بلدی بول بولنی آں بل بل ڈھولا

حال حال کوکاں ویکھیں حال میرا چال چال بانکی چل چل ڈھولا
وے توں جل اجل نے لائیں جلی مونہہ اجل آیاں جلجل ڈھولا
تیرے شوق پریم دے گاں ڈھولے ڈھولہ پاکے اپنے گل ڈھولا

تیرا مکھ سوہنا ویکھ ویکھ جیواں نال مجھیاں دے آوو دل ڈھولا
گلی آ دائم گلے لاگلی گلوں لہن گلے گل گل ڈھولا !

شب ہائے وصل عاشق ودلبر

چھڈ گرم نہالیاں سکھ سیجاں جانی جانیاں نوں سینے لاندے نے
لوکاں رات تے اونہاں دے دیہوں چڑھیا اسیھہ کچھ پتہ ہو کچھ پاوندے نے

راتیں اُٹھ بچھوکڑے بیٹھ ماہی ہس ہس کے موج مناوندے نے
مثل چن چکور دے ہو رہے دن دن پیار دوہا وندے نے

نال سکھ دے جوڑ کے مکھ سوہنے دکھ سکھ دی پھول سناوندے نے
ایسے چال تے مدتاں گذر گئیاں غوطے عیش دی ندی لگاوندے نے

رہوئی لاہ نہ ستیاں مالکاں نوں چور مار کے سنھ بچاوندے نے
دائم دشمنے تھیں پہلے اُٹھ دونویں آپو اپنی کار نبھاوندے نے

ایضاً

بے نظیر تے بدر منیر دوویں بیٹے مانڈے راج جوانیاں نوں
اوہ حور بہشت اوہ ملک نفری ثانی ڈھونڈ کے ملے نہ تانیاں نوں

بلبل بھلا نوں ویکھ کے ریجھدی آ جانی جیوندے ویکھ کے جانیاں نوں
چھلا مقل دا مندری سُندری دی نت چھڈدے رہن نشانیاں نوں

گوہڑے رنگ پریم دے مٹ رنگے پھرن شوخ وچ گرانیاں نوں
اوہ مثنوی اوہ دیوان حافظ دائم رہن گے یاد جہانیاں نوں

ایضاً

جنگ نیناں دے عشق میدان اندر بھلا کون رُک کے ہار کڑ دیاں نوں
خطرہ وڈا اے اوسدے ہٹ ندا بھی جیہڑا دوڑ پائے ہتھ سٹ دیاں نوں

دل دلا نو جہ جد ٹل مقام کردے وت ہو رہی مستیاں چڑھدیاں نوں
کیہڑا دسیتیں اڈا منوالا جان جھکے بھاہ وچہ وڑدیاں نوں

جدوں زلف دا گلے گمند پیندا اسیھہ شوخیاں شیخیاں جھڑدیاں نوں
جام مہر پاک اے عاشقاں صادقاں دا جنہاں چھل لیا پھراں ہڑدیاں نوں

نال صفت جہان بچھیاں لبیند اتر سکلاں اک گمان تے نڑدیاں نوں
دائم عشق نہ کھیڈ انجانیاں دی لا بازیاں ہر تے دھڑ دیاں نوں

مقولہ شاعر

زیور زری دا نہیں محتاج جوبن جھلکا ماردا ئے وچہ گھٹیاں دے
بھل کنڈیاں وچ بیٹے مہکدے نے لال جوت مارن وچہ وٹیاں دے

کھن اپنا اصل نہ کرے ضائع بھاویں رہے وچہ لسیاں کھٹیاں دے
تازی نہیں وگاڑ دا ذات بھاویں رہے وچہ کھوتیاں کٹیاں دے

مکھ سوہنیاں دے ہوون مات ناہیں کجن لکھ جے نال دوپٹیاں دے
مہینوال ہویا وارث جوبنے دا کم بھیدے نین پلٹیاں دے

مالی باغ دا ہو گیا ڈھو گوڑے لگن پیر ناہیں منوں ہٹیاں دے
دائم سوہندا کھیت ہر سبز ناہیں اُڈے تخم ہتی مثل چھٹیاں دے

کہ عشق و مشک را نتواں نہفتن

چوریاں یئے دِسدے دیدیاں تھیں سو نہیں ڈھونڈ لیندے انت لکیاں نوں
راہ جاندیاں لوک سنجان لیندے پنڈ عشق سی سر اتے چکیاں نوں
سیک دیندے طعنیاں مہنیاں دا لپے ہو جھکا وندے جھکیاں نوں
لئے بجھ کرڑاواں بھید گجھے وت موت آئی مرکیاں نوں

پھوک مارنے دی کوئی لوڑ ناہیں آپے لگ جاندی گُھاں دھکیاں نوں
دوتی ہو بہتیر سیانگاں شمتاں کتن جھبدیاں تیراں ٹکیاں نوں
لِکھے لیکھ نوں ویکھ کے کرن جھگڑا ویکھ سہن نہ بیڑیاں ڈکیاں نوں
دائم دُھروں جد بخت بخیل ہوون سر ویٹ آ جاوندی ٹکیاں نوں

گردش چرخ گردوں

شرق غرب جنوب شمال تائیں گھوم گھوم کے چرخ اسمان آوے
آپ سدا سنگ ستاریاں دے دردمنداں نوں ہور رُوان آوے
سورج جہے ایہدے گھر ٹھلدے نیں تاہیں نا زانداز وکھان آوے
تلے ایسدے سُکھ دا نام ناہیں دم لبانتے ہو حیران آوے

راتیں جہانوں تخت بٹھا چاندا فجری پرت کے کرن ویران آوے
بام عیش دے چاہڑ کے آپ ہیٹھیں دھکا دیکے پھیر ڈگان آوے
اُتے سرانداں کیہا سرپوش نیلا اک پلک نہ وچ ارمان آوے
دائم جان جہان فغان خانہ نت نویں تھیں نواں طوفان آوے

افشائے راز عشق در گجرات

لگے نین یار وچھپ رہن ناہیں آپے اپنا بھید بتاوندے نے
شغلی لوک گجرات دے کھا چغلی پردہ عشق دے ستر دا چاوندے نے
بٹھ جہل تے گل و اغل بہا چکی ہانیا نوں چا دھماوندے نے
اوہ بھی ہُسندی کان اشناک نڈھی انت چا کدے بھی تہیں آوندے نے
ست نین شراب گلاب ورگے میل میل کے میل ملاوندے نے
چوداں سال دی بے حیا پھردی ماپے کملے نہیں شرماوندے نے
بری مرض حید لبانتے دم لیاوے دارو دت نہ اثر دکھاوندے نے
وانگ نگاندے حاسداں دوڑ چائی اُچا شور شہر ور مچاوندے نے
بجھ سیج ودھیرا دُھوڑھ لیکے پئے پھیوں گلاں بناوندے نے

انت کھوجیاں کھوج پچھان لئے کدُوں چھپے چور چُھپاوں دے نے
کمراں کسکے ہسکے مار تاڑی نگر عاشقاں دے لگ جاوندے نے
آکھن سوہنی تے دہینوال ہو گئے ڈال جھنڈیاں من پرچاوندے نے
سوہنی نت اکلھڑی جاوے بیلے بیلی مجھیاں جتھ چگاوندے نے
سیری پگڑے ہون نہ چاک چوبر بیباک ہو خاک اڈاوندے نے
آہا بڑا اصیل رسیل اَلّا سا وُجد قدیم سدا وندے نے
سر بھید انیاں جھینکاں کس کاری جد دُرد بدّے نور گواوندے نے
اک تے بھونکدے ویکھکے جیہر کائی اگ بھانک دے چہ بھونک رلاوندے نے
دائم نبی شفاعت نہ بھرے جیہڑے چغلی گلہ تے بخل کماوندے نے

شکوۂ زمانۂ حال

دنیا شانتی اُڈ گئی جگت وچوں وچہ زور دے حسد طوفان ہویا
آفتاب سلوک دا ڈب گیا تاریک زمین آسمان ہویا
بُوٹے باعلی ثمر تہراردا ندے قحط حق دا وچہ جہان ہویا
مسلم چھوڑ اسلام ناکام ہوئے کفر فسق دا آ مکان ہویا
عاشق رب دے جنگلیں جابیٹھے فاسق بل محل شادان ہویا
طمع خور سجادہ نشین ہوئے سچ چھپیا جھوٹھ عیان ہویا
بدھے ہتھ مغموم مظلوم رندے ہتھ ظالماں تیر کمان ہویا
لگی عہد نوں تیغ تغافلی دی قول بستر اینھ روان ہویا
بزم الٰہی رنگ نشاط اندر دا وِیچ دا شروع بیان ہویا
جھوٹھے عاشق تے کُوڑے فقیر بیٹھو کرٹھکر دا ہتھ گیان ہویا
چتر چیتر چاتر لُتر لُتر کردے صاحب ذوق گوشے پریشان ہویا
گھر گھر اج مذہب تے دین وکھرا ایہو بہتر دا ہور ایمان ہویا
ایہ نہیں شوق کسے مسلمان بنیئے کوئی سید کوئی مغل پٹھان ہویا
دن رات تے رات دا دن بنیا الٹ پلٹ زمین زمان ہویا

لاہیا چوکیوں مہر سنتو کھ دنیا شور شغل دا آ دوران ہویا
بنے مقتدی صفاں کھلار حاسد اگے آ امام شیطان ہویا
صدق سوج دی ریش سفید ہو گئی چھتے چھند غرور جوان ہویا
مُلّاں مسخرے مسجداں مل بیٹھے بے ادب دے ہتھ قرآن ہویا
سایۂ نفس دا پیا عالماں تے علم دین بے علم قربان ہویا
بلبل ٹر گئی چمن تھیں ہوئی ودیا اتے پھلاں نال زاغ متنا ہویا
گل کرن دا بھی جنہوں تج ناہیں اج مجلساں وچہ پردھان ہویا
کسے مست دے وچہ نہ رہی مستی وچہ مستیاں پیر مغان ہویا
تھلے وچھیا فرش ضلالتاں دا اتے ظلمتاں دا سائبان ہویا
سانگ چوہڑیاں دے گلاں شاہاں دیاں لگے پند بھڑوا دا پھر آن ہویا
رہیا قدر نہ شرع محمدیؐ دا سر تے آ سایہ انگلستان ہویا
ڈوم لوم بھی اہل قریش بن گئے کوئی درزیوں بدل افغان ہویا
حرفاں نال ہئے برخلاف معنے اتفاق اقبال حیران ہویا
دائم شیر نوں بکری گھر کدی اے بولن ڈھور آدم بے زبان ہویا

مقولہ شاعر

دنہہ رات گجرات دے وچہ ایہو سوہنی نگر مہینوال دے لگ گئی
جوڑ منہ سہیلیاں کرن گلاں اتے چاکدے ندھڑی ڈھلگئی

چوکے عشق دے پاکے پیر کملی چرخہ پونیاں کتنا بھلگئی
لگی پھر ٹٹیا رہیا رہ کے نی اوہ شرم دے کلیتوں کھلگئی

ساڈا سنگ تروڑ گئی مدتاں دا نواں ویکھ اچمبڑا اچھل گئی!
دائم ویکھ لے وچہ بھنڈار جاکے باس عشق دے باغ دی جھلگئی

آمدن ہمجلیساں بصد ناز و انداز بطرف سوہنی برائے پند

اکدن سوہنی نوں سمجھان کارن سیاں ساریاں رل بھنڈار دیاں
پیریں وچ بندیاں زیب بانہیں کڑیاں گھڑیاں کسے کمال سنیار دیاں
دہار نینا ندی جو بنے صیقل کیتی وچ دہاریاں کجلے دے ہار دیاں
گورے رنگ تے مخملاں پہن ٹریاں صفاں صاف جیوں کونجاں ڈار دیاں
پب جھب اٹھاندیاں نال نخرے اکد وچ جٹیوں ہنیتر مار دیاں
سوہنے مکھ گلاب رخسار سوہے ناشپاتیاں جویں قندہار دیاں
کالی زلف بنگال تے چشم ترکی خط و خال لوں پوٹھوہار دیاں
اندر رکھ فرنگنی سبق دیون طاق تیز یوں جویں تاتار دیاں
مرغابیاں بحر چناب دیاں گویا کوئلاں عدن گلزار دیاں
منوں گمن جھنی تی توں کیوں سُنی بولن بولیاں پیار دیاں

ہو گئے دھنبلائے نخنوں پیر جائے جوتاں جاگیاں شمع رخسار دیاں
شام وقت دوپہر دے چھا جاوے زلفاں وِش تے بیاں کھلار دیاں
پلکاں توجہ کرن بسمل نال پلکاں اڈ طاقتاں کدوں کٹار دیاں
پان جنڈیاں کنڈیاں پان دلنوں سر جھنڈیاں سوہن کوار دیاں
کرن منہ جسطرف خوشبو دھمے گویا ہرنیاں ختن دی بار دیاں
ترکھی چال لاہور دی چلدیاں نے جاپن شوخیوں جیویں حصار دیاں
بولی دیس پنجاب حجاب عربی ہٹھ وانگ عراق نہ ہار دیاں
وضع قطع تصویر کشمیر جیونکر لوں لوں بھریاں زہر مار دیاں
آو انگلاں پائلاں پا چلن بھریاں شیشیاں نشے خمار دیاں
بناں کرم کریم دے بچن مشکل سبھو ویر ناں نے دائم یار دیاں

مقولہ منجانب شاعر و مصنف برموز

عشق دھمیا شہر گجرات اندر سیاں سوہنی نوں سمجھان آیاں
عقل سوچ تدبیری فوج لیکے منزل عشق تھیں پچھان آیاں
آیاں لین بھجان پر کی جانن ہتھوں بلدیاں تے تیل پان آیاں
حرصاں ٹھیہاں جیوں دردیش تائیں وس لتاں پھیر بتان آیاں
آیاں شوہ نواح ہنیاں ناز دسن بتخانے وچ پڑھن قرآن آیاں
جویں کنجریاں ساز طنبور لیکے گھر ملاں دے ترلے الان آیاں
کوڈل کسیدی سنن جو ویکھ بیٹھے گوڈے دم تے خم چلان آیاں

کدے گیا حیا کوارڑی دا امان لدیاں نال گمان آیاں
اللہ رکھ لیسی سدھا جاندیاں نوں راہ وانگ ابلیس بھلان آیاں!
کٹھی عشق دی اوس مریض اتے نسخے سوچ کے مثل لقمان آیاں
بے عقل تے بے شعور سیاں دیوا جن دے کول جگان آیاں
ہو کے جنت نشان سنوار جامے مستوار نوں وعظ سنان آیاں
محرم راز بالعین ایمان تائیں ایمان بالغیب بتان آیاں
بدل سانوں نے وانگ آگج پائی ہاٹھاں نبھکے گھت گھمسان آیاں

اوہ ملے سندکے کہندیاں سوہنی نوں کُڑیئے اسی سبھے تیر کان آیاں
رکھے ننگ خدا دی ذات دائم حرصاں کوڑیاں جی للچان آیاں

ایضاً

اندر وڑی ایں چھڈ بھنڈار سیاں تینوں سوہنیئے وسکھاں کی آئی
سنیا ایں چاک جو بلخدار کھیا جے تیرا موہ لیا اوس جی آئی

لوک آکھدے نیہوڑا لایا سو سچ من کھاں ایہ صحیح اے نی
سارے شہر وچہ گئی اے وچ تاڑی کسے کی لحاظ تے لی آئی

گُڑیئے کی ایہ چونڈ چا گھولیو ای اکے لیا کجھ کملیئے پی اے نی
نال چونڈیاں کرے جو ایہ کارے ندی ورہیئے کیہی دھی آئی

نی توں ہو پیتھیں بھی شرمائیوں نہ جس منہ بھلکے لیناسی اے نی
اساں وڈا اکھ تدھنوں سمجھیا سی وچوں کجھ بھی نہ ای ڈی اے نی

ڈاکو دنہہ دیہی ڈاکہ مار رہیا گنج شرم دا گیا لئی اے نی
نی توں ساک سہیڑیا چاک دائم ہتھیں ہو شہر دا بجیا لی آئی

جواب سوہنی

رب جاندا اے ہاں ہیں لکے لوکا نوں پیگیا جھل کوڑ یو
کسے پچھیا نہ بلایا جے سبھو لٹ پیاں سب کر دل کڑ یو

گلاں کہندیاں ہو چسکے لیندیاں ہو منہ وِنڈیاں ہو بل بل کُڑیو
مُڑ مُڑ نیہوڑا نیہوڑا اچھدیاں ہو اجے نیہوڑ پیدا نہیں جے دل کُڑیو

ہو یا کی جے مار دا جگ نہنے انت جا نگی سر تیتے جھل کُڑیو
اجے لا پریت نہ ڈٹھیا جے تاہیں کچھ موہنوں بل بل کُڑیو

میں کرداِنگ جے شمع دی لاٹ ویکھو جاؤ وانگ پروانیاں جل کُڑیو
اکھیں نال مہینوال ہیں لا بیٹھی چوری نہیں کوئی کیتا دل کُڑیو

جدوں عشق اپنے گھمسان سر تے عقل ہوش جاندی بُھل بُھل کُڑیو
جاندے جھاگ ملائے متاں مہنیانوں پیچ زلف دے اجہا ندگل کڑیو

لیا منگ ملنگ دا سنگ توڑ دوں کوئی اجدی نہیں ایہ گل کُڑیو
جے ہیں مکھ موڑاں دائم پیارڑیوں لوے عرش زمین تھر تھل کُڑیو

ہمجولیاں باسوہنی

تیرا عشق اتاریا شرم برقعہ اج کواریاں کرن نہ دل اڑیئے
وچوں پتیئے اتوں جیتیئے نی کمرن نیں تیرے ڈل ڈل اڑیئے

اسی سوہنیئے نہیں تماشگیراں کرمنہ سنبھال کے گل اڑیئے
نی ایہ چار دہاڑے نے اجے بنان ایں ایویں جندڑی جان نہ سل اڑیئے

نیک بیبیاں ستریں دو ہنیر یاں تے تیرا لوانگ نت پٹیدیاں چھل اڑیئے
کر بیئے ما پیاں نے امروں اف ناہیں وچہ زرگ تے جائیے جل اڑیئے

فلا تقل لہما اف دتا حکم خدانے گھل اڑیئے
واغضض صوتک ہولی بولیئے ہوش سنبھل اڑیئے

اگے ہیر سیالاں دی پت لاہی کیتا صاحباں سخت گول اڑیئے
دم وڈے جواناں دا مارنی ایں ہنے نکل جاسی نیر اول اڑیئے
دس تسی کی کھٹیا ایس راہوں تسی فن ہوئی مارو تھل اڑیئے
دائم پرت نہ تجھسی یار تینوں جدوں حج بنان جائیگا ڈھس اڑیئے

سوہنی باہمجلیساں!

ولا تجسسوا بھی رب کہیا بھید کسے دا پھولناں پاپ ہے نی
لعنۃ اللہ علی الکاذبین اتے جھوٹھیاں لعنتی جاپ ہے نی
حق چھڈ جو بولدے جھوٹھ مونہوں کرنا زرگ وچہ تنہاں دا لاپ ہے نی
واذا قلتم فاعدلوا انصاف کہیئے ولو کان ذا قربیٰ بھاین باپ ہے نی
ولا تلمزوا انفسکم طعنہ مارناں عمل دا کھاپ ہے نی
وتکتموا الحق وانتم تعلمون کوڑ بولو حق چھپاؤنا پاپ ہے نی
کوئی دھوکہ فریب نہ کہیا کسے لائی نال محبوب دے آپ ہے نی
مہنیو لدی ہیں غلام دائم اہدا نام میرا ورد جاپ ہے نی

ہمجلیساں باسوہنی

کرے اونہاں بھی کجھ سنوار یا اے جیہڑے کرن گلاں وانگ طوطیاں دے
گلی دکھدی وچہ نہ پہر کٹن طلبگار جو سیج تے سوتیاں دے
ان تقولوا مالا تفعلون نہ رب بھاون سخن تا زیانہ فعل کھوتیاں دے
ندی عشقدی غضبدی ٹھاٹھ کرئیے جتھے ہین تارو وچہ غوطیاں دے
دیکھیں کدوں مرآۃ القلب اندر جنہاں منہ چکے مثل بوتیاں دے
تنہاں کی تمیز حریر ریشم جیہڑے لاہس لنگا ندڑے پوتیاں دے
اوہ کوئی ہور حسن پاک پریت والے جم رنگ گئے جنہاں کھلوتیاں دے
دائم جیہڑا چھاتی رلن سنگ مشکل جال ویکھ لے بھلاں پرتیاں دے

سوہنی باہمجلیساں

لا تقنطو پڑھدی پہنچ جاساں منزل عشق دی بھاویں بعید گڑیو
واوفو بالعہد ان العہد کان مسئولا ایہ حکم قرآن مجید کڑیو
سہریکے حسن بازار اندر لیا عشق دالال خرید کڑیو!
ماہی نال کر بیٹھیاں قول پکا دلوں ڈولیاں تھیاں پلید کڑیو
اہدی زلف واللیل ہلال ابرو دیدار دی آس اعید کڑیو
اہدا مکھ بیت اللہ تے میں حاجی اوہ پیر تے میں مرید کڑیو
ہڑ تانگ ہو جائے غریبنی دا ہووں عشقدے واہ شہید کڑیو
دائم وانگ سسی شیریں جان دیساں تھوں تسی بھی کرو تائید کڑیو

ہمجلیساں با سوہنی

ایڈی سوہنیئے نظر نہ آوندی ایہو ریس کریں ہیراں سیاندی
تُوں تے سُنی سنائی تے ریجھ پیئوں گل بس آہی اوہناں تسیاندی

کسے بھلے سیں اوہناں نیہوں لائے جنہاں لاج رکھی نہ ہوسیاں دی
اُٹھ سمجھاں مگر شہید ہویاں سُنی خبر نہیں گھر وسیاں دی

نی اوہ عرق انگوری دے کی جانن جنہاں نیئ ہٹی ماچھی لسیاں دی
ایویں جند گوا نہ ریس کر کے وچ عشق کراہے دے پھسیاں دی

مرجاندیاں ہتھوں تُدھ جیہاں لمی واٹ اجاڑاں تے کسیاں دی
کدوں اوہ ہشتات زنجیر توڑن ہمت جنہاں دے وچ نہ رسیاں دی

کدوں جھلسیں عشق کمند بھاری تینوں لبھدا اجے چوڑے رساندی
دائم گھاٹ دی بات کجھ ہور جیہی حالت رُبی آ ایس وچ پھسیاں دی

سوہنی با ہمجلیساں

جدوں کُن فرمایا رب سچے تدوں صورتاں سب سنگاریاں نی
اوّل نور رسول دے جھلک ماری اوس نور تھیں صنعتاں ساریاں نی

روحاں گو کیا قالو بلیٰ جدوں پیاں تدوں محبتاں پیاریاں نی
کُنتُ کنزاً تھیں بھی پہلے ایس عشق دے نام قراریاں نی

جن ملک حور راوی انسان عشقوں سبھے قدرتاں رب کھلاریاں نی
عشق میلدا ذات گذات تائیں کون مُغلتے کون گھمیاریاں نی

جھیڑ دُجھیاں ندا محرم یار ملیا جس غفلتاں گُل اتاریاں نی
دائم نور جمال مہینوال ماہی جاگے بھاگ میں لایاں ماریاں نی

ہمجلیساں با سوہنی

ہونس ہوہنا تک کے پُھل ہیوں مرغابیئے بحر چناب دی اے
نال مغل پٹھان دے رسگئی ایں ایہی شینہے ملک پنجاب دی اے

اوہ بھی جام شراب انگور دائے بھرئے شیشئے عطر گلاب دیئے
اج جوبناں باورا وچ گھوکاں بھلکے ہوونی گل خراب دیئے

مغل نسل وڈیری ذات دے تم ڈیل ڈول مثال نواب دیئے
توں انت کمین گھمیاری ایں میل ہووناں بات عذاب دیئے

تینوں چھڈ کے مغل سدھارجاسی فرات بھاوندی گل حساب دیئے
کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہ انت چھک کردا آب آب دیئے

نال شاہ کمین دی دوستی کی محفل پھلوچہ کی کباب دی اے
بھادیں من نہ من توں وانگ دائم اساں دیونی مت نواب دیئے

سوہنی باہمجلیساں

راہ عشق دے فرات کنات کیہی عشق ہیلد انیو یاں اچیاں نوں
ناری خاکیاں نال ملا دیندا نیکاں وچ بہاوندا لچیاں نوں
ماہی مغل میرے گھمیار ڈینوں صاف کیتا اے مار کے کچیاں نوں
لگے پتہ نہ کالیاں گجیاندا نال جھو ڈھیاں گنڈھ دا سچیاں نوں
نال اک نگاہ دے ویکھدا اے شوخ چشم تے چھنیاں چھپیاں نوں
دائم جدوں ہویا مہربان چھیڑ و بھاگ لگ گئے ٹنڈیاں بچیاں نوں

مقولہ شاعر

اوتہاں ذات صفات نہ یاد رہی سنیاں عشق دا جنہاں نے ڈھولڑا ای
جدوں عشق حضور دی چڑھی رنگن ہویا مرد سیالدا گولڑا ای
بوہے جبٹ دے ماردا اے چک سیدا یہ عشق جوان نہ پولڑا ای
پیر مہر شاہ جد سادات وچوں جیہدا نگر سہاوندا گولڑا ای
حیدر شاہ جاں گیا وسار شاہی ہیا عرش جھلیندڑا ڈولڑا ای
عقل علم دانایاں فہم شاہی دائم عشق نباں سبھو رولڑا ای

ایضاً

صاف نہ یدشتاق شہید اکبر ایتھے گل نہ بھینگیاں کانیاندی
پٹیا تنہاں نوں تخشیار سچے جنہاں پنڈ چکی بھر تے تانیاندی
راز جھلیاندے کدوں جاندنے ملی جنہاں نے گوڈھ سیانیاندی
جنہوں ہار کے عشق فقیر کیتا اوہنوں لوڑ کی رتیاں بانیاندی
عاشق پہنچ گئے عشق دے بھٹھ اندر جوین چڑھی چالت دانیاندی
اوہ موئے حضور منظور ہوئے لئی مت جنہاں مرجانیاندی
ہٹی عشق پڑھائی اے جنہاں تائیں کدوں لین اوہ مت ملوانیاندی
دائم تنہاندے واسطے ہاہو چاڑا اکی جنہاں نوں ٹھل وہانیاندی

رفتن ہمجلیساں ہمہ لاجواب شدہ

منہ دی کھا سہیلیاں پرت گیاں ایہ گھمیار ڑی لون نہ ڈولدی اے
ایہنوں شرم حیا نہ یاد بھیناں ناہیں چاکے اجڑا بولدی اے
آپے لیا سوہل سوہاگ اپنا نال مہنیاں مول نہ حولدی اے
سسی صاحباں ہیر تے ہور شیریں ایہ ندھی بھی اونہاندے گولدی اے
اسی ہور طرح متیں دین گیاں اگوں ہور کتاب ای پھولدی اے
بیٹھی عشق دکان دی ہو مالک پورا قول ترکڑی تولدی اے

اک اک سخن دے کئی جواب دیندی نقطے وانگ نکتے چیناں ٹولدی اے
لگی وانگ دائم سینے سانگ سچی جند چھڈدی نہ بجول دی اے

حالات سوہنی

مہنے یار دے ڈہین گھمیار ربوں چن چن پھلاندے وانگ پرو وندی اے
موہوں ہسدی پھل رویل وانگوں جان بہر اٹھے گھبھاوندی اے
وچہ دیدیاں رڑکدے زور غمدے ساعت اک نہ سیج تے سوندی اے

سر پیر ننگ دہوڑ ملامتاں دی نال ہنجواں دے جامہ دھووندی اے
بھانڈا وصل دا چک توں لاہن کارن مٹی بار دی یاد دی گووندی اے
دائم ہٹی دلیلاں دے اندر وسن گئے کدی ڈگدی کدے کھلووندی اے

آمدن ہمجلیس مخلص مسمی خورشید و فرمودن تائید مزید و تسکین بخزین عشق

اک نام خورشید سی سوہنی دی محرم راز سہیلڑی پیار والی
گلہ سوہنی دا سنکے شہر وچوں آئی دوڑ دی تیز رفتار والی
آکھے سنیں پیاریئے سوہنیئے نی دھمی شہر اندر گل خار والی
جسو بلڑے دی سنیں دھم اڑیئے سڑ گئی آن جگر فگار والی

عاقل زیب النساء دے نال دی سی تیز طبع تے خوش گفتار والی
گوشے وچہ بلا کے سوہنی نوں گلاں دسدی سوچ وچار والی
تیرے عشق دا ویریاں کھوج لدھا سانگ پکڑ کے درد آزار والی
دائم عاشقاں دی ویری مرن شالا پوہنے بجلی قہر قہار والی

خورشید با سوہنی

میریئے سوہنیئے سنگ سہیلیئے نی تیری بھید دی گڈھڑی کھلگئی آ
مٹھی چلک مقروض کنگال اتے دسن جوبناں دی کیہڑے ملگئی آ
چھوہری نیک تلے گھمیار دیسی نال کامیاں دے رل رلگئی آ
بدل کالڑے چڑہے نی دہنیانڑے سر تے ٹھاٹھ فتور دی چھلگئی آ

نال ہی مار گجرات دے کہن سارے راہ عزتاں دے سوہنی بھلگئی آ
مہینوال مستانے دی زلف اتے شیشی عطر والی اینویں ڈہلگئی آ
جس گل کارن گل وخت پایا اوہ گل تیری گل گلگئی آ
دائم چل نازک کرماں ویسن تیتی داخزاں دی گھل گئی آ

سوہنی با خورشید

ستاں پردیاں دے وچوں چمکدا اے کتھے عشق دا لال لکا نگی ہیں
میرے باپ دا باپ توں ناپ چڑہسی ظالم ماں کولوں مار کھا نگی ہیں

توں لوں سہیلیئے پون سلان گلاں کھلیاں کی بنا نگی ہیں
میرا ڈھول ہمجول نہ کول ہسی بول بول تتی ڈول جا نگی ہیں

گیارس جے بلخ بخارے کس نوں لیکے نال منانگی میں
شالہ پت پریت تھیں رہے اڑیئے توڑے اپنی جان گوانگی میں
مینوں اپنا فکر نہ پیاریئے نی مہینوال ولوں شرمانگی میں

جے ہن ہار جاواں ڈر کے ماپیاں تھیں روز حشر نوں کی سانگی میں
گیاں ورت جے پیٹھیاں ڈب لوں تاں بھی قول نہ منوں بھلانگی میں
دائم وانگ کوئی گت سکھا مینوں تیرے گیت سہیلئے گانگی میں

پند خورشید بر تائید سوہنی

گلاں سوہنئے تیریاں دھم گیاں ناہیں دل گھبرائیے ڈولنا ایں
متیں دین گے رل گھمیار تینوں اگوں سچ صحیح کر بولنا ایں
منے لین ولا وساہ کرئیے آکھے لگ نہ گھولناں گھولنا ایں
سینے رکھ تصویر محبوب والی ناہیں قفل زبان دا کھولنا ایں

اونہاں کی اے کسیدے کہنیاں دا جہناں اپنا یار دیڑ چولنا ایں
ملنی دین گے مٹیاں ملن والے اگوں ہور نہ پھولنا پھولنا ایں
نال کسے رقیب دے ٹھہک کے تے بھریا صدقا جام نہ ڈولنا ایں
متے سوہنیوں کو ہجڑی تھی دبیں دائم وانگ سایاں کنڈے تولنا ایں

سوہنی با خورشید!

بھاویں دہین گھمیار ہزار مینیں اتے دلیدے اک نہ دھرانگی میں
تارو شوہ وچہ عشق مریکڑ دی آس شوہ دی رکھ کے ترانگی میں
اوہدی بھکھ بہشت دا سکھ مینوں موڑاں مکھ نہ حشر تک سرانگی میں
جاساں وانگ منصور دے سر ولاہئیے آخر تیک ناہیں گلوں ہرانگی میں

کواہجی کملی بار دا اک گھڑا دامن پانی مثل پنہاریاں بھرانگی میں
شالہ رہ آوے مہینوال ولوں سبھو جگ او لاہمڑے جرانگی میں
جیکر جیوندی جاگدی بھاج کھاواں بحر شرم اندر ڈب مرانگی میں
دائم وانگ حسین دے تلے خنجر ہٹی درد محبوب دا کرانگی میں

خورشید با سوہنی!

ایہو سوہنئے خاص دلیل سوہنی چھڈیں جند نہ عشق بکھر والی
العشق نار دمتاں خوف کھاویں سوچ پتنگ اس نار والی
موسیٰ وانگ وادی ایمن جھاگ جائیں کائی ڈہل نہ جان پرحمکار والی
موتو قبل ہو کے پالویں رمز لا یموت اسرار والی

واحد رب سچا اکو جان جانی رکھیں گنڈھ پکی سینے یار والی
رکھ صبر خلیل جلیل والا کھڑسی نار تھیں کلی گلزار والی
کن لا کے یار دی یاد اندر سنیں دھنک توں یار دی تار والی
دنیا و ما فیہا کولوں گذر اگے صورت ویکھ ہر دم دلدار والی

نگہ یار تحقیق مل کے کاخ محل ہوسیں اول ہور ہو خاک دربار والی!
دلوں ڈولیوں تے ڈگ پیسا دی بھاری گنڈھڑی پر سیمد کھاؤ والی
اسم ذات دی لڑی نے شوق جیہہ فضل نال وسیں کدھی پار والی
گلی گھت زلیخا دیوانگ راہیں صورت ملے یوسف سردار والی
تیر واسطے ہٹیاں چھانیاں سو جوہ مجھل کے بلخ بخارا والی
کوڑے نیہوں لگاؤ نا نیہوں سو کھا مر جیوندی ایسن پہاڑ والی

کُلّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت ٹیڈے شیخی چھڈ دیہہ ہار سنگار والی
بحر عشق اندر بیڑی صدق تہ دی نال اوٹ کریم ستار والی
درجہ سوہنئے عین شہادتاں دا سٹ جھل جا عشق تلوار والی
سودا نقد پروانیاں وانگ کر لے ایس ہٹ نہ رسم ادھار والی
ہور ہوا وہدی اوہ بھی ہوگ تیر الکھول اکھ یقین اعتبار والی
ڈاڈھا ائیم مست خورشید اکسیر کامل صحت پا گئی شکل بیمار والی

سوہنی با خورشید

شالا بھلا ہووی ویلے پہنچیوں نی توں شفا ایں خاص بیمار یاندی
بھیناں ویکھ لیناں ہیں ناں ڈولسا نگی بھاویں گر کوئی ہڈ واکھ کٹار یاندی
جائے جان جہان نہ مڑانگی ہیں محکم پنڈ چکی وفادار یاندی
دامن پاک ہیں یار دے لڑ لگی ٹٹن ہار نہ پریت کوار یاندی

جانا پار وسیلیوں بناں کیہا بیڑی جاوندی ڈب منتار یاندی
صدیاں رہے نہ کھڑے سہیلئے نی ہوندی ٹھکری سخت گھمیار یاندی
مرداں نال برابری نہیں بھاویں وڈی ہٹھ ولوں ذات نار یاندی
ہٹی دو ہاں جہاناں دے وچہ رہسی ڈاڈھا ائیم دھم اساڈیاں یار یاندی

شاد شدن خورشید و ظاہر کردن حقیقت خود بطرز تصوّف

کٹیاں عشق میدان شکست کھاندی ایس واسطے پک پکاونی آں
آہیں سنگ سہیلڑی سوہنئے نی تاہیں پریت دی ریت بتاونی آں
نی ہیں حسن مجلس وچہ جاوڑ دی جا اگلیاں ہوش بھلاونی آں
وچہ دیس پنجاب دے دھوم میری منصف محکمے عشق سداونی آں
تو نے سوہنئے بنی ایں اج محرم میں ازل تھیں لگ کے آونی آں
ابراہیمؑ دی نار گلزار کر کے عاشق چھر بدے ہیٹھ بچاونی آں
شاہ حسن حسین اہنیں حیدرؓ دے وچہ کربلا جا کٹھاونی آں

متے کھنج جاویں منوں ہار کرکے بار بار نا کید سناونی آں
ہر رنگ دا عقل معلوم مینوں تار طبع دی خوب سجاونی آں
لاوے نیہوں جو باجھ صلاح میری ادھواٹڑے مار مکاونی آں
اج ویکھیا ای وچوں بھول منوں کیہڑے ویکھ دے اکھاونی آں
سبھناں عاشقاں نال پریت میری گل ہنڈیاں ڈھیر ہل پاونی آں
یوسفؑ گلڈھکے کھوہ اندھیریوں میں تخت مصر دے چا بہاونی آں
سرورؐ پاک دی میں نقیب ہو کے تخت عرش دا سیر کراونی آں

کیڈے شاہ جہان دے شاہ ہوئے باندی انہاں دی خاص کہاونی آں
کٹے دیہوں زلیخا دی وچہ گلی عقد نال محبوب پڑہاونی آں

لیلے مجنوں ملے نے ڈھونڈ میتوں وچہ عاشقاں دھوم دھمانی آں
شیریں اتے فرہاد جاں یاد کیتا نال ہو پہاڑ پٹاونی آں

ہیر سدیا جھنگ دے وچہ میتوں مری رانجھنے نال جاونی آں
جنج چندھڑاں دی ڈکی رہی کھیوے مرزا صاحباں نیچ کڈہاونی آں

ہیٹھ جنڈ دے جدوں شہید ہوئے دفتر عشق دے نام لکھاونی آں
ہور گئی ہزار خمار عاشق جنہاں مخفی یار ملاونی آں!

سسی نال بھی جھٹ گذار یا میں کیچوں پرت اسوار لیاونی آں
عزت بیگ سی بلخ دا شاہ لاکھی سر تے ٹوکری بھار چکاونی آں

جیہڑا قول قرور دے ناز دسے اوہنوں چھڈ چپاتڑی جاونی آں
بازی سر اندی عشق گھمیار دے نی تینوں شجرہ پھول دکھاونی آں

ایسے واسطے پچھیا آن تینوں نال صادقاں ساتھ نبھاونی آں
میں تے پتلی صدق حقیقتاں دی تینوں باطنی راز بتاونی آں

وچہ نور محل دے واس میرا اجلی پیا نوں راہ دساونی آں
ازل ابد تائیں لماں قد میرا نال ورلیاں نیں ملاونی آں

گھونڈ کھول بہوں اگے محرماں دے پئی غیر تھیں مکھ چھپاونی آں
تیری ہاں سہیلڑی دلی دا ئیم وچہ غفلتاں آن جگاونی آں

مقولہ شاعر

جم جم جیون سہیلیاں اہو جیہاں جہڑیاں غفلتاں وچہ جگاندیاں نے
دردمنداں دی درد ونڈاندیاں نے نال روندیاں تے پرچاندیاں نے

صبر حوصلے ہر دا اتھم دیکے ڈولے دلاں نوں پکڑ کھلاندیاں نے
نال گانگاں دے ہمدم ہو کے سُراں میلکے ساز وجاندیاں نے

وانگ قاصداں تیز رفتار ہو کے ابدلے اودلے پتے بتاندیاں نے
بلدی اگ نوں تیز مچاندیاں نے پانی پا کے نہیں بجھاندیاں نے

غیر محرماں دے وچہ محرماں نوں گل رمز دینال سمجھاندیاں نے
گلہ سنن جے عاشقاں صادقاں دا نال عقل دے گل ولاندیاں نے

دس قاعدہ قاعدے پیر دے کے زیر زبر نکات فرماندیاں نے
پوے بھل تے لقمہ دیندیاں نے سجدہ سہو دا اکر داندیاں نے

پہانی پاندیاں نخل پیار دے نوں پھل کھان دی آس لگاندیاں نے
دائیم اوہ سہیلیاں نرگناں تے جیہڑیاں سنگ اندر رکھنگ پاندیاں نے

آمدن زنے غماز پیش مادر سوہنی و غمازی کردن بطرز رموز

چنچل رن مکار اک شہر اندر درس مکر استاد سداوندی اے
کوہ ہتھ تے گلے دے وچہ تسبیح وانگ عابداں ہوٹھ ہلاوندی اے

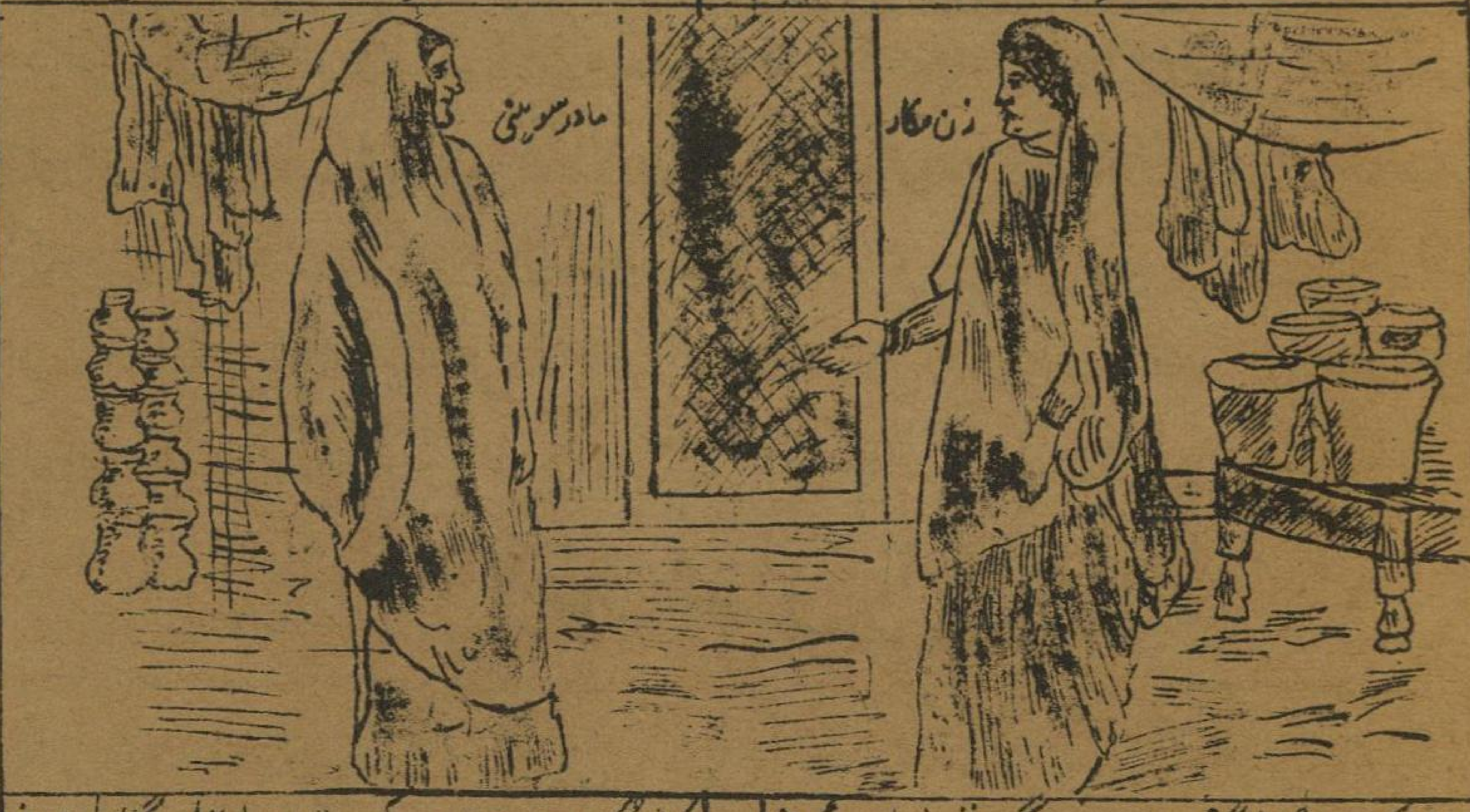
منہ متھناں مکروٹیاں بھری ہوئی اتوں وانگ نیکاں نظر آوندی ئے
ایسے کسب وچہ عمر گذار بیٹھی ظالم اجے بھی باز نہ آوندی اے

بِن بن بہے کواریاں ہار کُڑیاں کڑیاں جھانجراں پا چھنکا وندیئے
وِچوں پھولیاں کوڈبوں کھوٹڑی اے اتوں ویکھساں لٹ لیجاوندیئے
مل جسم اُتے سُرخی دھوکیاندی روپ صقل دے مثل چلکاوندیئے
فعل بھوتنی بدکر توتنی دے نازحور دیو ڈھنگ وکھاوندی اے
اماں شمر یزید دی منہ کالی شدادنوں گھُن کھواندی اے
اول ہسکے نال پیار ملدی پچھوں چھیاں لدھ ڈراوندی اے
اَلدُّنیا جِیفَۃ سمجھ مردار کتے روز بروز بھکاوندی اے
اہنوں مرد کامل دھکے مار کڈھن رکھ سر تے بانہہ کرلاوندی اے
نفسانیاں نوں پھیر کے ہتھ سر تے وانگ پُتراں کا لیجاوندی اے

ویس رنگ برنگ دے ڈھالکے تے دانشمند آندے جیو بھرماوندیئے
بگے والاں تے کوڑدی لاکا لکھ عطر مکر فریب چھنکاوندی اے
من موہن دے لئی بازار اندر پب نال نزاکتاں چاوندی اے
کوڑ موڑ دا حسن سجا ایسا تختوں شاہ نوں پکڑ گراوندی اے
اہدی تون تے رہن فرعون ورگے خودی بدی دے جام پلاوندیئے
صورت وچلی ویکھ کر جین آوے کوڑے جال دیوچ پھساوندی اے
اہدے پنجیوں بچدے بخت والے ہتھ بھلے بھلیریاں پاوندی اے
کڈھی مرتضٰی مار کے عرب وچوں آکے وہ پنجاب ستاوندی اے
رکھے پیر کامل دائم ایس کولوں لگے وس مُول ولاوندی اے

زن مکّار با مادر سوہنی !

آکے سوہنی دی مانوں گھیر یو سُنی گل ہیری جھلی ماریئے نی
پئے شور شرابڑے شہر اندر تیر اکدے دھیان گھمیاریئے نی



جیہڑا رکھیا ای مُنڈا مگھ مجھیں اوس ننگ نے سنزم اتاریئے نی
کڈھ نکول ئنہ جے باہر ویکھیں تینوں لبھ جاوے گل سارئیے نی

سوہنی دھی تیری کجھ بی بیٹھی اُتے چاک دے ولا کے ہاریئے نی
ہوئی بہت ماڑی گئی وچ تاڑی سب ہسدے شہر بازاریئے نی
اجے کل سبیت قرآن پڑھیا پُٹھا عمل وکھولائی ماریئے نی
جاپا چت سوکھیا بھنڈاریوں بھری گوہڑیاندی اندر کھاریئے نی
دارو نا ہین آئی گل ویکھ ایس لیندے رل جنہاں تے تاریئے نی
جیکر نسیونی کتے اُٹھ چوری کیہڑی واہ لاسیں عاقل بھاریئے نی
جت کت حیلے سمجھا اوہنوں ہتھوں نکل جاسی گل ڈراریئے نی

گل گئی ساں ہیں دربار دولا ایسے گلدی شور کگاریئے نی
چنگی بھلی آہی کم کاج کردی کہی مت چنڈالدی ماریئے نی
دھول کنبدا ڈو لگئے طبق چوداں لاوے نہوڑے دھی کواریئے نی
عمل ویکھیاں عقل فناہ ہوندا انوں لگدی کہی پیاریئے نی
کرسوچ سوانئے ویلڑا ای ایس چال نہ مجھیاں چاریئے نی
مال اپنا سانبھ کے رکھئے نی ناہیں کسے تے شک چتاریئے نی
کدھ کاہیں بدکارنوں گھروں دائم کیتا شرم نہ گھ مکاریئے نی

دیگر

سا ہن بلخ بخارے دے زیر کیتی تیری پنج کلیاں اوہ جھوڑ بینی
ہور چوریاں کٹ کھوا وہنوں دہاڑے مارنے نوں ہووے موڑ مینی
نخریلڑی ولہڑی کرے کارے کنبی عرش عظیم دی چوڑ بینی!

اوہنوں پھری ہوا بلوغتاں دی تو نتے سمجھیا بالڑی جھوٹڑ بینی
تیری دھی دا ایہ کوتج تُسکے سڑ گئی کلیجے دی بوٹمبڑی نی
انوں دسدیئے سوہنی کھری صورت وچوں وانگ دائم نہوں گھوڑ بینی

دیگر

میز ستھری صاف سی عزتاں دی اُتے بے تمیز آبہہ گیا
بیل بلخد بنے گاہدی خوب گیڑی موہناں کھلگئے ڈاڈو وہہ گیا
ڈاکو دینہہ دیری ڈاکہ مار رہیا مالک جیوندا جاگدا چھہہ گیا
اوہ تے اکھدا اے میرا نیک کاماں تلا عقل تے فکر کھئیں رہ گیا
اوہنوں حسندی چنگ چروکنی سی تاہیں درد مصیبتاں سہہ گیا

پیا زلزلہ سخت جہالتاں دا محل شرم حیا دا ڈھیہ گیا
نازک پُھل تروڑ مروڑ سٹے کوئی بھونڈ بھبنھکنا کھہہ گیا
قبر شرم دی جیوندا دفن ہوسی جہدا لنگ جہاں تے لہہ گیا
گھر باہر دی کارنوں خوب سانبھے رسمس کے دل وچ بہہ گیا
دائم چاک دا نہیں جے یار کوئی ہنے اوہ گیا اکے ایہہ گیا

مقولہ مُصنّف

ہناں دھی داکہ لانبو خزاں دا سی سار سُندیاں ہاں کر گئی
سر پیر تیکر اگ بھڑک اُٹھی جغلخور ایسا بالن پا گئی!

پلو پاوندی منہ تے شرم کنوں کہی گھڑی زوالدی آگئی
جوڑ افترانک تے رکھ انگل اوہ چیچی دا کاں بنا گئی

وانگ چرخ برین دے مارپاسہ وچہ پلکدے رنگ بدلا گئی
داروناکینی کتوں لیا جلدی سوہنی چہ اندی اکھ بچا گئی!
کھوہاں ترنجناں وچہ بازار بھالیں بے واگ خبر کیہڑے دا گئی
سوہنی ملی راہوں باہوں پکڑ آندی نی توں ہیں پچھی کدوں ہا وگئی

اماں سوہنی دی غضبوں ملن لگی تیلی مہینیاندی بال لا گئی
چنگی دھی میری بھاگاں والیئے نی جھب جا کہ مٹیار ستا گئی
ڈھونڈن سوہنی نوں تاول نال چھیتی دار و اُٹھ بھنی تنی تا گئی
اندر وڑ دیاں کھُڑک گئی سوہنی نوں دائم وانگ شو ہدی گھبرا گئی

مادر با سوہنی

کھُلی گڑیدی پنڈ دیوانگ مائی او بدذات کی بات بنا آیوں
جیکر ہو میرے اندر نظر ماریں ظالم کالجے تے چھُری لا آیوں

وچہ شہر دے قہر دی لہر چلی گھٹا عزتاں دے سر پا آیوں
اسی رہے نہ مُنہ وکھان جوگے ساری جد نوں لیک لگا آیوں



مرتی نُور دی رہی نہ وچہ تیرے کتھوں کر کے شکل بلا آیوں
کرے جگ گلاں تیریاں تتیے نی وچہ دودھ دے داگ رلا آیوں
صدق صبر صندوق لٹی گیا کہنوں گھر دا بھید بتا آیوں

میری اکھیوں غضب دے ناس دیں بے کہی غضب دی نہر چلا آیوں
تیرے مکھ تے داغ سیاہ دسن نہوں لا کے چن چڑھا آیوں
شیشے شہر دے پیار نگار دے کتھے جوبناں جوت چھپا آیوں

تیرا رُخ سی چمک مہتاب باندی کِنھے مار کے پھوک بجھا آیوں
اج خوب حساب کتاب ہوسی جیکر پُٹھڑے عمل کما آیوں

پردہ لاہ کے لاہ کے تیتئے نی اوس چاک نوں رس چکھا آیوں
دائم وانگ آپے کھاتہ کھیڑوا ای جان بجھکے پان سزا آیوں

سوہنی با مادر

مائے مار نہ بہیدوسنی نوں تیرا ویکھ لے گھ کھڑا یا نہیں
اوہا جیہی ہاں نیک اصیل سوہنی پیر جو بڑے کھیں کدے ہلایا نہیں
ہونا بود معبود دی کراں پوجا کدے وقت سجود گھسایا نہیں
پردے پوش مستور حضور رہاں میں موہوں کدے حجاب اٹھایا نہیں
جیہڑی خاک اتے نہیوں دی گل دسیں نکتہ سمجھ میری وچہ آیا نہیں
شالہ وانگ ہیر دے دھیاں جگ ہوون نی توں کیوں ایہ سنایا نہیں

حاسد لوک اینویں بدرا ہوندے نیں کوئی ننگ ناموس بھلایا نہیں
ہٹ فجر نوں پڑھاں توحید منزل کدے چت قرآن تھیں چایا نہیں
الکھ پٹ نہ ویکھیا غیر ولوں مندا سخن زبان الایا نہیں
جا کے پچھ خورشید سہیلڑی تھیں چرخہ شوق دا کدے کھلوایا نہیں
ذرا جیبھ سنبھال کے بول مائے میں کوئی پُٹھڑا عمل کمایا نہیں
دائم دوزخیں تنہاں دی جال ہوسی جنہاں شام محبوب منایا نہیں

عتاب مادر با سوہنی

تیرے سخن زباں دے سُنے جیکو تیرا رابعہ بصری شان اے نی
کریں اپنی آپ تعریف ایڈی انج بڑا گناہ گمان اے نی
موہوں چلنی ایں رستے نیکیاں دے وچوں ہور دے سر کروان آئی
گلی گلی کوچے دنیا کھلی کوکے سوہنی چاک اتے قربان اے نی
سسی ہیر دی نہیں توں بھین سوہنی نواں کھلیا عشق دکان اے نی
لتھا لنگ جہان دے وچہ ساڈا تیرا ڈولیا صدق ایمان اے نی

چوتھا تھم قلندری ہیں توہیں تیرے سر تے کھلا اسمان اے نی
کھوٹا من تیرا کیکر من لواں سبھو جھوٹھا سخن بیان اے نی
ظالم مکر ساڑے مکر ساز ناہیں اکھیں کھول تے ویکھ نقصان اے نی
مائی باپ دا خوف بھلا دیناں ایہو تینڈے عمل قرآن اے نی
پھریں بے مہار ہیئے آپ موہیں لیا ندھ توں راں شیطان اے نی
دائم چاک دے نال نہال ہوویں گیا سندیاں ٹٹ تسان اے نی

جواب دختر

ہائے کنہاں بھی کن نے بول ہولی گلاں کیتیاں جاندیاں دور مائے
گھروں بدی جے لادئیے ڈنڈ پا کے دوناں پاوندا جگ فتور مائے

بیئی جاہ نہ لوکاں دے مہنیاں تے اوہن داغ لاندے بے شعور گئے
خبرے اج کی گیا آہو تینوں ہوویں تنکے مثل تُور مائے
اکے ہویا جنون جے آہو دورہ طعنے مار کے کرنی ایں چُور مائے

خیر بن ردیاں شکھ نہ سہن ویری کولوں جاوندے لنگھ گُھنگور مائے
نہ ہو رنج ہیں بیاڑ نی دھی تیری واسن پاک بہشتی حور مائے
دائم وانگ جگر ریٹ بیٹر تینوں صبر شکر دا بھک کچور مائے

عتاب از مادر

ماری شرم دی رہنیاں چُھپ کرکے ہنوں یاد کرے تیر چال رہنی
چڑھ کوٹھیاں تے راہ بھالنی ایں چھپے گھبرے نال مہینوال رہنی
اکھیں متھے تے مجھلی وچہ بیراں بیٔے گلے وچہ شرم دو شال رہنی
تیرا باپ سلطان سی عزتاں دا اہن جیو سی گا کس حال رہنی

جکی ہانیاں رولیاں تولیاں تے ہر گھر وچہ ساڈے کالڑے نی
مست وتیاں مسخری کریں اگوں تینوں چڑھے شراب پیالڑے نی
ایسا کم کرنا تینوں ناہا جائز لانبو سُیتے سوہنئے بالڑے نی
شوخ نین بلا کے نال دائم سب ننگ ناموس جا گالڑے نی

جواب از دختر

گل ہوے تے منہ ای وی میں کرنہ کڈھ جو آندے وہ کھڈلیاں تے
لوکی چیچیوں کلاں نناں مائے رعب پاوندے سدہیاں بھولیاں تے
گل ڈاڈھیاں دی مائے کرن مشکل لگن ٹل کمینیاں گولیاں تے
بدبدی دا نینھ جگاں ایسا جاہل چھولیندے جویں ڈھولیاں تے

لانبو بھڑک کے جند جھلوہ جاسی تیل پانہ بھگدیاں کولیاں تے
کسے وے رنے کوڑ بہتاں لا یا کدیں کھلی ہیں جا کے اولیاں تے
ڈاڈھے تسیاندے آتے اج چڑھدے گھوڑے آڈ نیئے جویں چھولیاں تے
دائم وانگ میں بہت غریبنی ہاں لگن ٹھوکراں ڈھٹھیاں ہولیاں تے

عتاب از مادر

جاہ نی ڈُب کے مریں ہتیاریئے نی داغ لائے نی گھر سبے تجّے دیوچہ
دونویں لتریاں لاہ کے پھرن دوڑی اک کھبے دیوچہ اک سجّے دیوچہ
خبرے کی توں ویکھ او بیٹھی چاک جوئے چھڈ نلّجے دے وچہ
تیرا ہو وے پنچ برادری دا رہن بہہ او ہنوں گجّے وچے دیوچہ

گلی گلی بازار گراں سارے ساتوں چھنڈیا ای پاکے چھجّے دیوچہ
انی آپ پہاریئے رہن بھی دیہہ دکھی جندیاں توں کسے حجّے دیوچہ
اجے دہوڑ نہ لنھی سو کوڑ یاندی کی ہو گیا گلّے اجّے دیوچہ
ننگی ہو نہ وچہ ملکھ ایاندے سمجھ جاہ ساڈی پڑدے کجّے دیوچہ

فرض بدل ملے ادب ماپیاں دا صبر شکر کریئے بھکھے رہیے دیوچ
نیت صاف نہ ہووے تے نفع کیہا دائم روزے نماز تے حجے دیوچ

نیز از مادر

مکراں وچ استاد کمال ایں توں انی چلیئے کھچر بئے بھو ریئے نی
دم جیوں ریئے کھچ بے طور پئے نی اوس چاک دے سر دیئے چو ڈنی
ڈنڈا دجیاں چور مچور ہوسیں جالپورے دیئے دور پئے نی
مٹ بلخدے نال ہی ٹھکنی ایں خوشابدی ٹھنڈیئے کو ریئے نی
گائیں گورئیے ہڈیاں چور ہوڑن جدوں وجنا ئیں سامن نگوریئے نی
دائم گجدا تو دا شیر ببر تینوں کیہڈ غنودگی بو ریئے نی

جواب از دختر

چاک آکھ نہ مہر دا تاج سچا جیکر پائیے ہیر ہمیش جھنڑی آں
مرد شیر دلیر کمال اکمل ہیں کون اک پا نولی کتڑی آں
لکھ شکر جے اک نگاہ بخشے طلبگار ہیں کملی متڑی آں
بخشنہار دی آس امید اکو دائم سبھ گناہاں دی متڑی آں

عتاب از مادر

کوڑیئے رہ جا چاک دے عشق کولوں عزت خاک دے وچ رلانی ایں کیوں
نی کوپتئے مار دا اے جگ نہنے چھپے لگ اوہدے بیلے جانی ایں کیوں
کجھ ہوودی پگدا شرم کرنی اوہدا نام ناموس مٹانی ایں کیوں
کم چھڈ سارے پھریں گر کاہیں شالا تیں کو لیکھ ستانی ایں کیوں
جدوں شام نوں آؤندا چھیڑ منگو نال کھہکے مال بنھانی ایں کیوں
کرکے جی تے ہسکے بولنی ایں بناں آکھیاں شیر پلانی ایں کیوں
نی اوہ چاک لے نہیں مہمان ساڈا اوہدی سیج نوں توں وچھانی ایں کیوں
تینوں شرم نہ کو ایئے باپیاندی اوہدیاں نت نیاں نوچہ نہیں ملانی ایں کیوں
سہڑن لاہ کے پہراں گانی ایں کیوں نلف مکھڑے تے لٹکانی ایں کیوں
وچہ گھر اندے انج نہ بیچدیاں نے اگ دودھ دے وچ رلانی ایں کیوں
سرمہ دھو تیئے ٹو ہکیئے طوطیئے نی ایڈیاں چادراں ہی دکھانی ایں کیوں
لف لف کمان دے ہار گندھی تھوتھے حسن دے تیر چلانی ایں کیوں
گلے چھڈ کرتوت انہونیاں دے جان بجھکے تے موہرا کھانی ایں کیوں
کجھ دیہاں دا اوہ مہمان کاماں اوہیں زندگی تے پانی پانی ایں کیوں
نال ٹادر دلیاں اہیا ہے ندجوانی دی شمع بجھانی ایں کیوں
بھلکے ساہو ریاں نہ بھیجاونا ایں کوڑے بکرے ننھ جگانی ایں کیوں
داٹ لمبڑی آگھر ساہو یدی ہی ہیر اٹھ گڑی چانی ایں کیوں
جدوں بوہے تے ڈھولا نے وجنا ایں وچ ہاسیا وقت گوانی ایں کیوں

کوئی تج بھی سکھ کو چھجے نی مت دے تیاں منہ بنائی این کیوں

دائم موت نقارڑا وجدا ای کوڑی حرص تے ایڈ دیوانی این کیوں

جواب از دختر

رہے بہے جو گھراں دے وچہ مائے کیکر اوستوں مکھ چھپائی دانی
چھیڑ مجھیاں دا جیہڑا اسانبھ لیاوے نال ہو نہ نہیں کھلائی دانی
اِک توں تے کھاوے تے پیوے جیہڑا پھیر اوس تھیں کی شرمائی دانی
جان تلی تے رکھ جو کرے خدمت اوہنوں تکدیاں ملیاں تے چائی دانی
جاگن سون ہووے کٹھا نال جس دے پھیر اوستوں کی رلائی دانی
ایہو جیہاں سیانیاں چھیڑواں نوں کیسے گل تھیں نہیں ستائی دانی
اوہ تے شرم حضور اصیل کا ماں نیک دوہ جایا بھلی مائی دانی
انیہاں گلاں دی پئی جے ڈھونگ اوہنوں کھاہڑ اچھڈ گجر تداجائی دانی
مٹھا منہ شیرینیاں نال بھریا صاحب حسن جمال صفائی دانی
کرماں والڑے جدوں دا پیر پایا اڈ گیا اے نام برائی دانی
اوہدی برکتوں اجڑے اسی وسّے خیر کھاکے اوہدی کمائی دانی

جیہڑا ویلے کو ویکے دی کیٹر رکھے اوہنوں ہسکے نہیں بلائی دانی
ڈھیپے رہے جو ساری دہاڑ سٹر دا پانی ٹھنڈڑا اوہنوں پلائیدانی
ہوکے چاک جے بیلیاں وچہ وتے بھتہ اوس دا نہیں لیجائی دانی
ہوہا کی جے نیناں وچہ نیں ملدے سانبھوں منہ تے برقعہ نہ پائی دانی
اوہدے اگے پچھے ہویاں ظلم کیہڑا اتھوں اسدے کول بہائی دانی
ہوندے رنج تے پیر اتے ہتھ دھر کے گل پلڑا پا منائی دانی
اماں سنی سنائی تے عمل کرکے نہاں کسیدے مگر نہ لائی دانی
اوہنوں لوڑ کی وبروہا جنے دی اک ساہ تے دھرت پرائی دانی
خبرے کس عذاب نفس رب پھڑیا منگوا وستوں کیوں چرائیدانی
غصہ کھاکے ڈھلڑی مٹھ کہکے باز بچیوں نہیں اوڈائی دانی
دائم ایس وچہ کوئی اسرار ربی ساڑ تکدیاں سین نوائی دانی

عتاب از مادر

کیڈی تاک ہوبیوں رس عاشقی دی تینوں پٹیاں عشق پڑھایانی
ڈبی وچہ نہ ہنگ دی باس چھپے تاں چھین نہ باغ وچہ آیاں نی
اگ دھوں ڈھکے گدوں چھپدیے ندیاں وہندیاں کس چھپایانی
پیاں عشق دا بھید نبا ندیاں نے اکھیں کھٹن تے تیریاں آپہانی
بدل کنگ تے زلزلے نہ چھپن کوٹھے کانگڑے جیہاں اڈایانی

گنڈے نین نہ چھپدے وچہ گھنڈ دے اکھیں چھپدیاں مول نہ لایاں نی
ہوندے جنگ میدان نہ رہن گجھے دھم جاندیاں دوڑایاں نی
چڑھے چن نہ عید دے گم رہندے لکھ بدلیاں ہون جے چھائیاں نی
مکھ سوہنیاں دے کدوں رہن چھپے لکھاں ہوندے پھرن وہایاں نی
ولی پیر فقیر نہ رہن گجھے کھاویں پھرن پئے حال ہوایاں نی

تیرے جیہاں بے شرم نہ چھپدیاں نے لفاں لکھ تے جنہاں لگایاں نی
جو قتل زناہ نہ رہے گھجا انت آوندیاں پیش خطائیاں نی

غازی مرد شہید نہ رہن چھپے تیرے صوتاں جنہاں چڑھایاں نی
صبر ظلم تے ٹھگ نہ رہن اولہلے انت کذب نے لٹاں پٹایاں نی

زد زور تے حسن نہ چھپدا اے بھاویں ہون لیراں گل پایاں نی
مینوں صاف پیا نظر آوندا اے گنڈھیں نال ہینواں اڑائیاں نی

تارز گدا لقمہ ہون گیاں ہرگاں ما پیا ندیاں جنہاں تائیاں نی
جیہا بیجسیں گی تیہا پھل پاسیں نبی پاک صحیح فرمائیاں نی

مست حسن دے گنج تے ہو شیہتی نی سہیلیاں منوں بھلایاں نی
پھریں ہو کملی دائم وانگ دائم تینوں بوٹیاں عشق سنگھایاں نی

جواب از دختر

مینوں عشق سنگھائی سی تدوں بوٹی جیکر پچھنی ایں سچدی بات مائے
تدوں نہیں اسمان لوح قلم کرسی نہ دیہوں آہی نہ کوئی رات مائے

ناں کن دا ساز آواز آہا خالق آہا نہیں سی مخلوقات مائے
عین عشق ہنائی سی بانگ اچی لئی عاشقاں بل جماعت مائے

کنت کنزاً مخفی کھلگیا ظاہر ہو گئی ربدی ذات مائے
نبی پاک رسول محبوب ہوئے بلی ازل مٹھیں عشق برات مائے

مڈھوں عشق بھتیں سلسلہ شروع ہویا ڈٹھی یار دی یار نے جھات مائے
جدوں عشق مروڑ دیوچہ آئی پھٹگئی سی قلمدی ذات مائے

اول نور رسول کریم والا ساری اوس نوروں کائنات مائے
اول ماخلق اللہ نوری پھر ایجاد ہوئے شش جہات مائے

کوئی اج ناہیں اوسو وقت کیتی روحاں نال روحاں ملاقات مائے
ساقی آپ سی جام ورتان والا کھلا عشق نوری خرابات مائے

یار یار اوہدی طلب ہمیش کردے شہور معراج دی رات مائے
اتے عرش دے وصل وصول ہوئے نال فرات بیلی ہمذات مائے

اوادنےٰ قاب قوسین آیا الف میم روشن مرآت مائے
میں بھی تدوں دی یار پریت میٹھی بلی عشق حضور دی ذات مائے

آیا بلخ بخاریوں چیک ڈیرے نور چشمہ آبحیات مائے
کھلے ندی جیہاں دے بخت دائم رنگین وسدا شہر گجرات مائے

عتاب از مادر

نچ نچکیلے ایس توں رہو گرڑپئے کسے کار جوگا نہیں چھوڑ دا ای
عزت پردیاں وچہ نہ رہن دیندا اڈھوں گھدا رکھ اکھوڑ دا ای

عشق جسم اتار دا ہو قاتل سولی چاہڑ کے رس نچوڑ دا ای
گھر علی دے عشق قیام کیتا داگاں کربلانوں موڑ دا ای

اندر بانگ بلال حلال ہویا عشق ہینگے بھن مروڑ دا ای
گڈھ تخت ہزاریوں چین لاہا وچہ جوگیے مرت دے بوڑ دا ای

پتہ قیس اویس تھیں پچھ آویں جنڈ مار کے ندمنہ پھوڑ دا ای
لیلےٰ لیل نہار خوار روندی سخیں چاڑ کلیجڑا سوڑ دا ای
مٹھے الیسدے وت نہ مول اٹھے پٹھے ٹنگ کے رنگ تروڑ دا ای
ہوجا غرق وچ بحر شرمندگی دے بہر حکیما تے کم چوڑ دا ای

دتا ہیر سیال نوں بیال عہرہ شیریں سنے فرہاد دے روڑھ دا ای
بھاہے صاحباں مثل منصور دتی اگیں لا دونوں ہول نہ ہوڑ دا ای
بچھا چھڈ دھینو الداویکھ بچھا جگ ہتھیانڈے فتر جوڑ دا ای
دائیم عشق دائیم سہر وڈھ دیری خنجر مار کے سہراں نس لوڑ دا ای

جواب از دختر

جے کر عشق ہوندا مر نا یار پچھے تا نتے موئی آں ہیں حزین مائے
ہویاں اک دھینو الدے نال سوہنی ہیں مندری اوہ نگین مائے
اٹھے روئے زمین دے سدا اے تائے چمکدا عرش برین مائے
کراں کنڈا دھرمراں تھی کافر اوہ بادشاہ ہیں مسکین مائے
سینے وچ بیٹھا میم ماہ ماہی سین دند صحیح آسین مائے
وانگ حافظاں قاریاں ورد میرا اہدی صفت دا صفحہ مبین مائے
شہنشاہ محبوباں دا یار میرا ہیٹھ اوس تھیں سب حسین مائے

سچ دسنی ہاں ہن شرم کیہی سچ بولدے صادقین مائے
محو مست ہویاں اہدی وچ صورت مینوں بھلگیا کھان ہین مائے
ہیں مکھی اوہ مٹھڑا شہد شیریں ہیں بھور ماہی یاسمین مائے
ہتھ بنھکے کھلی آں وچ قدماں ہیں نفر اوہ تخت نشین مائے
کعبہ ویکھکے کراں ہیں نت سجدہ دھینو ال میرا مذہب دین مائے
الحمد للہ اوہدی ہو چکی گھمیارڑی ذات کمین مائے
دائیم وچ جہاندے لوگی سپا چمکدا ماہ جبین مائے

عتاب از مادر

ایہو ظالمیں تدھ تھیں نفع آہا تینوں وانگ شہزادیاں پالیا نی
کائی رجھ نہ سوہنئیے رہی باقی نقمہ چرب ہمیش کھوالیا نی
سیاں ویکھکے سب بیہوش ہویاں تیرا چمکیا روپ اجالیا نی
اسیں بھلے تیرکرتے توں بُرے ساڈے انہاں چاوڑا ننے کم گالیا نی

نال نم پوراں گنید کے وانگ شیشے تخت حسن دا اساں بہالیا نی
چرخہ رنگلا تے پیہڑا ریشمی نی اساں وچ بھنڈار ڈہالیا نی
رُت وچ گجرات وچار ہوندی گھمیارڑی حسن نرالیا نی
ناہی خبر ایہ تیریاں چاندی چاک بھلکے اساں کھالیا نی

مائی باپ تھیں بے پرواہ ہو کے ڈانبو مستیاں دا کیہا پالیا نی
دائیم طوق لعنت رہسی گل تیرے سیس ہوا ابلیس اٹھالیا نی

جواب از دختر

ایہہ رسماں گھتے اساں نہیں لینے اکو یار والا ٹکہ سجدانی
ہنر سکھیا صاف پریت والا رہیا دل ناہیں کسے چجدانی
تیرے کر پال وکھاوساں ماہیا نوں سخن یاد رکھیں میرا اجدانی
ناہیں بھار دہرناں مرناں تکر کرناں بحر عشق ترناں ایس بجدانی

چرخہ پیہڑیاں ریشمی سٹ کھوہ دے دل باہجھ محبوب نہ رجدانی
دیکھ پونیاں پونیاں ہن مائے میرا جیو بھنڈار تھیں بھجدانی
چھنا تدھ نوں شرم تے عزتاں دی مینوں فکر اقرار دی لجدانی
دائم ٹرہاں رہیدار دی پاک منزل مصحف مکھ ماہی خانہ حجدانی

عتاب از مادر

وچہ غفلتاں سُتئے سوہنئے نی کیوں آ وچہ اتنی شور ہویوں
ہیر اکسیاں دی استاد ایں توں کدوں خواب دے وچہ بھنبور ہویوں
عاق ہو گئے ماں تے باپ سندی وچہ شرع رسول دے چور ہویوں

اسی سدھری سادڑی جاندے ساں توں تے ہُودا ہو کجھ ہور ہویوں
ایڈی چالکدی ہیں تمثیل اُچی ظاہر اکھیاں سینیاں کور ہویوں
اودھر راہ مریاڑے گھوکنی ایں منزل حق دی وچہ کمزور ہویوں

ماں جوبناں ستئیے نت کتھوں لمبے پیر کھلار کیوں ہور ہویوں
دائم ڈھل ہیں ہنجوں گرم تیرے کر نیچی نظر جدوں وچہ گور ہویوں

جواب از دختر

نی توں وانگ سودائیاں کریں گلاں لاگ لگیا اِکے شرابیاں دی
چرخہ بھن دو کھن نصیحتاں نا پونی کت نہ ظلم خرابیاں دی
مینوں یار مانگے انگ جنت دوزخ دسدی سیج تو ابیاندی

مائے کنڈں پڑانیاں وانگ اکن جھلک جھناں نوں بی وتھا بیاندی
مسئلے وانگ ملوانیاں دسنی ایں مجلس کیتی آ اکے کتابیاں دی
قارون نگھار یار ب دھرتی سر تے پنڈ خزانے تے چا بیاندی

عشق یار دے کیتے نے حل نکتے کائی لوڑ نہ رہی حسابیاندی
دائم یار دلوں مینوں رد کنی ایں کتھوں لئی آمت وہابیاندی

عتاب از مادر

خیر منگ نی لاہ نہ لنگ ساڈا کوڑیئے نال کوسنگدے سنگ کیہا
ہنع نال اغیار دے گوڑھ کرنی کالے بھور نوں چاہٹنا رنگ کیہا
جدوں موج توحید دی دے مستی ہنیاں بھیر پیا لڑا ابھنگ کیہا
کاں نال کلنگ پریت پائی لتھا وچ جہان دے لنگ کیہا

چھڈ جنس نا جنس دی کرین لڑ جانی توں تتیئے کیتا آتنگ کیہا
تیر ماریئے کھ نشان اصلی کرنال نال بچھا دیاں جنگ کیہا
چھڈ ملک جو لامکان ہوئے تنہاں نال ملاوناں انگ کیہا
دائم سڑن لگیا آندھر نیوں ایہہ ہیریا ساک ملنگ کیہا

جواب از دختر

جنہاں اک جاناں اکو جاندے نے مائے مسجد ان تے بت خانیاں نوں
ہتیں اڈیاں ہئی نہ دس مائے ناہیں عقل دی توڑ دیوانیاں نوں
مائے چاک نہ آکھئے چاک کردے وڈے وڈے سیانیاں دانیاں نوں

شمع کا فراندی بھاویں مومناں دی ہوندی سڑ ندی لوڑ پروانیاں نوں
بلبل ہو کے حسن دے باغ اندر گاواں عشق دے اگ ترانیاں نوں
دائم رکھئے نال کلیجیاں دے انہاں سوہنیاں نور نشانیاں نوں

عتاب از مادر

کریئے اف نہ ماں تے باپ اگے لکھیا صاف وچ ام الکتاب دے نی
جیہڑے نعمتاں کھا نہ شکر کردے انت ہین وچ بھاہ عذاب دے نی
جنہاں شرع شریف دا ادب کیتا گل جھوسن ہار ثواب دے نی
غفلت وچ خدا نہ یاد آوے پچھوں تاں دسیں وقت خراب دے نی

رنداں منکراں وانگ تیں کریں مستی تینوں نشے نے کفر شراب دے نی
کل شیئ ہالک امر بی جھلک پلک دنیا مثل خواب دے نی
تیر کر ویکھ چالے خر مستیاں دے بجھ گئی ایں وانگ کباب دے نی
دائم سنے بدبخت بخیل کوڑیئے لیکھا بھرینگی روز حساب دے نی

جواب از دختر

جنہاں علم وجود دا صفحہ پڑھیا پڑھاں پھولدے باب کتابیاں نوں
قدر ہادیاں دے طالبین جانن ہوندے سر آندے قدر غابیاں نوں

جیہڑے اکھیاں تیں انھے ہوئے مائے ویکھن کویں اوہ شمع دہتابیاں نوں
پتنگ نوں ہے پتہ شالدا اے جانن بلبلاں پھل گلابیاں نوں!

جنھاں ملی بھبوت تیاگ دُنیا کاٹھ مار دے تخت نوابیاں نوں — جھڑک جھنب دی نہیں پڑواہ اونہاں جھل جاوندے دردخرابیاں نوں
میریاں اکھیاں دے وچوں ویکھ مائے شاناں ماہی دیاں بےحسابیاں نوں — دائمؔ زاغ نوں قدر کی باغ دا اے ناہیں فقر دا قدر وہابیاں نوں

عتاب از مادر

جے میں جیوندی رہی مُٹیارئیے نی تینوں جیوندیاں موُل نہ چھڈسانگی — مینوں کھاونا ایں حرام کوڑیئے نی چھڑ چاک بیباک نہ کڈھسانگی
تینوں بھکّے ڈولڑی پا دیساں ناطہ وچ برادری گڈھسانگی — یاد کرینگی میریاں ورتناں نوں ٹوٹی ہیر تیرے کُرتے گڈسانگی
وت نیہوں تُوا یہو ہوڑا رتھی جاسی مگر لگ کے تدھ نوں ہڈساں گی — دائمؔ چاک نوں گھر ہیں نہ وڑن دیساں ٹھوٹھے فساد وڈسانگی

جواب از دختر

ایس جھگڑیوں کجھ نکال نہیوں مائے پیا اینویں پانی کُھڑکناں ایں — مینوں مار لے ظالمے ہاں حاضر میرے ڈھولنوں موُل نہ جھڑکناں ایں
ہینی ذات انداہیں نلج کاماں اُدھا غیرتوں لُوں لُوں تڑکناں ایں — منگو مریگا بیلیا نوجہ رُلکے اوس چھڈ چپاتیاں کڑکناں ایں
پیا دیہوں گذار دا ہونیوں ادہدے پھٹ تے نمک نہ چھڑکناں ایں — دائمؔ چاک دا وصل مراد مکھن ہیں تے دودھ پریت دا رڑکناں ایں

ایضاً

لگے بھاہ ویاہ تے ناطیاں نوں موہر لگدی آ تیری مت مائے — مہینوال دی ہیں غلام سوہنی جنہوں کہے غلام حکمت مائے
لوں لوں رنگیا چاک دا عشق مینوں اوہدے ہجر جیتی میری رت مائے — سائیں مرید اخاص سردار میرا اوہنوں چاک نہ آکھنا وت مائے
اوہدی ہو چکی چکی پنڈ سر تے سرتے جان دیکے سکھی گت مائے — کرکے قول توڑاں دل حول کھاوا ایڈا ہو بھی کوئی کوست مائے
بھاویں لکھ سوہنے پر نیاد ہو دن ناہیں تکساں چشم پرت مائے — خصم خاص میرا مہینوال دائمؔ چُھلّے غیر رقیب نوں گھت مائے

مقولہ شاعر

جیکر عاشقاں شوق ویاہ ہوندے دکھیا درد دی قلم چلاوندا کیوں — رانجھا بیلیوں ہیر کھسکا کھڑدا نال جوگیاں کن پڑاوندا کیوں
لے لئی کاسنوں ہوت مہتاب لیلیٰ مجنوں کتنیاں سیس نواوندا کیوں — شیریں وچ محلاں بستر عیش کردی فرہاد آپے مرجاوندا کیوں

کیوں مصری دی کنڈ اقید یوسف پورن پیش جلاد آندے آ دندا کیوں
کاہنوں صاحباں لیکے پھاہ ہوئی مرزا تیر سیالاں دے کھاوندا کیوں
بائی سا ہورہا آرام کر دی نکل ڈولیوں ویچ ترساوندا کیوں
کیوں شاہ مراد برباد ہوندا ہیڑے سیف ملوک سٹہراوندا کیوں

سسی کا سنوں شہر دی کھوج رُلدی ہنوں دھوبیاں ٹٹ چڑھاوندا کیوں
چندر بدن کیوں بدن ہلاک کردا مہیار بھی وطن بھلاوندا کیوں
سوہنی کا سنوں ٹھلدی رات کالی عزت بیگ مہینوال سدواوندا کیوں
دائم طبع نازک قلم پھرانیویں احمق وحشی نام دھراوندا کیوں

در غضب و غصہ ظاہر کردن مادر سوہنی

ایس تنی دے طور بطور ہوئے تتے تاہیں پتہ لگاوساں گی
جہڑے عشق دی چڑھی ہوا اوہنوں نالے اوسنوں مزا چکھاوساں گی
ٹہر ٹہر کے آکھدی جی اندر رہن دو ہانوں نہر پلاوساں گی
کیتی شرم نہ لگھ بے دیدچاکے اوہدیاں شوخیاں ابیہ جاوساں گی
اوسے کھیاسی ساہن چاکر کے ڈیکھاں آوندے نوں شہر ماوساں گی

پری ہوہنی نخریاں ڈاڈہنوں کسے جن دے ہتھ پھڑاوساں گی
اوہنوں وہڑیوں کڈھساں مار ڈنڈے اہینوں ظلم دی ٹنڈی ٹہراوساں گی
چنگا ہو گیا جو کجھ ہونا سی میں بھی بلدیاں تے تیل پاوساں گی
ہنے رہڑ جاناں گھر آوندا اے اوہنوں گل تمام سمجھاوساں گی
لوہا موم ہوسی دائم گرم ہو کے کھلاں دل ہودکا نہوں تاوساں گی

شنیدن از شہر ماجرائے دختر تُلّا و آمدن با غضب بخانہ خود

تلے شہر تھیں اوڈدی گل پائی پیا وچہ دلیل بیتاب ہو کے
بدلے نیکیاں دے بدیاں کیتیوں سو وچہ ستیاں پھر نواب ہو کے
کسے کوڑ دا ہوگ بہتان لایا عزت بگڑے نال خراب ہو کے
وچہ اینہاں دلیلاں دے میاں تلا گھر ہیں پہنچیا مات بے آب ہو کے

آکھے ایہ کی چاک سہیڑیا ہیں ٹریا شرم تھیں وچہ حجاب ہو کے
وت آکھدا جھوٹھ افواہ ہوسی ایہہ چکدا پیر شتاب ہو کے
وطنوں دور اوہ بہت کنگال عاجز پیا خاک تے پھل گلاب ہو کے
ماں سوہنی دی وی ہیندیاں سار دائم خنجر ماردی ٹہ کل قصاب ہو کے

شوریدن مادر سوہنی پیش شوہر خود تُلّا

کہیا تکیا تُلیا بھلیا عقل تیرا تیموں کسے نہ گل سنائی اے وے
کالی رات گجرات دے پہنیاں دی اج ہمریں اساڈڑے آئی اے وے

کوتل رکھیا ای جیہڑا نال مجھیں ساڈا چاک اے اگے جنوائی اے وے
اسی جاگ لگا لڑے ہو گئے ہاں سوہنی دھی نے گل وکھائی اے وے

گئی آہو بدکار مٹیار ظالم ڈھا کے لا شیطان ولائی اے وے
اج کیتیاں ڈھیر نصیحتاں میں ہوہنی اک نہ من منائی اے وے
لکھ لکھ نصیحتاں دے تھکی اگوں اک نہ جیو تے لیائی اے وے
جھڑکے چاک تیں جھگڑدی ماں اگے کن خنگی وس ہنوں ٹھنڈ پائی ایوے
پئی دھی کوار ڑی بول اگوں شامت جہند یاندی بھاوین آئی ایوے
لکھ افر نہ پوہندی اے مت اوہنوں ہمت عقلدی ڈھیر لگائی ایوے
جھوٹے گھجھڑے نال مہینوال باندی اوہلے مٹھکے پئی نمائی ایوے
چاک چاک کردی سینہ چاک ہوئی جڑھ غرباں ڈھو مکائی اے وے
کھیہہ پاوندی سنگ مشٹنڈڑے دے گوہر ننگ دی آبروئی ایوے

ایس جیو نے تھیں ساتوں مرن بھلا جہنے ماردی سب لجے کائی اے وے
وانگ ساڈا اندے بیریں ہتھ دھر کے اندر وڑ کے بہو سمجھائی اے وے
کردے پھٹڑے سخن بیشرم ہوکے تیری پگ توں نہ شرمائی اے وے
ہوندیں کول سیندڑوں بول اوہدے چھاتی اوس تتی ہیرائی ایوے
کی ساک اے چاک ریلاک ساڈا کون زمیں تے ذات پرائی ایوے
سدھی تند نہ گھتدی اک سے ہنی سگوں انیری اوس فرائی ایوے
وچو وچ چرکینی ہٹری ہیں تے مارے شرم دے گل چھپائی ایوے
سڑے کرم ساڈے تتے جرم جی بیشرم نے دھم دھمائی ایوے
دائم کڈھ کھاتہ آپنے ڈگناں دا ابو جہل جویں کڈھی کھائی ایوے

جواب تُلّا بازوجہ

نارے دس منوں کیہڑے کھوہ ڈباں میں ہن سیا ای ننگ لہا کے تے
اگے شرم توں مُتہ نہ بولیوں تیں ہن کیہس کو کنی ایں باہیں چاکے تے
ماواں دھیاں نوں آپ وگا ندیاں نے لاڈ دیہندیاں کال لجہا کے تے
جتھیں آپ دے گاڑ کے دھیتاں ئیں ہن ہرکنی ایں چچلا کے تے
جے ہن پکڑ خنجر کراں قتل اوہنوں کی آکھسی ہر کوئی آکے تے

تتے تاد سیند یوں سنبھلد ا میں کاہنوں رکھیا ای بھید چھپا کے تے
سچ رناں دا عقل اٹھپرا اے روون پنجیوں زاڈا کے تے
رلکی ہیر دا آکھیا من لیا رنی پھیر سارہ سر لوچہ پا کے تے
کم دھیاں دا پردیوں باہر کی اے ہور گھل سجا سجا کے تے
دائم سابھکے رکھنے بال اپنا ناہیں پٹیے پھیر کھڑا کے تے

جواب زوجہ با تُلّا

چڑھ چاک دی ڈہاک بے شرم ہوکے ناہیں اوس نوں میں سکھایا وے
پُر پُر مکر بھری ذات نار یاندی لم نیہاں کیانوں دا اعلا پایا وے
ننگ لے ہیا اوس بدکار آپوں میں تتی نہ ننگ لہایا وے

تینوں پتہ ناہیں ات کیند کن رب وچ قرآن فرمایا وے
بھاویں لکھ بہا لیئے ستر اندر رکھ موول نہ منہ چھپایا وے
میرے لاڈ دی نہیں وگاڑ میاں اوہنوں عشق تماچڑا لا یا وے

ایس فرات توں رب پناہ دیوے سعدی جیہیاں نوں انہاں ستایا وے
حضرت شیخ سعدی اک پال لڑکی چنگی طرح اکھیں آزمایا وے
لگے شیخ صاحب ازمان اکدن جدوں وقت جوانی دا آیا وے
سر شکے موہنوں پکار توبہ ویکھ شیخ سعدی گھبرایا وے
کدوں ہیر نوں ماں سکھایا سی اوس آپ ہی منتھ جگایا وے
چھڈ جان کھلوتیاں مابیاں نوں خویش وطن جا کرن پرایا وے
سنی ہوسی گی خبرے گل توں بھی مکر انہاں دا اسطرح آیا وے
مشک بندیدی مول نہ پہنچدی سی بھورے پاکے اُن کھوایا وے
ایسا مکر وکھا لیا اوس لڑکی کسے سیانہ پڑھایا وے
آپے اندروں مکر کتاب پھولن ابلیس استاد ٹھیرایا وے
آدم جام روہڑی سسی شوہ اندر کدوں ملن نے مکھ وکھایا وے
دائم جاگ نوں مڑے نہ مول سوہنی تے ڈھیر اینوں سمجھایا وے

جواب تُلّا بازوجہ

سن ہوئی انہوئی دا ٹھپ نے فتراگوں ہو نہ بے پرواہ نارے
گھروں کھیاں جنہاں جوان دھیاں سر تنہاں دے بڑا گناہ نارے
کریئے فرض دا قرض ادا سر توں حکم بھیجیا پاک الٰہ نارے
سر میلکے میلناں میل دیئے دیئے شور سارا گروں لاہ نارے
کانگ سر تے چڑھی آ جھنیاں دی کریئے کی ہن سوچ صلاح نارے
سنی اک توں بھی کن دھر کے کہندا سیاہیں گاہ بگاہ نارے
سدھے جانگے نرگ جہنم نوں جیہڑے جان کے ہین گمراہ نارے
خبر ہوسی کی انجام آخر مینوں وانگ دائم چڑھیا ساہ نارے

جواب زوجہ با تُلّا

زہر ڈلھیا تلیا شیر اندر کویں اپنی جان بچائیے وے
گھروں کڈھیئے ایہ مٹیار نالے پکی بیٹھ صلاح پکائیے وے
قیدی کرکے ساہورے دھک دیئے وٹ بیکڑے نال منگائیے وے
ساری انس نوں بیج کو بیج لاسی نال کسے جاٹھ سدھائیے وے
آپے ول سارے اوہدے نکل جاسن ہیش سس دا دسنوں پائیے وے
بھلا سمجھ تے ڈھل نہ پا ماسہ مجھیں چار نوں جاک ہٹائیے وے
کائی بھال گھمہار برادری تھیں گڑی سوہنی چا پرنائیے وے
بچ جانگے جگ مکالڑے تھیں نڈھی کڈھئیے شور مٹائیے وے
اسی اپنا فرض ادا کریئے ڈھلاں لمیاں مول نہ لائیے وے
دائم آپ بدلے اوڑک دے یوہی گی منہ حشر دے وچ وگائیے وے

ایضاً

پند کھلدی کھل جاسی لجے ویڑائی گھٹ گھٹ لیوے
خبر لے اس نڈھی دی نال ہوٹے سٹ مار کے پیراں وچہ سٹ لیوے

مُہنے آوندا لے کاماں جو رگھجاوٹ چاڑا دہنوں کڈھ ٹیوے
نت مُنہ وِہا نجلے ہین ٹھڈے گلہ برا ایہ لاگھیو پٹ لیوے
ڈولہ بوہیوں کڈھ تیار ٹربا اپنڈا ناں ہمت جلدی جھٹ لیوے

غیرت ندی ہلبیری ہار غوطہ جا مہ غرتاں دا میلا چھٹ لیوے
تیری بگ تے ن غ شرمائی نڈھی بھرسٹ کے تے دیہہ پٹ لیوے
دائم چاک ٹورچ نہ مڑے سوہنی ہو ہر اجیوندا جاگ جھٹ لیوے

جواب تُلّا بازوجہ

پیو ناں وسیاں لُٹے دے برے لگن اوہدی ماں ایں تیں سمجھائیں اوہنوں
جیکر صلح سلیقیوں سنجائے بہتا ناں ایویں گھبرائیں دہنوں
ظالم چاک دا اگکھ لحاظ ناہیں جویں جیوڑے کھہ بائیں اوہنوں
اسی ورتیئے سدھے تے اوہ اُلٹا کدن پچھی بے نیائیں اوہنوں

تیر کر کے تُنگ سے نال نخجر ندی وِہر سٹاں انج ڈرائیں اوہنوں
متے ستی ہوئے کتے اُٹھ نٹھے رو زعقد دے تیک ہے چائیں اوہنوں
ماسہ اک نہ شرم گذات کیتا کبڈ ی گل لدھی ہنیں چائیں اوہنوں
دائم ہار موذی غفلت غرق ہویا کرے اتھوں سچ سائیں اوہنوں

دَرظاہر کردن جوش خروش تُلّا از کار مہینوال

غیرت نال ہویا لالو لال تُلّا وچہ غضب دے بھکھ انگیار ہویا
پچھوں تا وندا چاک دے رکھنے تھیں دل ٹوٹ لیا جگر فگار ہویا
اوہدا رووناں ویکھکے ترس کھا ہدا وچوں پتہ کی ٹھگ مکار ہویا
سیری شرم دے چاک نہ مول ہوندی میتوں اج پکا اعتبار ہویا
آکھاں کسنوں ڈُبکے مراں ہا ہو چاک اپنا ہی بدکار ہویا
توبہ اوسدی نامنظور ہوسی جان بجھکے تے گنہگار ہویا

ڈٹے کھا ملامتاں شامتاں دے سخت اوسدا جیو بیزار ہویا
ہائے وائے تا داں اوس بیٹڑیوں جدوں آ ٹیکے غرضمند ار ہویا
اوس ودہ کے ویریوں سٹ گیتی ساڈا پتراں وانگ پیار ہویا
کمبخت نوں گھڑی اوہ بھلگئی جدوں رُلکے گکھ بازار ہویا
سیدا یار میں کرانگا اج اوہنوں بدیدا کاماں بھرن ہار ہویا
دائم پیا اڈیکدا وقت ڈیگر وچہ جوش خروش گھمیار ہویا

آمدن مہینوال بوقت عصر معہ حیوانات بخانہ تُلّا گلگو

مہینوال بھی آپنی چال اُتے مہیاں لیکے گھر پیہارہ دا اے
دیہی پُھل گلا بدا مُڑے دہیتے دم فخر دا ذرا نہ ماردا اے

ہتھ ڈانگ کلیجڑے سانگ گھبی صد درد فراق پکار دا اے
پاندا پاٹلاں ہلیوں پیر چاند امُوح کھچدا مُنخ دلدار دا اے

بناں محرماں کسینوں قدر کیہڑا کون نفر تلے گھمیار دا اے
ہے ای شک تے تک صنعان لوں کہڑے واسطے سوریاں چار دا اے

ماہی شوخیاں شیخیاں بھل جاندے جنہاں ذوق تے شوق دیدار دا اے
شمس تبریزی چم لاہ دتا منصور لیا پینگھا دار دا اے



اینہاں صورتاں بدیاں وچ ماہی مخفی جلوہ نور اسرار دا اے
گلیاں ہو نجیاں شہر گجرات دیاں یار ری ہال متاع دی ہار دا اے
انت جھل مصیبتاں جھل بیلے قیدی ہو گیا زلف دی تار دا اے
مہیاں لے حویلی وچ وڑیا اے پیڑیاں نبھالدا اے
آیا پھیر دربار محبوب اندر بوہے وڑدیاں شک چتار دا اے
ویکھ رنگ بدلے اوہدا رنگ بدلے لگا پھل بدلے چوبھا خار دا اے
دم گھٹدا اپڑا پیر ہولی آکھے خیر نہ کم خوار دا اے

مہینوال کہایا عشق اندر مغل ذات وا بلخ بخارا دا اے
بناں روکدے روک تے ٹوک میاں سودا نہیں اقرار اودھار دا اے
خبرے کی ہن نال غریب ہوسی واقف کار نہ اجڑی کار دا اے
گھٹ گھرکاں سہلیاں اتے بیکڑ کم نال دلیل سوار دا اے
چپ چاپ نہ بولیا کوئی اگوں نالے ویکھیا کم نہ یار دا اے
کنم کنم کے کم تھیں کم ہویا جاپے وگڑیا کم پیار دا اے
بھاویں بھید ساڈا اج کھلگیا تلا بلے جویں انبو نار دا اے

شامت عملاں دی نادری گل پکڑے کیتا اپنا پرت ونگار دا اے
پھیر آکھدا ہور سبب کوئی بند کم دکان دی کار دا اے
یا کوئی موت محلے دے وچہ ورتی یا کوئی واقعہ چوڑ چکار دا اے
اکے نال دیوار دے شہر ایسے سر پٹکیا کسے اسوار دا اے
میری سوہنی نوں لکے مار پئی اے جھلکہ پیا نہ خوش رخسار دا اے
نازک دلدی کھلنوں مڑ رہی کدے ڈھا ونداکدے ابھار دا اے
ربا انج ناہیں کریں نال میرے کرمنیوں تکیہ تدھ غفار دا اے
نہیں نہیں تا ہیں اج حبیب شاید خط پہنچیا کسے بیمار دا اے
دما دم کلیجڑا اچھے میرا دہاگہ ٹٹیا لکے قرار دا اے
خبرے مجھیاں اج نہ رجیاں نے رنگ ہور ہویا مرغزار دا اے
حسرت رنج دربار وچہ نظر آون سماں بدلیا موج بہار دا اے
شالہ عاشقاندی رب خیر رکھے پردہ کجناں کم ستار دا اے

بچھاں ہٹ کھلو ترٹا کھا حیرت جگر ٹر فیا بیقرار دا اے
دائم وانگ تصویر خیال ہو کے لکھ لکھ دلیل گذار دا اے

باغضب گفتن تلا با مہینوال

مہینوال نوں سامنے ویکھ تلا چڑھ غضب دے تیز جہاز گیا
لکھ لعنتاں تیرے انجام تائیں توں نتے حد توں لنگھ آغاز گیا
جوٹھے کھا کھا جوٹھ نہ شرم آئی ہو نواب تیوں سرفراز گیا
آہی مثل محمود پیار اندر اکھیں وچہ سیں ہوا ایاز گیا
ہوندوں مڑ حقیقتاں بھالدوں توں اگوں ہیں توں گل مجاز گیا
غنی غبطیا غبن ہو غبن کریں تیرا کھل او موڑ کھا راز گیا
وچہ جگدے اساں نوں داغ لایا مہنہ تدھ دا دور دراز گیا
دل تباں اندر منہ طرف کعبے ضائع تدھ دا وقت نماز گیا
او ظلمیاں اکھیوں دور ہو جا تیرے کوڑ اعوالا وچ سماز گیا
سانوں سمجھ چڑیاں پنجہ ماریو ای کیتھرے توں زدا ہو شہباز گیا
جھولی بیٹھ کے جھیاں لیا نیتی الٹ پلٹ تیرا امتیاز گیا
اساں سمجھ انگو ڈھا ج لیا منہ باندیاں ہو پیا نہ گیا
غربت وچہ خرمستیاں کرن لگوں لیا ہو توں بے نیاز گیا
لائق گھراں اندر نہیں بار تیرا میاں ہوا جیرا نا ز گیا
کوئی شکر نہ لیتو ئی نعمتاں دا تاہیں رحمتاں دا ابر باز گیا
ہوس بھورتے بھونڈا الگ دائم جدوں امتاز الیوم اہو واز گیا

ایضاً

ہوگئی قبض غریب دی جان کھلیاں تلا کول اے عزرائیل جیہا
ایتھوں رد ہو ہو کے شکل دشمن لگوں کھان حرام گدھیل جیہا

زہر تلخ بنکے لُوں لُوں دھا گیوں شیریں سمجھیا سی زنجبیل جیہا
سمجھے نگ گلاب دا گھولیا سی اگوں نکل بیٹوں کالا نیل جیہا
جیکر سجدیوں سیس اٹھاوندوں نہ شرف شان پاندوں جبرائیل جیہا
پچھوں گرگ دے کسب کمان لگوں ہیوں بکری ہور سیل جیہا
تُمّے اک دے سور تھیں وِدھ دسیں مِٹھا آہیں کشمیر دی جھیل جیہا
اصل سو چدلی تخت اقبال مِلدا ایار و خوار ذلیل جیہا
دھرتی شرم اندر نگھر جاپانی چلکے بھار قارون بخیل جیہا
پوتھی کفر دی ہو گیوں کفر کر کے تیرا شان قرآن انجیل جیہا
تیرے گھر نہ چوہکدی چڑی آہی اج ڈاک خانے تحصیل جیہا
جھکیں فرمانہ پھٹ پھٹکار گولوں پھٹ پھٹ ہویوں جنگی فیل جیہا

اج زہر تے سقر ہویوں آہیں چشمہ سلسبیل جیہا
کاں ڈھوڈرا او ویہڑے آن ڈٹیوں وانگ کوئلاں بلبل سریل جیہا
توں آہیں اُستاد فرشتیاں دا کر کے خودی ہویوں عزرائیل جیہا
ہو معبود نمرود شداد ہویوں تیرا شان سی نوح خلیل جیہا
بھُلگیوں گوار دیوانگی رکھ تیرا آہا شعور وکیل جیہا!
سمجھ پھُل ٹکایا نال چشماں اگوں چُبھیوں خار مغیل جیہا
تینوں وانگ کبوتراں پالیا سی پنجہ ماریوں شکرے چیل جیہا
اسی کاسنوں پیندے زہر طعنے ہوندوں دُدھ جے اصل اصیل جیہا
ایسے وقت سدھار جاہ جیب اندر واڈھ نا ہیں قلیل جیہا
واگاں کن تے موکلے ساہ چارے جم رہو نہ سرکدے میل جیہا

ایہ کی چالڑا آدم دے بیٹیا او فعل گندڑے ملکھ شکیل جیہا
دائم پنڈ گناہ دی چک لیا سر قول دا کٹ قابیل جیہا

عجز و نیاز ہینوال پیش تلّا

ہتھ جوڑ ہینوال نے عرض کیتی ذات رب دی بے قصور بابا
میری کی مجال پردیس اندر ایسے فعل ناہیں منظور بابا
کر کرم تھیں غضب تحمل نرم ذرہ تیرا چاک شرم حضور بابا
دھکا دے دروازیوں دھکدا ہیں میرا بلخ بخارا لے دور بابا
میری اوٹ تروڑ نہ واسطا ای ڈاڈھا ہاں مضروب مضرور بابا

لوتی لائی کسے دوتی ایہ توبہ پا گیا اے بڑا فتور بابا
تیریاں سُن جھڑکاں جان ہلہ ہوئی مکا ساہ تے ہوش کافور بابا
کسے چغل نے مغل نوں بدی لائی کر کے کوڑ دا شغل شرور بابا
تیرے باجھ ایتھے مددگار کیہڑا اینوں تدھ تے فخر غرور بابا
جے میں بھلگیا لجپال توہیں اتے بھلیاں رحم ضرور بابا

مینوں پکڑ تقدیر اسیر کیتا جاواں نس میں کی مقدور بابا
ڈگا تخت اتوں پئے وخت دائم وچ خاک دی رلیا نور بابا

عتاب تلا باہینوال

اک برا کر کے دو جا منداہیں اگوں کریں پھر کوڑ دی قال چاکا
جنہاں وچہ گھراں نیتاں بدھیاں نی اساں لبھ لیا وال وال چاکا

دوناں اوس تھیں بدی دے ول ٹریوں جتنا بھلا کیتا تیر نیاں چاکا
لبھ جاہ عرش تھوں آ ابلیس صورت ہیں بڑا خبیث چنڈال چاکا

محل چمکدا سی اُچا عزتاں دا ساڑ سٹیو ای اگ بال چاکا
تیرا اصل علاج تے ہور آہا جو ہیں چلیو ای ٹھیری چال چاکا

تیرا منہ کالا کر کے چاڑھ کھوتے مگر لاونڈے شہر دے بال چاکا
اکے کر پرزے تیرے نال خنجر ندی روڑھ دے نیر تیال چاکا

لائق زرگ دے روسیاہ آہیں رکھیا تخت تے اساں بٹھال چاکا
توں بلنگیا ننگیا سنگیا نہ کیتی سوچ نہ رتی روال چاکا

ہیا جو زمانے وچہ چمکدا سی بہرا جھڑ پیا تاج اقبال چاکا
تینوں قتل کر کے ستاں وچہ کھائی پھیر پھیر غضب دا بچ خیال چاکا

باطل حق داہوں نکھیڑ کیتا نفس لٹیو ای مہینوال چاکا
بیش زرگ دے وچہ حرام کھانے دم ہیم چھڈ کے حق حلال چاکا

فریاد مہینوال

جے میں بُرا تے کجھ لے عیب میرے بہر دے بخشے کرم دو شالڑیئو ں
باہنہ پھیر یدی لاج چھڈ ناہیں گھر وں کڈھ نہ مجھ مکالڑیئوں

کرین قتل تے مالکاں حاضر بھاویں سٹ تپاں ہیجالڑیئوں
سٹ وچہ کھائیاں اکے دے بے بیڑے بھن توڑ دو جو پیالڑیئوں

بھانڈے بھٹیوں کچے بھی نکل ہیند گھاتاں یاد گھمیار لڑیئوں
جے میں کچا توں سچیا کجھ پردا صاحب کجھ لبعد عیبالڑیئوں

سایاں اپنے شان دے ول ڈھیں بیا تک نہ زید چالڑیئوں
مٹ مہر پرکم دے بہ بوڑاد اہیم چاک بیبا کہ جنڈ الڑیئوں

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ

اتھوں جاہ اونمکحرام چاکا بوہے اساندے کس گمان بیٹھوں
ہن بس مہینوالیاں نیریاں توں سچ گوڑدی چھاپنی چھان بیٹھوں

پاک ہنیں قصور ریا پاپ کر کے بھاویں ہور فتور دو ہان بیٹھوں
ہنے دیوس چا گھمیارہ ڈولی بڑے مکر دے ساز وجان بیٹھوں
کوڑے عذر بے لنگیا کریں اگوں پیا جا پڑائے ساڑ کھان بیٹھوں
نانگ وانگ بھاویں مکے ساہ تیر تے تاہیں وچہ چوراہے دے آن بیٹھوں
وچہ جگ دے نڈھڑی داغ لایا او ہدا ظالما اکھیں ایمان بیٹھوں
عقلوں جھکیا چیر سی شیر خونی نخوت ہو کے پھند لگان بیٹھوں
مولا جاندا اے پتے سینیاں دے تسی پکڑ کے کی ازمان بیٹھوں
گھر آپنے شور فساد تیرے جھگڑے کسید کی مُکان بیٹھوں
باہجوں عملدے روسیاہ ہوسی ساری عمر جے بھول قرآن بیٹھوں
چاکا یاد کردوں انہاں ولیاں نوں لوہے آجدل ونمو چھان بیٹھوں
وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ پالنہار دا بُھل احسان بیٹھوں
اشرف ہو حیوانا ندی چال پکڑی اَحْسَنِ تَقْوِیْم دا بھل بیان بیٹھوں
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ چھڈ باغ نوں وچہ ویران بیٹھوں
ناہیا خبر تے پچھدوں رہبراں تھیں بُھلی پٹے خیر کرلان بیٹھوں
تاری دور شہباز ہما والی تو نتے کھب کُٹھا حیران بیٹھوں
کُسُبَتْ اَیْدِیْکُم سچ میاں تھیں اپنی کرہ نقصان بیٹھوں
اصلی وطن مسافرا بُھل گیوں ایتھے پیڈرا ہو مہمان بیٹھوں

تیرے واسطے توبہ دا بند لوہا تنبو نفس نفسانیاں تان بیٹھوں
لانبو غضب دے سامناں ہو یگا او اُتے عرش دے آ شیطان بیٹھوں
کانگ موت والی بدھی گھوک آوے اُتے کدہیاں ہا دکان بیٹھوں
گوشہ کجھ غرور تکبری دا پاک ذات نوں رکھ نشان بیٹھوں
آپ دوئی دے دائرے قید ہوئیوں ہوراں دا حدی سبق سکھان بیٹھوں
بداحد تروڑ یاد وچہ سو جا لوہا کا سنوں مل دربان۔ بیٹھوں
لُوں لُوں ناپاک پلید تیرا دوڑ وچہ مسیت نادان بیٹھوں
منزل شرع شریف دی جاندا نہ معرفت دے پتھ جگان بیٹھوں
تھو تھا ہو یکلخت شکست کھاسیں بنا ورزشوں آ میدان بیٹھوں
مِنْ نُّطْفَۃٍ کی چیز آہیں کریں آکڑاں ہو جوان بیٹھوں
اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ آپ غافل اتے دو جہاں نوں فرمان بیٹھوں
رُلدوں نیکاں دے سنگ بہشت جاندوں وچہ نرگدی جان جلان بیٹھوں
نفس رجھے نہ مند اکھیا تیرا آوا گون ڈور وکھر کان بیٹھوں
ہٹی حرص والی کھٹی روہ ٹیوٹی ڈوماں ٹانگ ہن کرن کلان بیٹھوں
تیرا کم سی مورکھا عجز کرناں آکڑ خاں ہو کے مستان بیٹھوں
وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَاب نہ دور کائی لیسی پچھ کھاں جہدا یان بیٹھوں
ایتھوں گئی راہی کر گئے گول بستر ڈیرا اہ تے لا کروان بیٹھوں

اندر گور اندھیرڑا قہر دا ای غافل سٹ ہتھوں شمعدان بیٹھوں!
دائیم دم دم موت دے بین سد کے کہیا ہو کے بے دھیان بیٹھوں

سوہنی مہینوال

مصنفہ دائم

باب پنجم (۵)

آزردہ شدن مہینوال

جھڑک جھنب ہووے جدوں مالکاندی اگوں کون جواب کریندڑا ای
دھکے ملن لکھاں وچہ دوریاندی پیارے دیس ہی ڈھونہنڈا ای
ایہواوٹ آہی سوبھی ٹنگنی مالک گھراں تھئیں پیا دھکیندڑا ای
اٹھیا حکم سُنکے ایہ ٹرن او کھا اُٹھا ہوکے دھرت چھڑیندڑا ای

وانگ حشر میدان پردیساندی میاں کوئی نہ غم بھرنیدڑا ای
دھروں بخت بھلیرڑے ہون جیکر ہر کوئی ہسکے گلے ملیندڑا ای
جس ویلڑے وطن تھئیں پیر چاپاکر کریاد پیا ترسیندڑا ای
دائم ویکھ دلدار دے رہنیانوں جھک جھک سلام کریندڑا ای

ایضاً

ماروست فراقدی ماریوسو تقدیر دے ہتھ گھڑیال ہویا
ہویالا جواب جواب سُنکے ظاہر عالم خواب خیال ہویا
گجرات مدینے دے وانگ دسے مہینوال مثال بلال ہویا
ایہ روونداڈسکدی پئی سوہنی حال دوہاندا بہت بحال ہویا

رعد غضبدا اکڑ گمند مارے نیل پوش گردوں چرخ الٹی چال ہویا
اُٹھے تڑ فداتڑ فدا فیر ڈگے سینے یار دا عشق کمال ہویا
ترچھی نظر اشاریاں نال کہندا ویکھ جانیاں اوکی حال ہویا
مشکل اٹھنا در دلدار اتوں دائم دیوانہ مہینوال ہویا

رفتن مہینوال از خانہ دلدار و گریستن از جدائی یار (سوہنی)

دھکے مار گھمیار نے کڈھ دتا مہینوال ٹریا زار و زار روندا
کھلا آن بچھو کرڑے سجناندے جپھا مار کے نال دیوار روندا
ویکھ لٹکدی پینگھ پیاریاں دی ٹاہلی ہیٹھ بہکے بابئی ہار روندا
وتو یار دیاں سنگ سہیلیاں اوہیں تے چلیا اج سد ہار روندا
گوڑے ہو بجار رہیا سی جنہیں جائیں کھال بھالکے گلی بازار روندا
اٹھ چلئے دیس قدیم ولے مائی باپ ہوسی آوازار روندا

پیرین چھلیں ادب دے نال چلے سوہنے یار دا ویکھ دربار روندا
چلے اسی وسے خیریں یار ساڈا اڈہا نال دکھاں آہیں مار روندا
سسی وانگ چپے کھرے مجھیاندکدی آنکے کول بھنڈار روندا
جتھے دولتاں سنگ کھڑا آہے ہٹی وسنوں ویکھ بزار روندا
کدے وطن دیوں دلیل پھیر یاد کرکے بلخ بخارا روندا
مدت گذر گئی ویکھیاں جوہ چلی سارا ہووسی خویش وار روندا



پھیر آکھدا انج پریت ٹٹے متاں ہے پچھوں میرا یار روندا
عاشق تور خودیاں خاکپا ہویا خاک پا سر تے مستوار روندا
کدے خضر نوں مار دا صد اچے تیرا بالکا پھراں لاچار روندا
یا شفیع عصیاں بخش نظر رحمت پیا وچہ غرصات بدکار روندا
کدے بیٹھ اورار پکار کہہ دا کدے لنگھ چھناں نوں پار روندا

نگر یار دا چھڈ تاں کفر مینوں ساری عمر جے رہواں خوار روندا
ڈاڈھی بنی امداد دا وقت حضرت ولی دے ونج مزار روندا
بیڑی تار بغداد یا واسطے مائی بڈھڑی ہار پکار روندا
اللہ میاں یا ساری شرم تینوں تیرا پیا بندہ او گنہار روندا
کھلے نیر نہ رہن پرندیاں دے وجدوں سر تیوں بانہہ ولار روندا

آؤ بیلیو ڈھنڈڑا حال ویکھو گذر گیا مجنوں وچہ بار روندا
ہیر رے نین روندے نالے دل روندا پیا وسدا اکل سنسار روندا

ساڑ سٹیا عشق دے راگ دیپک پیا چھیڑ او صل ملہار روندا
مینوں یار بتھیں چا وچھوڑیو سو شالہ رہے تلا گھمیار روندا!

آس پاس گجرات دے لوے ترلے خستہ حال تے وال کھلار روندا
ایسی مار دا دردی تیغ براں پتھر دل بھی ویہدیاں سار روندا

پوے روندیاں دندیاں ڈگ پٹھا ایسا ہو وحشی بیقرار روندا
پیا شہر اندر شور نعریاں دا آکھن کون اتنا دکھیار روندا

ہائے ہائے اوہدی اچی دور جائے کوئی پیا غریب بیمار روندا
کوئی سجرا پھٹ سو کالجے تے کرے چپ ناہیں لگاتار روندا

نیڑے ہو کے کرن پچھان اوہدی اوہ تے سوہنی دا خدمتگار روندا
لوک جھلڑا آکملڑا آکھدے نے دائم درد بھریا بے شمار روندا!

کلام مردمان گجرات باماہینوال

جا کا وچہ جنت آہی جال تیری الٹے کر کرتوت خراب ہویوں
بناں امر دے لٹوئی چکھ دانہ آدم وانگ ہن وچہ عذاب ہویوں

ظلم کیتوای جان کے جان اتے اکھیں میٹ ایسا وچہ خواب ہویوں
جہد اکھا ویٹے گاویٹے گیت اسدا کیوں نہ شرم تھیں ڈبّا ہویوں

کھا ڈیو پر خرچ نہ کر وضائع بے شکریا بے حجاب ہویوں
کلو واشربو ولا تسرفو کیوں محو وچہ پاک کتاب ہویوں

آکھے نفس دے زرگ وہا جیائی اک گھڑی راہ ثواب ہویوں
کل نفس ذائقۃ الموت دائم غرق ہو وسیں پھل حباب ہویوں

جواب ماہینوال

لوکو تسی ڈاڈھے گلاں کرن والے اساں حال تھیں قال وسار یا اے
چلے اوسدی کی تدبیر اوتھے جنہوں آن تقدیر نگاریا اے

گجھے بھید کیتی رب قدیر دے نے جس زمین اسمان کھلاریا اے
اوہدے اذن دے باجھ نہ کجھ ہوئے جس کل پسار پساریا اے

طعن دھرن ابلیس دے سر اوہا جنہاں اپنا آپ نہ ماریا اے
ایہ سلسلہ جگت چلان کارن آدم جنتوں رب اتاریا اے

وتعز من تشاء وتذل من تشاء کوئی ڈوبیا کسے نوں تاریا اے
دائم بے پرواہ دے پنتھ نیارے تنہاں جت لیا جنہاں ہاریا اے

فریاد عاشق نامراد

چاک چلپ چکا چکایا چا انہاں حاسداں نے نال زوریاں دے
ہیں کوئی بری دی نیت وچہ نہیں ساں آہے پھڑے عقل نموریاں

بدی لان غریب نوں وچہ غربت پتھر دل لوکاں چھچھوریاں دے
لگی سحری پان گجراتیاں نوں ہوش ہار دے نال ٹکوریاں دے
بناں عیب دے غیب دی لان متھے دیدے صاف نہ انہیاں کوریاں دے

پکڑ سُٹیا قہر تنور اندر بالن پا کے گھور مسوریاں دے
جہناں لا پلید آلود کیتا اسی پاک سیاں وانگ کٹوریاں دے
دائم خاص عاشق نور سحری والوکاں ظن کیتے زنگاں کوریاں دے

رُباعی

گلی یار دی چھاندے خاک کٹھے گئے چھڈ گلاباں تے کملیانوں!
جنہاں گودڑی مل لئی گودڑی دی پرہاں ساڈے گُلیاں شملیانوں
کنگے ڈورے لٹباور ہور رہندے متیں دے تھکا جگ کملیانوں
مرہم پھٹ اجاڑ آباد اگو دائم عشق دے نشے دیاں عملیانوں

دوہڑہ جات فراقیہ

کراں ندی سمندراں گھٹ اکو دن ہجر دا سال ہزار دا اے
کھول وال مہینوال بیحال ہویا حال حال کر کے کوکاں مار دا اے

بے آب ماہی تشنہ ہار سسی تتی آہ فراق پکار دا اے
بجھے وچہ گجرات نہ وات کوئی ہئی رات دائم کٹھا یار دا اے

اسی چلے پیار یو ہور اصنی خبرے پھیر کدوں اساں آونا ایں
تساں وچہ بھنڈار سہیلیاں دے ہس ہس چرخڑا ڈاہونا ایں

بیٹھے گھڑی نہ ہسکے نال یاراں ایسے کھاٹیوں جی ترسا ونا ایں
کس سار لینی دائم عاجزاں دی ترلے لیندیاں خاک سما ونا ایں

توں پیارے انگنے پھب بہیں اپنے ناز و انداز وکھاونے نی
کی آکھئے نہیں نصیب ساڈا جدوں حسن دے رنگ سجاونے نی

کنگھی واہ زلفاں بچدار نانوں سئیں نویں گفتیں نویں گنداونے نی
دائم مست خمار ہو وچہ جوبن منوں نفر قدیم بھلاونے نی

کون پچھدا پرت مسافراں نوں روندے جادسن ہنجواں لٹکے نی
تورے اج اکھیں نوکر آہا چنگا گوڑے گیا اساڈ رے سٹکے نی

تیرے وسدے حُسن بازار وچوں اسی چلے حسرت کھٹکے نی
دائم بھور اہی آیا اُڈ گیا رات باغ تیرے وچہ کٹکے نی

شالہ پئے وسّو خوشیاں نال ہسّو مانو رنگتاں یہ دعا ساڈی
ساڈا پیار یو لکھ سلام ہووے امروں آئی اے اج قضا ساڈی

بھری مجلسوں شمع افروز وچوں قسمت گئی اے ہو جدا ساڈی
اساں لیا تساڈڑا اسم دائم ایپر تساں نہ لئی وفا ساڈی

جانی جانیاں تھیں وداع ہو چلے جانے رب بھلکے کیہڑی کار ہوسی
عشق لال دا باہجھ صراف کامل گکھ قدر نہ کسے بازار ہوسی

کون چپ کر وسی ہو دردی جدوں درد دا شور پکار ہوسی
ہٹی جھل خزاندی دا دائم کدے بلبلاں کدے گلزار ہوسی

سارلاندیاں لگیاں آن چوکاں چنگا دان ملیا اکھیں لایاں دا
ستیں وہیں ہوندا انسو ڈاہڈھا ہیاندا منہ یار دکول چترایاں دا

چھری گلے تے بکرے ہار پھری پنھر جیب بے ترس قصایاں دا
نہیں تے وس ہوندے سچ دس دائم کون جھلدا ازب جدایاں دا

ساڈی بے پرواہ دے نال یاری تاہیں نہیں سوال منظور ہوندے
جیوں جیوں ہتھ اٹھا دعا منگی تیوں تیوں ہے حضور تھیں دور ہوندے

اپنے دلوں تے نیکیاں رہے کردے اگوں رہے قصور قصور ہوندے
رکھی وصل دی جتنی طلب دائم دونے رہے فراق تھیں چور ہوندے

لیلے ہٹی کر دی ٹھگی نال تیرے کیہں ہن قیس نوں جا کے ہوڑ سانگا
میاں رانجھیا ہیر سیال پچھے مجھیں موڑ نا ہیں او ہنوں ہوڑ سانگا

کیڈا ستم پیا تیر ینال ہوندا فرہاد دی نوکری ترور سانگا
دائم سب عاشق بھائیوال تیرے مو ہنڈا نال بھراوں دے جوڑ سانگا

گلاں کرانگے موہاں تے میل مجلس اسی پئے یار وبرباد ہوندے
اسی کدے نہ پریت دا نام لیندے سانوں ایہ فریب جے یاد ہوندے

نیت نال پئی نوکری اساں دِتی الٹے لساندینال فساد ہوندے
دائم کہیا ہاتف قیدی تساں ورگے لب حشر بھی نا آزاد ہوندے

دانہ دیکھ کے اساں بسی منہ پایا اگوں بجھ گئی گردن دام ساڈی
ہن نہیں صیاد آزاد کر دا سب عاجزی غرض اے خام ساڈی

بند لبا نتے پئے ہن تڑفنے ہاں دھمی خبر جہان تے عام ساڈی
قلمبند کیتی بے نیاز دائم قید بول گئی عمر تمام ساڈی

قاتل ہستی دی بستی فناہ کر کے سٹ گیا اے دشت ویران خانے
پیریں بیڑیاں نا ہیں نہ نجیر سنگل بقیدی تڑ فدے پئے زندان خانے

عقل نال سودادے بدل گیا ناہیں بدلیا صبر اسمان خانے
تختی کفر دی گلاند لوچہ دائم ڈھکاں پہنچ گیا کفرستان خانے

کسنوں حال دساں محرم حال کتھے لوڑ پچھنے دی محرم حال نوں نہ
رہند کشب تاریک نہتاب ہلکے عاقل بجھدا ایس سوال نوں نہ

جلان ملاں وچہ گردشاں ٹھوکراندے کوئی ہتھ وں پکڑ دا لال نوں نہ
دائم ہو خاموش سنا قصہ اج چین کوئی مہینوال نوں نہ

صدائے فراقیہ مہینوال

ہو ہو ہائے فریاد اچی ہائے مینوں سایاں سک گیا
کوئی دے نہ داد فریاد سن کے مچھی وانگ وجود تنی گیا
مٹھی چس اس عشق قتال لائی اکھیں وکھدیاں کتنبہ چی گیا

چور سنتیاں دے جگے پھول دینے دیکھاں رڑ تیتے میں لٹی گیا
کہیا قہر دا آن طوفان جھلا نازک باغ اُڈی پٹی گیا
سر وچہ ساہ تے خانہ بدوش کوکاں چنگا دان درگاہ تھیں ڈھی گیا

جو جو بیدردنے کیتیاں نے شور دو جہان سُنی گیا
شامت عمل آکھاں کے تقدیر آکھاں پھریا چرخ یا بخت گیا وگئی

باقی کھڑ کدا کھوہ کھلاہڈیاں داماس کھا گیا خون پی گیا
ڈائیم اجے بھی ملے نہ وصل شیریں ہیں تے مثل پہاڑ کپی گیا

فریاد مہینوال

لویں ملکہ گجرات پنجاب دیئے سار بلخ بخار بھلاندیاں دی
آہیں بھر دیاندی درد دے برے دیاندی ہاڑ کر دیاندی جان بون جاندی یاندی
دردرلدیاندی گھیں تلدیاندی مرمر جھلدیاندی سان آ لاندیاندی
منجی چڑدیاندی نت تھڑدیاندی شوہ رہڑدیاں تُو پرے سڑاندیاندی
سینہ چاکدا چاک غمناک خستہ خاک ہندگی خاک رماندیاں دی
ایہو ہیندی اکھو مہیا قدر آخر تیرے حسن بازار وکاندیاں دی

خستہ ہوندیاندی وال کھوندیاندی اساں وندیاندی کرلاندیاہی
دکھاں ماریاندی کرماں ہاریاندی بے اعتباریاندی بہت ماندیاہی
جُلی سیندیاندی وحشی تھلیندیاندی نہ کجھ پیندیاندی نا کجھ کھاندیاہی
جانی کدی تاں آکے خبر لیندوں اللہ واسطے واسطے پاندیاندی
اساں بوڑیاندی ہجر جوڑیاندی اساں کوڑیاندی کوڑے چاندیاہی
ڈائیم بے پرواہ نہ مول بولے آگئی لباں تے جان بلاندیاندی

نالہ دیوانہ وار

تیری بے نیازی دے پیش ہو لا طاقت کسے بھی کجھ نہ کہن دی اے
چن چمکدے بخت پر نور اُتے آگئی گھڑی زوال گرہن دی اے
گردش فلک نے جہا برباد کیتا رہی تاب نہ دکھڑے سہن دی اے
ہئی نیں تے کرے جہاد قسمت ہینوں چھٹ ہندی اوہنوں لہن دی اے

والی آہس ہیں کدے وی لائیاں داج تھاں نہ لبھدی بہن دی اے
چھڈ یار دا دیس نہ جان ہوندا نالے نال طاقت میری رہن دی اے
بخت اک نہ چکدا ہیر سِدھا طلب یار دے بُوہے تے ڈہن دی اے
ڈگا کھا ٹھکار ٹھکار ڈائیم لذت ایہو ڈاڈھے نال کھہندی اے

مقولہ شاعر بکار عشق

ویری عشق نے جنہوں تعویذ پائے رہیا اوہ شوہدا کا دے کسے دا نہ
نشتر مار ہتھوں کرے زخم دوناں گڈھیا ترس کر کے خار کسے دا نہ
گاٹے کٹیاں نے بھن دو کھن کیتے گیا سر منزل بھار کسے دا نہ

ابدے شکوے بھی کر دیاں شرم آوے اہنوں شرم ماسے ہار کسیدا نہ
کرے آسیوں رب غریق رحمت بیڑا او بخ لایا پار کسیدا نہ
اول من پرچا پھسالیندا الیندا پھیر پتہ سار کسیدا نہ

ایدہی اجتنک اک ہٹ کھنجی چلیا ایس اُتے وار کیدانہ
ٹھگباز عیار دے لگ آکھے بنیا کوئی گلدا ہار کیدانہ
ڈٹے پکڑکے کئی جہاز بھلے آیا تختہ بھی تار کیدانہ
دائم یار بندے لکھاں یار ایہدے ایہ یار اپیر یار کیدانہ

سوانح دِل بیتاب

کھا کھا زمانے دیاں ٹھوکراں نوں دن بدن میرا اکتا گیا دِل
خبرے مجھ دیوچہ قصور کوئی بھلا میں یا مینوں بھلا گیا دِل
سودا وصل دا مول نہ ہتھ آیا ایدھر آپ ہی آپ وِکا گیا دِل
روک اکھیاں نوں نہیں تے چلیا میں ہویں مُوہرے اگاں جا گیا دِل
میرے دلدا ہے خریدار کوئی مینوں شرلِ ایہ کہیا ونجا گیا دِل
کھوٹا مال ایہ نہیں پسند میرے ٹھوکر مار کے پرہاں وگا گیا دل
او ہاپیراں تے ہین نین دے پانی جلسے بُوہے تے وحشی کھلوا گیا دل
کھوجی نین مسرقہ دے کھوج پکڑے گھر چور دے رنگ ملا گیا دل
لوکاں آکھیا مفت کیوں جھگڑدے ہو وہدا دل جسدے ول آ گیا دِل
آئی ہار تیرے وِنڈرا پر تیرو سو میری ہستی دی لستی مٹا گیا دل
مال اپنا اپنے دس ناہیں چشم چور اُتے بھرما گیا دل
ستا گیا دل کرما گیا دل گردش خزاں دیوچہ مُرجھا گیا دل
پایا پیر جاں حُسن بازار اندر ہر اک نقش اُتے میرا آ گیا دل
کہیا دل نوں صبر کر بیصبرا کمن لا کے کُن فرما گیا دل
کیتا صد میں سر بازار اُچا ہائے دِل ایہ مینوں ستا گیا دل
اک شوخ نے الٹ پلٹ ڈٹھا نال نگاہ دے واہ پرچا گیا دل
ڈنا جسنوں بے قبول کرکے بعد گھڑ لیے پھیر پرتا گیا دِل
کِسے چور نے اکدن چرا کھڑیا ساری عمر دا واندا پا گیا دِل
گیا میری شناخت تے پے پانی یا کہ ہو میرا بیوفا گیا دِل
بار بار پکار یا نہ آیا اوس چور ولے الٹا دہا گیا دِل
پچھن لوک کی ہو یا ای رو آکھاں ایس گلی وچہ میں کھڑا گیا دل
دائم دل گیا گئے جگ دونویں خت بخت تے تخت جلا گیا دل

فغان وفریاد دہینوال

بخت شوم ایدھر دھکے ماروائے اودھر چرخ بے پیر دی چال الٹی
تخت الٹیا دھروں تقدیر اُلٹی بدلے آب دبوہے آتش بال الٹی
جنہوں ہسکے نال سلوک سڈاں سوئی گڈھدا اے اگوں گال الٹی
سڑاں پیا جدائی دی اگ اندر سایاں کی ورتی میرے نال الٹی
کشتی بھری امید دی وچہ لحظے ٹھوکر کھا کے بحر زوال الٹی
مندے لگن نچھتروں گھاٹ آئی زحل کرے پیا ایس سال الٹی
زمین الٹ گئی الٹ آسمان گیا پئے بولدے پیر و بال اُلٹی
توں بھی الٹ دائم سماں الٹ گیا سوہنی باہجھ جانی دہینوال الٹی

گریستن سوہنی

اودھر پھیر مہینوال کنگال روندا ایدھر سوہنی ہوئے حال روندی
چڑھ کوٹھیاں تے رو رو راہ ویکھے کدے کاگ نگ اڈا کنگال روندی
تے پیاں اٹھ بہویں مر گیاں اڈیوا گے سیاند کرے سوال روندی
بابل ماں دے ساہمنے کرے پردے سوہنی لکھ سوہنے بر خدا ل روندی
دلی کا ملا یار ملاونا ایں دیکو روضے شاہ دولہ دے بال روندی
دردی سد نہ ماربلا وندی آو چو وچہ ہو گئے لالو لال روندی
روندی بھلا نو وچہ جویں بیتاب مسی جیو نکر نگیو دے ہیر سیال روندی

جانی روندیاں روندیاں گیا روندا اڈھا دردا اندوہ دے نال روندی
ستاں جھل فراق تلواردیاں وٹاں یار دیاں بھال بھال روندی
چامل چین مجلے زیور زری چھلے پھلے نین بٹ ندی کھلے وال روندی
اوہدا گیا اقبال تے بخت ستے پئی باجھ اقبال اکلی بال روندی
چوری گلی لنگھدیاں جھات پا کے چور یار دا ویکھ جمال روندی
دیہہ رون تھیں درد دیوار روندے کرکے جدوں کتھی ہال ہال روندی
دم دم محشر ہم دم باجھوں پئی چھم چھم نیر اچھال روندی

پری شان ہو کے پریشان ڈاڈھی سوہنی باجھ سوہنے مہینوال روندی
دامن پاک سوہنی ویلے لگیا ندے کرکر یاد دائم اقبال روندی

حالات سوہنی ہجر مہینوال در رباعیات پنجابی

اکھیں ویکھ ترٹدا سنگ سوہنی الٹ پلٹ گئے پئی زمین اتے
دسے رات اندھیری ہر طرف نے لفاں جھلیاں ماہ جبین اتے
کدھر جاں ہیں میں تری ہائے ربا ہویا قہر مہینوال مسکین اتے
دائم عرش مجید بھی لرز جاندا پوے سٹ جاں قلب حزین اتے

اتاں اٹھدی ڈگدی پھیر کملی اوہدے دلیں نوں نہ قرار آوے
نالے اکھیوں وہندڑے پرنالے ساون ماہ جیوں ابر بہار آوے
جدھر ویکھدی ہجر دے مین لانبو درد غم نہ وچہ شمار آوے
دائم سوہنی ہوئی آوا دیلی اوہنوں نظر نہ اپنا یار آوے

لیا نتھ فراق دی نتھ اوہنوں ٹٹی نتھ تے جھڑ بلاک پئی آ
چاک چاک کردی دسے چاک نا ہیں ہنا چاک دے ہوگئے چاک پئی آ
توڑے والیاں عشق دی کڑی کڑیا مالا موتیا ندی آتشے خاک پئی آ
دائم دیکھ لے نڈھڑی شاہ خوباں اتے دسترے ہو غمناک پئی آ

رو رو آکھدی پھیر سہیلیاں نوں انی پیاریو ترس کماؤ کھانی
ہیں تے باجھ دیدار دے مرن لگی ڈھول رسیا ٹولیا ؤ کھانی
مہینوال اٹھا گھروں کیوں کڈھیو سوکیر بابلے نوں سمجھاؤ کھاں نی
دائم یار اجے نیڑے ہوگ روندا انہاں دو رجائے جھب جاؤ کھانی

جھڑک بابلے دی کنوں چھوڑ گیوں ہتھوں سٹ ٹرا ماہی مجھیاں نوں — تیرے کر باجھ نہ سجناں مڑدیاں نے توہیں موڑناہیں اوجھڑ بھجیاں نوں
کدھر گئیوں خدا دا واسطا ای آسا بنھ فراق تھیں جھیانوں — تدھ باجھ دائم پیارات کالی اڈاواں اگ ماہی سجاں سجیاں نوں

تھاں بلخ بخار توں اُٹھ جاویں پھیر مجھ دی چلسی واہ ناہیں — ڈے توں شاہ میں ہیر ایں غلام تیری ہیری غیر ول نگاہ ناہیں
بنیں مرد تیرے لوں نہ مڑ ہوویں دُکھ درد دی مگھ پرواہ ناہیں — دائم لبا تتے تر سدی جند میری چھیاں پرت آسجناں چاہ ناہیں

جائیں نہ جانی سائیں لاثانی دسیں کھ ڈتیں کول کول اڑیا — جے توں جاوناں جانیاں پھیر جائیں مینوں دکھائیں ہر گھول اڑیا
شاہد رب ہے بولیا بول سچا رکھیں یاد توں بھی بھلے بول اڑیا — دائم وچ میدان ڈکدیئے قول بول ترازو دان تول اڑیا

بنیو چیر قدم اٹھان دی تاب ناہیں جدں کدن ماہی ناں آؤناہیں — تتی پہنچ نہ سکدی کول تیرے کر نال کرم آپے پھیرا پاؤناہیں
پیاں گور دیوانگ انھیر خانے دیوا نور دا آ جگاؤناایں — دائم یار ڈھانیاں باہیر ابیڑا آپ ہتھیں بنے لاوناایں

ماہیا واٹ تیری پئی بھالنی آں سبھے نگ سہیلیاں بھلیاں نے — جتھیریاں کنڈلاں مار سیاہ زلفاں اج ویکھ وچ خاک دے لیانی
گیاں لالیاں لب گلابدیاں مست نیناندیاں ہاں ڈھلیاں نے — گئے ناز دے پھل کرما دائم واؤں تتیاں باغ تے جھلیانی

عشق وچ شمار نہ عاندا اے ویکھ دکھڑے سکھڑے ٹیئے ناں — آدم حوا جتنی بھا دیوچ تھہوڑے منوں تارپیاردی توڑیئے ناں
جیکر شہر م آوے دت رونڑے اادل ہسکے جڑناجوڑیئے ناں — عاشق نام دھراکے پھیر دائم سکھ عیش جہاند ے لوڑیئے ناں

کوکاں واویلا راہیاں جانداں مانوں کوئی دس نجومنتھے لال میرا — اے ہا غرقی اجے کل ایتھے دہیاں چار داسی مہینوال میرا
وانگ رانجھنے نال محبوب ہوئی لگے جی نہ ہاڑ سیال میرا — تیری سوہنی کملی پھراں دائم تتے لیکھ لکھے دیکھ حال میرا

لگ جھیاں لٹکدا آوندا سیں کدھر گئی اوہ گھڑی پیاریا او — ہیں ہیں ہے پھپ سجاوندی ساں اسجری دھڑی پیاریا او
خیر س وسدیاں سدیاں لسدیاں نے تیغ قسمتاں جڑی پیاریا او — دائم فضل باہجوں کوئی نہ پار جائے نہ کوئی ونجھ نہ لڑی پیاریا او

گریہ زاری کردن سوہنی بفراق مہینوال

مڑی جانیاں جانیاں بن تیرے پھر جانیاں جانیاں جانیاں کے — جائی نقصانی دیکھ آ جانی تتی پئی گرہ نیاں جانیاں ڈے
کوئی سُنے نہ کوک فریاد میری لکھاں واسطے پانیاں جانیاں کے — بھلگئے بھنڈار تے ڈاھیاں چرخے اگ لگانیاں جانیاں کے

تیرا خاک بہشت فردوس تھیں سارا سلطانیاں جانیاں وے
چھب تیرا ہے لامکان کہیے لامکانیاں جانیاں وے
تیری خوش صورت تیری خوش سیرت تیریاں خوش بیانیاں جانیاں وے
بخشنہار بخشش بخشنہار تینوں بخشنہار رحمانیاں جانیاں وے
مشکل مشکل کشانوں کی مشکل مشکل کرو آسانیاں جانیاں وے
تیری قسم توہیں کعبہ بیت اللہ کدے سیس نوں جانیاں جانیاں وے
سوہنے مکھ والے لگیوں سکھ نال کسے نال سکھانیاں جانیاں وے
خراسانیاں ماہ کنعانیاں وے آ ملانیاں جانیاں وے
تیرا پاک ہادی کرو آبادی سکی جوہ ویرانیاں جانیاں وے
لئیں بھال قدیم غلام اپنی شہنشاہ جہانیاں جانیاں وے

وے توں کون مکان دی شان والا وے ہیں کون کہانیاں جانیاں وے
لاغر جان نوں پور پیالہ ساغر ساغر نین چلانیاں جانیاں وے
وے ہیں آپ گندی تیرے بول گنے گندے کسب کمانیاں جانیاں وے
پر تقصیر ہیں غیب آلے دجامہ تیویں ہو بخشانیاں جانیاں وے
گئی ورت کانی کانی ہار سکی کھا کھا کے کانیاں جانیاں وے
صبح شام تینوں شام شام بھالاں شام شام پکانیاں جانیاں وے
تیں بن سوہنیا سیج شال سیجاں پیاں نرک جھانیاں جانیاں وے
توں ایں تے میرا رسول توں ہیں تیرا نام دھیانیاں جانیاں وے
بے مثل توں وڈی شان والا ہر طرف نشانیاں جانیاں وے
حق ذات قائم توں بقا دائم باقی رہن فانیاں جانیاں وے

فریاد ناشاد سوہنی

تیرے شان دے نال کی ریس میری توں بادشاہ ہیں کنگالنی آں
کچھیں چھپ کے مکھ تے پا پڑدہ رو رو کے خون اچھالنی آں
جھڑکاں دے گھر دے مینوں ساڑ دیندے صبر شکر اندر گھڑی جالنی آں
تیرے پاک جمال دی ہاں طالب بھاویں گندڑی تے بدچالنی آں
کاسہ پکڑ آیاں دربار تیرے توں سخی تے میں سوالنی آں
موڑ اکھاں کے جھگدی جھک گیاں وچ مکھ جال ہی بڑی بیچالنی آں
جیکر دیہو درشن جامہ پاک ہو دار بھاویں کیڈ کپٹ مکالنی آں

لجپال سائیں لجپالدے نی ہیں کون نگلنی قالنی آں
کھاری جا کے طعنیاں مہنیاں دی پئی ریت پر تیدی پالنی آں
تیری امن امان ہے ہساں کر یہ حال میری تینوں بھالنی آں
عیباں والڑی بہت مکاڑی ہیں تیرا کرم ہووے نیک فالنی آں
پاک نام تیرا سکا ورد میرا گیت گاوندی پھراں قوالنی آں
تسی کرو منظور تے دوہناں ہیں نیک بخت تے خاص نہالنی آں
تیرا دے سے پریم کلال خانہ جام منگدی ہیں کلالنی آں!

آ کریں صاحبا نظر منظور بندی توں الجھناں ہیں سیالنی آں
سائیں دوہاں جہاناں دیو چہ آئیم میں مہینوال نہالنی آں

دور تصوّر یار گفتن سوہنی

اِقرارٌ بِاللّسان وتصدیقٌ بِالقلب باہی یاد رکھیں ملا گلیاں دا — مرد اکریں مرادنگی مرد ایں توں پردہ کجناں آپ کجیاں دا
انگن آؤڑ ہسدا رسدا اوسے کریں نس کے کم نہ ٹھگیاں دا — مگر تدھ دے ڈوبساں ننگ عزت کوئی شرم ناہیں تلے بھگیاں دا
بئی کو کنی آں کرے کون دا رو تقدیر دیاں تیغاں وگیاں دا — رکھیں تقوے صدق یقین دائم حافظ آپ ہے کالیاں بگیاں دا

افکار از طرفِ نظم نگار

ایدھر سوہنی تے مہینوال اودھر بوہا کھول رہندے انتظاریاں دا — سوہنی پالدی اپنی پریت سوہنی بھار چک سر تے گھمیاریاں دا
طعنے مہنیاں نوں جھولی وچ پاوے سمجھ پھل گلاب گلزاریاندا — مہینوال ملنگ بیحال روندا دیہوں رات گذرے گریہ زاریاندا
ہو یا کملا بابجھ دیدار عاشق ودناں دم دم شور بیزاریاندا — اوہ ڈگدی تڑفدا مہینوال اکو جیہا لے رنگ خواریاں دا
قصہ سرکھ مصنفا بند ایتھے نازک وقت آیا اوازاریاں دا — اوہ رہے جلدا تے اوہ رہے بلدی لطف لین دیدار ہانوں یاریاندا

بیر چک چپاڑا نکل ایتھوں بھن جا سیا سیک انگیاریاں دا
دائم بیر استاد نوں یاد کرکے قصہ دسکھاں بلخ بخاریاندا

عرض پیش ساقی رموز وحدت

ساقی آ شراب دا پور پیالہ بے حجاب ہو کے دکھا جائیں — تشنہ لب طالب تیرا ڈول رہیا سر تے رکھ کے ہتھ پیا جائیں
اے رشک مسیحا پا جھاتی مردہ گور تھیں ذرا اٹھال جائیں — دم پھوک کے ملا موت والا وچہ مردیاں دے جند ڈال جائیں
تینوں کہاں لقمان یا ید قدرت بیمار انداد یکھکے حال جائیں — پری ناز مشتاق قدیم دی نوں بس جھنکدی چھنکدی چال جائیں
لٹ ہوش بیہوش بنان والے للہ میرا ابھی ہن سوال جائیں — بعد مرنے کے فیر قرار تے آکے دیوا دیدار دا بال جائیں

کریں ہوش کجھ نیلیا چرخیا او گھر پایا گھڑی کو جال جائیں
دائم دور منزل تے مقصود جاناں خضر آپ لیکے میٹوں نال جائیں

حالات ہمسفران مہینوال کہ او را در گجرات گذاشتہ رفتند و خوار شدند

جدوں شہر گجرات تھیں اُٹھ چوری ساتھی مغلدے ہوئے روان سارے
ٹرے کھا شکست پنجاب وچوں ہوئے زرد مثل زعفران سارے
چھڈی جاوندا اوس محبوب تائیں جیہے مان اُتے مستان سارے
کدے وچ آبادیاں کھان ٹھوکر کدے وچ ویران ویران سارے
لگے تیر نہ کسے نشان اُتے بیٹھے کس تدبیر کمان سارے
اوتھے بھلیا لکھاں تھیں اک اتے دس ہوندے سخت نشان سارے
ہر تے سماں تاریک وچ ہیک راتوں پئے ٹھوکراں کھان کرلان سارے
کسے طرف نہ روشنی نظر آوے دھند وکار اندر ٹردے جان سارے
ساتھی وچ مصیبتاں یاد آیا رو رو ہوئے پریشان سارے
سچ آہا اوہ راہ سیاہ ظلمت بھرے نال فراق مکان سارے
سینے چاک کیتے ہیبتناک منزل پئے روندے پیر گیلان سارے

خالی پلڑے حسرتاں پیش آیاں کیتے فاقیاں پکڑ بیجان سارے
رُل گیو نے فخر غرور مستی بُھل گیو نے ناز گمان سارے
بیدام ناکام تے دور غربت جلبل ہوئے بریان سارے
کی کرن نہ مرن نہ پئے ترن خشکی بے آب ماہی ریگستان سارے
آیا پیش سیاہ عظیم جنگل جتھے رہن درند حیوان سارے
بُھلّی پئے نہ وطن دا راہ لبھے رنے ہوشو ہدکے سرگردان سارے
تو یہ سخت بلا ایہ ویرانہ ایسی بار نہ کوئی جہان سارے
بلا تے آ بلا پئی ہوئے بول بلّی حیران سارے
دیندا ساتھ جے اج سردار ساڈا اسی پہنچ جاندے خراسان سارے
گویا آہا شدید حشور خانہ ہوندے عمل اعمال میزان سارے
دائم کرن عرضاں سجدے وچ پئے لگے رب رحیم رحمان سارے

تصویر تمنّا برموز

بُھلّی پیا نہ ابھی چالی پچھے جے کوئی قطب زمانے دا آ جاوے
رحمت دو جہان دی کرے رحمت خضر کشتیاں پار لگا جاوے
ساڈا مہربان شیخ طریقتاں دا ہے جے رُخ تنویر دکھا جاوے
بُھلّے اسی بھلّے بھلنہار بدہوں ہن بھلیاں نوں رستے پا جاوے
دم لبا نتے مثل چراغ سحری للہ جام دیدار پلا جاوے
اسی گئے بگڑ سے وچ دشت وحشت دس حجابت حجاب اُٹھا جاوے

یا ذات کریم جے امر دیویں سروں ظلمات بلا جاوے
ربا بھیج مسیح نوں چرخ اتوں عزرائیل تھیں جند بچا جاوے
چمکے نور ظلمات دے وچ نور اعلیٰ نور جے شمع جگا جاوے
اسی قید آفات ویران خانے رہبر رہبر کریم کما جاوے
ہویا بند رستہ بستہ عقل نالے کوئی معنوی راز سمجھا جاوے
بیا آ دنی انظر دا شور ہن تے جلوہ دس کوہ طور اڈا جاوے

اسی پٹھ نمرود دی چکھا اندر گلشن وانگ خلیل بنا جاوے
چہل ابدال دا سنگ امداد کرکے ہے جے وطن نوں چھپ پہنچا جاوے
غنچہ آس امید دا کھل جاوے کدے آج بادِ صبا جاوے
لگے بار دھکا بحر عدم اندر ساڈا نام نشان مُکا جاوے
ساوا کرے مالی پانی پا کے اگ لاکے باغ جلا جاوے
اج لکھاں پروانیاں قتل ہوناں ہنے وزیا شمع بجھا جاوے
تیغہ بھجکے غازیا آ جلدی گرگ نفس متھاں ہاس کھاجاوے
اسی مقتدی اہل خاموش دے ہاں واعظ ہور کوئی وعظ سنا جاوے
بغل بت تے سجدیں کرے سچے سجدہ سو جو خود دا کا جاوے

چاہِ یوسفی دے وچ جال آئی آپ مصر دے تخت بٹھا جاوے
ساڈے ہوئے اوسان خطا خوفوں کوئی ہے تے بخش خطا جاوے
جیکر ہے کوئی غمخوار ساڈا داغ یاس فراق مٹا جاوے
کر گئے دفن ویرانے دے وچ سانوں آکے فاتحہ خیر سنا جاوے
جان لبانتے متاں حرام جائیے ستھیں آپ تکبیر چلا جاوے
نظر باز نہ آوسن باز نہیں تے رنگین نقل نقاش چھپا جاوے
یا امام الحق کرآونے دی متھاں نوں اہد نماز پڑھا جاوے
بے فتویاں تے فتوے لائیں مفتی شالہ تینوں بھی ہو سودا جاوے
گج وچ سناویئے سچ دائم بھاویں دار تے کوئی لٹکا جاوے

آمدن حضرت خواجہ خضر علیہ السّلام برائے امداد بلخیاں

خضر باہوڑیا پچھلی رات ویلے کامل قدرتاں اوس جوان اندر
عاصہ ہتھ تے سبز پوشاک نوری جویں مصر دے ہے بوستان اندر
ویڑے آکے نال پیار بولے بھری شیرنی پاک زبان اندر
بن بن کملے بن بن پھرو اوجھڑ کی بنی اے ایس ویران اندر
رہبر باہجھ اس بار نوں چیر جاؤ نہیں تاب کسے کاروان اندر
قدمیں لگ بلخی تلخی کرن ظاہر بھلے ہاں سخت بران اندر
کی اسم اتے کتھے در دولت عرب وچ عجم یا روم ایران اندر
فرماوندے بجیو خضر ہاں میں کراں سیر میں سدا جہان اندر

حال حال اگرم آواز سنکے ترت پہنچیا اوس میدان اندر
ساعت سعد جاگی راہوں بھلیا ندی لے ہمبر ساہد لمیا بیابان اندر
دستو بجیو کی مصیبتاں جے کیوں ہوئے ہو شور فغان اندر
ایتھے کئی راہی جان بحق ہوئے لیکے حسرتاں کئی ارمان اندر
بھاگ جاگ پئے تساندے رب سچے منوں بھیجیا ایس مکان اندر
تسی کون صاحب غمخوار صورت آئے حال پچھن بے نشان اندر
آیوں رہبر راہبری کرن ساڈی کیہ قدرتاں رب رحمان اندر
بڑے بحر ندیاں میں کمزبر بایہ پھراں شہر بازار دیوان اندر

گیاں تلخیاں بلخیاں نام سنکے اک موج اٹھی بحر جان اندر
ادبوں رکھیو نے دائم سر سجدے سایاں رکھ لے حفظ امان اندر

آرزو کردن بلخیاں پیش خواجہ خضر

یا خواجہ خضر لٹو وزدا ئیم اللہ اللہ نظر کرم پائیں خواجہ
دل خشک کیتے خشک منزلانے بدل رحمتاں دے برسائیں خواجہ
منہ موت دے سٹیا چرخ ویری جتھے لکھ آفات بلائیں خواجہ
تیرے راز کلیم حیران کیتا صدقہ شان دا کرم کمائیں خواجہ
للہ کا ملا کچھ کے سیف حکمت حسرت بے کسی ایس ہٹائیں خواجہ
سانوں کٹھن شدید بعید منزل دے داد تائید چلائیں خواجہ
اساں عاصیاں دا بیڑا پار ہوسے بیڑا چائیں خواجہ سر دے سائیں خواجہ

بھلی پئے اسیں کہناں دا دریا اندر بانہہ پکڑ سدھے رستے لائیں خواجہ
ساڈا بھر دیاں بھر دیاں مغز پھریا تسکین دے جام پلائیں خواجہ
ناخدا شکستاں کشتیاں نوں نگاہ فیض تھیں پار لگائیں خواجہ
جلی ولی زندہ توہیں وچ عالم وچ مردیاں دے روح پائیں خواجہ
اتے واٹ ظلمات دے ڈوگنے ہاں دیہ لطف سراج جگائیں خواجہ
تیرے ہتھ زنجیر تقدیر دی اے کر دھیر تدبیر بنائیں خواجہ
دائم وچ وچھوڑیاں رہن قطرے ساں نوں بحر قدیم ملائیں خواجہ

در معجزۂ حضرت خضر علیہ السلام

ریٹو اکھیاں بچیو پڑھو کلمہ کیتے خضر نے قبض قلوب اوتھے
کھولو اکھیاں بلخیو وطن آیا لحظے وچ لیگیا محبوب اوتھے
وچہ ندی مرغاب دے غسل کیتا سرد ہو گئی اگ ملہوب اوتھے
ساعت وچہ سبھ مشکلاں حل ہویاں ہوئی قدرتی کھیل عجوب اوتھے

اعظم اسم پڑھ زمین نوں کشش دتی دستے زور جلال الناخوب اوتھے
ایہو ویس ہے اساں بچار یا ندا ہو حیرتوں ہوش غروب اوتھے
پئے کہن سبحان سبحان اللہ الحمد للہ خوش اسلوب اوتھے
موتی سلک مقصود پرو دائم خواجہ خضر ہو گیا مجوب اوتھے

مدحت سرائی خضر علیہ السلام از قافلۂ بلخ

معجزوں پڑھن پئے بلخیے روح خضری تیرا جا ودانی اقبال سایاں
تیری نال اکھیں زندہ ویکھ لئی ہے کرامات کمال الکمال سایاں
تیری مہربانی بھرتے کریاں ہیسی اساں دی کی مجال سایاں
کمبختیاں بختیاں ساڈیاں نوں آپ جاننا ایں محرم حال سایاں

تیرے نال محبتاں آپ کرنا الکریم دا اندر الجلال سایاں
کھیڈ تک لئی منزل یک گئی رہیا ٹنگ قدرتی رواں سایاں
بیابان ویران سہی رات کالی حشرات آفات دی جال سایاں
آپہنچیوں غار تک اندر بنیکے شمع افروز مثالی سایاں

دُکھ درد تمام کافور ہوئے تیرا ویکھیاں نور جمال سایاں
وچ ظلمتاں گردشاں ٹھوکراں دے دستگیر ہویوں لجپال سایاں
مہربان سایاں عالیشان سایاں لامکان سایاں لایزال سایاں
داد بخشی وچ ہنگام محشر بھال والیاں لئیں سنبھال سایاں

کر کے رہبری مہر اتار گیوں ڈبے پئے ساں بحر زوال سایاں
دلدار سایاں غمخوار سایاں سچیار سایاں گوہر لال سایاں
مرشد پیر سایاں دستگیر سایاں تنویر سایاں ماہ ہلال سایاں
توہیں کھولنا ایں مشکلات عقدے دائمؔ کون ناچیز کنگال سایاں

جذباتِ فطرت

لے آ چھلکدا ڈلھکدا جام آتش میری پاک شتاب جناب ساقی
ایہو وار وچہ اوپرے دیس میری دے دے جام کریں کامیاب ساقی
تھوں میری مے رنگیں ہوواں کھاواں اپنا جگر کباب ساقی
ہو اتفاقی صاحب خلاقی رہنی افلاکی کھول باب ساقی
تار تار ستار ہو وے چلے چشم شتاب دولاب ساقی
میکدے ریوں لرزدا چرخ نیلا ہیا گنبد اتخت تراب ساقی
راہی عدم نوں جم ضحاک ہو وے میکدے دردا چکیہ کباب ساقی
پتلی درد دی ناندہ کھاوسی گی کیکچھ ناظریں تکے ہوسی باب ساقی
میری آہ دے زلزلے چھیڑ کائی رہن حور غلمان بیتاب ساقی
ملک الموت نے لئی تلمیذ میری نزع حال کو کن آب ساقی
متاں ٹُل نہ آتشوں جل جاوے دئیں چھڑک جب گلاب ساقی

تلخی ملخدی پئی گھبراوندی آ دے دد گیا ملک پنجاب ساقی
ہووے اں مست سرمست الست ایسا دسے جگ سارا مثل خواب ساقی
آپ آ اثبات جمال باقی جاواں ہو میں نفی نایاب ساقی
لوں لوں وچوں توں توں نکلے وجے خوب وجود رباب ساقی
اج ویکھ لے حد پیاس میری ویکھ ویکھ لکے خم شراب ساقی
جوئے چشم وچہ پیندیاں سار ڈبے ہر لشکر حباب حباب ساقی
ملک فلک تے کھیڈدے رند بازی جس دم پڑھاں ہوالکتاب ساقی
میری مرج خوانی کریسی پیدا لنے دیواں عقل دے توڑ قلاب ساقی
ہُو ہُو ہا صدا پکار دے سوز ساز دا نہیں حساب ساقی
کرے قلب صلیب نفس سلب میرا بے جائے ایسا انقلاب ساقی
دائمؔ در پردہ ویکھ کُل رمزاں ایا جز دے بہن نقاب ساقی

مصنّف باخویش

تیری خودی نے تمع تے جان آندی اپنے دوالیاں تے وچہ بہادری ایں
ہوا حرص دے نال نہ گنڈھ رشتے بڑا شوخ وچہ ایس بلندری ایں

چھڈ نادرہ اکبری ہور کھاوڈ گیا اندر چاہ نادری ایں
کوڑے خویش چھڈ رہو تنہا دائمؔ توں درویش قلندری قادری ایں

ایضاً

ساڈھوٹل ویران بھبھوت ملکے انہاں محل مکاناں تھیں کی لینا ایں
لے باس مٹھی بیٹھ باغ وحدت انہاں حرص طمع فاناں تھیں کی لینا ایں
موہنوں بولیاں بھی جیہڑے نکل جاندے ایہو جیہاں یاماناں تھیں کی لینا ایں
اٹھ ناطق قرآن دا پکڑ دامن ایہاں بے زباناں تھیں کی لینا ایں
کامل پیر دے بوہے وا ہو سائل نیاداں حیواناں تھیں کی لینا ایں
ابر کرم بھی سو غضب قہر بھی سو ملک زمیں اسماناں تھیں کی لینا ایں
جاکے بیٹھ کھاں ورضیفیاں تھیں جوبن حسن دکاناں تھیں کی لینا ایں
بناں گور دے اوہ بھی نال قسمت اچے کوٹھے دہلاناں تھیں کی لینا ایں
کر صبر تے ویکھ مقصود دا ایں اوبے صبر اعلاناں تھیں کی لینا ایں
کسے اہل خاموش دی ڈگ قبیں جا پرخوش بیانیاں تھیں کی لینا ایں

گیا گڈھ سکندرے ہتھ کفنوں وس مال ساماناں تھیں کی لینا ایں
گل رن کتوں روبرو ہوکے کتب بید پراناں تھیں کی لینا ایں
ایسا ہو موہن کافر کہے دنیا ہوس حرص گماناں تھیں کی لینا ایں
موہنوں آکھناں ت نہ عمل کرناں ایہو جیہاں داناں تھیں کی لینا ایں
جیہڑے آپ بھی تخت تھیں گئے خالی فانی شاہ سلطاناں تھیں کی لینا ایں
جیہڑے وچہ رضا دے کرن ترلے بزدل جواناں تھیں کی لینا ایں
بناں حسرتاں ٹھوکراں طعلیاں دے نقش خام نشاناں تھیں کی لینا ایں
منگ رب کولوں دیندا تھکدا نہ محتاج انساناں تھیں کی لینا ایں
ذرا اپنی شناس دا پھول ورقہ مثنوی دیواناں تھیں کی لینا ایں
اللہ میاں بابا کرے حل مشکل دائیم جیہاں ناداناں تھیں کی لینا ایں

آمدن ہمراہیاں مہینوال در دربار علی بیگ دُرّ زن بلخ علاقہ خراسان

اسپ قلم کلیم دی کٹ منزل ساتھی مغل دے بلخ بخار آئے
نموں جھون ہو کہن سلام مرزا انہوں اکھیوں ڈہل نثار آئے
اوہدی ہجر فرزند دی ہوش ماری آکھے کون تسی کاسے آئے
ہمت رہی نہ حال سناونے دی ڈاڈھے درد تھیں ہو لاچار آئے
کوکے جھب دسو ترٹے جگر میرا ایہنوں نظر نہ دلاندے یار آئے
چھن گئے ساں باس گلاب لٹن سینے کھا مغلی دے خار آئے
کشتی چڑھے ساں یار دا ملک ویکھن نال دولتاں روڑھ کے پار آئے
چرخ وچہ پنجاب دے جنگ کیتے اسی اوس تھیں کھا کے مار آئے

حال واقعہ گذریا دسنے نوں علی بیگ دے وچہ دربار آئے
علی بیگ نے نظر اٹھا ڈٹھا ناہیں وچہ پچھان شمار آئے
اگوں آکھدے نفر تساڈڑے ہاں عزت بیگ والے خدمتگار آئے
علی بیگ دے زخم تے نمک لگا درد اوسنوں گھت غبار آئے
دکھ نال رونے قیل قال کردے ایسیں سکھ دے سمیں گذار آئے
گھروں گئے ساں لال دہا جنے نوں اگوں پھراندا کر بیار آئے
باغ ارم دی دلا نوچہ ریجھ آہی منہ سامنے نرگ انگیار آئے
عزت بیگ نوں گھتو قید پکا اسی رونڈے ہووندے خوار آئے

گھروں گئے سال لین نشاط سودے گوں لال کھڑا بازار آئے ۔ دائم آپ مولا بخشنہار دائم جلیدے اسم غفار ستار آئے

درحیران شدن مرزا علی بیگ در فرقت فرزند

گیا گل میں کھو لگے گل دسّو میرا پکڑ یار کس دلدار سوہنا ۔ نوجواں خیر سیتی دیس پرت آیاں کیوں نہ پرتیا سپہ سالار سوہنا
دہلی ویکھ گئے آو ساں جب بابل گیا آکھ آہا جاندیوار سوہنا ۔ کتھے بیٹھ رہیا دیس کسے جا کے میں تے بھیجیا نال سوار سوہنا
اوہا جگر میرا اوسے جگر کھادا گیا تیغ جدائی دی مار سوہنا ۔ کیہڑے کھوہ وچہ آئے ہو سٹ اوہنوں یوسف وانگ سی گیا شکار سوہنا
دسو رب دے واسطے جب مینوں کتھے یار سوہنا ہائے یار سوہنا ۔ آیا آپ ناہیں ہلن ہجر کھاہیں مٹھا قول اقرار کیوں ہار سوہنا
گھروں ٹر دیاں ماں بھی آکھیو سو نہیوں جاونے داج وار سوہنا ۔ دسو کھول فرزند دلبند میرا کتھے سٹیو اے مار نگھار سوہنا
لاواں گھر اِنوں اگ الگ ہو واں کتھے ہو وندا ہوگ خوار سوہنا ۔ مرجاونا سی تساں سنگ اوہدے کدے تساندا آہا سردار سوہنا
آوبے فابے ترسیاں ہو نہیں سی آونا منوں وسار سوہنا ۔ دائم یار سوہنے عزت بیگ نالوں تساں سمجھیا بلخ بخار سوہنا

ماجرا بیان کردن آں پیش علی بیگ

قبلہ رب رکھے ساوا باغ تیرا پایا اساں نے کوئی فتور ناہیں ۔ وگ گئی تقدیر دی تیغ کوئی او تھے کسیدا اکھ قصور ناہیں
دلی ویکھ جدا سی لاہور آئے جتھوں شہر گجرات بھی دور ناہیں ۔ دولا ولی دا ویکھیا نگر نوری ایسا جگتے نور ظہور ناہیں
لگے رنگ چناب دریا اُتے ایسا حسن تے ناز غرور ناہیں ۔ عزت بیگنوں نے لف زنجیر بیگیئے پلے گکھ بھی عقل شعور ناہیں
سوہنی نام گھمیارڑی ذات دی اے سوہنی مثل اُسدے پری حور ناہیں ۔ اوہدے حسندی دھوم پنجاب سارے ویکھ بجدا کوئی ضرور ناہیں
اوہدے ناز دی چڑھی دماغ مستی ایسا وچہ شراب سرور ناہیں ۔ صفت حسندا بحر عمیق مرزا کیتا کسے کلیم عبور ناہیں
عزت بیگنوں نیناں دے پئے جادو پلے اوسدے ہوش صبور ناہیں ۔ مٹھا دولتاں مال لٹا دائم ہن آوندا بلخ مجبور ناہیں

تعریف معشوقہ عزت بیگ

اوہدے حسندی کی تعریف کریئے بھری پُتلی نور مجاز دی اے ۔ کرے وار نگاہ دے مار سٹے اوہدے تیغ تیناں تیز ی ناز دی اے

شام روم ایران حیران رہندے دھوم مصر اندر اوہدے ناز دی اے
فاضل ویکھ ہو گئے غلام مفتی تختی حسن اُتّے سطر راز دی اے
زائرین عاشق چلّے حج کارن کعبہ صفت اوہ بے نیاز دی اے
عابد ویکھ جلوے پھر دے ہوئے بے سرت بھلگئی نفل نماز دی اے

نازک دیہی ریشم لچونت ڈالی گھڑی جوبناں اجے آغاز دی اے
زلفاں ناگناں شوخ زہر بلیاں نے کوئل قفساں تا ہنگ آواز دی اے
وجد شروع نے صوفیاں زاہد انوں تار وجدی حسن دے ساز دی اے
دائم لباں شیریں چشمہ خضر والا سوہنی سوہنی دور دراز دی اے

درکارنامہ حسنِ قدرت

عزت بیگ ہی کھس لئی جس عزت بیٹھی چھپل تلے گھمیار دی اے
اوہدا تنگ دہان گلاب غنچہ سُرخ کلی بسنت بہار دی اے
دوویں عین فارس یا صاد عربی برق سیں دنداں چمک مار دی اے
چاہ ذقن وچہ کئی غرقاب یوسف کیتی جنہاں طلب بنے نکار دی اے
قامت سرو سرسبز سبحان اللہ سر پیر تک صفت ستار دی اے

پاوے سحر ضحاک تے سامریوں جادوگر پنجاب دی بار دی اے
نازک کمر لطیف نوں ول پیندے مور کبک نوں رشک رفتار دی اے
کٹے کئی لشکر قاتل تیغ نگہ ثانی اثر اندر ذوالفقار دی اے
نیّر نور معمور سہیل یمنی رنگن رنگدی جھلک اسرار دی اے
دائم اوس رخسار دی ویکھ سُرخی عرشی حور بہشت نوں وار دی اے

نقش قدرت

چہرہ چوہدویں چن بہار چودش پُرپُر نال نزاکتاں بھری ہوئی
آفت حسن نوں ویکھ کے پئی دھرتی رحمت لا خدمت اندر پڑی ہوئی
اوہدی مہر دی پاک نگاہ کافی لکھاں تار دیوے آپ تری ہوئی

عاشق نقش دیوار دے بے حرکت صورت وچہ قلوب دے دھری ہوئی
ملک فلک دے کلکدے ڈرتنے تھیں سینے سخت مصیبت جھبی ہوئی
دائم یار صراف نے پرکھ لئی تیری سخنوری کھری ہوئی

حور گجرات

نور و نور گجرات دی حور سوہنی ماہ جبیں حسین بدیع سوہنی
سوہنی بنی بنائی بنان والے چوداں پردیاں وچہ وسیع سوہنی
اک دم جو سامنے دم مارے نال غیرتاں کرے تضییع (برباد) سوہنی

عدموں نور موجود شہود کیتی واحد صانع دی تصنیع (بناوٹ) سوہنی
کرے نقی نقاد در راز کارن خاطر میل دے کرے تقطیع (ریزہ ریزہ) سوہنی
دائم دائم بے عذر خاموش کر کے کرے نگاہ تھیں قتل سریع سوہنی

برق تجلیٰ

حسن فلسفی جلوہ نما ہویا وچہ دہر جملہ سوفسطائی ہوگئے
افلاطون جیہے سرنگوں ہوئے لقمان بقراط سودائی ہوگئے

گئی رستمی بہمنی اُڈ ہمت شاہ زور دے پیش شیدائی ہوگئے
برق چشم واہ شعلہ فگن ہوئی بسمل سوختہ کئی جائی ہوگئے

لطفوں برسیا جہاں تے ابر رحمت سراپا اوہ نور صفائی ہوگئے
نقطے کٹ کے جہاں مٹائے دہاکے دائم الف دی شکل اکائی ہوگئے

فرط سودا

ایسا وچہ دماغ سودا بھریا پکڑاں قلم تے آوے تلوار ہتھ وچہ
بولاں اک تے نکلدے دو بن کے پھڑاں چھلتے آوندے خار ہتھ وچہ

خنجر بے حس بھریا یا زمین بھر گئی پھڑاں قدم تے آون خسار ہتھ وچہ
بخت نال میرے ایہ فریب تیرے چناں لال تے آون انگیار ہتھ وچہ

جاواں حرم تے نکلدا دیر اگوں بدلے دید آوے انتظار ہتھ وچہ
جنتوں داد منگاں سوئی مار واوے پکڑ غضب دا تیز ہتھیار ہتھ وچہ

ایہ بستی اے اکے ویران خانہ بھالاں سبج تے آون مزار ہتھ وچہ
وصل لکھدیاں ہوجائے فصل دائم ایہ کوئی اپنے کرماں دی مار ہتھ وچہ

بہار نصیحت

کریں پھیر سوال سوالیا او مسئلہ بے سوال تھیں پچھ تے لے
منزل فقر والی وت قدم پائیں کسے رہبر کمال تھیں پچھ تے لے

قصد قتل وچہ کی مقصود اصلی تیرے ہو قتال تھیں پچھ تے لے
زاہد سکیاں پیانہ دیہہ بانگاں مخفی رمز بلال تھیں پچھ تے لے

راہ عشق دے تاں شہید ہوسیں ادب علی دے لال تھیں پچھ تے لے
جائیں بھلا پیاس دا جاہ کربل عابد اصغر بال تھیں پچھ تے لے

لعنت ظلم فریب دی حد کتنی یزید چنڈال تھیں پچھ تے لے
رستے رب رحیم دے جان والے سرور پاک جمال تھیں پچھ تے لے

کیڈ لذتاں نیہوں لگان دیاں کسے دکھی بیحال تھیں پچھ تے لے
کی دینی ایں صلہ پروانیانوں بلدی شمع تھیں پچھ تے لے

مرغ دلاں نائیں کیوں توں قید کرنا ایہہ زلف دے جال تھیں پچھ تے لے
کریں دید بازا پھیر دید بازی دائم حال کنگال تھیں پچھ تے لے

تنبیہ مصنف با طبع خویش

کی ہویا ای بے ترتیبیا او توں مضمون کیہے بے ترتیب لکھنا ایں
جگہ عقل دی لکھیں جنوں پیا اگے دشمن تے پچھے حبیب لکھنا ایں

بیت الحزن اندر عشرت ڈے النا این بادشاہ دی جگہ غریب لکھنا ایں
جو کجھ لکھیا اے تیری قلم لکھیا کسے اسوار نے کسے نقیب لکھنا ایں
میر الروح تے پہنچیا سر برزخ نسخے اجے بھی پیا طبیب لکھنا ایں
میرا عیب اے کاتبا ازل دیا اگے توں بھی کجھ وچہ نصیب لکھنا ایں
آپے لامکان مکان کہنا ایں آپے نحن اقرب قریب لکھنا ایں
دائم قلم اے کاتبا ہتھ تیرے جو کجھ لکھنا ایں واہ واہ عجیب لکھنا ایں

رجوع بہ بیان گذشتہ

عزت بیگ تیر الحنت جگر بیٹا ڈیرا وچہ گجرات جما بیٹھا
قدم پاکے وچہ پریم نگری سب دولتاں مال لٹا بیٹھا
اوہنوں چور چھناں دے لٹ لیا ہو کملا حال ونجا بیٹھا
بھانڈے ویچیو سو گھمیار بن کے ہٹی وچہ بازار دسی پا بیٹھا
عشق چھڈ دا نہیں سو کسے حیلے اوہ تے ساریاں ہمتاں لا بیٹھا
دھکے کھا کے اسی روان ہوئے اوہنے پنتھ پریم جگا بیٹھا
اوہنوں گیاں حقیقتاں بھُل سبھے جاں جال مجاز پھسا بیٹھا
گھروں گیا دِلی چنگی ویکھیو سو دلی وچہ گجرات کھڑا بیٹھا
کیتا درد نجار لاچار ڈاڈھا منوں بلخ بخارا بھلا بیٹھا
گھاٹے پیو سو اک دیدا بدلے رنگ روپ تے جیو لگا بیٹھا
والی باغ محل خزانیاں دا ہو کے وچہ گجرات گدا بیٹھا
کافی نیناں ندی کھا کے وچہ سینے دائم عزتاں ننگ مٹا بیٹھا

پریشان شدن علی بیگ از حالت فرزند

سنکے حال بیحال فرزند والا پیا قدرتاں ول دھیان کردا
قفل مار بیٹھا بیاباں وڑتے رو رو اچرڑے آہ و فغان کردا
آنسو ڈہلدے حور ملائکاں دے جدوں منہ سی ول اسمان کردا
علی بیگ بھی پکڑ لئی چال اوہا یوسف باہجھ جیوں پیر کنعان کردا
ہائے دس جاؤ کوئی واسطہ اے کون مشکلاں اج آسان کردا
آیا جگر دے وچہ اُبال ایسا سیج ٹھپدا بند دیوان کردا
اوہدی ویکھ فریاد ناشاد اچی ہائے ہائے جنگل بیابان کردا
اوہدے جوش تھیں وگدے موم وانگوں جدوں پتھراں ول نشان کردا
جھڑے ہو بیتاب پہاڑیاں تھیں عزرائیل الگ نے جان کردا
دائم طرف بغداد دے منہ کر کے یاد دم دم شاہ گیلان کردا

تحریر کردن عالی بیگ بطرف فرزند

علی بیگ سنگ بھلی تقدیر کیتی ماسہ تاب نہ رہ گئی جان اندر
کدھر گیوں پیاریا چھڈ مینوں ہتھ ماردا محل مکان اندر

رہیوں بیٹھ بیدرد یا دور دیسوں سانوں سٹ گئے ہجر طوفان اندر
ایہو وقت سی ملندا نہ ملیوں ہُن آن ملیں قبرستان اندر
پچھلی عمر خوار خوار اگلی کائی بدھ نہ ہین پران اندر
نال رُت بہار دے گئی بلبل کون آوندا باغ ویران اندر
اوبے ترس آہن جے آجاویں تھیوی نزع دا وقت آسان اندر
آکھے پھیر بے درد نوں خط لکھاں ہتھ مار دا اے قلمدان اندر
خونوں حرف رنگین دکھیاریا نیں رہن چمکدے سدا جہان اندر
کدآئیم دیکھیاں جان بریاں ہووے طاقت پڑھندی نہیں زبان اندر

مضمون خط فرقت

اول حمد واحد لاشریک اللہ اکبر ذات قدیر ستار بیبا
جو علیم رحیم کریم مالک سب حکمتاں دا واقفکار بیبا
شاہ ہفت اقلیم دے ہو مانگت بیٹھے مل جسدا دربار بیبا
بھیجے رزق قسیم الرّزاق آپے کرم سنگ تائیں بستی بار بیبا
پیدا کرے نبی گھر کافراں دے گھر نبی دے کرے کفار بیبا
جھڑی ہیٹھ سجا وندا دوستانوں وچہ چجھنے کرے گلزار بیبا
کرم جنہاں تے کہن کریم اوہنوں قہر جنہاں تے کہن قہار بیبا
راز اپنے آپ ہی جاندا اے ساڈی کرے کی سوچ وچار بیبا
اسی پتلے خاک دے اوڑک واری نال سارے چلنہار بیبا
کوڑا ہنتھ تے خام خیال دنیا ٹنہار دماندی تار بیبا
کلمہ پاک رسول دا یاد کریئے شافعی ہین جو روز شمار بیبا
سرور پاک لولاک دے خاص والی کل انبیاں دے سردار بیبا
سرتاج معراج دے راج والا ڈٹھے کھول تمام اسرار بیبا
صبح شام درود سلام ہووے سنے آل اصحاب کبار بیبا
اس بعد ہن لکھے احوال صورت علی بیگ از بلخ بخار بیبا
ناہیں خبر اگوں کویں خبر آکھاں تیری خیر تھیوے دلدار بیبا
تیرے حال دی تیریاں ساتھیاں نے دسی کھول پر درد اخبار بیبا
تینوں بنھ لیا کسے نڈھڑیئے کوئی ذات کلال گھمیار بیبا
لگی لے گھمیارنی نارنی دی سبھو بھل گئے خویش پروار بیبا
جیولا ویئے کیڈہ پردیس اندر چنگا اپنا انت دیار بیبا
ویکھ ناز مجاز دے باز والے باز آنہ تھی شکار بیبا
واہ عجب ابے نیریاں دانشا نیں ہوئی سندیاں جند بزار بیبا
اوخانداناں نہ ہو دیوانا اں ذرا اصل اصول نتار بیبا
عقل روڑہ سودا دے نگر دوڑیں پھل چھڈ کے منگنا ایں خار بیبا
ہیں انسان تے ویکھ انسانیت نہ تھی حیوان گوا بیبا
بوہا چھڈ فردوس برین والا کیوں ڈگنا ئیں نرگ نار بیبا
تیر نیناں کی ورت بلا گئی کر یاد بلی پکار بیبا
میرے جگر دیا ٹکریا سوہنیا او انج ناہا تینوں درکار بیبا
کرکھاں یاد ویلا دلی جان والا کر گیا سیں کی اقرار بیبا
بابل آوساں پر تکے ترٹ پھاں گیا آکھ آہیں جاندیوار بیبا
ہن کیڈیاں مدتاں گذر گیاں لیّوای پرت ناہیں خبر سار بیبا
ہو کے قید پنجاب خراب اندر دتا وطن قدیم وسار بیبا

سُنیا ایں ہُن گدایاں جاپاں نی روہڑ دولتاں مال انبار بیبا
پیا ٹھوکراں کھاوندا باپ تیرا پچھلی عمر خوار بیبا
کدی آ ویکھیں ساڈا حال آکھیں دم لبانتے حال پکار بیبا
حال بال نوں حال کنگال ہو کے اُتے حسندے پھرن نثار بیبا
ہُنے آجا سی عزت بیگ میرا روز روز تیرا انتظار بیبا
اوبے ترسیا وچہ اڈیک تیری ہار گیا میں قیس دے ہار بیبا
تینوں لبھ گئے نویں محبوب تازے ساڈے یاد نہ رہے پیار بیبا
گل لالیا نور اجالیا او نیناں والیا مست خمار بیبا
آئیوں نہ تے قسم خدا دی اے مرجاوساں مار کٹار بیبا
جند لبانتے آکے اٹک رہی تیرے ویکھنے دی طلبگار بیبا
وقت آخری ویکھ لے مُنہ آکے روح چلیا مار اڈار بیبا
کر یاد پُرانیاں سودیاں نوں پرہاں مار ایہ نویں پیار بیبا
نال ناریاں یاریاں لاناہیں ویکھ عارضی نقش نگار بیبا
رنگ تیز تے بو وفا ناہیں ذرا ویکھ لے پھُل انار بیبا
لخت جگر میرے رکھیں جگر قابو ڈول ڈول نہ ڈگ وچکار بیبا
پچھاں پرت حقیقتاں ویکھ جلدی فانی ہوونا ایں سنسار بیبا
اتوں ویکھ پوشاک نہ چاک ہوویں لئیں نفس دی تار سہار بیبا
جال جال نہ جال ایمان تائیں آتش حرص دے جال کھلار بیبا

بھٹھ دولتاں آپ تے آخیری گجرات دے چھوڑ بازار بیبا
نور چشم تیں بن نور چشم گیا ئیے رنج دیوان پسار بیبا
دیسوں دور نے ترسیا بیٹھ رہیوں تیرے نال دے آگئے یار بیبا
اڑیا ہور نانداسیج کی گیا میر بجان گیوں مینوں مار بیبا
توں جدوں ندا گیا ایں بلخ وچوں ترش بلخ ہویا گھر بار بیبا
مینوں نہ ستائیں دُکھی اگے ڈاڈھا درد تھیں ہاں لاچار بیبا
بے سری فریاد دی کلی گانواں بھن سٹیا قول ستار بیبا
ماراں کسیں تراک زمین اُتے پاڑ پوشاک اتار بیبا
ہائے ہائے کلیجیوں پار سانگا جھب آکے دیہ دیدار بیبا
ہتھیں اپنی آبے ترسیا او وچہ گور اندھیر نگھار بیبا
تیرے باہجھ نہ کوئی اے سا ہجھ میری توں بھی چھڈ دے غیر اغیار بیبا
مگر زنانڈے لگ ہو زناں جائیے مرداں نوں ننگ ہوویں خبردار بیبا
ڈھال پٹیاں پٹیاں صفاں کپئی من موہندیاں ڈال سنگار بیبا
جھاتی پا کے نین مولیاں دی لکھاں لٹے نے لٹ تجار بیبا
پرہاں چھڈ مجاز تماشیاں نوں ایہ تے بالیاں دی کھیڈ کار بیبا
کی مان اینہاں خاکی پتلیاں دا رلسن خاک ہو کے خاکسار بیبا
کر یاد نصیحتاں ترورٹھا ہی ناہیں وقت فضول گذار بیبا
دائم چھڈ گجرات ظلمات دنیا ویکھ بلخ بہشت بہار بیبا

پیغام زبانی باقاصد از علی بیگ بطرف تلاگلگو گویدے

اکھیں قاصدا اوس گھمیاں تائیں میاں چاک نہیوں سلطان ای ایہ	چور چغل نہ کوئی کمین بندہ مغل ذات اچی خانی خان ای ایہ

بدظن ہو کجھ نہ بُرا بولیں کسے رمز اندر پریشان ای ایہ — متاں ہور دا ہور کجھ ہو رہووی بچہ شیر دلبر پٹھان ای ایہ

جس سکدیاں لیا حضور وچوں علی بیگ دا نور نشان ای ایہ — کھوتے گل بیقدر ریا نہ بنھیں گوہر لال یاقوت مرجان ای ایہ

اساں ماپیاں دُکھ ورلاپیاں دا تقوی آسرا نیئں تران ای ایہ — اہدی طبع فرشتیاں وانگ طیب اُتوں جاپدا شکل انسان ای ایہ

سُنیاں ہو چا کر تیری کار کر دا کیتا پکڑ تقدیر ویران ای ایہ — متاں کسے گلوں اہنوں جھڑک دیویں چھوٹی عمر تے اجے نادان ای ایہ

رکھیں وانگ عزیز عزیز اہنوں یعقوب دے ماہ کنعان ای ایہ — جھلا ہوتا ہیں کھیا نفر تیرا کوئی بھید مرتاں ایمان ای ایہ

مغل ہو گھمیاراں دے ناز جھلے الیس گل تھیں ملک حیران ای ایہ
جادوگر کوئی تیرے گھر دا آئیم میاں بجھ لے رمز نہان ای ایہ

پیغام والدین

آکھیں قاصدا اوس گھمیار تائیں ساڈا بھاگ تے بخت نصیب ای ایہ — والی وطن تے مال خزانیاں دا غربت وچہ اج بڑا غریب ای ایہ

سنیا ایں وحشت دی ندی وچہ جائے رہڑ دانشی فاضل تے عالم ادیب ای ایہ — راضی رکھنا ایں مریض تائیں ساڈی مرض دا خاص طبیب ای ایہ

کدی ساڈے قریب تے دور تیتھوں ساتھوں دور بن تیرے قریب ای ایہ — اوتھے ڈٹھا سو کوئی عجائب خانہ پچھا بھلیا گل عجیب ای ایہ

رکھیں نال سینے اٹھے پہر اہنوں نور چشم دلدار حبیب ای ایہ — مسجد نور محراب خدا آکھانے دائیم خاص خدائی خطیب ای ایہ

فریاد زبانی با قاصد از والدۂ عزت بیگ در ہجر فرزند

میرا الیس سنیہوڑا قاصدا اوے دئیں وچ فرزند پیارڑے نوں — وال وال دا حال احوال دسیں ڈھونڈ ھالکے اوس دکھیارڑے نوں

ٹرا آیا وطن نوں شاسطا ای ویکھ اساں دے حال آوارڑے نوں — اینہوں لوڑا ایہ جند آماپیاں دی نالے آکھناں اوس گھمیارڑے نوں

نازک پلاندی سیج تے بہن والا دئیں ڈاہ نہ ٹمیاں گارڑے نوں — نوری پھل ایہ بلخ دے باغ والا گھتے سٹ انروپ بنارڑے نوں

حوراں نوں سر پرست کے جھاگدا سی خبرے پئی کی ٹھڑں وچارڑے نوں
ساڈا لال بھڑیا ہا ہو شوہ دائیم شالا ترس لوپے بخت تارڑے نوں

رسیدن قاصد در شہر گجرات پنجاب

خط لے ٹریا بلخوں تیز قاصد آیا شہر گجرات ہشیار ہو کے
لوکو مغلزادہ جیہڑا ساڈا ساتھوں اینہے رہیا اے نفر گھمیا ہو کے
قاصد آکھدا بڑا افسوس لوکو اوہ تے گھروں آیا سی سیار ہو کے
دنے کوکدا ایلیا وچہ پھردا راتیں لیٹدا وچہ بازار ہو کے
کسے ہس ہسکے کرن بس ناہیں کدے پے رویندے زار و زار ہو کے
بھال بھال بیحال بیتاب ہویا بیٹھ گیا اے انت لاچار ہو کے

عزت بیگ مرزا کتھے ہووندا اے پتے پچھ رہیا خبردار ہو کے
لوکاں آکھیا اوہ دحوش کاماں تلے کڈھیا پھرے خوار ہو کے
اوہنوں عشق نے قاصد اگھٹ دنا کتے پیا ای مست خمار ہو کے
ایہو جیہا ناں قاصدا میل مشکل پھر دے رہن ایہ رنگ اسرار ہو کے
میاں ڈھونڈ کریں ناہیں ہار جائیں سچی بھال کریں ہشیار ہو کے
دائم کدوں ہر اک نوں نظر آون جیہڑے وسدے منہ تلوار ہو کے

گفتن کودکان شہر قاصد را

خط گھن کے قاصدا کنہوں تکھیں اگوں مغل دا نام بتاوندا ای
جیہڑا سوہنی سوہنی کوکدا اے دن رات رہندا کرلاوندا ای
اوہ تے ننگ تہنگ ملنگ ہویا راتیں ہاں تے رین لنگھاوندا ای
کدے نیلڑے بیلڑے یار بانے نالے گیت رنگیلڑے گاوندا ای
اوہدے نین نیناں ٹھلوں انج نکن وانگ جھلیاں نہ ٹھہراوندا ای
کی آکھنا ایں اوہنوں قاصدا او دھکے دربدر دے کھاوندا ای
اوہنوں اپنے آپ دی ہوش بھلی سچا یار رڈا ورد کماوندا ای

طفل آکھدے مغل نہ آکھ اوہنوں مہینوال ہن اوہ اکھواوندا ای
اوہنوں خط دینا ایں چل نال ساڈے قاصد شکر ہزار بجاوندا ای
پھردا ابوٹے ابوٹ لنگوٹ کرکے چوڑ دردی خوب چلاوندا ای
کدے لاہندا جشن گھاٹ اتے جتھے بیڑیاں تے جگ آوندا ای
خبرے کی کھڑیا سو وچہ نیناں نین ویکھ کے نیر وہاوندا ای
اڑیا ہوکھیا ڑلے ہے روندا کوئی عیش جہان نہ بھاوندا ای
آہ ویکھ کھٹا مہینوال دائم ہن چھڈ گجرات نہ جاوندا ای

خط و پیام دادن قاصد مہینوال را با ادب

قاصد جھک کے ادب سلام کرکے مہینوال نوں خط پھڑا دنا
اوہ تے بڑا لاچار اے تدھ باجھوں کہیا دیس تو منوں بھلا دتا

تیرے باپ عالی مینوں بلخ وچوں طرف تدھ دی تیز دوڑا دنا
تیری ایس گجرات دی چال الٹی وچہ بلخ دے شور مچا دنا

بیٹھوں وچہ پردیس گدا بنکے ننگ عزتاں شرم جلا دتا
پچھے نارانگار گھمیارنی دے مائی باپ دے افرض مٹا دتا
وطن ذات صفات تے پاہٹی نوں نتے ملک دا منہ شرما دتا
بھول قاعدہ عشق مجاز والا اوتوں کیاں نوں واعدا با دتا
تیری حد دا ایہ اصول ناہا ساڈا فرض آہا سمجھا دتا
عزت بیگ تیری اگوں جویں مرضی دائم قاصد کے خط لیا دتا

خواندن عاشق نامۂ پدر

خط باپ دادا اچیا پہنوالے لاکے دل اُتے دلفگار ہویا
ڈاڈھا درد فراق دے نال رنا حال وطن دا ان اظہار ہویا
حرف حرف لبریز آمیز خونوں ویکھ ویکھ کے جان نثار ہویا
بیا جبر تا ندی کھائے غوطے گئے اڈ طوطے بے قرار ہویا
آکھنوں باپ بلاوندا ای میرے ہجر دے وچہ بیمار ہویا
میرے ساتھیاں دسیا جا اوہنوں دکھاں ماریا ہوگ خوار ہویا
حکمت عجب کوئی ترسدے نگر میرے کیتی وید مگر لاچار ہویا
کتھے وطن تے میں مسکین کتھے میرے نال ایہ کی اسرار ہویا
حضرت عشق دیاں مہربانیاں نے خنجر کسکے سر اسوار ہویا
دین اڈگھ تے دکھ دکھیاریاں نوں کہیا سکھ دا بند بازار ہویا
تیغاں دو نہہ وچہ آگئی جان عاجز نیلا چرخ ویری ہشیار ہویا
انت لکھدا پرت جواب نامہ عاشق وانگ دائم خبردار ہویا

مضمون خط

اول حمد غفور الرحیم دی اے علیٰ کلِ شیئٍ قدیر قبلہ
بعد نعت سرتاج مختار سرور مصطفےٰ محمود تنویر قبلہ
وت لکھ سلام سلام تینوں عالیشان سلطان امیر قبلہ
ملیا آ غلام ناکام تائیں خط آپ دا بدر منیر قبلہ
سارے حال احوال معلوم ہوئے ناہیں دو ندیاں ٹھلیا نیر قبلہ
کریں معاف قصور گناہی اکی ہیں تیرا ادب جائز مثل پیر قبلہ
تیریاں گیاں نصیحتاں بھل سبھے بھلنہار ہاں پر تقصیر قبلہ
میتھوں دل کو لٹ لے گیا میرے کالجے نہیں کھلیر قبلہ
مینوں ہجر جناب خراب کیتا لیا لٹ سوہنی تصویر قبلہ
پایا حسن صیاد نے قفس اندر دام ڈالکے زلف زنجیر قبلہ
سارے مال متاع تباہ ہوئے گئی پیش نہ کوئی تدبیر قبلہ
میرے مرن دا کوئی سبب ناہیں گئی رب دی ورت تقدیر قبلہ
ہن اگاں تے پچھاں نہ ہون وندے میرا ڈاہڈیاں دے نال بیر قبلہ
میرا حال نہ رب دکھائے تینوں ماسہ ہوش نہ وچہ سریر قبلہ
کاسہ ہتھ تے گودڑی لیہ اُتے رلاں در بدر فقیر قبلہ
جدھر جاں دُرکار دُرکار ہووے کوئی ملے ناہیں دستگیر قبلہ

عزت بیگ ساں بلخ دی جوہ آئی ایتھے کہن مہینوال حقیر قبلہ
اسی ہراندیاں بازیاں لا بیٹھے ہن نسیاں ستم کبیر قبلہ
صرف اک محبوب دی ہک مٹھالوں لوں سلگئے نیناں دے تیر قبلہ
دائم عین ایہو رستہ عاشقی دا مرناں یار دے نگر اخیر قبلہ

ایضاً

دوجے دیس دے بابلا دکھ ڈاہڈے بیا صبر تے شکر یقین جالدا ہیں
گیا پھس پنجاب دے وچہ پنجے بیا اپنے آپ نوں گالدا ہیں
بیا بھجدا جگر تے جند جامہ نت اگ پریم دی بالدا ہیں
اکو بھکھ محبوب دے مکھ دی اے طلبگار نہ دولتاں مال دا ہیں
ہوندی سار جے انج خوار ہوناں کدوں وطن تھیں قدم نکالدا ہیں
بیڑے ملندی لاہ امید دیہو ہن گٹھڑ احسن جمال دا ہیں
دل ویکھے درد خریدیا اے دید باز عاشق ایس چال دا ہیں
دائم جنہوں گھمیارڑی کہے آدم خادم اوسدے دراقبالدا ہیں

ایضاً

موجاں بدلیاں بدلیاں بدلی گیاں کھیت جل گئے ابر بہار نہ رہے
کوٹے کوٹڑیاں ٹوکرے چائے سر تے اوہ ناز غرور سنگار نہ رہے
خنجر جندے خفی نے نفی کیتے ڈھال تیغ تے تیر تلوار نہ رہے
قیدی عمر دا ہیں گھیارڑاہاں چھٹدے حشر ابہ بھی اعتبار نہ رہے
ل خاک ہیں خاک دے خاک ہویا میکر لوہ غلام تے یار نہ رہے
عشق سودیوں پئی سودا اپلے مایا مال نے درم دینار نہ رہے
عالم چشم دا بیا اے ظل ایسا تیزی چاتری علم تکرار نہ رہے
دائم قاصدا جاکے آکھ دیویں ہن آکے بلخ بخار نہ رہے

نامہ بخدمت والدہ مکرمہ

جیندی صفت دا کسے نہ انت پایا واحد رب رحیم جلال مائی
قاصد تساں دا بھیجیا آن ملیا سارا سمجھیا حال احوال مائی
ایہ تے مینوں بھی بھڑک ہے وچہ سینے غمزدہ توں بہت بحال مائی
دلی گئے نہ باہوڑے موئے مارے گوکاں تیریاں ہاڑ سیال مائی
بخشیں شیر میں پر تقصیر تائیں جاواں بخشیا پاک جمال مائی
ویری عشق بیشرم بے ادب کیتا پیا دسنا حال زوال مائی
سرور پاک دی نعت نہ تمام ہووے کرے لکھ کوئی قیل قال مائی
ہوسیں رووندی وچہ اڈیک میری اٹھے درد اندوہ دے نال مائی
بچہ بچہ پکاردی کریں ہاڑے راہ بھالدی پھریں کنگال مائی
تساں تجھ یاروں تجدمت ماں دی ہائے چراندے وچھڑ بال مائی
اٹی مرض مینوں کویں عرض کراں دسے شرم دی گل کمال مائی
نہیں تے ایہو جیہاں گلاں ہائے میری کرندی کی مجال مائی

نیناں کسیدیاں کھس شرم عزت عزت بیگ گیتا ہینوال ہائی
بندیوان بندیخانے وچ یوسف گھروں نکلیا بے سبھال ہائی

اللہ میلسی ملانگے نال قسمت صبر شکر تھیں ہجر نوں جال ہائی
دائم پُت فقیر جنہاں اُتّے روندی بلخ یوچہ نڈھال ہائی

رسیدن قاصد در بلخ

دتا لکھ ہینوال جواب نامہ قاصد بلخنوں بدھیاں تاریاں نے
علی بیگ تیں آ ٹیکے خط دِتا ہور کیتیاں گوش گذاریاں نے

بابل خط فرزند دا ویکھ رُنا آہیں نال فراقدے ماریاں نے
مارے ہتھ افسوس دے نال ہتھے پایاں عشق مجاز خواریاں نے

مائی باپ تے وطن نہ یاد رہیا جیہیاں اوسنوں تند خماریاں نے
سچا حق دا عشق مجاز کچا گلاں عارفاں صاف نتاریاں نے

کوئی ایس بھاہیوں رہے بچ بچہ بابل ڈھیر نصیحتاں ہاریاں نے
پرت خط فرزند نوں گھلیو سو جہدے وچ دائم گھاتاں ساریاں نے

خط پدر بطرز رموزِ تصوّف

پالنہار رسار دا نام لئے بخشنہار اے رب رحمان بیٹا
صبح شام درود سلام اوپر سرور انبیاں دے سلطان بیٹا

اِک قطریوں سرجیا رب بندہ مِنْ نُطْفَةٍ ویکھ قرآن بیٹا
بار بار انسان تے آکھیا اقیموا الصّلوٰۃ فرمان بیٹا

گھروں حقدے سودڑے لین گیوں اگوں ہویوں مجاز زندان بیٹا
ایہ نفس امارہ دریاں شامتاں نے ہویوں حرص اندر بندیوان بیٹا

تینوں فرض آہا دِلی ویکھنے دا بیٹھوں مل گجرات نادان بیٹا
سو ہے مکھ بھلاوڑے ناریاں دے ویکھ ویکھ جلا نہ جان بیٹا

گھروں اٹھ ٹریوں کیہڑی نیت اُتے اگوں ٹھہرے عمل کمان بیٹا
کر یاد میثاق دے ویلڑیوں پیا ترڈ نہ عہد پیمان بیٹا!

موہنوں بول بلیٰ کی سمجھیوای جاسیں ماریا قول پچھان بیٹا
تینوں پگئے جال بھوتیاں دے تو تے گھوک ستوں جاگ دِرتاں بیٹا

بن مرد تے اُٹھ بہو مارچنگی پکڑ راہ قدیم جوان بیٹا
آ دیس قدیم دے ویکھ لہرے کھڑے پھل بہار بستان بیٹا

چمن محل حویلیاں سب تیرے تیری طلب رکھے خراسان بیٹا
آ ٹھنڈی موج ای سدا رنگی کدے آوندا نہیں خزان بیٹا

کدے آ ویکھیں خاطر تدھ دی ہیں رکھے رنگ برنگ سامان بیٹا
طوبے سدر رکھن انتظار تیری مشتاق سارا چمنستان بیٹا

زرگوں نکل تے کھاوندا رہیں سدا میوے مٹھے باغ جنان بیٹا
جے تے موج بہشت دی ویکھنی آں خط پڑھدیاں ہو روان بیٹا

میرا ہو ساری تیری بادشاہی کل مشکلاں تھیں آسان بیٹا
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا دائم نہیں تے گُسیں وقت میزان بیٹا

مَقُولہ

ہے تے تمثیل نوعِ انسان ایہہ اہنوں چسکے ہور سدا چاڑھ ستیا
مستی غفلت دی وجہ نادان احمق ورقا قولِ بلی دا پاڑ ستیا

نفس بوم دی نارِ سموم قاتل جیہہ جا وڑدا نی بالکل ساڑ ستیا
خودی کبر وہوس دیاں باندراں نے گُدگُد دلا کیا رالتاڑ ستیا

جیک جیک ناداں چاک چاک ہوسی جاں رب سر تے سرزدا پہاڑ ستیا
دائم اسد غالب گوسفند بنیاں اصل نسل نوں ظالم بگاڑ ستیا

حِکائیت تمثیل بر سبیل رُموز

لدھا کسے عیالی نوں شیر بچہ اوس اجڑے وچ رلا لیا
رہیا چگدا بھیڈاں اندے وچہ مدت اپنا اصل اصُول گنوا لیا

رہیا پتہ نہ بھیڈ یا شیر ہاں میں سایہ سانگ عیال دی پا لیا
ہیں ہیں کردا پھرے ہو شوہدا اپنی نسل نوں النگ لگا لیا

اِکدن چگدیاں شیر کوئی ہور آیا اوس وہندیاں ٹھیک انما لیا
ہو کے شیر کیوں چگدا ایں وچ بھیڈاں ایہہ کی ایس نے ظلم کما لیا

نیڑے ہو کے بارڑے شیر کامل نال مہر دے کول بُلا لیا
کہیا واہ شیرا ایہہ کی حال تیرا اپنی جدتائیں داغ لا لیا!

تیرا زور کتھے تیری بھبک کِتھے رعب دبدبہ ظل وِنجا لیا
اے شاہ درندیاں درندیاں دے کیوں بھیڈاں اندر ویس وٹا لیا

چشمے آب شتاب لیا اُسنوں اصل اپنا آپ وکھا لیا
پائی جھات تے ذات ظہور ہوئی ملیا شیر تے شیر بنا لیا

ماری بھبک تے لرز گئی جوہ ساری بھیڈاں نگر اندر سہا آلیا
بنی آدم بھی اصلوں ہے شیر غالب ایہہ نفس عیال ونجا لیا

رہیا اصل اصُول نہ یاد اہنوں نفس بھیڈ اندے سنگ چُگا لیا
ملیا پیر کامل محرم راز جس نے خوابِ غفلتوں پکڑ جگا لیا

چشم دل مصفٰے وچہ جھات پائی مرشد راز نیاز سمجھا لیا
ظاہر ہویا کہ میں ہاں شیر اصلی جدوں ادب تھیں سیس جھکا لیا

گیا بار بقا نوں مار نعرے نال سنگتاں سنگ سجا لیا
دائم ذات اندر ملی ذات اوہدی جس نے پیر امر بجا لیا

آئینہ قلب مرآۃ الرحمٰن

پوے اپنی شکل دا عکس اگوں خودبین جد اگے ٹکان شیشہ
شیشہ سچدا ویکھدے کوئی کوئی ویکھن کچدا بہت نادان شیشہ

توبہ توڑے سکندری شیشیاں نوں ویکھے دل دا اکدے انسان شیشہ
صیقل وانگ ہے صبر رتاں جذب کردا جدوں چمکدا نور ایمان شیشہ

ایہہ حدیث رسالت مآب دی ہے قلب مومن مرآۃ الرحمٰن شیشہ
ڈِٹھے کچدے کچیاں ڈھیر شیشے ویکھ سچدا اہتر نہاں شیشہ

خودی پاک خدا انوں بھاوندی نہ پرہاں سٹ دے ناز گمان شیشہ
اک ذرا ابھر الٹ خیال کر کے اکھیں ویکھ لیا سلیمان شیشہ
صورت سوہنی دا بڑا مان کیتا اک دن ویکھیا ماہ کنعان شیشہ
کھوٹے درم اٹھاراں ہی قیمت ہویا حسن والا پریشان شیشہ
توبہ تائب پکار کے چاہ اندر خودی فخر دا بھن گنوان شیشہ
کر دے پستی بقا دی سیر دائم جیہڑے ہستی دا پرہاں وگان شیشہ

پند و نصیحت

اوہو رہ جاد لا خطا کھا سیں کی پیا کرنا ایں کی کرن آیا ایں
ہمت صدق لنگوٹ نوں کھول ہیوں نپڈ چان ایاں اکے بھرن آیا ایں
باہو مار نوں کملیا بس کر کے پیاڈ بنا ایں توں تے ترن آیا ایں
چک چک کے مارنا ایں پتھر اتنے بھانڈا بھنن آیا ایں کے بھرن آیا ایں
ہر ناں زندگی ہو گئی ختم تیری جد نفس بگھیاڑ دی چرن آیا ایں
دائم پی رہیوں حرص زہر قاتل گھڑی جیونا ایں کے مرن آیا ایں

خواندن نامہ پدر رہینوال

خط لے آیا خط دین والا نے خط دے خط لگان آیا
تیل گھت کے مت نصیحتاں دا بھا ہیں بلدیا نتے تیل پان آیا
رورو رہینوال بیحال پڑھیا خط غماں دے سبق پڑھان آیا
مویاں ہویاں ہجر وگویا نوں گور درد دی وچہ دفنان آیا
جا تا غماں تھیں جان خلاص ہوسی الٹے زہر دے جام پلان آیا
لارا لا ہشتدے میویاں دا زگ ڈونگھڑے وچہ وگان آیا
سایاں تیریاں بے پرواہیاں نے حسرت لین ہیں وچہ جہان آیا
دائم لاجواب جواب لکھے منشی فلک دا آپ سکھان آیا

جواب الجواب

اوہدے نور دی جھلک دے ہاں عاشق ہر طرف چمکاں جیہدی ذات دیاں
اوہدے امر تے زمین اسمان قائم تاراں ہتھ جیہدے کائنات دیاں
جیہدا خاص محبوب رسول عربی جھڑیاں نور رحمت برسات دیاں
جیہدے صدق توحید دے زلزلے تھیں ہویاں کوٹھیاں چج ظلمات دیاں
روشن شمع سراج المنیر ہو گئیاں کالکھاں کفر دی رات دیاں
دونویں جگ نے نور سرکار دے تھیں صفتاں لامحدود درجات دیاں
بحر حسن تھیں جیہدا اخضر قطرہ تانہنگاں ساڑدا آبحیات دیاں
عاشق انت معشوق فا ندے ہے پہنچن لکھ منزلاں جھاگ آفات دیاں
صنم حکمت دسار کے مست رہندے گئے چھڈ چھنڈاں گل بات دیاں
گیا ورت نہ وطن بلال حبشی جد سن لگیاں یار دی جھات دیاں

بھاویں بلخ بخارا گلزار اندر لکھاں سو نقشاں ہین برکات دیاں
دائم دس بھر جھیڑ کے کون جائے گلیاں رنگ بھریاں گجرات دیاں

ایضاً

میرا عمل اوسدے خط خط اتے اکو حسد سے خط دی لوڑ مینوں
رہی گل نہ مینڈ لے وس اندر متیں دس کے بس نہ ہوڑ مینوں
اوہ سوہنی ہیں مہینوال چاکر ایہو سجدا اے سوہنا جوڑ مینوں
مڑ مڑ آکھنا ایں بلخ مثال جنت مار چابکاں نال نہ توڑ مینوں
رہی چاہ نہ جنتاں دولتاں دی حرصاں گیا نے ساریاں چھوڑ مینوں
کریں بس چا خط نصیحتاں دے بے ادبیاں وچ نہ بوڑ مینوں
کسے صورتے مڑاں نہ صورتوں میں ہوندا مڑن نا ہیں لوڑ مینوں
تیرے رہن آباد محل چشمے دس خاطراں ناں اکھوڑ میں نوں
اساں اوہ بھی ویکھیاں سب لہراں لیا یار دی موج مروڑ مینوں
دائم یار دلدار جے رہے راضی ایہو موج بہشت کروڑ مینوں

ایضاً

وسے بابلا بلخ دا دیس سکھیں اساں چھڈ گجرات نہ آونا ایں
کنڈے گگھ گجرات دے لکھ گلشن میوہ بلخ دا تلخ نہ کھاونا ایں
جام وصل دا آبحیات طیب سارے چکھیاں پاک ہو جاونا ایں
تخت شاں گماں دی ریجھ لاہی پیا خاک تے سیس نواونا ایں
بوہا یار دا ویکھنا بیت اللہ ہن سجدیوں سیس نہ چاونا ایں
دائم حسن میخانے دا یار ساقی اساں پیونا اوس پلاونا ایں

نکتہ سر بستہ

واحد نکتہ سر بستہ دا راز دیگر ظاہر حال تیرا فرزند ای ایہ
نادان تے سمجھدے پیا تھلے نظر عارفاں وچہ بلند ای ایہ
قبلہ کرین دعا نہ ٹٹ جاوے نازک تخ پریم دی تند ای ایہ
ظاہر منہ کالا باطن نور والا چڑھیا چرخ حقیقت تے چند ای ایہ
آغاز عشق ظاہر زہر نوشی انجام اندر شکر قند ای ایہ
ہن بوڑی گودڑی لئی اتے ایسے رنگ وچہ مست انند ای ایہ
بھاویں ملے نہ ملے پرواہ ناہیں بچھیاں ہٹناں نہیں سوگند ای ایہ
بے سین یا سین دی رمز کھلی دائم بس اگوں قلمبند ای ایہ

خاتمہ والدین مہینوال

وانگ تاردے پہنچدا وہیں طرفیں قاصد عجب اے تیز رفتار والا
مائی چڑھ چبارے تے بھالدی سی کدوں پتہ آوے دلدار والا
جوہ بلخ بخار دی آوڑیا بند جیہڑ دستی جنگل بار والا
علی بیگ بھی راہاں تے کوکدا سی بوہا بند کر کے دربار والا

دوروں آوندا پیونے نظر قاصد چیتیا بھلگیا سنسار والا
شالا خیر دی خبر وصول ہووے ہووے کرم جے رب غفار والا

خبرے کی ہن ورتسی نال ساڈے جھولا موت یا سمان بہار والا
رب جاندا اے کیکجھ بات ہوسی کی حال فرزند بیمار والا

اجن چیت قاصد دتا خط آ کے لکھیا ہجر تے درد آزار والا
آیا گھر ہیں پڑا علی بیگ دیکھیا حرف حرف دامنہ تلوار والا

پچھے ماں مہینوال دی ہجر کُٹھی کی پتہ آیا برخوردار والا
مُغل آکھیا کجھ نہ پچھ میتھوں دل ہور ہوئیا سوہنے یار والا

سانوں لِندا خاص جواب دیہدا ٹھلا شوق سوہلیخ بخار والا
مائی سندیاں سار حیران ہوئی قائل خط تھیں حرف انکار والا

ہائے ہائے بے ترس نہ ترس کردا ہر ورتیا قہر قہار والا
جھڑی کھا پٹکا محل اُتوں بھور اُڈ گیا اسرار والا

وچہ یاد فرزند دی ختم ہوئی سینے لیکے داغ پیار والا
مُغل ویکھ آکھیں تھر تھر پیا کنبے اُڈن رُوح لگا بیقرار والا

انت ہو بیہوش خاموش راہی بُوہا کھولیا عدم پسار والا
گئے اُڈ پنچھی اُڈن ہار دائم کھولے پنجرے امر جبار والا

مقولہ دائم قادری

پاکاں روحانوں فاتحہ خیر پہنچے گئے سٹ سامان جہان تائیں
گئے لد جدائی دا داغ لیکے ہی انہاں دی ایس مکان تائیں

ایہ حال مہینوال تھیں رہے پردے ویکھے سنے نہ ایس طوفان تائیں
اگے مُجھیا عشق دی اگ اندر پائیے تیل نہ ہور بیان تائیں

نازک دل ہوندا اے انہاں عاشقاں دا پیا رکھئے ایس خیال تائیں
قصے عشق دے نال اے غرض نالے کیتا طول نہ ایس بیان تائیں

گھوڑا قلم دا روکیا آ جھمک دا گاں لالکے زور تران تائیں
مساں مساں گجرات نوں پرتیا میں جھاگ بار جنگل بیابان تائیں

اگے سوہنی دا کاج شروع ہویا ماپے جوڑدے داج سامان تائیں
کر ہیر استاد نوں یاد دائم ملن برکتاں میں زبان تائیں

ذکر خیر ملک الشعراء سید فضل شاہ صاحب ساکن نواں کوٹ نزد شہر لاہور

فضل شاہ صاحب نویں کوٹ والا کوٹ عشق دا رب بنایاسی
اوسدے پاک کلام توں جان صدقے برق سوز تھیں ساڑ نے آیاسی

شہر شہر شہرہ کرسی شعر میرا آپ تنہاں ایہ شعر فرمایاسی
قصے پنج لکھے پنج گنج گوہر دردمندی دا راہ وکھایاسی

سوہنی بہت سوہنی سوہنے ہیر لکھی بناں وردنہ سخن دوہایاسی
تاہیں وقت ویاہ دے شغل کھپے زور طبع دا اندرا نہ لایاسی

بیشک سخنور قلور کلام شاعر سارا نیڑیوں نپڑ صدمکایاسی
ڈھکا مجھ تے بھی سوئی آن ویلا اوہ تے زور والا گنڈھایاسی

میں تھیں نہیں ایہ وقت پچھان ہوندا ڈھیر پیا خیال وڑایا سی
میاں کاج دیو چہ بھی درد رمزاں اوس دسکے رمز جگایا سی

اک گل فقیر دی یاد مینوں نکتہ فقر دا اوس سمجھایا سی
دائم موت منزل شادی کیہی شادی ونگے قلم نے نیر وہایا سی

ناطہ بستن والدین سوہنی

عشق دھمیا شہر گجرات اندر سوہنی ویاہن دا متا پکایو نے
اوسے شہر سی اک گھمیار فجا کمیں کھلکے گھریں بلایو نے
فجا سندیاں اک تھی چار ہویا گھر سد کے شان ودھایو نے
بائی ڈھل نہ کاج رچان اندر چڑھے چن دا وار ٹھہرایو نے
آکھے سوہنی کنیا دان ہوئی میرے سر احسان چڑھایو نے
بجو ڈھیل سامان تیار کرے گڑ کھنڈ تے گھیو منگایو نے
نکا والیاں نتھ بلاک چوڑے کارن وہٹڑی بچھل گھڑایو نے
خوشی چڑھی گھمیاریاں ساریاں نوں گہنا گسر ٹٹا امیل رکھایو نے

اندر وڑے جہان تھیں دکھی ماپے ڈاڈھا ہنیاں مار مکایو تے
تیرے پت نوں بخشیا اساں ناطہ نال صدق ایمان سنایو نے
لگا کہن منظور منظور بھائی سارا شک وسواس مٹایو نے
فجا گیا برادری وچہ اپنی اگوں حال احوال پچھایو نے
خوش ہوئے پروار گھمیار سارے سدکیاں نوں بہایو نے
زیور زینتاں ریشمی ہور جامے اندر گھر بھر پور دکھایو نے
اسمعیل دلاوری سد درزی چیلا کپڑا خوب سلایو نے
دیکے لاگی نوں گنڈھ دا لاگ دائم وداع کردیاں انج سمجھایو نے

پیام فجا بسوئے ذوالقرنی

میاں لاگیا جوڑ کے ہتھ آکھیں بن تن گجرات نوں آونا جے
سانوں سوہنی کنیا دان ہوئی جھدا جوبناں روپ سہاونا جے
دتی آپ مراد خدا سچے اکو نڈھڑا اہناں پرناونا جے
جس راہ لیاونی ویاہ وہٹی راہیں عطر عبیر چھنکاونا جے
سردار اوہ وچہ بھنڈار سارے اوس بام اچے سہرا ڈاہونا جے
قدم قدم اتے شمعدان ہوسن کوچہ گلی بازار چمکاونا جے

مستاں رہو پئے بھاٹھے وچہ دھندیا نہ چڑھیا چن مول کھنجاونا جے
آیا موقع عید برات کھلی سارا سندیاں شکر منجاونا جے
بھاویں ہو گئے خرچ خزانیاں دے اساں ویاہ دا رنگ مچاونا جے
اوہدے حسن دی دھم جہان اندر نال قسمتاں درشن پاونا جے
ایس کاجدیاں واراں جاگ پئی سی گسے نیک قسمت ٹھمہ کھاونا جے
بھاڑو کش صفایاں دے آہر لگے اسلں گرد غبار اڈاونا جے

لہ محمد اسمعیل درزی اہل راجپوت از دلاور ہیں جو مولانا نور محمد صاحب قادری کے مرید ہیں اور دربار میاں صاحب شہر سولنگر رہتے ہیں درویش دل خوش عقیدہ ہیں مصنف کے دوست ہیں

ایہ بھاجیاں رسم قدیم دی اے آپ ونّاں وٹّ بلاونا جے
کالکدا اساں نوں بھی کنیں دھنک پائی اساں گنج خیر اورتاونا جے

تاں سین ثانی سدے راگ ہاری جنہاں نینگریدا سہرا گاونا جے
گویا عرش تے رات معراج والی حوراں نازنیاز دکھاونا جے

ایہو جیہے ہمیش نہ ڈھو بندے انت لدھ جہان تھیں جاونا جے
دائم وانگ جیہڑے غافل رہن ایتھے روز حشر اُنہاں پچھوتاونا جے

رسیدن خبر شادی ہمہ اقربارا

لاگی وگیا گنڈھ دی پنڈ چاکے قدم نال ہووے جوڑ دا ای
جس جس جگہ پہنچیوں امر مالکاں دا بوہا بھال پچھان کے توڑ دا ای

گنڈھیں وینداخوب تصدیق کرکے باقی فرق رواں نہ چھوڑ دا ای
اوہنوں نال سی پچھلا ساہیاں دا عزت پاوندا کوئی نہ ہوڑ دا ای

چڑھے چن جنہاں تے جوڑ میلے تیر سخن کلیجڑے پوڑ دا ای
لبھی وچ گجرات برسات رحمت بدلی رُت گیا سوکا اوڑ دا ای

کلمہ شکر دا پڑھ ہوشیار ہووو غافل ہوونا ہیں پیا ہوڑ دا ای
دائم رب رسول دا رکھ تقویٰ ایہو سنگ پکامیاں توڑ دا ای

جمع شدن برادری در گجرات

ٹرے میل روپل گلاب چہرے گجرات نوں ملھیاں تاریاں نی
چلے پہن پوشاک کلال زادے اُتے موہنڈیاں ویل سلاریاں نی

پب دبّ نزاکتاں نال چلن نازک رنگ برنگ گھمیاریاں نی
چک لتھیاں نال صفایاں دے کاریگر کمال سنواریاں نی

جدوں پار سنگاریاں خاوندوں نے من بھانیاں پھل گلزاریاں نی
روشن مکھ مہتاب گلاب گلشن نوری ناریاں واہ نیاریاں نی

کنک کھلیے دے موتے ہمیاں دی فوجاں ملیاں ماریاں ماریاں نی
پریاں رہ جیہیاں نراں تک کھیریاں حوراں ہاریاں ہاریاں نی

چڑھی حسن دی کانگ گجرات اندر کوٹ صبر دے بیاں ہلاریاں نی
ویکھ شاہ جمال قتال لشکر بازاریاں ماریاں باریاں نی

پئے کہن مشتاق سبحان اللہ بہت پیاریاں پیاریاں پیاریاں نی
آیاں میل حیایاں خودی نازبھریاں قدم چکدیاں نال ہنکاریاں نی

اکھن اپیں آیاں ویکھن اوہ ڈھی دھماں جیہڑے حسن کھلاریاں نی
سوہنی نام جسدا ذاتوں کھین ساڈی جسدے نازدیاں گھمکاریاں نی

اگوں کہن گجر اتنا سچ کوڑ اوس لٹیا بلخ بخاریاں نی
تسیں میل او لیل دے نال آیاں انت لے جا سو شرمساریاں نی

بندہ تک نہ سکدا اوس ولوں نیناں گولیاں کھلاں کٹاریاں نی
سوہنی حسن دے فلک تے چن چمکے اوہدیاں سوہنیاں تے سرداریاں نی

سوہنی سرآزاد دہشت وچوں تسیں خایاں خاریاں خاریاں نی
اوہ تے آبحیات دا جام نوری تسی بوتلاں کھاریاں کھاریاں نی

اوہدا پھرے و نجاڑا مہینوالا جدہیاں ساہورے گھر تیاریاں نی
تسی اج آیاں بھینیاں کی جانوں اساں ساریاں واقفکاریاں نی
دھک دیوسن ساہورے گھت ڈولی مٹ جاوسن سب آزاریاں نی

اوس نال رقیب نہ وسنا جے سنگ ماہی دے قول اقراریاں نی
ایسے بھاج کنوں داج جوڑ ماپے کرن کاج چھیتے نال لاچاریاں نی
اپر دکھ تھیں مکھ موڑدے نے دائم جھانداں پہلیاں یاریاں نی

تیاری برات در گجرات

جوڑ میل وچہ میل دی رات گذری جنج چاڑھ نیندے رسمیاں کر دے
کوڑیاں گیت گاون جھرمٹ پاسرتے نائی مچدے ڈوم کلان کر دے
سرتے بنھ سوہی دولہا ہو میٹھا لاگی تکدے ناز گمان کر دے
مٹھیں بھرے بھرن داویلڑا ای تینوں ساہورے پئے سوان کر دے
ڈھول وجدو جدے نال واجے گجوج پئے وچہ جہان کر دے

کھارے بکڑ چڑھا یونے تینگیرے نس سارے خویش قبیلڑے دان کر دے
مالن گند لیائی سہرا بنہ دا دیکھے دان کھراں ٹھنڈی جان کر دے
نال قسمتاں اج مہراج بنیوں ہے ونبیاں دان عیان کر دے
تاہیں گھن ڈولا خیر بن لیا وسنگا بھولا گیاں لاگ دان کر دے
ایس ویلڑے وت نہ لبھنا ایں دائم دور تکبری مان کر دے

نغمہ سرائیدن مجتراں

گھوڑی چڑھ بیٹھا بنڑا مہاگ بھریاسیاں گیت وداع دے گاندیاں نی
گھر ساہورے سوچکے وڑیں چنال ہوشاں گیاندیاں بھل جاندیاں نی
سب اگلیاں پچھلیاں دھرن اگے جہنے لاندیاں تے شرماندیاں نی
لاگ منگدیاں فدا نہ سناندیاں نی جھڑکاں دے سلام کراوندیاں نی

نپ واگ کھلیاں کرے رب کھلیاں سرتے عطر پھلیل چھنکاندیاں نی
لگے منہ مہر اجاندے ہو جاندے ساں لیاں چھنج مچاندیاں نی
شوخ طبع اوہ وڈے ڈیریاں دے سہرے توڑ کے ہاں گاندیاں نی
جیسی کرے کوئی ویسی بھر جیویں دائم کیتیاں انت ڈراندیاں نی

ایضاً

جانجی تر پئے اسوار تے جنج بیلی محرم راز دلدے کھڑیں نال جیویں
لمی گلی ڈنگی گھر ساہورے دی پیر رکھنا ہوش سنبھال جیویں
شالا ہون کنڈی پنجتن پاک تیری ٹت فکر نہ رتی روال جیویں
پڑھ نصر من اللہ فتح قریب اللہ اللہ جائیں حالی حال جیویں

تر پیسو ٹھ درماں پلے بنھ ورتیں لگی کرن گھے جنس سوال جیویں
کرے طے اندھیری رات رستہ کلمے پاک دی بال مشال جیویں
وداع ہو اللہ اکبر مار نعرہ مددگار ہوسی ذوالجلال جیویں
دائم فضل تیناں نہال ہوسن پلے جنہاندے نیک اعمال جیویں

کُلُّ نَفسٍ ذَائِقَۃُ المَوت

توں بھی نیتاں اِکدن چُک ڈیرے گھر ساہورے ول سدھاوسینگا
کھارے چڑھینگا موت سہاگ تختے ہتھ پیریں مول ہلاوسینگا
جنہاں ہتھ پٹہڑیاں دیکھکے ہس ناہیں اکدن توں بھی جنج چڑھاوسینگا
اگے لاگ پچھین گے گور اندر خرچ عمل باہجوں شرماوسینگا
اوتھے گھوڑے راہ کوراہ جیہے پیر پیر تے ٹھوکراں کھاوسینگا
جاگ جاگ سملیا ویلا جا گنے دا کیئی ستیاں سیمیں وہاوسینگا
چناں اج دا جا گیا کم تیرے بھلکے جتنیں سیج وچھاوسینگا
کجھ کھٹ لے اج بازار لگا وت نہ سیر نوں آوسیں گا
سہرے بنکیلندے جائیں بنہ سوہنے عزت وچ درگاہ دے پاوسینگا
اپنے کاج جو گا کر لے خرچ کٹھا پھیر گھاٹ پیاں پچھوتاوسیں گا
مُلاّ وس ہیسیں جوں ڈاڈھیاندے خالی پلڑے کی بناوسینگا
کلمہ پاک رسول دا پڑہیں دائم خیریں لنگھ صراط تھیں جاویں گا

از نظم نگار رباعی

دیہوں چار گذار لے ہو عاجز چھڈ مکر فریب تے دھوکھڑ بینوں
خالی ہتھ سکندری گئے ننگے پیا جھور ناہیں مال چھوکر بینوں
جدوں روح اڈاریاں مار جاسی کیڑے کھان وجود دے کھوکھڑ بینوں
اِک دم دا نہیں وساہ دائم جائیں بھل نہ راز انوکھڑ بینوں

ہمجلیساں با سوہنی

اودھر جنج چڑھی ایدھر دل تپیاں آکھن دل ہلا لے سوہنئیے نی
چونڈاں کھول سہاگ دا بنھ گاناں نالے مہندڑی لا لے سوہنئیے نی
گھڑی پل تیرا ساڈا میلڑا ای سانوں گلے لگا لے سوہنئیے نی
نی ایہ سب سیاں منزل جھاگنی ایں جھولی لکھیا پا لے سوہنئیے نی
دیکھاں اسیں بولاں توں بھی بول اگوں کجھ بول بلا لے سوہنئیے نی
ہو کے سنگ سہیلڑی اساں کولوں کیوں بھید چھپا لے سوہنئیے نی
ایہ تے سماں سہاگ دا بھاگ والا توں کیوں نہیں سجا لے سوہنئیے نی
کیوں رُنی ایں کملئے وانگ دائم کجھ ہس سالے سوہنئیے نی

جواب سوہنی

نی میں اج بلایاں کی بولاں چنگا کردے تے نہ بلاؤ میںنوں
موتوں ودھ ایہ سماں سہاگ سیّوا کے سّتی آں نہ ستاؤ میںنوں
اوفوا بالعہد ہی اوفِ بِعَہدِکُم قول یار دا نہ بھلاؤ میںنوں
کوڑی پئی اقرار تھیں ہووندی ہاں جھٹ پٹ پا کے نہ گھبراؤ میںنوں

تسیں ہمدیاں رہو نصیب ہووے پیار دوناں ناں ساہاؤ مینوں
بھار یار دی پریت دا چک بیٹھی اج ویلڑا ساہ کڈھاؤ مینوں
اکے واسطہ جے جنج ڈھکنے تھیں اول مار کے خاک دباؤ مینوں
ہوں مٹھیاں کرو سلوک کوڑے ہٹ جاونی ہتھ نہ لاؤ مینوں

پئی کم خدا دے تکنی آں تارڑے لگیاں ناں ہلاؤ مینوں
جیکر تسی ہمدرد سہیلیاں ہو کرو ترس تے ہتھ پواؤ مینوں
اکے شام دیکول پہنچاؤ مینوں اکے گھو لکے زہر پلاؤ مینوں
دائم یار پیارے دی تاہنگ اندر جلی بلی آن نہ جلاؤ مینوں

ہمکلام سوہنی وہمجلیساں

کر شرم کجھ خوف خدا دا بھی تیرے کاپیاں داج رنگائے ہوئے نی
پیہڑے پلنگ دوشالیاں ریشماں دے اندر بھانڈیاں ڈھیر لگائے ہوئے نی
ہس رسکے سوہنیئے مان نوشہ کہے سمیں سوہاگ سہائے ہوئے نی
سوہنی آکھدی ظالموں پتہ نہیں جے اساں جان تے جگر جلائے نی
تتی ڈب مراں کسے ندی اندر کیہے تتڑے لیکھ لکھائے ہوئے نی
میرے واسطے ہائے محبوب میرے اپنا وطن تے خویش بھلائے ہوئے نی

زیور زینتاں ای کوئی حد ہیں سارے شگن شگون منائے ہوئے نی
ہن نیاں کدی جان دیندے جنہاں بھاڑی بھار اٹھائے ہوئے نی
چھڈ دیہہ ہن اوہ خیال پچھلے کاہنوں کملیئے حال ونجائے ہوئے نی
کوئی عیش ویاہ دا یاد ناہیں مینوں واعدے عشقنے پائے ہوئے نی
ویری کرن لگے جھوٹھی اوس قولوں نال جسد پکائے ہوئے نی
دائم دس ہن کسدی وڑاں ڈولی اج دولا گو بوہے آئے ہوئے نی

راز دلی ظاہر کردن سوہنی پیش خورشید

روہ و خورشید سہیلڑی نوں سوہنی آکھدی میل پیارڑا نی
میرے واسطے وچہ گجرات رلدا ماہنوں بھلیا بلخ بخارڑا نی
بھلکے ساہورڑا ہڑیاں بنھ کھڑناں وت چلسی کجھ نہ چارڑا نی
برقعہ پوش ہو کے ماہی آونا ایں کھول کھنا طاق پسارڑا نی

ڈھونڈ بھال لیا مہینوال میرا کتے رووندا ہوگ دکھیارڑا نی
کسے حیلڑے اج ملا مینوں میرا ڈھولناں راج دلارڑا نی
خورشید آکھے ہمت لاونی آں اگوں رب نے کھولنا بارڑا نی
دائم مکر فریب دا دکیا ایس عشق دا پنتھ نیارڑا نی

فریاد سوہنی

آکے ویکھ لے سوہنیا ویلڑا ئی تیری سوہنی نون سیاں سجاندیا نی
مل مل عطر گلاب نے پھیر کنگھی زلفاں گند سوار چمکاندیا نی

میریاں لباں تے سرخیاں غضب چائے مینوں ہور دا ہو بناندیا ننی
تیرے ولوں شرمانیاں ہٹی ڈاڈھی پریاں وکھ مینوں شرماندیا ننی
شیشہ وسدیاں گھنڈ لہاندیاں نی وے اٹھاندیاں کدھے بٹھاندیا ننی
ایہہ سماں میرے چیت چیتے بھی نہیں خبر بیاں کی کسب کماندیا ننی
پیاں وس میں اجڑے ویریاں نے مینوں رب سجاوٹاں کھاندیا ننی
سرسٹ ہٹی مرلاوے رنگ ویکھاں میں نہیں بولدی لکھ بلاندیا ننی
چوڑے والیاں چھل پازیب ٹکہ ٹونباں رنگ رنگیاں بندیاننی
وے ہیں بت دا بت خاموش مورت لگی جانیاں جلے لیجاندیاننی
مینوں وہٹی بنا کے چاہو دوالے گھیر اگھت سیاں گیت گاندیاں نی
میرے وچ تصور تصویر تیری اکھیں لہودی ندی وگاندیاں نی
جوبن جام سوہنی تیرے ہین کارن آوی چاہڑکے پیاں لکاندیاں نی
دائم سوہنیاں سوہنیاں ہین اوہا جھڑیاں لگی پریت نبھاندیا ننی

پیغام رسانیدن خورشید رشید

آئی کول مہینوال خورشید چوری آکھے سنی جیویں مہینوالیا وے
تیری خاص امانت نوں چور پے لا نبو ظلم دا ویریاں بالیا وے
ایہہ تے مینوں بھی پتہ اے اوس پچھے توں تے جفا بتیر ٹرجالیا وے
چوری چل کرلے گل دلدی وس اوسنوں روپ جمالیا وے
پئی کوکدی تیری امان سوہنی مینوں گھلیا اوس نرالیا وے
نام رب دے چل توں نال میرے ڈاہڈا آوندا ترس بیجالیا وے
اج جنج دی رات برات اوتھے اوہنوں مل اکوار متوالیا وے
تیر اگھ نہ رہگیا وانگ دائم ناہیں جاوندا جگر سمبھالیا وے

جواب از مہینوال

کی آکھنی ایں ویکھ لے اکھیں حال دل وکھیار دا کی دساں
گھڑی گھڑی عذاب دی گھڑی وچوں ساقی جام اولار دا کی دساں
بیڑی شوہ دریا دے وچہ ڈبی تیہ پار اورار دا کی دساں
خاطر اوسدی سرے تے چاے کوڑے ہویا نفر گھمیاد دا کی دساں
اوتے رڑے جہاز لٹی گیا نفع عشق بپار دا کی دساں
دائم دیہن طبیب جواب دائم درجہ عشق بخار دا کی دساں

فریاد دل ناشاد

میری زندگی وچہ آرام والا کدے نام نہیں آیا اے بھلکے بھی
بدھا ہویا ساں وچہ پنجر ہاں دے ڈٹھا کجھ ناہیں اگوں کھل کے بھی
وانگ بتاں کھلے ساں چپ کیتے کجھ کھٹیا نہ ہل جل کے بھی
ہوئے عمر تھیں لیٹر بقول مولا اساں چین نہ لدھا رل کے بھی
آہے بھار رڑے گور ٹرے بے وزنے گھل نہ پایا تل کے بھی
ہو گئے ہستیوں نیستیوں گم گشتہ ڈٹھا وانگ حباب دے چھلکے بھی

خودی وچہ نہ چھڈی اکسر کائی نالے ویکھ لیا پاسہ ڈہل کے بھی
دائم ہاریاں بھی ہن شرم کیہی فتح نہ پائی گھل گھل کے بھی!

مقولہ

اڑنیئے میں ہن جا کے کی لیناں دتی جند فراقاں نے سل میری
گھر بار دے وجد ڈھول واجے نال گوہے درل گئی گل میری
اج میری وفا تے پئی بجلی رگ رگ گئی جل بل میری
دائم پھر بھی عذر نہ وانگ شمس بھاویں لاہ لوئے کھل میری

آمدن عاشق در پردہ

انت اٹھ ٹریا لمی والٹ والانوں جھوں ہو قدم اٹھاوندا اے
اگے سوہنی وچہ اڈیک ایسے کدوں یار سن مکھ وکھاوندا اے
سوہنی وہندیاں سار بیہوش ڈگی اوہ بھی جگر تے ہتھ ٹکاوندا اے
پر دینال خورشید دے لگ پچھے برقعہ پہن فریب دا آوندا اے
اپن چیت وڑے دونویں آن اندر مولا کرم تھیں بھیت پھھاوندا اے
دائم ویکھ سامان کجھ ہور جیہے سوہنی نال اندوہ فرماوندا اے

درگفتن چند سخن خستہ دل مہینوال

کوڑے ڈہون والے اج ہوئے کوڑے کوڑے گوڑیئے قول اقرار کہے
نویاں گہنیاں والیئے لاڈیئے نی ایہ جنج کہی گھمیار کہے
نی ایہ کہی سرخی نی ایہ چیز کہیا ایہ ریشمی پلنگ انوار کہے
نی ایہ ڈھول کیہے بول ڈھول کیہا گلوں ہار پائے گل ہار کہے
اک مرے اک موج بہار کرے اڑیئے ایہو جیہے پھیر پیار کہے
نتھ بلخ والی لٹکیں نتھ والی نی ایہ والی زیب چھنکار کہے
سرمہ کنگھی تے مہندڑی عطر دانی نی ایہ شیشیاں دے لشکار کہے
دائم رواسی سنگدے سنگ مردی واہ کاج تے راج دربار کہے

جواب بیتاب سوہنی باعاشق

پنتھ اٹلا ویکھ نہ چھڈ جائیں نیت دل ایماں اے ماہیا وے
اوہا اختر شماریاں شب خیزی اوہا زمین آسمان اے ماہیا وے
اوہا بدلی پریم دی گھٹا کالی اوہا شور فغان اے ماہیا وے
اوہا ہجر دی بستی تے تخت دل تے بیٹھا عشق سلطان اے ماہیا وے
اوہا دکلیجڑے ساہ اٹھے اوہا قول پیمان اے ماہیا وے
اوہا زلف میری پریشان کھلی اوہا طبع حیران اے ماہیا وے
اوہا صفحہ محبت تے نقش تیرا اوسے طرح دھیان اے ماہیا وے
اوہا ملت خلیل تے دین سرا اوہا شرح قرآن اے ماہیا وے

اوہا قیس تے محمل نشین لیلے اوہا نجد فاران اے ماہیا وے
اوہا مرد مک چشم تے اوہا رنگت ہر شے اندر امان ماہیا وے

اوہا ساقی صراحی تے پیک پیکر اوہا پین پلان اے ماہیا وے
دور سمجھنا دور دا ہے پردہ دوری وچہ نادان اے ماہیا وے

معبود مقصود موجود ظاہر سینے وچہ مکان اے ماہیا وے
نحن اقرب حبل الورید دائم جس دا ایہ فرمان اے ماہیا وے

در گفتن نہینوال پر ملال شدہ رفتن

چھڈ معرفت دے قصے مکر سارے پڑھ بیوفائی دے جس جاکے
گلاں شاہندیاں سانگ چہڑ بیڑی دا پا نال اغیار دے بھس جاکے

بلدا کلکلدا ابھڑکدا اٹھ ٹریا خم نڈ ہیئے ساہورے وس جاکے
میں ایہ ویکھ نہیں سکدا ظلم ظالم نخرے ناز گھمیار انوں ہن جاکے

ہیری رُک گئی قید اڈاریاں دی شہد مٹھڑے حرص دے پھس جاکے
پوچ ساہورے گھر تینوں لاڑیئے نی نالے ویکھ ننان تے سس جاکے

کوڑا دسکنا چھڈ فریبنے نی بس بس ساڈی ہس رس جاکے
دائم آکھ سلام روان ہویا ٹکر مار مرساں کمر کس جاکے

فریاد ناشاد برباد از بیداد گیتی

ہائے ہائے و میرے خداوندا فریاد دہائی دوہائی ہائے ہائے
ملیاں تلخ کاسہ بھلا شخ پاسہ ماسہ ہوش نہ وچہ سودائی ہائے ہائے

جا ساں دیس نوں ایس گجرات وچوں باقی رہی امید کائی ہائے ہائے
پری زری ملبوس عروس سوہٹی مل مل سرخیاں شکل سجائی ہائے ہائے

ہو گئی تاب خراب دی دہ چنداں اساں جھلکے آب نجائی ہائے ہائے
میں بدبخت دے ہجر دے وچہ رورو ہوسن گورا ندبا پائی ہائے ہائے

میں نوں پئی نو یکلا ڈھونڈ آفت خیریں وسدی سوہنی رلوکائی ہائے ہائے
نہیں رہ آئی کوئیں رہاں دائم کیتی ہنیدا اس بخت رسائی ہائے ہائے

فریاد سوہنی از روانگی دلدار

جانی رس ٹرما سوہنی دور پچھے رُدو کوکدی غضب کمائی جاناایں
مینوں کہندا سیں موہاں بھی ہاں تیرا ہُن جنوبیاں ای چھٹ جائی جاناایں

باہاں کڈھکے پھڑی سی باہ میری ہن کسنوں باہنہ پھڑائی جاناایں
اڑیا رُس کے کنڈ لاکے تے مینوں ہاویے بھاہ وگائی جاناایں

پچھاں پریت آر بدا واسطہ ای ماہیا کی ایہ گل بنائی جاناایں
آہی آس وصال دا باغ کھڑسی کہیا گڑا جدائی دسائی جاناایں

ابدھروریاں ڈنڈ گھمنڈ ماپے توں بھی چھند کے کنڈ ولائی جاناایں
ہتھیں آپنی سوہنیا سوہنی نوں قبر ہجر دی وچہ دفنائی جاناایں

سڑدا رہیگا وکھی کر نگ میرا ہائے جگر کلیجڑا کھائی جانا ایں لکھ لکھ لکے دکھ نے لالا نبو تیری سکھدی سیج جلائی جانا ایں

مردا ایہو مردا نگی جان صدقے اکھیں ہندیاں اکھ چرائی جانا ایں تیریاں ٹھگیاں چال دے ویکھ لیاں آتے لگیاندے ہولائی جانا ایں

کرکھاں یاد قدیم دے قول جہیڑے کاہنوں ہن لکے قدم اٹھائی جانا ایں دائم تروڑ میثاق قدیم وعدیاں نوں تیں بھی انگاں عمر دی بجائی جانا ایں

جواب مہینوال

ہلا یکڑ سوہنی رو رو کرے ہاڑے آکھے جان میں بیہا ایسی چار نوں نی اڈے ہلے ہو کے انت کھلو گیا دس اپنی ایں کی دکھیارنوں نی

اٹھ پیئے سار نہ ماریں طعنیاں دے کس توڑیا قول اقرار نوں نی جاندیواں تے انج نہ آکھ مینوں گھر دیں کٹ جھکے آپ وارے نوں نی

سدھ بدھ ساری ایہی تدھ ہے پچھے پیٹ دودھ پیتا زہر کہاں یو نی توں سا ہوں رہے وچ ہیں وچ لیکے رندا جاوساں بلخ بخارئیوں نی

تیرے واسطے منوں وسار دتا مائی باپ تے خویش پیارے نوں نی میں کوئی ڈھونڈ ہوں تے ملنے ناہیں جا کر جائی تو کری تیرے پیار نوں نی

ہارے کرم تیرے بارے مال دولت کارے یاد نہ سارے بازار نوں نی سنگی ہتاں ندر گئے وطن ولے کھاواں ٹھوکراں تیرے نظارے نوں نی

ڈھٹھاں میں نہیاں وچ خراب ہو ہو منگو تدھ دی خاطر چارے نوں نی تیرے عشق دلیل انداں ہو گیاں میں سبھ اشارے تے پار نوں نی

ہن ہو صابر شاکر چلیا ہاں پیاں وچ جدائی دے پاڑے نوں نی تیرے شہر ہن پیارے سیتی مشکل گیتی جاوندے کوچ ویچارے نوں نی

جو جو نال کنگال دے ورتیاں نے صاحب جاندا اے حال ہمار نوں نی کردا لکھ سلام غلام دائم شالا لگنی بھاگ دوارے نوں نی

معتذر!

گلوں لاہ کے واسطہ رب دا ای میرے راج دلاریا ناں جائیں لیسی گھیر چو فیر اندھیر مینوں وچ چن ستاریا ناں جائیں

طعنہ کراں تے سڑ جائے جیبھ میری پہلے تنگ گذاریا ناں جائیں ہنیں کوڑیاں سچیاں ساجنا وے شرم مار نگھاریا نہ جائیں

سنجاں کر نہ وچ گجرات تائیں پا کے رات چمکاریا نہ جائیں مولا جاندا ہاں امان تیری تیتھوں سب کجھ واریا نہ جائیں

بنی کٹ بنا نہ پیٹ میری مہتاب جھلکاریا نہ جائیں وے میں تتی دی جھوک ویران کر کے دائم یار پیاریا نہ جائیں

صبر و شکر

تیرے بالے مار کے کڈھیا سی تیں ہن کھلے جے رکھ سکنی ایں تو بہ وحشیانوں کون رکھدا ویکھاں تکنی ایں نالے جھکنی ایں

پرت پرت ٹرٹر مینوں آکھنی ایں پرت پرت نالے پچھو لگنی ایں
ساعت گئی سرولکھنی بھاگ بھری آئی گھڑی انگھڑی کو لکھنی ایں
جیکر بیٹھی تے تینوں بھی ویکھ لئیسیں انہویں گل ہو ہوں کاہنوں ٹکنی ایں
کرے ستم تے ستم توں ستمگارے ساڈی بھیر بھی جھنڈ نہ آگئی ایں
صبر کر لے وانگ ایوب صابر ہویا کی جے بوتھ ترکنی ایں

مینوں موڑ نہ بھاڑی ہنڈ میری مڑ گیاں بھی کتنے لکھنی ایں
ماراں کھائے سگاندوانگ ٹرٹری ایہ اساں لئی بہری لکھی ایں
تیرے شہر دے جلساں پھر سبھو پنی کاستوں ایڈ کلکنی ایں
پچھر تیک نہ سیس قربان کیتا منزل عشق دی کدے بکنی ایں
دائم پھر لے عشق دی زہر مٹھی نال عاشقاں کسے نہ چکھنی ایں

مقولہ

راضی بازی مل گل مہینوال گیا سوہنی نال پردے اندر وار ہوئی
سیاں وچہ بیٹھی نموں جھوں ہو کے اکھیں ٹپیاں بند گفتار ہوئی
موہر انگلدے گیت سہیلیاں دے گھمہار وندڑی نار بیزار ہوئی
اکھے کی سہیلیو بھیدیاں ہو میرے نال اشھری کار ہوئی

اڑ گیا علیم حکیم حاذق بسمل نیم یتیم بیمار ہوئی
مہندی ویکھ رتی تتی دھرت ڈھندی بچوچہ ہو فرج خوار ہوئی
متیں دین سہیلیاں ہوش کوڑیئے نی توں کیوں ایڈی بیقرار ہوئی
مجبور مہجور رنجور دائم سولی وانگ منصور تیار ہوئی

کلام سوہنی باسہیلیاں

میرے لوں لوں بھاہ سہیلیو نی چا تساں نوں گھڑے سکھر ولیاندے
سینے وچہ دھراہ دھراہ شاں شالا ڈھول لٹن اتھیاں ڈھولیاندے
تساں چا کوڑ بو گیت گاونے دے اینوں فکر نے بولیاں بولیاندے
بھلے ہوش حواس نہ پاس جانی سر تے جھلگئے کٹک ہر ولیاندے

محرم ڈھول نہ جنہاندے کول ہوون ساہ پان بسر جنجاب تے ڈولیاندے
سالو دسدا کفن دیوانگ مینوں تساں نانے نے چنیاں چولیاندے
ڈھول ہول کھاوے انبر دہرت دھر جدڑں ٹٹدے سنگ ہمجولیاندے
کوکاں ماردی چلیاں یار دائم مینوں نبھ کھڑ سن وانگ گولیاندے

فغان فراقیہ

ڈولی پا دو لا تری نوں لیجاسن اگے ڈاہڈیاں کچھ نہ سرگئی
لوک سہند کسے نوں درد کیہڑا جبدا انگ ٹٹا سوئی ترے گانی
نازک پھل گلاب دے یار میرا سنگے کویں سہیلیو جرے گانی

جھگا چہد الٹ کے چو چلے اُبھے ساہ دکھیا ڈرا بھریگانی
ہٹی بھنسی کون پیارڑا لی جدوں زخم جدائی دا بہرے گانی
ایہ ظلم جانی پویگا گمن اوہدے اکو ہاؤ کا لیکے مرگانی

میرے واسطے مل پردیس بیٹھا ایں گئی تے اوہ کی کریگانی
ڈولے پئی طوفان دے وچہ کشتی تقدیر اگے عقل ہرے گانی

ہائے مٹھی گجرات نوں کنڈ دیکے منہ بلخ بخارے نوں دھریگانی
جانے اگلا بھید خدا دا ایم کون غرق ہوسی کیہڑا تریگانی

کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ

ہر شے اصل دی طرف رجوع کردی تاہیں عشقوں طلب جمال دی ہے
راہیں بھیلی جاوندا پرت اوہیاں جدوں مکنی لاٹ مشال دی اے
بدل اٹھ سمندروں کرن بارش ندیئیں آوندی نہر اچھال دی ہے
الجنس مع الجنس ڈیکھ ہر دم محرم حال تائیں محرم حال دی ہے

ہوسی انت مٹی مٹی نال مٹی دنیا کھیڈ ایہ خواب خیال دی اے
عدمی آدمی عدم دل قدم دہرسن ہر شے اپنے اصلوں بھالدی ہے
ندیاں پھیر سمندر دے وچ رلیاں حکمت عجب اے ذوالجلال دی اے
روحاں تہاں ندیاں لگیاں کن دیاں سوہنی انت دے ایم مہینوال دی ہے

بیتاب و خستہ حال شدن سوہنی

ڈھول وجیا جنج دے آون تے دا سوہنی سندیاں سار بیدم ہوئی
ٹھم ٹھم سہیلیاں تھم رہیاں ناہیں جگر دی کسے تھیں تھم ہوئی
گئی بولنوں چالنوں گذر اگے ساکن شہر فراق الم ہوئی
لباں خشک اداسیاں وچہ نیناں وچوں غم ہوئی شک جم ہوئی
زخم اوس دا ویکھ نہ ملن والا سینہ چاک دو پھاک قلم ہوئی
ساون عشق محبوب دا خوب لگا بارش ہنجواں دی چھما چھم ہوئی

لرزہ کھا بیہوش تڑاک ڈگی گویا جا کے وچہ عدم ہوئی
چپ چاپ پئی مٹھیں وٹ سوہنی دل ٹر فراق چشم پر نم ہوئی
بھرے ساہ فقیر دے قلب وانگوں نبض تیز یا تیہ بادم ہوئی
چہرا زرد تریلیاں نہ تکیا حال تمع دے بن صنم ہوئی
بھورا روح دا وچہ قلبوت تڑنے سیاں کہن ایہ سنے ختم ہوئی
چھیل سوہنی کیہڑی پئی دا ایم اتوں جنج ڈھکی ڈھکا دھم ہوئی

آمدن برات بخانہ تلا گلگو

ڈھکی جنج شدیانیاں نال سوہنی وڈے شغل گھمیار بنان ہیے
کمیں ہوئے حاضر وچہ خدمتاں دے بھر بھر دودھ دے جام پلان ہیے
رگن گٹ کمے لاگیاں لاگ لیلے میراثی کرن کلان ہیے

لیتھے وچہ دلارے سارے آن جانجی صفاں چھیاں جگ معراق ہیے
جی جی بولن جی جی تائیں جلیاں ڈوم فقیر بھکھان ہیے
پئی دان گھمیار انوں رب دتا دولت مال دے معنہ ورسان ہیے

کیتا خوش کنگال سوالیاں نوں کئی آوندے تے کئی جان پئے
بدھے لک ہلا ورچیاں عقلمنداں کیسر چاولاں وچ ملان پئے
آئی کھانوں ڈھکے جنج وہڑے نفر اوہدے نال ٹھان پئے
خوش خبرات برات کھلی ہس ہس کے موج منان پئے
قاضی عقد پڑھان نوں آن بیٹھا سارے بادشگن بجان پئے

ادھر تلے دے گھر بھی ورت کھلا کھانے ہر ہر قسم پکان پئے
حلوے پھرنیاں گھنیاں کئی قسماں گوشت بالکے رسوں بریان پئے
سر تے بلن چراغ مثال مشعل پڑھکے بسم اللہ کھانے کھان پئے
عزت تلے دی رہ گئی رہ آئی کالکھ داس شاباس اللان پئے
ایدھر سیانے گھیریا اے سوہنی نوں دائم واعدہ ہونے آن پئے

ہمجلیساں با سوہنی

اٹھ سوہنیئے ہوش سنبھال کڑیئے لوہے ڈھول آ بار یاد ھولئے نی
آیا تھان اکبر اولاتی لے گلوں لہو پرانیئے چولئے نی
نی توں سہرے بر ساہورے گھر جانا اٹھ ہو ترکڑی ڈولئے نی
اٹریئے ہا گئی گھڑی جدائیاں دی کجھ نال سہیلیاں بولئے نی

سیس گندیئے عطر پھلیل ملیئے ہن شرم کہی بکل کھولئے نی
سالو نبھ سوہاگ دا لال سوہا ہیر زیور انت ڈبے پھولئے نی
ریشم اطلساں ہین تے ہو وہٹی تینوں لین آئے ویکھ بھولئے نی
دائم آج تیرے خریدار آئے تینوں نال نجاں بھلاں تولئے نی

فغان سوہنی

نی میں مٹھڑی گھڑی مراں وہٹی موت دسدا سماں برات دا اے
لڑے ناگنی غم دے ویرئے نوں واقف کار نہ عشق دی گھات دا اے
جنہاں غیر دی سیج ہلاک ہوواں مینوں تکیہ یار دی بات دا اے
شالا شمع پریت دی ہے روشن ہنہ کالڑا سیں آفات دا اے

محرم حال نہ ساہورے گھر کوئی مینوں خطرہ پہلڑی رات دا اے
شالا پریت نہ داغ نہ لگ جائے بڑا فکر کوڑ دلاسے بات دا اے
بناں مہرماں دے ندا کون بیڑاں ویری سارا ایہہ شہر گجرات دا اے
دسے زہر دا جام رقیب دائم ماہی چشمہ آبحیات دا اے

عقد بستن

قاضی شرع شریف دا پڑھے خطبہ فانکحوا دے حکم نوں لوڑیا ای
کردی کی شوہدی اگے ڈاڈھیاں دے جان جگر نوں دریاں سوٹیا ای
دوجے نال نکاح روا ناہیں نور ظلم تیں بی بی نے ہوڑیا ای

کلمے سوہنی پڑھے درست ایہ طرف یار دی جوڑ نا جوڑیا ای
کہیا پہنچاندا قاضیاں منا ایں اگے پیر توں بھی انہاں موڑیا ای
اوہنوں کدے نہ رب جزا دیسی بناں شرع دا جس تروڑیا ای

رمز شرع دی یاد ہے عاشقاں نوں اللہ نبی تے فیصلہ چھوڑیا ای
بولی رمز دی اک منصور بولی سولی ٹنگ کے عرق نچوڑیا ای
حافظ جیہاں تے فتوے کفر لگے سر مدا ایس مروڑیا ای

اوہنوں کسے مقام نہ ملے عزت جیہڑا شرع دینال اجوڑیا ای
بیخودی دا مار یا دم شمس شرع کھلے اجیم ادھوڑیا ای
دائم جھلدے تنگیاں ترشیاں نوں جنہاں نفس دا ڈھڈ کھوریا ای

ملبوسئی عروس

وہٹی روندڑی دھوندڑی کو کدی سی اسیاں ململ جیوبر چان پیاں
گنی دار لنگی چولی نرم ریشم گنیں والیاں وال لٹکان پیاں
وانگ پری وچہ زری بنگار ہوئے اس سوہنی نہیں سوہنی بنان پیاں
خونی اتھروں جھڑدیاں اوسدیاں جہدا عمر دا سنگ وچھان پیاں
محرم حالتے دیکھ بیہوش ہویاں بسے وردگریاں سکران پیاں

زلفاں گندسواہ کے نال کنگھی ٹکہ داونی پھل پھل پان پیاں
ہیریں پازیباں پیریں پے پاون تیں دے کے کئی وال پیاں
ماسہ چا نہ گتھری کھٹریوں نور رس ٹپ ٹپ سجان پیاں
گیت گاوندیاں گوریئے چلیوتوں گھر اتھاں ہی نال وجان پیاں
دائم تدوں سارے جیتے آجاسن جیوبڑے سراں تے آن پیاں

فریاد سوہنی

ہویا وقت الوداع دا آنیڑے روروآکھدی ہائے سہیلیو نی
بھڑیا بولیا نام خدا بخشو منہ سے بول بلائے سہیلیو نی
ٹردیوار ہن کرودعا سبھے گھڑا یار وکھائے سہیلیو نی
اندر گور اندھیرڑے یا جھاتی شمع کرم جگائے سہیلیو نی
جھوک بابلے دی چھڈدی جانیاں ہیں آئے دروائے سہیلیو نی

رنگے رنگ تساڈڑے ہیں تتی کجھ ڈھنگ لنگھائے سہیلیو نی
یاد رکھنی توک بھنڈار والی جھوپے رلکے پائے سہیلیو نی
میرے عمل آ بہیڑے یکھکے تے شالا جہڈ نہ جلے سہیلیو نی
گھروں ہکیوں گیاں ترٹ آسماں ہیروندیاں جائے سہیلیو نی
دائم ہوگئی چلنہار ہویاں سدے توڑ دے آئے سہیلیو نی

سوہنی با مادر

گلے لگ کے روندڑی انبڑیے وردی اج نہ دسدا کوہائے
لکھ رنجگی بھیر بھی ماں ایں توں گھٹ نال کلیجڑے روہائے

نت جھڑ کدی سیں وکھاں جلیاں میں جاندیوا تے بہری ہوہائے
ہوندا کی جے نال مہینوال میہا جاڈھوندیوں کا جد ڈھوہائے

سانوں توڑ وچھوڑ کے بوڑیا جے وچہ قبر بھی رہیگا سو ہائے
مر جانگی کرانگی جان صدقے من اک نہ آکھساں دو ہائے
جیکر مجھ نوں چانا ہو گیا لگ ویریاں بھی جاسی لو ہائے
مغل ہشت بہشت اسیر مینوں نار زرگ ویری گلگھو ہائے
اج ویریاں دے بھاگ جاگ پئے گئے بخت کمبخت دے سو ہائے
پھل کرنیاں ملنگے اپلانوں جیکر نال ہویاں جو جو ہائے
تساں بنھ دتی اگوں عمل بیلی ویکھ لئی میں اپنی رو ہائے
گھر ساہورے دی نہیں آس دائم ہتھ بیکیوں چلی آں دھو ہائے

گریستن سوہنی پیش والد

واؤں جھلیاں آن خزان دیاں ختم سمے بہار دے وے بابل
چھڈ جھوک تیری لدی جانیاں ہیں آئے حکم جبار دے وے بابل
سر تے بانہہ کرنیاں وین اچے سنے کون پکھیار دے وے بابل
کٹھے ہو سارے انگ ساک بیٹھے وچہ سوچ وچار دے وے بابل
خون روندیاں اکھیاں درد بھریاں وہن ہار ستار دے وے بابل
ہن تے اتھر ودی پو ہنجھ میں ہتھ بنھاں پھیر ہتھ پیار دے وے بابل
کون رکھدا اے بھلا ایس ویلے ہیلے آخری وار دے وے بابل
پیا دسدا بوہا ڈاڈھیا نداہو سن کم خوار دے وے بابل
روندی جمیاں گو گدی چلیاں میں کی ایہ بھید ستار دے وے بابل
بناں درد فراق دے نہیں پلے کجھ مجھ بیمار دے وے بابل
نہیں رج سہیلیاں نال بیٹھی گھڑی وچہ بھنڈار دے وے بابل
خالی ویتیا کجھ نہ کھٹیا میں پٹھے عمل بیکار دے وے بابل
دتے پھیر ترے پنج نہ چرخڑے نوں نال صدق قرار دے وے بابل
بینوں سدھ نہ لگی چھٹیاں دی پنجیاں دی کیتے اپنے مار دے وے بابل
دوجی وار نہ آکو نا پرت ہتی وچہ ایس پیار دے وے بابل
کلمہ نبیؐ دے امداد شالا وچہ روز شمار دے وے بابل
لمی واٹ تے نہیں محصول پلے سر تے بھار بدکار دے وے بابل
وڈا خوف دائم بد عملیاں نداہ منگاں فضل غفار دے وے بابل

یاد دلدار بوقت الوداع

لجو نت ڈالی ڈولی وقت ڈولی بولی ہجولی ہینوا لیا وے
ماری تے بالی مارن لوک تالی بے تول تولی ہینوا لیا وے
شرموں چاک ہویا غمناک رویاں کیتی چاک چولی ہینوا لیا وے
بھا وین لالیں چلی منوں نہ چلی چلی چال بھولی ہینوا لیا وے
سینہ کس سنیا وزری ہو ودی روئے آر ڈولی ہینوا لیا وے
کڈن لگ بجھے اگ موت سجھے بجھے کون بولی ہینوا لیا وے
ویریاں بولی بولی نہ بولی بولی پڑ چولی ہینوا لیا وے
والی مت ہارن مت مت والی ناہیں مت کھولی ہینوا لیا وے

مارے سٹ ڈولی دیون سٹ ڈولی ہت لت ڈولی مہینو لیا وے — گھول گھول وساں گھولی گھول کر دے رساں کدوں گھولی مہینو لیا وے

سجے ڈھول والی توہیں ہول والی کچے ڈھول ڈولی مہینو الیا وے — جھل جھل ٹاں سٹی جھول جھلی میری جھل جھولی مہینو الیا وے

بھادیں وکھیری مارن لکھ ویری گل نہیں بولی مہینو الیا وے — تویں کنت مہنت الکنت دائم تیری انت گولی مہینو الیا وے

ایضاً

جند سٹرن لگی ہاڑے کرن لگی الوداع الوداع مہینو الیا او — ڈھول کول ہو توں گئیں پول میرے جو جفا میں تتڑی جالیا او

اج چلیاں سا ہو رے سٹ پیکے خوشی سکھ سارا دکھاں گالیا او — ڈاڈھے آئیوں اج لبی جا ندر چلی اڈ بلبل گل لالیا او وے

پیاں گھول گھمایاں کرن سیاں ہو بے عذر کو کان متوالیا او — کراں لبن نہ روندڑی اج تتی کتھے رووندا پھریں بچالیا او

ٹریاں ہو اکلڑی میں سوہنی سنگل گھت تقدیر نکالیا او — کلمہ پاک ساتھی سنگ عاجزاں دے راہ لمبڑا یار نرالیا او

کالی رات فراق دی غضب اندر دیوا عشق پریم دا بالیا او — کدی گھنڈ نہ کھولساں تدھ باہجوں گھٹ وٹ کے مکھ چھپالیا او

دور گیا ندی بچھنی وات توہیں طرف تدھ دی سیس جھکالیا او — ہتھیں آپ آکے کھول ویکھ لویں پکی گنڈھ امان اجالیا او

جاساں باہجھ حساب دے وچ جنت جدوں مکھڑا تساں وکھالیا او — تیری ہاں سوہنی سوہنے یار دائم اپنی ویکھ سوہنی والیا او

ایضاً

ناہیں کجھ پلے رووواں گھت پلے چارا کی چلے ہائے چلے — گئی ٹٹ اولاریوں ہنگھ میری بیاں ڈگ تھلے ہائے بیچلے

گوڑے کا جدے ساج سنوار جھلے پا چھاپ چھلے ہائے بے چلے — کویں ملانگی اوس دکھیارڑیئوں جس دکھ جھلے ہائے بیچلے

رکدھر نسکے جاں تقدیر ڈاڈھی چاڑے اہ ملے ہائے بیچلے — دائم لال مہینوال دی طلب سینے پتھر پئے پلے ہائے بیچلے

دُرِ خروش بگوش

ڈولی گھت چاؤ جھب لے جاؤ پئے پینڈڑے شور پکار کنیں — میں تے پئی شہر مانیاں اوس ولوں پھڑی ہوئی آ جس اقرار کنیں

نگھر جاں دھرتی زمیں ویل دیوے اج رہیا نہ کوڈیاں چار کنیں — الیس گھروں اج ختم اے سوہنی دا امان آکھدی لے میری مار کنیں

نالے ویریاں جو جو بیتیاں نے سنیاں ساریاں بے شمار کنیں — کراں کی میں کیوں نہ کراں جلبل تلے تار والی تار تار کنیں

رہیں یار دی ہو امان کو ٹیرے عشق پیا کوکے بار بار کنیں — دل آکھدا اے اڈاں طرف ماہی پر ایہ چھڈ دے نہ گھمیار کنیں

دیوے داد آکے اوکڑ وچہ مینوں کدے سنے بیہر اغمخوار کنیں
سوہنی کو ہجبڑی جہی آں او سدی آں کو ڑمی جھکدے ہو رہیکا دُکنیں

شافعی نظر پوے جدُں وچ محشر کدُں چھڈ دینے گنہگار کنیں
میں تے روز الست دی بھڑی دا ئیم سچیار دی نال پیار کنیں

بس نامور زیر زمیں دفن کردہ اند
کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند

جائے سوختہ کرے فریاد ڈائے صفاں کو جدے بگل بجا گیاں
ہائے داغ جدائی دا رکھ سینے کئی صورتاں خاک سما گیاں

ایس جگت فناہ بھنڈار وچوں چھے جنگ جنگبیریاں جا گیاں
گیاں وت نہ پرتیاں ایس پیکے کئی مدتاں طول وہا گیاں

آہے جنہاں دے رخ گلزار گلشن وچ خاک دے منہ چھپا گیاں
ایس فرش اتے کئی ناز بھریاں آپو آپنے ناچ وکھا گیاں

مکھ جنہاں دے ڈٹھیاں بھکھ لہندی کفن پہنکے شکل وٹا گیاں
فانی بیلڑے جھل اندھیر اندر حسن جوبناں مال گھڑا گیاں

کئی بلبلاں ایس گلزار اندر نغمے رنگ رنگیلڑے گا گیاں
جنج اجل والی جدوں ہے آ ڈھکی ڈولی پیکے ساہورے وا گیاں

کئی نیک تے پاک اصیل کوڑیاں کت چرخڑے داج بنا گیاں
بھاگ جاگ پئے تنہاں وہٹیاں دے منہ خصمدے لگدیاں بھا گیاں

عملاں والیاں والیاں گودلیاں چوڑے والیاں واہ سہاگیاں
اوہ کوہجیاں بھی دائیم سوہنیاں نے جہڑیاں خاونداں گلے لگا گیاں

رباعیت

کی ویکھناہاں کنج باغ اندر کجھ بے شکستہ کجھ آشیانے
کسے ستمگر نے طائر نازاں کرکے صید پائے شاید قید خانے

ہویا اج یقین اس ریت والے تاہیں ٹھہر دے نہ بیقرار دانے
پئے رز دینے پردہ پوش اسو چہ نیم جان دائیم عاشق دیوانے

دیگر

بصد تجمل ملکِ چمن اندر شاہِ گل جد تخت نشین ہیسی !
طالب طوطیاں بلبلاں پڑہدیاں سن صفحہ شاخ و ثمر رنگین ہیسی
آئی خزاں تے گئی بہار جسدم بناں خار نہ رہیا کجھ وچہ گلشن
باغبان رورو روز کہے دائیم ایتھے گل ایتھے یاسمین ہیسی

در قحافہ نشستن و رفتن سوہنی بگریہ وزاری

ڈولی لے کہار قہار آئے سوہنی ویکھ ڈولی آکھے ہائے ڈولی
جیہڑی بنی بولی بولی کرے بولی بال بال کے پئی بلائے ڈولی
ڈولی ڈولدی ڈولدی ڈول گئی کلمہ پاک پڑھ کے پیر پائے ڈولی

لالو لال ڈولی قاتل عاشقاں دی کتھوں قہر دے چک لیائے ڈولی
نی میں ویکھ ڈولی ڈولی بھن سٹو سر سڑی ڈولی ہٹائے ڈولی
کوکاں ماردی ڈولدی ڈولدی نوں ہائے ڈولیوں پکڑ بہائے ڈولی



اوہدی نال ڈولی گھنی جس ڈولی اوہدی نوں لگئی جہدی جائے ڈولی
واہ واہ قہار کہار چلے کتیاں بیلیاں یار کھڑائے ڈولی
میری جان ہولی ذرا ٹرو ہولی ہوئی ساہ میں ساہ سکائے ڈولی
دھکو دھکی کہاراں نے چک کھڑیا دردی کون جو اج لہائے ڈولی
پلے چک چلے سوہنی لئے چارے متاں یار دلوں رس کرائے ڈولی
ڈلڈل نین کریدے جلبل کراں کوکاں گرداں اڈیاں دھوڑ دھمائے ڈولی

میرا ہجولی جسدی سیج ڈولی اوہدی سیج ڈولی جا وائے ڈولی
ڈولی والیاں ہو ذرا لاہو ڈولی جھوج جھوج کے دل گھبرائے ڈولی
نازک دل ڈولی میر پوچھ جھولی متاں کر کے چور و بجائے ڈولی
ڈول ناں مارو متاں ڈھول سنے ڈھولہ درا بول اڈائے ڈولی
وت چھیدی لگدی وچہ گھونگٹ لگی جاندی اے گھبرائے ڈولی
دائم سوہنی رونڈی گھر ساہورے انت لے آئے ڈولی

مقولہ شاعر

کڈھ ڈولیوں ڈولدی ڈولدیوں لاگ دیگے گھنڈ لہٹیونے
طلبگار آہا جہڑا مدتاں دا مارا دس کنگال نوں سٹیونے
سیاں گاندیاں وہٹیے جی آیاں اتے بلدیاں تیل اولٹیونے

سس لوے مبارکاں پئی ہس ہس ایہہ پٹیاں نوں وت پٹیونے
ایہہ مال خزانہ لٹیونے رسہ آس امید دا کٹیونے
اوہناں شادیاں تے ماتم عاشقانوں کھاتہ راہ جنہاں دے گھٹیونے

دوتی شان گمان وکھان وڈے فکر ترس فلوہاں تھیں ہٹیونے
دائم ہے فریاد فریاد ہائے دکھیاردا کالجہ پھٹیو نے

رباعی

تیریاں بے پرواہیاں مالکا او گھوں لکھ کرناایں لکھوں لکھ کرناایں
کسے ڈبو بناایں کسے تارناایں کسے میلناایں کسے دکھ کرناایں
خلقت او سکے چمڑی پیرا دیوں جس دے دل توں کرم وسی الکھ کرناایں
دائم کوئی نہ جھلدا جھال اہدی جس دا او جہان دے دکھ کرناایں

باب پنجم ختم شد

سوہنی مہینوال باتصویر

باب ششم (۶)

دفترِ حال

میرے حال دا حال کتاب اندر دردِ دل دے رنگین بیانیاں نہیں
یار وسوہنی مہینوال دے وچہ پردے آہیں میریاں ہین بیگانیاں نہیں

ایتھے آہیں درے بم پے پھٹدے نیں بچ گذرناں خوش الحانیاں نہیں
مستی مست خمار دی ویکھ کے تے ویکھاں صفل دیاں صفلستانیاں نہیں

بحر قلب وچہ سوز طغیانیاں نے عقل ہوش دیاں ایتھے رڑھنیاں نہیں
ایہ میدانِ محبت اے نہیں قصہ خونریزیاں نے تن آسانیاں نہیں

اپنے حال دا ہو بہو نقش زندہ کوئی تشبیہ مثال نشانیاں نہیں
عاشق آرنی گو کدے چلن دوڑے سدکے کدی دائم لن ترانیاں نہیں

نغمۂ کہن

رمزاں گیاں نیں بھل بکھیر وا او کنت کنزا والے آشیانے دیاں
ایتھے آکے بڑا ہوشیار بنیا ایں چھوڑ مستیاں اوس میخانے دیاں

جھوٹے حرص ہوا وچہ لین لگوں پینگاں بھلیاں عرش آستانے دیاں
سمجھاں فی صدی الکدہ پان والے ایس چمن وچہ میرے ترانے دیاں

وچہ مسجداں پھوڑیاں پا بیٹھوں چھڈ جاروب کشیاں بت خانے دیاں
بھکے وچہ محراب شراب پیندا اٹے مدھوں عادتاں ایس مستانے دیاں

اتوں ویکھیاں تے پیاں لدیاں نیں شکلاں کافرے تے مسلمانے دیاں
کیوں کسبوں ہوون وکھو وکھ شاناں بھونڈ بھورتے کھی پروانے دیاں

یزیدی حسینی نماز اندر رلمیاں وتھوں نے زمین اسمانے دیاں
خنجر تلے نماز شبیر پڑھ لئی پیتاں پالیاں شہنشاہ زمانے دیاں

پیاں لعنتاں پین گیاں اہناں اتے جنھاں نیتاں کر بہانے دیاں
خبرے اج کی مجلس نوں دھاڑ پیگئی کیوں نشہ لذتاں لین ہمانے دیاں

اوتھے رب رسولدی کون سندا جتھے بیٹھکاں نفس شیطانے دیاں
دائم مار نہ بہیا توں مغز اپنا گلاں چھیڑ کے اپنے زمانے دیاں

بوقلموں بیاناتِ دروں

بیانات دروں خیالات بروں ہو شوق حضر قصہ حیات دا نہیں
مثل نغز گواں زیرک جوہر پانڈے مطالعہ کبھی کائنات دا نہیں

کتابات دا نہیں موجودات دا نہیں جمادات دا نہیں نباتات دا نہیں
نہ اران سکندر تے خضر وانگوں گھٹ چکھیا آب حیات دا نہیں

نہیں بلخ بخارے نوں جاننا ہاں پتہ دہلی لاہور گجرات دا نہیں
خبر کون گھمیار تے مغل کیہے خرید ار بندہ ظروفات دا نہیں

کون مندا اے ایس بابت تائیں مینوں پتہ کوئی نفی اثبات دا نہیں
خون جگر کھیں رنگیں مضمون طبقہ کاغذات دا قلم دوات دا نہیں

نہ خوف دوزخ نہ کوئی طلب جنت شوق حور تے تیغ عرصات دا نہیں
ظلمات دا نہیں آفات دا نہیں بلیات دا نہیں مکروہات دا نہیں

پتنگا ہاں شمع دا مثل بلبل عاشق زار گل بات بات دا نہیں
اک نکتہ نہانی دا ہاں شارح مفسر دیگر ملفوظات دا نہیں

ناں جدا ہاں جان دے جان محرم لگا ویل گھڑی ملاقات دا نہیں
کیتا اج ہچ واج قلوب دے کوئی وقت اوتھے دن رات دا نہیں

جے ہیں بھلانے لا دا نہیں آدم کیا ایہ شیوہ میری ذات دا نہیں
دائم رحمتہ اللعالمین باہجوں میرا کوئی ذریعہ نجات دا نہیں

ایضاً

میرا راز دروں نہ لکھ سکے چاک چاک کاتب قلمدان ٹٹ گئے
اسپ طبع شکستہ سوار ڈرے پاش پاش نیزہ تے جولان ٹٹ گئے

آخر کمر بند لاہ کے کرن توبہ رستم جیہے لڑ لڑ پہلوان ٹٹ گئے
چایا عاشقاں نے جس بھار تائیں متھ پاندیاں نیں اسمان ٹٹ گئے

پایا زلزلہ دبدبہ حشم ایسا خودی فخر دے منزل مکان ٹٹ گئے
کسے جھلی نہ ٹھوکر دیوانگی دی شیشے عقل دم وچہ پریشان ٹٹ گئے

کسدی طاقت اے کرے ایہ طے منزل کئی قافلے تے کاروان ٹٹ گئے
بجلی واعظاں پئی دوپہر ویلے ویکھ تباں نوں روزے ایمان ٹٹ گئے

امید وصال اے زندیاں نوں نہیں لگدیاں سارے ارمان ٹٹ گئے
ٹٹا جس بدبخت دا دل دائم اوہدے واسطے دو وجہان ٹٹ گئے

شنیدن مہینوال حال شادی سوہنی

مہینوال ڈھونڈا موت پھردا جدوں پیا کنیں شور شادیاں دا
سر توں بہہ اولا فریاد کرکے دامن ہویا اے کم بربادیاں دا

مینوں ست کے غیر دی چڑھی ڈولی واہ بدھا سو مڈھ آبادیاں دا
ساڈی حال پسند نہ کیتو سو تاہیں ملیا کوٹ فولادیاں دا
ساڈا پکیا پاسڑا ہار گیا ڈھو ڈھکیا کہیا فسادیاں دا
مینوں سنگ سنگدل نے سنگ توڑے جدوں ویلڑا آہا امدادیاں دا
سر پیر تک ٹلی لے ساہ عاشق اوہدا جگدا دیس شہزادیاں دا

ٹردی وار نہ مجھ اڈیکیو سو ایڈ کم آہا اونہوں تادیاں دا
اوس لذتاں دے مٹھے جام پیتے لقمہ اسانوں لبھوادیاں دا
معشوق جاوڑے محل اندر عاشق مرگ فقت دیاں وادیاں دا
سوہنی نال میرے کیتی واہ سوہنی گئی قاعدہ پاڑ استادیاں دا
دائم ناز انداز تے راز عجب ایہ گلاں تیریاں ساد مرادیاں دا

نازک خیال مہینوال

میری سوہنی گئی رقیب ولے دلا منتاں ایہ عالم خواب ہووے
لالی لباں تھیں لٹی گلاب رنگت اوہدی نگہ تھیں مست شراب ہووے
میرے باہجھ نہ اوسدا کوئی وارث دنیا دیہم وچہ پئی خراب ہووے
پھیر آکھدا ایہ کوئی وسوسہ اے جل جل کیوں جگر کباب ہووے
سورج چن تارے ٹٹے نہیں سارے شاید مجھ تے پیا حجاب ہووے

سوہنی اوہ سوہنی جسدا ویکھ چہرہ برقعہ شرم اندر آفتاب ہووے
اوہدا وچہ جہان دے کون ثانی یوسف وہندیاں وچہ نقاب ہووے
عاشق باہجھ معشوق جے غیر بھالے تاں پھر جھوٹھڑی عشق کتاب ہووے
جیکر سوہنی توڑ پریت نٹھی کیوں عرش مجید تراب ہووے
سوہنی انت دائم مہینوال دی اے آکھ ہوش دیو چہ شتاب ہووے

شہادت قلب

شاہد قلب شہادتاں دے دم دم تیری سوہنی سچ ویاہی گئی اے
ڈکی جنج شدیانیاں نال اوہدی بول قول تے تیر سجے گا ہی گئی اے
ٹھوکر قہر دی مار سترس ہو کے قلعے کوٹ امید دے ڈھاہی گئی اے

اوہنوں گھٹ ڈولی گھمیا لے گئے گھر ساہورے ول ہور اہی گئی اے
جس زمین داتوں نت کیس دعوی ہلاں غیر دیاں نال اڈہ اہی گئی اے
ماری مہینوال کنگال دائم سایاں مجھ دی ہو تباہی گئی اے

فریاد ناشاد

تخت وصل اسی حقدار عاشق ہائے ہور ظالم بادشاہ ہو گئے
ملیا راہ نجات دا پاپیاں نوں سجدے کریاں اسیں گمراہ ہو گئے

غافل جنتیں کھیڈدے نال حوراں عامل دوزخاں دی وچہ بھاہ ہو گئے
جھے فیض دے ملے گناہیاں نوں سلے ڈیاں نیکیاں سب گناہ ہو گئے

اک باہجھ امید دے گئے بنے اک نال امید فناہ ہو گئے
راہی عیصؑ نوں حرص پیغمبری دی یعقوبؑ نبی عالی جاہ ہو گئے
بادشاہاں غلامیاں چک لیاں سر بی گولیاں تاج کلاہ ہو گئے
خاندان اشراف درخاک خستہ بدمعاش بدراہ گواہ ہو گئے
سہنہ لال دے پئے ساماں کیتے الٹے اپنے مال تباہ ہو گئے
سایاں تیر بان لے پر واہیاں نے ماہ مات تارے مثل ماہ ہو گئے
آہی قطعہ جو سیداں صادقاں دا طرے لکڈھ ہشیار جلاہ ہو گئے
دائم ویکھ عیاریاں چرخ دیاں فالی کرن جگمگ جالی ساہ ہو گئے

انقلاب

بھل پروانے پھل پھل پھل چمن کردے بھونڈ شمع اتے نازڈ ٹھے
پہریدار خاموش بیہوش ایسے کردے شہر وچہ چور آوازڈ ٹھے
بکری کرے سواریاں شیر اتے موہنہ چڑیاں دے نرغ دم بازڈ ٹھے
موجاں مانیاں رج نامحرماں نے منہ سولیاں دے محرم رازڈ ٹھے
دردمنداں دی عاجزی پار حد دی خشک دل ہوئے بے نیازڈ ٹھے
آشیانیاں وچہ عقاب پھس گئے بے پرانڈے وی پروازڈ ٹھے
گیاں ہو نردیداں رسشیداں دیاں جا پر تاشناس ممتازڈ ٹھے
ہو گئے تخت نشین نادار مفلس دربدر رلدے سرافرازڈ ٹھے
صدق صبر باغی باغاں وچہ نازاں مسند موج بیٹھے حرص آزڈ ٹھے
معنی مثنوی معنوی چشم دی تھیں نیڑے ہو کے دور درازڈ ٹھے
بندے بنے خدا ناخدا ڈب گئے عجب رنگ ایہ بندہ نوازڈ ٹھے
بے ساز مقبول وچہ راز قدرت ملدے کفت جنتر نغمہ سازڈ ٹھے
ہو گئے مشرقی مغربی والئے کاشا خاک ہند اندر ترک و تازڈ ٹھے
دائم صوفی صفا گئے چھوڑ مسجد کافر ندپئے پڑھدے نمازڈ ٹھے

نغمہ حسرت

ڈگی قلم تے خشک دوات ہوئی طبع بند خیالاں نوں کی ہویا
چلی کسے نہ طرز رفتار دلبر مور کبک دیاں چالاں نوں کی ہویا
پئے کوڈیاں دے سنگ تلدے نے جوہری غافل یا لالانوں کی ہویا
نہ کوئی میکش نہ ساقی نہ مے باقی ٹٹ گئے جام زلالانوں کی ہویا
ماہی دل قیدی سارے نکل گئے خبر نہ زلف دے جالانوں کی ہویا
میں کوئی نیناں دی صفت تے نہیں کیتی چھڈ گئے باز غزالانوں کی ہویا
لیلے قصر دل ڈھونڈ دا پھریں بن بن قیسا نیر یان بھالانوں کی ہویا
تازی گئے بسمل تے ہو قاصر نیر گام روالاں نوں کی ہویا
کردی پئی تقدیر خراب ہائے غوث قطب ابدالاں نوں کی ہویا
خبرے ہو گیا باغبان باغی شاخاں خشک نہالاں نوں کی ہویا
لوبھ حرص دی تیغ مقتول کیتا صدق صبر دیاں ڈھالانوں کی ہویا
آکھن وصل تے ہو کے نصیب دو دی الٹی فال رمالاں نوں کی ہویا
شیشہ وہندیاں چھم چھم رون لگ پئے خبر کر شاہ جمالانوں کی ہویا
خریداراں نوں ویکھ دکان اپنی کر گئے بند بقالانوں کی ہویا

سر تار ستار نہ چنگ طبلہ روز جشن قوالاں نوں کی ہویا ! آکھن بندہ ایہ خالق خدا دا اے اہل راز کمالانوں کی ہویا
جسنوں کجھ نہیں ہویا کی فائدہ اے بھاویں پچھے بیحالانوں کی ہویا دائم سامع رنج باتوں غافل ٹاٹے عرض سوالانوں کی ہویا

شکوہ عاشق بر معشوق

چڑھیا چن سہاگ دا تدھ بھانے میرے بھا دیاں بجلیاں بولیاں نی جوبن گندیوں سوہنے گند زلفاں اساں ویکھ لے پٹیاں کھولیاں نی
خون جگر تھیں رنگ لے ہتھ عاشق معشوق نے مہندیاں گھولیاں نی اسی انگ بھبوت لا رمتے پہن سوہیاں ساویاں چولیاں نی
ایڈا غضب گجرا تنے کھا لرزہ کندہاں بلخ بخارے دیاں ڈولیاں نی لیسی کچھ میزان دے روز دائم گیوں گھٹ پوریاں تولیاں نی

ابیات دیگر فراقیہ

ہر طرف تھیں لے امیدیاں نے ایہ کوئی تیغ درگاہ تھیں چلگئی اے اچھا کی ہویا کوئی عذر ناہیں ساڈی عمر گلی اوہدی گلگئی اے
ول ول گئی ول ول کر کے سینہ مجھ مسکین دا سل گئی اے پنیاں ڈولکے اوسدا اوچہ ڈولی انبر ڈول گیا دھرت ہلگئی اے
بلبل روح دی کملی قید ہوئی پھل کاغذا ندا ویکھ بھلگئی اے یاری لا بیدرد دے نال میری عزت پت ساری گھٹے رلگئی اے
ٹرگئی ساہورے چھیل چھبیل ندھی چھلے پہن کر کے ول چھلگئی اے آپ نال سکھاں مانے موج دائم سانوں سٹ فراق دے جھلگئی اے

دیگر

ساتھے رات محرمی ماتماں دی بھاگ بھنڑی شب معراج تیری پرئے سوہنیے حسن دے پتلئے نی صورت سج گئی پہن پوشاک تیری
تو بہ اسی وچار ڑے یاد کتھے ہو گئی بے پرواہ مزاج تیری وچے رہی امید پروانیاں دی لاٹاں ماردی چشم سراج تیری
بھلگئے قدیم دے اسی چاکر طبع مست اندر کاج راج تیری ساڈا قول اے دشوار دائم لڑی ٹٹ گئی کچ زجاج تیری

دیگر

بھلا بھلانی ندھیئے بھلا ہووے بھلا پا بھلاوڑا اساڑیوا ای وت چھک زبینہ سینہ پھٹ گیوں تھیں محل چھیڑ کے جاڑیوا ای
شالا آہ نہ پوی امان رہیں میرا دیس گھر بار اجاڑیوا ای ہٹی گندڑہا فراق ہٹی ورقہ سکھ سواد دا پاڑیوا ای !
کجھ روز تے جھلدیوں سیک سینے سر پے پہنیا کم وگاڑیوا ای ! بلبل ہو تو چہکدی وچہ گلشن میرے سکھ دا رکھ اکھاڑیوا ای

اگے دوڑ کوڑی پچھا چوڑ ہو یا مینوں چھڈ کے غیر نوں تار یوای
آپ ہرگ سو لکھنے وچ واستہ دائیم نرگ فراق دے واڑیوای

دیگر

اللہ رکھیاں اکھیاں میریاں تھیں چھم چھم مینہ ساون پیا برسدا اے
کوکے شام صبوح مجروح گھائل پنچھی روح اُداس ہو ترسدا اے
سینے ٹھاٹھ پریم دی لہر مارے ڈنکہ گھڑی گھڑی درد جگر سدا اے
فرہاد مجنون مینوں ویکھ کہندا ایہ اُستاد فاضل پریم درسدا اے
کدے مہر سیتی مرہم بخشنی سی سینے زخم کاری گئی برسدا اے
دائیم تلخیوں ترشیوں اتر جاوے نشہ عشق نہ بھنگ تے چرسدا اے

دیگر

ہائے کیوں ملنگ نوں حال پُچھیندے جے نوں محل تے کھلی رہندی
اُچہ تیک پتنگ ننگ جلدے جچر تیک اڈیئے شمع جلی رہندی
کوچے غیر دے قدم نہ پاوناں سی پھردی اوہا قدیم دی گلی رہندی
مار تلی تے تلی نہ دوڑناسی بھاویں جند وچ غماں دے تلی رہندی
ایہ سچ تے کوڑ ڈھنگ کہیا بھیڈ اوتھاں دے وچہ نہ رلی رہندی
دائیم عشق حقانی دا مزہ وکھرا دنیا روپ مجاز تے بھلی رہندی

حکمت

ناراں نال نگہ دے کرن گھائل موہیا جگ پیاریاں پُتیاں نے
کردے مار کے ناز انداز والی تاراں وجدیاں گئیاں ندیاں کُٹیاں نے
حکمت راز تھیں روپ نوپ تازے مجاز دیاں بھریاں ہٹیاں نے
ولی علم باعور دی پرکھ کیتی ہویاں اوہدیاں جوڑ ترٹیاں نے
وزن کردیاں کوڑیاں سچیاں دا ایہ قدرتی کنڈیاں وٹیاں نے
دائیم یار جے سچدی گل پُچھیں کھوٹے کھرے دیاں کھسوٹیاں نے

نکتہ

نظر صاف کرنند نہ ناریا نوں مردا پی پلیتوں ہشیر انہا نوچول
بنی انہا نوچوں ولی انہا نوچوں مرسل انہاں وچوں پیر انہا نوچوں
ڈھال صبر دی رکھ کے رہو قائم پیندے صدق تائیں تیر انہا نوچوں
دائیم انہا نوچوں پیدا ہون عارف پھیر ترو ڑجاندے سیر انہا نوچوں

کیف قدرت

ایسی حکمت اے قدرت دے نشے اندر بیٹھے ہوئے نے عقل گنوا ملکے
اک سیج تے کفر ایمان مُتے بیٹھے تخت تے شاہ و گدا ملکے
دسے فرق نہ قاتل مقتول اندر موجاں ماندے شاہ و گدا ملکے
دائیم واعظ اج رنداں نوں گھیر بیٹھا دام مکر تھیں جھب جھٹا ملکے

تاہیں مغز خوشبو تھیں مست ہویا آئی پھلاں نوں باد صبا لگ کے — بندہ رہیا نہ نال خدا ملکے قطرہ رہیا نہ وچ دریا مل کے

اے مومنو کافرو صبر رکھو ہنے ہٹڑانگے سارے بھر ابل کے — دائم واعظ اج رنداں نوں گھیر بیٹھا دام مکر تھیں چھب چھٹا ملکے

دیوانہ با واعظ

کمر کس کے او بے ترس واعظ تیرے بولدے ڈھول وجان سکھیوں — مخلوقات خدا دی لٹنے نوں کیتے پیچ در پیچ بیان سکھیوں

اندروں تار پریم دی کھڑ گیا نہ نرا منبراں نوں کھڑکان سکھیوں — ڈر داز یدے نال نہ گسکنائیں اتے بکر دے فتوے لگان سکھیوں

الدم تے حکیھدوں غم لذت حلوے کھیر نفسانیاں کھان سکھیوں — کجھ دہر زمی کجھ خلق مورکھ وانگ کیڑیاں لڑن لڑان سکھیوں

کنگھی تسبیح ہتھ رومال پھڑ کے وانگ عورتاں منہ چلکان سکھیوں — کجھ کرن کران بھی سکھنا سی نرا طوطیا پڑھن پڑھان سکھیوں

اک بار پڑھ کے جھنجاں پا بیٹھوں خودی کبر ہنکار گمان سکھیوں — تیک کر کہے تسے کریگی عمل کوئی جدا آپ نہ عمل کمان سکھیوں

کریں مورکھا ریس پیغمبراں دی ایہہ بھار تکلیف نہ چان سکھیوں — اجڑے دیس نوں لکھ آباد کر گئے توں آباد نوں کرن ویران سکھیوں

گھو کر شینہہ والی پچھا اُلو اندا تھوتھی تیر تدبیر چلان سکھیوں — کرے اک نکتہ عین غین دائم بہتا علم جے وانگ شیطان سکھیوں

ایضاً

چڑھ کے منبر تے سولی دے ذکر کریں نہیں کمال آ ملا حال نہ اندری اے — صفت سادہ لوح جیب سنبھال رکھو واعظ بڑا ہی چھندی منڈری اے

طاق منہ دا پڑھدیاں کھل گیا سو وچی قلب نوں حرص دی جندری اے — کوئے عشق تھیں لنگھدا گنج چولا ایتھے ساڑدی اگ سمندری اے

عاشق مست الست دی نگہ اندر توبہ چیز کی تاج سکندری اے — بس خود فروشی دائم کافری اے خودداری نشان قلندری اے

ایضاً

سانوں غیر شرع کافر آکھنا ایں بھلا دس کتھاں تیرا ایمان کتھے — گرد کعبہ اگلے تے عیب جوئی گفتار نبی ایہہ فرمان کتھے!

اٹھے داہ ایویں پٹے کر دے سجدے دس لکھیا وچ قرآن کتھے — تیریاں انہاں پکھنڈاں فساد پایا تیرا اسر کتھے تیرے دھیان کتھے

ایویں تسبیاں رول گھمائیاں نی گھر ربدے پڑھن پڑھان کتھے — حین من الدھر دی شرح ویکھیں کتھے توں تے تیرا ایمان کتھے

ہر شے لا شریک! بجا دکھنی اکے آہا ایہہ زمین آسمان کتھے — دائم فرق زمین آسمان نے آ اوہدی حکمت تے تیری چھیان کتھے

ایضاً

جنت وچہ واعظ نیر اہیں مشکل ملیا ہویا توں شور و شام دا ایں
اوتھے صوم صلوٰۃ نہ جمعہ کوئی توں پابند رکوع قیام دا ایں

تیرے سامنے پیا لگے مے سج سج دشمن خاص توں مستیٔ جام دا ایں
نہ کوئی فتویٰ فتاویٰ نہ کفر کا فر اوتھے جیب نرا مفتی نام دا ایں

مے کشاں نوں کہیں حرام خورے محرم راز نہ نکتہ کلام دا ایں
دائم آکھنا ایں مے حرام آپوں طالب واعظا بیت الحرام دا ایں

اجے رنداں دی رمز نہ جاندا اے

زاہد رمز خدا دی کویں جانے اجے رنداں دی رمز نہ جاندا اے
جیہڑا فاراں دے نال اجوڑ کردا صورت پھلاندی کدوں پچھاندا اے

کھائیاں خندقاں دی اوہنوں سار کیہڑی موجاں وچہ فخر اماندا اے
اوہدے فعل اُتے نکتے رکھدا اے فاعل خاص جو دو جہان دا اے

جو کجھ پیا آکھے اوہ بھی ہے سچا واقف کار نہ سِر نہان دا اے
رندا اوہ بیچارا ہر کی کرے اوہنوں پتہ ای ایسے بیان دا اے

اینہاں شاہ حسینؓ تے لائے فتوے لختِ جگر جو علی مردان دا اے
دائم بے پرواہ دی ویکھ قدرت صبر رکھنا کم جوان دا اے

زمین کربلا

کیویں نیر بھی وہیہ جائے منگ پانی جدوں سامنے کربل دا حال ہووے
دور وطن تے ملے نہ گھٹ پانی موہنوں کرنا بھی نہ سوال ہووے

کھلی فوج یزید دی گھت گھیرا بدھے پیر رسول دی آل ہووے
اک طرف عباسؓ دے قلم بازو گودی وچہ بسمل اصغرؓ بال ہووے

اُتوں وقت نماز دا آ جاوے بال بچہ بھی ہوندا حلال ہووے
سِر عاشقاں رکھنا وچہ سجدے تھاں رنج نہ رب جلال ہووے

پُرزے ہو جائے زمین اسمان یکدم پاک لدا منا نول خیال ہووے
قیدی ہو کے شام نوں چلیا نے ننگا جنہاں دا کدی نہ وال ہووے

کئی دِناں دی بھکھ پیاس لیکے اُتے نیزے تو لڈا لال ہووے
تتی ریت تے تڑفدے ہوں سید دھپ قہر دی ُرت ہناں ہووے

ایدھر خیمیاں نوں شمر لائے بھائیں ہتھ حکم یزید جنڈال ہووے
زینبؓ آوے بھرا دی لاش اتے لمی نیندرے پاک جمال ہووے

بے سر ویکھ قلبوت تے رہے صابر دشمن کیوں نہ غرق تیاں ہووے
کسے ویکھ لوے آمنہ بی دے کدی اج بابا ساڈیناں ہووے

صدقے جان بھرا تے بال بچے شالا دین وچہ نہ زوال ہووے
دائم عاشقی صبر دی حد مک گئی دو ناشان تے شرف قیال ہووے

ایضاً

ہائے کیوں نہ لکھدیاں جلے سینہ گلاں سوہنے بدر منیر دیاں
دساں کویں جویں کربلا اندر ندیاں وگیاں خون شبیر دیاں

پشت مصطفےٰ دی اتے بہن والے نوکاں جھلیاں جگر شمشیر دیاں
سر تے تیغ موہنوں کلمہ سر سجدہ ویکھو خوبیاں شہزادے شیر دیاں

لال علیؓ دا مر جھاڑ لیا تہ سچ پایا خوش تصویر دیاں
چڑھ گئے نیزے تے یار دا نام لیندا ایڈ طاقتاں کدے سر پیر دیاں

دسو ایڈیاں کوٹھیاں ہین کسے نبی ولی ابدال فقیر دیاں
دائمؔ حال تنگ سید پاک والا کا نگاں وہن اکھیں وچوں نیر دیاں

نکتہ

نہ اگے نہ پویگا پھیر پچھے جویں وچ کربل پیا شور آہا
پانی بند کرا دتے سید اندا یار وکی بیدینیاں دا زور آہا

اکول شاہ حسینؓ الطرف کو فی مابین حائل کوئی ہور آہا
جس فاطمہ دا اجگا لٹیا اے ہائے کی دساں کیہڑا چیہ آہا

حد صبر تے ظلم دی دسنے نوں آیا چل کوئی گھجڑی ٹور آہا
جور جور کیتا جس طور دائمؔ سوئی گھت آیا گھنگور آہا

بے نیازی

تشنہ آلِ رسول تے ہین کوفی ایسی بے نیاز لبے نیازی کیسی
تلے خنجراں پڑھ گئے نماز پھر بھی اوہ غازی نمازی حجازی کیسی

الامان اک سہکے تے اک ہسے پھر ایہ الفت محمودی ایازی کیسی
بھیں کھولیں شہزادہ اے ہتھ تیرے طاقت تر کی فرنگی شیرازی کیسی

آپے آدم نوں کرنا خراب آہیا ابلیس دی غمزہ غمازی کیسی
بندہ عیب کرے تے توں پائیں بندی ایہ پھر صاحبا بندہ نوازی کیسی

ستار رحیم کریم ہو کے ناتواناں تھیں نظر اندازی کیسی
فِي أَنفُسِكُمْ تے نَحْنُ أَقْرَبُ جبر قدر تے دور درازی کیسی

لیلے شہر وچ پار وچہ آہ قیسی عشق آہ ظاہر بکر سازی کیسی
دائمؔ بادشاہ ڈگا درگاہ اندر پیا کھیلنا ایں عارف بازی کیسی

نظارہ معارف

ہیں تے لیلے بھی پڑدی ویکھ آیاں نر اقیس نوں جوش جنوں ہی نہیں
ہٹی بحر زبون وچ فالِ شیریں فرہاد دا الٹا شگوں ہی نہیں

پیا ساقی ہی سرا پا لہو زدا اے قلب کشاں دا بے سکوں ہی نہیں
سارا حوصلہ زوروں دا اے لٹ سکدا چور بروں ہی نہیں

ایہ سارے ستارے شہرا نے لدے نر افلاک پھیر آہ دا دھوں ہی نہیں
لقمان تھیں وہ طبیب قدرت دماغ ارسطو فزدوں ہی نہیں

کئی نابکار سونا ل ساتھی ٹریا ہو بخیل قارون ہی نہیں
عشق کرکے کیوں کھاندا اے خون ہستی افسانہ چگونہ چگوں ہی نہیں

خنجر پکڑ کے رن وچ بلا ندا بھی آ کردا جرخ فریب فسوں ہی نہیں
تک گھاں جتھے کل وچ دساں وا جے اج ویراں خانہ ہاں ہوں ہی نہیں

کئی شاہ سرتاج در خاک رُلٹے ذوالقرنین دارا فریدوں ہی نہیں
جھکدے مولاٹے دے تے تمام فرقے اک گروہ مسلم نگوں ہی نہیں

ہر اک بشر پہنے بوقلموں جامے دراصل دیکھو اکو رس ہی نہیں
اوہدیاں رازاں نیازاں وِچ ہرگز ہوندی کسے کولوں آں اوس ہی نہیں

راہِ جستجو کون شہید ہووے چھڈدی جند قاتل دی بنیادوں ہی نہیں
توبہ ایتھے کئی ہستیاں گم گشتہ تولا تیر اک بخت زبوں ہی نہیں

لختِ جگر ہزاراں دے ہوئے رنے نوح ایوب یعقوب محزوں ہی نہیں
پچھے ویکھ کئی ماتمی صفاں کھلیاں دائم بیار وندا اک قیس ہی نہیں

مقولہ

جمل بے پرواہیاں یار دیاں بجھ بولیاں کم زوال دا اے
جدوں یار دا تیغ اولار قاتل سینہ پاٹدا عقل دی ڈھالدا اے

تیزی چاتری پیش نہ جائے ماسہ جدوں غضب دی چشم اگالدا اے
خودی فخر غرور دی دھوڑ اڈے گھت وِچ گٹھیالیاں گالدا اے

جیہڑا اوہ دے رضا نہ رہے راضی پینا اوس کد جام وصال دا اے
ایہو قاعدہ ایس استاد دا ای سر لیکے سر دکھالدا اے

ہوکے یار دا مر نہ دیہہ ہوکے دنیا جھوٹھڑا خواب خیال دا اے
دائم دس الگوں ہن واسطہ ای کی حال شوہدے رہنوالدا اے

شکایت فلک کجرفتار و بخت ناہنجار کردن عاشق زار

ہیں اسمان دا کی وگاڑیا اے کہیا نال پھیر متھا لایا سو
دساں کی کی ایس بے ترسدیاں جو جو مجھ تے ستم کمایا سو

پھیر بلخ نوں جاندی کل دنیا جتھوں ڈال زنجیر چلایا سو
مائی باپ دے ایہں فرزندا کو جدا نال فریب کرایا سو

غنچہ خوشی دے باغ تھیں تروڑ نٹھا لکھ ترس نہ کیسلا آیا سو
دلی شہر دا بیلیو دے لاراگوں نگر گجرات وکھایا سو

سجاد سکے تے کھبا ماریا سو ڈاڈھا نال اندوہ روایا سو
اتے گجر چناب دے ڈال جاوو بیڑیاں بنھ بہایا سو

پایاں ہٹیاں کھٹیاں روہڑ سبھے چنگا عشق تھیں نفع پہنچایا سو
ساتھی نال دے مار کے چکیو سو مینوں جال دے وچ پھسایا سو

سر تے ٹوکری رکھ فراق والی گلی گلی بازار پھرایا سو
وچ خاک دے خاک در خاک کر کے پھیر جھبیں دا چاک بنایا سو

ہوویاں بیٹھے زمیں تے نشر گلاں مہنوالڑا نام ٹکایا سو
کجھ روز لنگھے نال یار چنگے ایہ گل نوں آن ہلایا سو

نین وچ نیناں ملے ویکھ کے تے ویری ہوکے ڈھول وجایا سو
تاڑی مار کے شہر گجرات اندر پردہ چا پریت دا چایا سو

اہے بھلے نہ بھلسن قبر اندر ماریار دے گھروں کڈھایا سو
وڈی مہر دی سٹ تے ایکتی دلبر نال رقیب بنایا سو

ہن دھوتیاں کدی نہ دور ہووے جیہڑا داغ پریت نوں لایا سو
نخل آہ دے ثمر ترڈ کھڑ دا ٹھگی دھوکیاں جال لگایا سو

لوکو چوغ دانہ دساہ کھانا مینوں سھوڑدے وانگ اڈایا سو
گوکے پیا بیحال مہینوال دائم وس قاعدہ واعدہ پایا سو

فغان

اوہریاں لباں کولوں رقیب بوسے مراں سر ٹکار دیوا دیناں
رہے کوئی سواد نہ زندگی داہتن جدوں محبوب اغیار دیناں

ستمگار اقرار دے کپ رسے ڈولی چڑھی اے ٹرے ہکار دیناں
دیوانے دا پھاڑکے قول نامہ وسے ساہور نویں بہار دیناں

اے پر سچ ہویا کسے سچ کہیا لائیے دوستی مول نہ نار دیناں
لوکا دیاں ہوکا توبہ تائب کرو جگا نیہو تھیں مرن تلوار دیناں

بت بیوفا دے نال لاکے گھ سیر نہ رہیا سنسار دیناں
دائم ایہ مصرع میرے حال اتے کسے اکھیا ایسے آزار دیناں

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

فغان دیگر بطرز جدید

وچ عشق بازار بیپار کرکے نفع پیا اے بیشمار مینوں
پیر دھر دیاں عقل تے ہوش مار گئے چھڈ غلام تے یار مینوں

بھار پھلاند اگدے نہ آہا سہیا جاناں پیا پہاڑ دا بھار مینوں
سینہ کھل گیا جوبن رل گیا بھل گیا اے بلخ بخار مینوں

اگے بے پرواہ پرواہ کوہری عرشوں سٹیا بخت اتار مینوں
بازی عشق شطرنج دی کھیڈیا ساں لکھی لوح محفوظ تے ہار مینوں

گھر تاج تے تخت تے بادشاہی ایتھے پیا بناں اوگنہار مینوں
سنے عزتاں خاک نگھار دتا پاک یار دے اک دیدار مینوں

کدے کڈھ گھروں اوس کچھیا نہیں جہد پیا ردی ہار مینوں
غم خار نویاں دم دم دہین چوکاں کوئی ملے ناہیں غمخوار مینوں

کدھر جاں بمار دکھیار عاجز دسن سولیاں یار اورار مینوں
جیہے دل ہوداں سنے گل ناہیں سگوں کہے درکار مینوں

ڈٹھے یار دے لا ما قرار سارے گلاں یاد رہن گو غار مینوں
لاتقنطوا امید رحمت ہجر کرے کھاں پیا لاچار مینوں

سیوا کراں گا آس اگاس کرکے میوا بخشسی رب غفار مینوں
گنہگار بدکار بمیار عاصی پاک صاف کرسی بخشنہار مینوں

پاساں وصل معراج نوں رکھ آساں دربار دا عرش مینار مینوں
پیا آکھسی جگت شہید اکبر قتل کرے جے نال تلوار مینوں

گھڑسی باغ خلیل دیو انگ روشن دیوے سٹ جے بھڑکی نار مینوں
ساتھی شاہ منصور دا ہو جاداں جیکر کھچ دیوے اڑ دار مینوں

لگے عشق نوں لاج جے بھاج کھاداں ہن نساں نہیں درکار مینوں
مرجاں تے لایموت ہوداں بناں دشتی تے دسن اسرار مینوں

اکہد راہ وچ ڈگاں تے پندھ مکے جیکر ڈب جاداں ڈوکنار مینوں
رہواں ہیں تے آپ نہ ھیات پاوے رہوے آپ دائم ڈیو مار مینوں

فی البیان حالِ سوہنی نجانہ رقیب وہیب

سوہنی سا ہووے گھر بیوس ہو کے ڈانگ قیدیاں وقت گذار دی اے
آوے نظر نہ پھل گلاب ماہی سینے نوک پڑدی ہجر خار دی اے
وہٹی کیوں ایہ بولدی چالدی نہ نت سس ڈچار وچار دی اے
جہڑی خاوند دے نال اجوڑ رکھے پھیر اوہ وہٹی کس کار دی اے
لے آئی پیکیوں روگ کوئی نال گجھا چھک تچھلے کسے اقرار دی اے
دسے بھج نہ الیدے وسنے دا گھر سار ناہیں گھر بار دی اے
رہو تاولی ڈانگ پردیسیاں دے صورت وانگ پنچھی اڈن ہار دی اے
چھم چھم اتھروں کیردی وڈ کھیں اگے یار نی ایہ کسے یار دی اے

بلبل خزاں دے جھونکیاں ساڑ سٹی گذری رُت بسنت بہار دی اے
دم دم جپدی یار دا اسم باطن مونہوں چُپ نہ سار گفتار دی اے
میرے پت دے نال نہ پیار کردی رہندی شکل اداس بیمار دی اے
روندی ڈسکدی تے اُٹھدے ساہ بھردی خبرے پکڑ کوئی جِن آزار دی اے
لوہڑا ور تیا کہے ننان ظالم وہٹی کہڑی کسے دلدار دی اے
مساں اُٹھدی کسے لاہوت لتھی سوڑی پے ہتھے ہتھ مار دی اے
کارن سکھ صواد پرنا آندی ایہ تے وہٹی بھری آزار دی اے
کرے کرم شالہ دائم رب سچا وڈی پنڈ گناہاں دے بھار دی اے

امانت یار

سائیاں آپ اماناں سانبھ رکھیں رات قہر دی کالڑی آگئی اے
نقشہ یار دا سامنے آن کھلا سوہنی تکدیاں سار شرما گئی اے
رہا امن امان رکھیں محو ہو وچ حمد ثناء گئی اے
طاقت مردمی ہٹری رقیب چوں آہ عاشقاں دی دھنوں کھا گئی اے
ایپر تاہنگ نہ ہنیوال دی چال سٹی سبھو چین آرام بھلا گئی اے
بئی ڈولدی ٹھول دی واٹ بھالے نقاں کھولدی رنگ وٹا گئی اے

لگا کرن کھیڑ رقیب کاذب گرمی صبر مقام اُڈا گئی اے
دھپہ مار رقیب نوں رو کیتا وچ سجدے سیس جھکا گئی اے
بھلا وقت سی گھڑی منظوریاں دی تربت ہو قبول دعا گئی اے
رکھی رب نے حفظ امان سوہنی رد نت دی ہو بلا گئی اے
نازک شاخ لجونت دی پاک دامن جھلے خزاں دے ہتھوں گرما گئی اے
دائم یار مہینوال دے عشق اندر پری ماں دے با ہجھ وکا گئی اے

مقولہ مصنف

عاشق آپنی رسم نہ چھڈ دینے نشے جنہاں پریم پیمانیاں دے
نموں جھوں ہو گہجڑی پریت پالن وانگ ہیر دے وچہ بیگانیاں دے

وانگ صاحباں یار دی بیل چڑھدے چالاک کے دھندیاں گانیاں دے
تاڑے لاکے اکھیاں وانگ مجنوں کھلے سُک جاندے مثل کانیاں دے

جائے جان پیاری ناہیں کرن توبہ نیاز پنتھ نے انہاں متانیاں دے
بولی بول کے ڈولنا کفر ہوندا ویکھو قاعدے بھول دیوانیاں دے
جھوٹے لین پریم تھیں سولیا تے عقل فکر جاندے بھل دانیاں دے
دائم لکھ کوئی کرے مڑن ناہیں ازلی جوڑ نے شمع پروانیاں دے

درہم گفتگو کردن ہمجلیساں کہن سوہنی از حالتِ آں

سُنیا ہیں ساہورے جدوں گئی سوہنی پئی وچ فراق دے گلدی اے
سُک سُک کے ہو گئی وانگ سطر رو رو نیناں وچوں ساڈ ہلدی اے
کوکاں کرے مہینوال دے عشق اندر بُلبل جویں طالب پھلدی اے
قایم ہوئی محبوب دا بکڑ پلا پکے نہ ہلدی جُلدی اے
اوہ یار تے اسی اوہ یار کھلیاں ساڈے سر بن اندھیری جھلدی اے
وانگ ڈھکاں دے اُٹھ کا بھیڈ نی بھلی ہوش چرخے پھلدی اے
سوہنہ رباری دس دا حال ڈٹھیاں عقل مت وجود تھیں ہلدی اے
پاکبار آیا رکمال اودھار مزنال ہراں حیدی تلدی اے
گئی جھاگ تو گلوں شوہ تار و رہی لوڑ نہ بیڑی تے پلدی اے
دائم گل دی گنڈھڑی لعل اپر بناں مرشداں گنڈھ نہ کھلدی اے

آمدن ہمجلیساں کہن نزد سوہنی

گھر ساہورے آ کے سوہنی نوں اوہ وار ملیاں الفت نال بھیناں
دس سس نناں دی کیہی رتن دس ہندی آ کرن بحال بھیناں
سوہنی ساہ اچھا لیکے رون لگی کی پچھدیاں ہو میرا حال بھیناں
جگر کھاونی آں لہو پیونی آں نت بھاہ ہیرے بھکھ ڈگاں بھیناں
سیاں کہندیاں صبر کر اجہ ملسی لکھی دھروں تقدیر دی فال بھیناں
اللہ کرے تے مرے ایہ خصم موذی پُٹے مال اہدی اُلال بھیناں
اوڑک دیہوں مندیرڑے گذر جاسن کرسی کرم صاحب ذوالجلال بھیناں
پردیناں پھر بیٹھکے پچھدیا ننے کیکر لنگھیا ساہورے سال بھیناں
سوہرا رنج تکے اکے ہور اضی خصم نال کویں بول چال بھیناں
نناں دی سہڑے زبان شالا ظالم سس آہڑی چنڈال بھیناں
مینوں ساہوریاں پنجرے قید کیتا دتی پیکیاں گھروں نکال بھیناں
اڈیئے پئی ایس کولکڑاں دے آہیں گل نازک عمر بال بھیناں
کڈھے رب سچا کوڑی قید وچوں پاویں یار دے نال وصال بھیناں
سوہنی آکھدی حق غریبنی دے اگے حق دے کرو سوال بھیناں

میرے قلب اندر سچی طلب اٹھی جیں لو گھڑا حسن جمال بھیناں
پردہ پوش ہو کے رہیا وس دائم نیاں میریاں وچ مہینوال بھیناں

ایضاً

وچے وچ سہیلیو گئی لُٹی اُتوں ویکھیاں تے چنگی بھلی آں نی
محرم حال دا کون وہنیوال باہجوں وچ فرقتاں دے جلی بلی آں نی
جس روز الست اذان دتی پچھے اوس امام دے کھلی آں نی
اوہدی ذات توں ذات صفات صدقے اکی گل اندر سوہنی گلی آں نی

تیل ویریاں گھت کے طعنیاں دا مچھی وانگ کھیاڑی تلی آں نی
نہ رہے یار کس نقش دی کرے صورت پانی ہو کٹھیا لیوں ڈھلی آں نی
شالہ پچے درگاہ قبول سجدہ پڑھدی یا رسولؐ یا علیؓ آں نی
دائم یار رنگ دے دید کارن سہر پہر تیکر شمع جلی آں نی

ہمجلیساں سوہنی را

جدوں فضل خدا دا کرے یاری درشن سوہنے ہون جھنیاں دے
دلوں ڈھہہ نہ منہ لوں رہ جائیں غیرت پیر پٹے توڑ ٹٹیاں دے
پاسیں وصل توں وچ رضا اوہدی ہو جاوے حرکت مثل منیاں دے

انت ہون سوال منظور کرڑے وچ پاک درگاہ دے نیاندے
کشتی نوح دی چھڈ کنعان وانگوں ہوسیں غرق نہ وڑیں وچ کنیاں دے
جدوں آپ ہووے مہربان دائم کھیت اُگدے انیاں کھنیاں دے

مقولہ

مل جلگیاں سہیلیاں پرت گھریں اکھیں ویکھ کے حال بیماڑی دا
جدھر منہ کردی منہ دی کھا ڈہندی چاک چاک سینہ کہراں ہاڑی دا

ہو کے وقت اکلڑی کھبر ہائے کے ایہو کم سی اوس کھیاڑی دا
درداں وچ بہتر دی دم دم پئی پڑھدی صفحہ عشق تفسیر نیاڑی دا

اٹھے پہر وچاری نوں فکر رہندا پنڈ قول اقرار دی بھاڑی دا
دائم دس جدائی دے وچ رورو کویں گذریا سال گھیاڑی دا

بیان دوازدہم ماہ فراقیہ ہندی

ماہ چیت گھروں ہکیاں کڈھیا جانیوں چڑھیا سارے ہو چیت جدائیاں دا
زلفاں کھونیاں دونیاں مار چکیاں جویں حال بیحال سودائیاں دا

گیاں رنگتاں پیلڑا مکھ ہویا آ ویکھیا مکھ پرائیاں دا
شالہ یار دی رہواں امان قائم مینوں فکر دائم اکھیں لائیاں دا

بیساکھ

بیساکھ بسنت بہار کلیاں دھوتے مُکھ گلاب چنبیلیاں دے
وِچ پنجرے ستڑی قید ہوئی پئے وہندڑے وہن تریلیاں دے
باغاں وِچ وِچھا سوہاگ سیجاں موجاں ماندے سنگ سہیلیاں دے
بھٹھ سکھ دائم اوہناں کٹھیاں دا جنہاں مُکھ نہ دِسدے بیلیاں دے

جیٹھ

جیٹھ جند جلاداں دے پیش آئی کس کس کے کانیاں مار دینے
اُتھاں راجہ تے ہوئی بیداد نگری سچ جھوٹ نہ ذرا نتار دینے
طعنے مہنے ملامتاں لان متھے ہر اک گل گھر دے نال خار دے نے
جنہاں سرائیدیاں مار نیاں لائیاں دائم بھڑک جھنبوں کدی ہار دینے

ہاڑ

چڑھے ہاڑ گراں وِچے وِچ ہاڑے گھر لئے ہاڑے چنگے ساریاں دے
مینوں کوئی نہ دِنے پر چائے ماسہ راتیں کراں جھیڑے نال تاریاں دے
پرت لٹی نہ پکیاں سار میری گھر سا ہورے لکھ اُساریاں دے
دائم باہجھ پیاریاں جانئے بنیاندے کون ونڈدا درد دکھیاریاں دے

ساون

ساون سکھ تمام جہان وسے لگی سبز پوشاک کیاریاں نوں
صبر شکر کرکے پئی ویکھنی آں بے پرواہ میاں کھیڈاں نیاریاں نوں
وُٹھے مینہ انگوریاں نور بھریاں ملی جام رحمت جو ہاں تاریاں نوں
دائم یار توں ہیں الگ تتی لاواں اگ پوشاک پھلکاریاں نوں

بھادوں

بھادوں بھاہ فراق دی بھڑک اٹھی لانبو لنگھ گیا عرشوں پار میرا
ہمسایاں واسطہ ای سُن فریاد میری جا میل مینوں غمخوار میرا
ایہ کی دہار پئی سینہ ساڑ گئی رہا ہیں کتھے کتھے یار میرا
دائم مُکھ باہجوں پئے دکھ جھولی لٹ گھتیا سکھ بازار میرا

اسوں

اسوں آس ترٹ گئی جیوندی جند تنگ آئی رو رو کے تے
اکوار ملا مہینوال مینوں رواں ہنجواں ہار پرو کے تے
ایہو عرض اے میری خداوندا شالا مراں ہیں یار دی ہوکے تے
دائم فضل تھیں بھیج بہار رحمت جائے داغ جدائی دا دھو کے تے

کتک

کتک کاں بنیرے تے بولدا اے شاید ماہی اساڈے آونا ایں
بھو وکھ تے درد رواں ہوسن جدوں گھٹ کلیجڑے لاونا ایں
اوسے سار لینی آکے قیدیاندی اساں انگنوں پیر نہ چاونا ایں
جے نہ لئی دلدار نے سار دائم چھری مار سینے مر جاونا ایں

مگھر

مگھر مگر فراق دی فوج لگی عقل ہوش نے کھادیاں چالیاں نے
ہائے ہائے کریندیاں رات گذرے دِنے چڑھ کوٹھے واٹاں بھالیاں نے
اللہ جاندا اے ہناں محرماندی جو جو دکھ مصیبتاں جالیاں نے
دائم جنہاں نوں یار دی گود حاصل سوئی بھاگ بھریاں بختاں والیاں نے

پوہ

پوہ پالے سیال دی رات لمی کدوں لگدی اکھ دکھیاریاں دی
ہیں ورگیاں وگنان جو گناں ہوں روندو نکلدی ہک وچھاریاندی
پیاں نال گلوں گڑہی ماندیاں نے قسمت نیک اے جنہاں پیاریاں دی
دائم باہجھ سچیار دلدار جانی کون بانہہ پکڑے نتاریاں دی

ماگھ

چڑھیا ماہ نہ پرتیا ماہ میرا دسے جگ جہان اندھیر مینوں
ہار منگیا پئے انگیار جھولی تقدیر لایا ہیر پھیر مینوں
گھر سا ہورا موہنوں نہ بول سکاں دُکھ درد دسیا پڑے ڈھیر مینوں
دائم کفر بھجے خیبر فتح تھیوے دیوے داد جے عربدا شیر مینوں

پھگن پُھل سوہاوندے رُت بدلی مٹھی وا آوے گلزار ولوں
ڈٹھے باہجھ مست سوچ روان ہووے نت سدھ بیندے گور غار ولوں

کوئی ملے قاصد قدرت آمینوں خیر خبر لیاوے میرے یار ولوں
دائم نیک قران دی فال ڈٹھی مکھ موڑساں نہ سچیار ولوں

آمدن خورشید نزد سوہنی وطعنہ زنی کردن اورا

اوہ خورشید سہیلڑی سوہنی لگی دین طعنے منھاوٹ کے تے
ساہوروسنی ایں نازدسنی ایں آپ ہسنی ایں اوہنوں پھٹ کے تے
تیرے نال کی جھوٹھے بولنا ایں توں تے ہٹ رہیوں ولوں گھٹ کے تے
ایتھے آ چلایوای کارخانہ خانہ اوس غریب دا پٹ کے تے
نی توں یار وسار کے چڑھی ڈولی مرجاوناں سی زہر چٹ کے تے

کوڑیئے کوڑیئے قول تے بولدیئے رہیوں نال اقرار دی کٹ کے تے
مکر چاننی ایں سیج مانی ایں آئے پھانسی ایں وانگ جھپٹ کے تے
کوڑیئے ایہ اصول نہ یاریاں دا ہوون دُکھ جدوں جاناں ہٹ کے تے
آپ سیج سہاگ دی سوونی ایں اوہنوں کنڈ یاندے اُتے رٹ کے تے
دائم فیر خورشید دی لگ قدمی سوہنی روندی نین پلٹ کے تے

جواب سوہنی باخورشید

اجے نیک تے تتڑی ڈولیاں نہ جانے اگلا بھید خدا بھیناں
اوہ دکھی تے میں بھی سکھی ناہیں طعنے مار نہ پئی جلا بھیناں
دھکو دھکی لیا ندا نے گھت ڈولی کیتی ڈھیر میں کوک کہا بھیناں
موہنوں بولیا حق منصور سچا دتا بہتیاں دار لٹکا بھیناں
بھلن لکھ طوفان نہ کدے ہو مہی وچہ ریت پریت خطا بھیناں
توں نے درد اندوہ ونڈا وناں سی ہتھوں مار یا طعن چلا بھیناں
میری توہیں لقمان مسیح گویا موئی ہوئی نوں جا جوا بھیناں
میرے ڈھولنوں ڈھونڈ کے مجھ ولوں کریں عاجزی عجز ادا بھیناں
خاطر ملندی وچہ درگاہ کوکاں شالا پوے قبول دُعا بھیناں
دیویں حوصلہ اوس دکھیارڑے نوں گلاں گوہڑیاں نال سچا بھیناں

ویکھ جیب کے دل اعتبار آوی بیٹھا عشق کاہل ڈیرے لا بھیناں
ویری وانگ یزیتاں مگر لگے میرے بھاورتی کربلا بھیناں
چلے وت کی زور اکلیاں دا بھتے لین جدوں گھبرا بھیناں
رلکے بہتیاں کوفیاں دغے باذاں کیتا سیس امام جدا بھیناں
سوہنی خاص امان ہینوالدی آں دامن پاک تے صدق صفا بھیناں
تیرے باجھ ہمدرد نہ کون میرا ماہی میل مینوں کسے دا بھیناں
کرے اوسنوں رب نصیب جنت جیہڑا وچھڑے دے رلا بھیناں
میں تے یار یا تیندڑی سوہیاں ہتھ جوڑ کے آکھناں چل بھیناں
ہتھ بنھکے واسطہ گھتنی آں ہینوالدی خبر کیا بھیناں
مینوں نام خدا دے آن دسیں دائم یار بھلیں خط لکھوا بھیناں

ایضاً

بھیناں کچھ لیناں نیناں اُلیانوں کدھر ہو گئے مست خمار بیٹھے
گھٹ گودڑی عشق دا لال نوری جھنب گودڑی دی ہن مار بیٹھے
اڈیئے نیناں تھیں پئے سنجھا پدنے جیہڑے نیناں دی کھا کٹار بیٹھے
دھار ن دہار انوکھڑا پریت والا منوں عیش جہان اتار بیٹھے

مشہور ہر گلی بازار اندر جیہڑے اپنا آپ وسار بیٹھے
دیوے زیب زبان نہ سواہ ملکے سر سٹ ہوسن آوازار بیٹھے
ٹھنڈے ساہ لمیرڑے بھرن نالے جیہڑے یاد اندر لگاتار بیٹھے
اڈیئے مجھ کارن اوہا حج کعبہ جتھے پا بستر دائم یار بیٹھے

سہیلی

ڈیگر وقت نہ بھلناں چار روزہ ملسی شام سوہنا ہنے شام ہوسی
اوہا قاتل تے وہا مقتول مقتل اوہا تیغ براں بے نیام ہوسی

اوہا عبد سجود قیام اوہا اوہا مقتدی اوہا امام ہوسی
اوہا میر شکار تے صید مضطر اوہا دائم دے گلے وچ دام ہوسی

آمدن خورشید نزد مہینوال

کر صبر تے سوہنئیے رہو بکی دکھیاں چلیاں لے انکھیاں تیری
انت ڈھونڈ مہینوال نوں کہن لگی آیاں لین مہینوالیا نیا تیری
تیرے نال قہاریاں قہر کیتے ہٹی گئی اے ہو خوار تیری
ایپر ہو کرڑا ڈول ناہیں مینوں گھلیا اوس دلدار تیری
بھاویں قید پئی وچ ویریاں دے منوں صدق یقین تھیں یار تیری
تیری مردمی وچ نہ شک ماسہ دھم پئی اے پار اروار تیری
جویں وچ پنجاب خراب ہویوں گل کرے گا سدا اسنا تیری
کجھ دس دساں اوس کملڑی نوں نہیں تے مرسیا وچ پکار تیری

آہیں سنگ سہیلڑی تاندی ناہیں لئی اے من گھنا تیری
تینوں ڈھٹیاں کالجہ کنب جاندا کہی عاجزا شکل بیمار تیری
سوہنی بنھکے ساہورے گھلیو نے دولت لٹ لئی گئے گھمیار تیری
گل پلڑا پاکے کرے عرضاں اٹھے پہر مشتاق دیدار تیری
سوہنی گیت پریت دے گاوندی آکھے نال پریم دی تار تیری
بیٹھوں ہل گجرات پیار پچھے کتھے جوہ اے بلخ بخار تیری
تیرے عشق سودا دی خبر سنکے عاشق جھن گئے پٹے مزار تیری!
دائم لکھ کھاں عالدا خط ہتھیں اللہ پاک کرسی کشتی پار تیری

در نغمہ سرائیدن عاشق پیش قاصد دلدار

مرحبا اے قاصدے یار دیئے بجد شکر سمیع البصیر دانی
اج تیں بیٹھا اے آہما سرتے مڑیا خون روح دلگیر دانی

عین وقت مسیحادی ہوئی آمد لگا پھرن سلس دم اخیر دانی
کیوں نہ تیری بھی پڑھے مدح عاشق بھاویں مٹے قانون تحریر دانی
اج بخت دے چہرے تے نور برسے کالا منہ عدو شریر دانی
راحت قلب حزین نوں بخشیو ای بڑا کرم لطیف الخبیر دانی
قدرت رکھیا نام خورشید تیرا سوہنا مکھ جیوں بدر منیر دانی
جسدی چشم آہو خاور ختن لٹے جھڑ دا پیراں تے تاج کشمیر دانی
اوہدے وصل دا اصل مشتاق ہاں میں سینے زخم مژگاں دے تیر دانی
لکھاں خط ہن اوسدی وچہ خدمت لیکے نام حضرت دستگیر دانی

لکھ لکھ حمد علیم الحکیم دی اے سو سو شکر بشیر النذیر دانی
ہووے راس دو ہر فلک جسدم چڑھے حرف نوں رنگ تفسیر دانی
پتہ لیکے قاصد نور بھرئے واہ واہ پہنچیوں بےنظیر دانی
شالا خضر بخشیں عمر دراز پاویں کنڈا کھولیا ای عمر اسیر دانی
اوس سوہنی دی سوہنی خبر دسی جتے قلب شیدا شیریں ہیر دانی
اوہدے کاتب دا نام کریم اللہ صدقے ہوواں میرے سر پیر دانی
جسدے پیچ در پیچ گیسو میں اسیر ہاں زلف زنجیر دانی
دائم قلم پھڑکے ویکھے عرش ولوں حال من تے رب قدیر دانی

مضمون خط عاشق

لکھناں بسم اللہ الحمد للہ پھیر صفت احمد مختار دی اے
پتے بہج سہیلڑی چھوٹی شکرے یاد آئی او گنہار دی اے
جس روز دا کڈھیا گھروں تساں حالت دیوانہ عاشق زار دی اے
ننگے پیر تے گودڑی لئی اتے کوئی یاد نہ ریجھ سنسار دی اے
کافر نام دھر لیا مذہب پچھے دنیا پئی اٹاں وٹے مار دی اے
نفرت کرینگی توں بھی ویکھ شاید اج گل ہویا صورت خوار دی اے
توں پری کوہ نور دی ہیں جیہی وِتھ پے گئی کوہ ہزار دی اے
وہٹی ہورہیوں بہن زری زیور تینوں سیج حاصل زردار دی اے
ڈر دا حرف بھی غیر نہ بول سکاں سکی تیغ نری کس کار دی اے

کراں ادب سلام غلام بندہ وچہ کال لجے یاد سرکار دی اے
دساں کی میں کی اے حال میرا جند حال ہی حال پکار دی اے
گیت واویلا اٹھے پہر گاواں ہتھ پھڑمی ستار اقرار دی اے
کوئی کہے پاگل کوئی کہے وحشی واہ واہ مہربانی دلدار دی اے
مانند سگ نفس ملے نہ خیر ہتھوں خلقت مار دھتے دُرکار دی اے
میں ہن سمجھیا آئی قضا میری جو تاں اڈیاں ختم بیمار دی اے
تیری شان دی ہیا نہیں قابل فاضل نال کی گوٹھ گنوار دی اے
گھر سا ہو رہے چن چکور ہویوں اتھے واہ کی مجھ دکھیار دی اے
جتھے انت غلامی دا ہووے دعوے اوتھے تھاں نہ کبر ہنکار دی اے

اے پرجوش نہ صبر نوں ٹکن دیندا اپی پھٹڈی آہ ناچار دی اے
دائم کرلئیں سچیاں نال سجن شکوہ نہیں ایہ طرز پیار دی اے

خط بطرز مجازانہ عاشقانہ

تیریاں بے پرواہیاں ویکھ لباں پئے کھوہ ڈونگھے عزت ننگ اڑیئے
ذرا یاد کریں ویلا لگیاں دا جدوں وچیا عشق دا چنگ اڑیئے

گدے گئے اوہ قول اقرار تیرے ویکھ ویکھ ہوئی جان تنگ اڑیئے
قسماں چا کے آکھیا ہیں تیری ہن نال غیراں کیہنے سنگ اڑیئے

سکی تیغ اٹھان نے سو گھڑی اے ورلے ورلے ور ندیندو وچہ جنگ اڑیئے
وہٹی ہو کے جھولیوں وچہ ڈولی پہن زری پوشاک تے چوڑے ونگ اڑیئے

ہو یاد ویکھنا نہیں نصیب اندر تیرے جوبنے وچہ جنگ اڑیئے
گورے رنگ تے غضب طلا جھلکاں پیاں ویکھلے ہوئیں ہاتھوں پسن رنگ اڑیئے

میلیں انگ پلنگ تے بھل چلیتے وچہ نگدے پاکے بھنگ اڑیئے
کر کے صبر سبھو لئے جھل سینے پئے جیویں جوں بن تیر و تفنگ اڑیئے

آساں لمیاں لا گجرات اندر بیٹھا ہویا اے تیرا ملنگ اڑیئے
میرا حال جویں دردناک ہاڑے ڈاروں وچھڑی گمے کلنگ اڑیئے

مر جائے پر پچھاں نہ ہٹساں گا وہروں عشق تیرا لیا منگ اڑیئے
جدوں میل کرسی سچا رب دائم گلاں کرنگے شمع پتنگ اڑیئے

ایضاً

واحد سخی ستار دی اوٹ مینوں جہدا آسرا سب لیا انوں
عُسر آکھ کے یُسر دی تاہنگ لائی ہوسی پتہ پکا خوشحالیا نوں

تینوں سوہنے نویں بہار حاصل پی رج کے شوق پیالیا نوں
جنہاں بھرے صندوق وصول ہوئے کدوں ویکھدے تھیلیاں خالیا نوں

ہووی بھلا سہاگ تے بھاگ لدھا پئی سانبھ رو نگڑاں پالیا نوں
تیرے سارے ہور ہیکڑے اک ہوئے اسی ڈھوئے فتور بے حالیا نوں

ایضاً

خنجر مار نہ زخم دی سار لیندی اینج سجناں نال نہ کریدا نی
کر کے قول اقرار تے چک قسماں پر غیر دی سیج نہ دھریدا نی

میرا خون ملکے رخساریاں تے بیٹھی روپ سجاتوں پریدا نی
ایہو رہی جے کرسدا چال تیری عاشق سہکدا سہکدا مریدا نی

میرا اندھ نوں کجھ خیال ہوندا کدے پاندیوں نہ چولا زریدا نی
میرے نال بے ترسنے ورتیوں جیوں لکھیا غافت نوں مولا بھریدا نی

کرمے سچیاں تے پھیر شرم کیہا ناہیں طعن ملامتوں ڈریدا نی
لگے سانچ نوں ہول نہ آنچ دائم ننگا لال کھریدا نی

راضی بارضا

جے توں غماں تے غم ہزار دیویں لیساں جھل انکاریاں نہ کرساں
جے توں خاک ملا کے رہیں راضی ملساں خاک سرداریاں نہ کرساں

تیرے باغ پریم داہاں پنچھی کھاساں تیر اڈاریاں کرساں — بھاویں سر تیتے پوے پہاڑ کائی موہنوں تھوکھیاں ہاریاں کرساں

درد دکھاندی کلڑی مانساں گا سیجاں جگت پیاریاں کرساں — پھرساں پیر پیادڑا شہر تیرے جاکے بلخ اسواریاں کرساں

اکوار شالا چڑھے تو ڑ یاری اگوں کدے ہیں یاریاں کرساں — بھاویں ہاں خفتی اے پر کول تیرے بہساں چپ بیزاریاں کرساں

تیرے باہجھ لکھ ملن لقمان حاذق ظاہر درد بیماریاں کرساں — ڈائیم وانگ بھاویں سینہ پھٹ جاوے گھٹ بولساں ساریاں کرساں

اشعار نقطہ دار

غش غش نے پتے نے بن بنی غبغب شفق تے چن جبین بنی — جیتے جی بیتے تیز تیغ جیتے پش پش چیتے نقش چین بنی

بنج تت تنتے تخت بخت تختے بیج پچغنے پئے بیخین بنی — چیتے ذنب نشین نے شیفتے تے بخشے غیب تے تب تخشین بنی

بیتی شب بنی بیشی بنے بے تے بین بنے بنے بجی بین بنی — بے جیب شفتی جیب بے غیبی بے جتن بے چین پیشین بنی

بیچ بیچ بچے بیچ بیچ بچے بیچ بچے پچیخے بیچے شین بنی — بچن جبین جے تنے بچن بچن جنت جیتے جی جی جنت تجین بنی

اشعار بے نقطہ

ڈسدا دمادم درد دا مار و روم ورم کو کا کوک مارا وہو — گلگل گلگل مکر دل آس طوطا سڑدا کدلدا ہا گلدا ہارا وہو

لگا روگ اولڑا دکھ والا وال وال دکھدا سو وارا وہو — اوڈہول کرہ رحم کر ڈہال دلدا الد لگ عمر دا مال وہا وہو

روح ہار دا ہار دا ہار اوڑک کر دا ماراڈار سدا ہارا وہو — ملک ملک گوالا دوامر دالا دوا اکوار دلدار اوہو

لال مال کمال کمال اکمل دوڑ الٹ اوہ ڈاکو گھمار اوہو — گلگو گلگو دا وٹ مار گولا گولا ڈلدا کھا ہو لار اوہو

کدھر والدہ والد سردار سردار کدھر ملک او ملک ملدار اوہو — ڈائیم کدھر اوہ علم کلام کدھر کرہ داحد احد کرہ دگار اوہو

بزبان فارسی

اے پری پیکر حور خلد نوری در عشق تو خستہ بدحال شدہ ام — امروز آمد آں خورشید ہمدم ز پیام تو من خوشحال شدہ ام

دور ام از دیار از پئے الفت در گجرات ملخی مہینوال شدہ ام — اے عروس تو خوب ملبوس شدہ ای من سوز ہجرت پلال شدہ ام

وائے وطن کجا آن پدر و مادر من بملک پنجاب پامال شدم
در گلو انداختہ دام زلفت بردار منصور مثال شدہ ام

بے در شدہ ام بے زر شدہ ام ہیچم ہیچ شدہ ام بے اقبال شدم
بسرم گر کوہ محن افتد دائم قائم در طلب وصال شدہ ام

اشعار سنسکرت وغیرہ

ماتا پتا تیاگیم دیش بندھو کنیا نشٹ مم موبھ ہنکار پریتم
تردھن بیچ گجرات مم نرور توبھولی منڈلی بلخ بخارا بھ پریتم
اوچ نیچ تے آد جگا دگرت دیا اکاش پرتھوی ہار پریتم
نار امنڈل کی چال تا الٹ پلٹ سدرشن چکر کنیا پار اپار پریتم
پتر آدت اتے نتر موہن پرتھو سری گتی این بیچ سنسار پریتم
سوا تے اندر و بدھ شروایو کھل ورت نرگن دکھیار پریتم

یو ور نبھو ور نبھو نر نکار اکشٹی منی نرا نر دوار پریتم
آتشا دان نرگن نرگد کشٹ مادا کنیا ابت سنتو کھ ادہار پریتم
ست جگ گجھین نے کلجگ آوت بندھن آت ڈنڈوت لو سا پریتم
ورتی لکھن مستک بستر شیا اگنی لینو آرتی دان دو وار پریتم
سر لے کشٹ ہنر شول چنڈال مار و سنتوکھ سرد ابھار پریتم
دائم بیتی بیش اوتار عربی ایک ادنکار راماست کرتار پریتم

بزبان ہندی

چتون ناز بھری والے پیت ہمر کیا خوب خراب خوار ہم کو
ہمرا چین گیا ہمری نیند گئی چاروں اور اندھیر غبار ہم کو
ہو کر مغل گھمار و نکے بنے جا کر ملا کیا یہ بھیسڑا دہار ہم کو
کاہن کیسی یہ تمری چال ہے لے مار مار کر دیا دو پھار ہم کو

جرب سے تجھے گجرات ہوں آدیکھا بھولگیا ہے بلخ بخارا ہم کو
تمری پیت ہیں ہوئے ہم سادھ رمتے بھولا مکہ کاشی ہردوار ہمکو
کبھو درشنا کبھو خط قاصد ایسا ہر دے سے دیا بسار ہمکو
دائم پڑی ہمری منجدھار بنا ندیں باپ ڈوبے نرنجن تار ہمکو

بزبان پنجابی

ویکھ ویکھ نیارڑا پنتھ تیرا ہویا درد میرا تیرا بھلا ہووے
پی پی خون وجود دا مٹ سکا کھا کھا جگر بیر تیرا بھلا ہووے
تیرا ہو کے مراں جگت اُتے اکو ہے پھیر اتیرا بھلا ہووے

اج درد فراق دی دہاڑ ظالم میٹھی گھت گھیر ایترا بھلا ہووے
بدہا تیری پریت دا پھراں وحشی کتھے وطن ڈیرا تیرا بھلا ہووے
دائم قبر دیوچہ بھی کو کسا نگا لے نام تیرا تیرا بھلا ہووے

ختم کردن نامہ وگفتن مہینوال با قاصد

الف لام تے میم دی قلم وگی خط لکھیا چا بطرف سوہنی — پڑھ کے نال آ قاصد چا دیویں آپے بھال لیسی حرف حرف سوہنی

نکتے رمز کنائے سب یاد اوہنوں پڑھسی پر ہمیدی نحو تے صرف سوہنی — لا کے مہر محبت دی کہے دائم میرا خاص اقبال تے شرف سوہنی

دربیان آمدن قاصد خورشید و پیام وخط دادن سوہنی را

لے نی سوہنئے لکھ مبارکاں نی تیرا ویکھ آیاں مہینوال ڈانی — شوہ ہا پیار لدا اے تیرے نگر اندر ہور وہور ہویا اوہدا چال ڈانی

تساں گھروں جدو کنا کڈھیا اے وس پی لیا صبر پیالڑانی — اوہنوں نپ فراق وچہ پیڑ اٹھی کی پچھنیں ایں اوہدا حال ڈانی

چپ چاپ نہ بولدا چالدا اے ہویا مست مجذوب متوالڑانی — گلکھ بدھ نہ گرہ میاں عزیزاں دی سر پیچ ھلیا ہاڑ سیالڑانی

ایہو حال ای عاشقاں صادقاں دا جویں پتھر انہوں نا ہین یالڑانی — عاشق بستیوں ہستیوں گئے اگے جکی وچہ جوں ہیدا گالڑانی

مجنون نال قلندراں چھڑے چھینے عشق ملیا منہ مکالڑانی — دائم مویاں بھی ملنے تاں شکر لکھاں وصل یار دا نہیں سکھالڑانی

حسرت از سوہنی

ہینی واسطا ای کی چا آکھیا ای حالت انج ہوئی بیر ماہی دینی — میرے واسطے واسطے پھرے پاند دستار اتار کے شاہیدی نی

ہائے ہائے کی ورتیا نال اوسدے گل ہاں مراں رسی پھاہی دی نی — جے او لمڑے راہ روان ہویا میں بھی ہاں سنگن اوسے راہی دینی

اوہ پٹے تے میں سہاگ ماں نال کوہ دوزخوں مار تباہی دی نی — ماہی چنبہ رویل گلاب دائم تے میں شاخ کنڈیل پھلاہی دینی

خواندن خط

دتا وت سہیلڑی خط اوہنوں ایہہ لے خط پیارے دا آیا ٹی — سطراں جگر دے خون تھیں رنگیاں سو نکتہ درد فراق دا پایا ٹی

نی اوہ پیا دوندا تیرے ویکھنے نوں کیوں چت اداس تھیں چایا ٹی — پڑھ کے بسم اللہ پھڑیا خط سوہنی چم کالجے نال لگایا ای

خط درد تھیں آہا رنگین سارا حرف حرف نے منہ شرمایا ئی — پھر پھر پھول ویکھے زلفاں کھول لیٹے بول ٹھوکد جگر جلایا ای

سخن تیر دلگیر دا چیر گیا اکھیں نیر وہیر چلائیا ای
ڈگی دھرت تے اکھیاں پرت کٹھی ترت سرت ہوش بھلایا ای

بانگ ہجر والی سانگ ٹانگ لالی کانگ غماندی عقل ڈبایا ای
جاواں ڈُب میں شرم دریا تتی کیڈا یار نے بھار اٹھایا ای



کیہڑے منہ میں موڑ جواب گھلاں شرمساریوں سیس جھکایا ای
ڈاڈھی حال تھیں ہوئی بیحال جدوں نقطہ عشق استاد سکھایا ئی
لیکے قلم دوات تیار ہوئی اول ربدا نام دسیایائی

وچہ وہن دلیلاں دے پئی سوہنی دور دور خیال دوڑایا ای
بھیج لکھکے عاجزی طرف ماہی کیتاں عاجزاں یار منایا ای
خط لکھدی طرف مہینوال ڈائیم خورشید نوں کول بٹھایا ای

نغمہ سکون

الحمد للہ تیری مہربانی بے نیاز تیرا بار بار شکر اے
میری نیک برات گجرات اندر اوہدے رہن دا لکھ ہزار شکر اے

تیرا بھلا نی آئکے دسیوئی سوہنے یار دی خبر سار شکر اے
پی کے تلخ کاسہ میں مرجاؤنا ساں ٹر گیا نہ بلخ بخار شکر اے

اٹھے پہر پکاردی رہاں گی میں چاکے اوہدی پریت دا بھار شکر اے
عزت بیگ ڈائیم عزت ننگ میرا اچیاں قدم پکار پکار شکر اے

رازِ دل

پختہ عزم ساں بزم الست اندر شیشہ پیش میرے اوہدے شانداسی
کر کے سیس قربان دکان ماہی سودا لیا ہیں عشق ایمان داسی

وضو ساز یاسی خون جگر تھیں ہین میریاں لبا نوچہ صفحہ قرآن داسی
تدوں نقش ہر کار دا چمکدا سی کوئی نقش نہ زمیں اسمان داسی

الف میم اندر مخفی راز مخفی میم الف اندر ہو جاں ماندا سی
اوہدا گھنڈ عین عشق نے چک دتا جھڑیاں کنگرا دیاں جاپدا تانداسی

اُتر عرش توں فرش تے جاں صدقے ملیا آ ٹیکے انت پچھانداسی
کیتا سوہنی نوں سوہنیاں یار دائم نہیں تے کون کمینی نوں جانداسی

مضمون جواب نامہ

سزا وار ستار دی حمد پہلے جسنوں سب وڈے بابایاں سایاں او
اگوں حال میرا اُسنی واسطا ای حال حال وہایاں سایاں او
وچہ طعنیاں دے انگیار گھلے جنہاں ساڑ جلایاں سایاں او
ہیئیں جھوٹھیاں لوٹھیاں قسم تیری تو نتے خوب نبھایاں سایاں او
تینوں کڈھیا سی جدوں باپ میرے سینے کا نیاں لایاں سایاں او
گھر سارے ہوئے ہی آں وچہ قیدے بھلے ناز ادایاں سایاں او
سالوسٹیا ساڑ ترونڈ کڑیاں ہٹریاں ساہ وگایاں سایاں او
سارے زور ظالم میتھے لا تھکے منوں نہ ڈولایاں سایاں او
لکھ لکھ رکھ تسلیاں مجھ ولوں پکی عشق پکایاں سایاں او
چاڑھے سس ننان نے لائے سارے بار بار ازمایاں سایاں او
بھاویں دوریاں تیری ہو رہیاں تیتھوں گھول گھمایاں سایاں او
لمی رات تاریاں نال جھیڑے کراں وانگ سمے دایاں سایاں او
جبکہ ہو گیا کوئی قصور میتھوں تاں بھی بخش خطایاں سایاں او

لا محمد دے زور رسول تائیں پڑھاں شام صباحیاں سایاں او
ملیا خط تیرا جن چودھویں وچ اروشن نور صفایاں سایاں او
تیری ہوکا نی سینے پئی کانی حرف حرف شرمایاں سایاں او
او گنہار دی بنتی سنی بلکہ کراں سیس نوایاں سایاں او
نال زور دے دوتیاں وہیریاں نے نال غیر پرنایاں سایاں او
والے نتھ پوشاکیاں زری ریشم اندر خاک رلایاں سایاں او
کدے طرف رقیب نہ نظر کیتی تیری جگ سدھایاں سایاں او
تیری حفظ امان امان ثابت حافظ رب بچایاں سایاں او
طاقت غیر دی کی جے کھول دسے گنڈھیں پکیاں پایاں سایاں او
تیری ہوکے ہوندے دل ویکھاں مراں پاسرایاں سایاں او
تیری وچہ پریت دے میت میرے اکھیں پلک نہ لایاں سایاں او
خاک پاک تیری خاک پا چماں ساڑاں سیج رضایاں سایاں او
کردی واویلا دائم واویلی میرے سایاں سایاں سایاں او

ایضاً

بدھی ہوئی آں قیدیاں وانگ اندر جتھے پہنچدی نہیں اے خبر سار مشکل
دو تی پلک وساہ نہ کھاں مہرا کدوں نکلسی ایہہ آزار مشکل!
کوئی رنگ بدلا کے آ ماہی وچہ دیس پٹھاناں کار مشکل
پردہ پوش ہو کے ملیں آن پیارے ظاہر ویکھناں دوہاں دیدار مشکل
جاں جاں جند نہ غماں ندی لہر جھلے ملدے وصل دے در شہوار مشکل
جنہاں بودیاں نال پریت لائی تروڑن تنہانوں عہد اقرار مشکل

کوئی بلند اڈھو نہ نظر آوے آن بنی ایں یار ہزار مشکل
اک بات مینوں بھلی نظر آئی کر کر کے سوچ وچار مشکل
لگے پتہ نہ دوتیاں زیریاں نوں ہوندے عشق دے وچ بیار مشکل
ہوویں رنج نہ جتیوں چہا وکھت بنی مجھ نوں بھی تیرے ہار مشکل
بناں رنج نہ ہوون دے گنج حاصل ڈنگ مار دیندے نے ہری مار مشکل
دائم چلساں چمن آزادیاں دے قید گندہ رجاسی ون چار مشکل

ایضاً

سوچاں سوچ میں گئی ہزار تھکی چلے زور نہ کجھ تدبیر دا وے
در در بھالدا بھالدا آ جاویں کر کے بھیس درویش فقیر دا وے
ویری مرسے جے ڈھنگ فریب دا یاں کہیا مارنا تیغ تے تیر دا وے
سادھو عاشقاں تھیں محبوب ملکے گشتہ پکڑ سمندری نیر دا وے

دارو ہور کوئی راس نہ آوندا اے کاہڑا ایہو چا کریں اخیر دا وے
کی غیراں نوں سار ہیں ویکھ لیساں جن جاننا تیری تصویر دا وے
جدوں ملینگا بھلی کوئی گل ہوسی رکھیں آسرا رب قدیر دا وے
پھیری پا ایتھے مہینوال دائم خط ویکھ مشتاق دلگیر دا وے



رسیدن خط مہینوال را

جب جاہ سہیلیے خط لیکے میرا جیوڑا اڈ گھبرا گیا
قاصد دوڑ مہینوال دے ول آئی لے دے سوہنی دا خط آ گیا
بار بار پڑھیا حرف حرف کرکے فاضل مطلب رمز سمجھا گیا
سوہنی لکھیا آ فقیر بنکے ایتھوں پڑھدیاں منہ کرما گیا
رو رو کو کدا جویں رضا تیری ہیں تے اگے ہی ہو گدا گیا
بہتر بس نوں ملے بھی ترس ناہیں میں تے جان ایمان دکا گیا
تیری جویں مرضی بند عذر عرضی صبر شکر تھیں بھار اٹھا گیا

ہیں تے باہجھ دیدار نہ جیونائیں مینوں ہجر پیارے دا کھا گیا
عاشق پکڑ کے رکھیا اکھیاں تے پھر پھر چُمدا ہو فدا گیا
سخن سوہنے سجّے سوہنی دے سطر سطر تے جند گھما گیا
ہئی سٹ وان دی آن ہر تے درد یاد کان وچ تا گیا
کتھے وطن کتھے ہیں تیم سایاں خانہ خوشی دا عشق اڈا گیا
اُلٹا بھا اس ٹھگ بنارسی دا کھس عقل سودا پھڑا گیا
ہو گئے نے خاک دائم جنہاں عشق النبرا لا گیا

ملبوس شدن مہینوال برنگ مستانہ فقیرانہ گدایانہ

عاشق نار دلدار دا خط پڑھ کے سٹ عزتاں امر بجا رہیا
کمر کس کے وٹ کے جند جامہ بھارا بھار امانتی چا رہیا
حرص جگ دی ساڑ پوشاک سٹی چولی پاک بریدی پا رہیا

اُد فو بعبدی والڑے قول اتے پورا ہو وچ تے سی ہمت لا رہیا
جس بھار تھیں زمیں آسمان کنبے عاشق ہو بلا اٹھا رہیا
نیزہ نفی دا نفس نوں ماریا سو اثبات دے رنگ نوں گا رہیا



پہن گودڑی صدق یقین والی جُسے خاک بھبھوت لے مار رہیا
کِشتہ طلب دا پایا بغل گُشتے گل ہار اخلاص لٹکا رہیا
پڑھکے لا الہ الا اللہ دعوے دوئی دا شور مٹا رہیا
ہویا اک اکلڑا اُٹھ پاسے روپ فقر دا عین سوہا رہیا
عِشق پیر کامل مہربان ہویا دے دے فیض دے دان بچار رہیا
پانی جگر دے خون دا اڈالدائی ساقی پور کے جام پلا رہیا
تو دانی دانا انت انا جانان تانان تن طنبور وجا رہیا

سوہنا روپ چڑھیا عاشق ماد رہیوں جلوہ نور ظہور چمکا رہیا
گوہر خلق سلوک دے ملے اڈیاں شوق ذوق تھیں جھول جھلا رہیا
مگروں لاہ الدنیا حرام مردہ لقمہ حق حلال دا کھا رہیا
اللہ اللہ نبی سرور علی علی نعرے مار دا جوش مچا رہیا
دور اصاف نیت بوٹی صبر وحدت ڈنڈا رکھ امید ہلا رہیا
چڑھیا جوش قدیم دی آئی مستی اپنے من دی موج منا رہیا
ہویا سودائی مہینوال دائم بیت رنگ برنگ الا رہیا

ترانہ مستانہ رندانہ

بیگئی پنجر وچہ آزاد بلبل جیہڑی باغ اندر موجاں ماندیسی
بیٹھا پا کے تخت تے دیو موذی جیہڑی مُہر حضرت سلیمان دیسی
کِسے چاہ اندھیرڑے جا سٹی سوہنی سندری پیر کنعان دیسی
اُس قاتل دے آہا محراب متھے داڑھی گُھٹ لئی مسلمان دیسی
کثرت وچہ یٰسین دا ویس کیتا وحدت وچہ سورہ الرحمٰن دیسی
پردہ پوش ایہ سلسلہ قادری اے تاہیں ہار گئی رسا دکھاندیسی

اج آگئی ہتھ نصاریاں دے جیہڑی بیٹھک شاہ جہان دیسی
اک تیر قضا تھیں ہوئی قاصر براں تیغ محمود سلطان دیسی
تاں شاہ حسین شہید ہویا ہوئی آیت شہید قرآن دیسی
جدوں وچہ شیشے شکلاں قید ہویاں کوئی شکل نہ زمین آسماندیسی
نہیں سی عدم دیو چہ کوئی شور بھنڈی جنڈی پئی ہوئی کفر ایماندیسی
دائم انج بھی آکھیاں کفر لازم کی رب نوں لوڑ شیطاندیسی

سخنے چند

اللہ والیدی من تے چھڈ پرہاں دنیاداراں مرداری سگاں دی گل
ساقی وحدت تھیں مٹے کہن پی کے سن لے یار پرانیاں رنگاں دی گل
یار لنگھ گئے سر اندے پُل بنھکے سر وار دے غازی نہنگاں دی گل
ہرگز ثابت نہ رہے ہلاک ہووے سُنکے گوسفند شیر پلنگاں دی گل

نہ سن مرغ سحر دیاں ہیچ بانگاں سُنلے شمع تے ہوندی پتنگاں دی گل
اوہ غزوہ خندق احد فتح خیبر ویکھ بدر حنین دے جنگاں دی گل
اوہ گود حسین تے لال اصغر وجن تیر سُن تیر تفنگاں دی گل
اندر قبر بھی تڑف دا رہی لاشہ کدی ہٹیں پریم دے جنگاں دی گل

نوک نیزے دی تے جگر بند سرور کی پھنسا این نگی دے زنگاں دی گل
الم برالم در میدان الفت ناہیں کراں فریاداں تے ڈہنگاں دی گل

گل گل پاکے گل گل اندر ڈنگ جھل جیویں کجھ ڈنگاں دی گل
کر کے ماتم ہستی مدفون ہو جا محشر سنیگا عیشاں امنگاں دی گل

مردا مرد دی مرادنوں جان مردہ نامرادنوں حاصل ننگاں دی گل
دائم بہر اک بشر میں کہاں جرأت کہ او سمجھے خفیہ ملنگاں دی گل

اموز بیدن نکتۂ نہاں

کیسی کوں کوں اے مرغ سحر لائی آ اٹکل عشق دی جا پروانے تھیں سکھ
بڑا بولنا ایں کر کے ڈھون ڈھنگی طرز عاجزی ساجد انسانے تھیں سکھ

خاموش ہو سراج جلد امتی وصل دی مست مستانے تھیں سکھ
تونہیں سٹریں پروانیا غیر آتش گھر وچہ سڑنا کسے سڑے گھرانے تھیں سکھ

تینوں اجتک کسے نہ مت دتی سبق غنسانندے آشنانے تھیں سکھ
اے مہکش سخن تو ادب نوش شیرازی و رومی میخانے تھیں سکھ

ذوق انا الحق سولی تے سر دھر کے شاہ منصور دے یار یگانے تھیں سکھ
دست کاتب دی لذت سر قلم ہو کے و سیاہ بن گانی دے کانے تھیں سکھ

جیکر چاہو نا ایں سخیر لیلے آیت عشق دی قیس دیوانے تھیں سکھ
ہر دو راہ یعنی ستم و کرم یارا اک اپنے تھیں اک بیگانے تھیں سکھ

خیر و شر تے کریں نہ بحث مڑ کے چپ زمین تھیں شور آسمانے تھیں سکھ
اوڑ بے سُر دائم کہہ کے سر صدقہ سر سری سُر دار ترانے تھیں سکھ

مقام حیرت بطرز غزل

سدا نالے فریاد نا شاد ہو کے جام ہجر والے پی پی کرناں
کدے مثل مجنوں بیاباں پھرناں کدے بیٹھ عزلت سی سی کرناں

طعنے مہنے سب بے یوندا جگ بینوں مار عشق دی گئی اے گوگ بینوں
کوچے یار دا ملے جے سگ بینوں قدم چمناں تے جی جی کرناں

انھیری ہیستوں کنبدا ڈولناں ہاں جدوں لبے تے میں بولناں ہاں
دم دا راز بھی ہو نہوں نہ کھولناں ہاں خبرے غلط کرناں کہ صحی کرناں

شبگیر نالے بار بار کرناں ہوٹے صبح تے ڈری وچار کرناں
انجی ساہ کوئی کے کار کرناں ایہ نہیں پتہ دائم بیا کی کرناں

ایضاً

نازک دل بوسیدہ محل تائیں کدے ڈہاوناں کدے تعمیر کرناں
اپنے آپ نوں لٹ زنجیر وچوں کدے کڈھناں کدے اسیر کرناں

کدے جا کے حسن بازار اندر ہو واں مست قصر رخسار اندر
کدے ماہ جبین انوار اندر نگاہ شائق مدھی تیسر کرناں

جدوں اُڈاں اپنے مقام اُتے چمکے کو کناں ہوز سے بام اتے
حوراں جھڑدیاں رو رو تمام اُتے جن بشر نوں بڑا دلگیر کرناں

پھراں جدوں صراحی تھیں بادیانوں کر کے مست مخمور شہزادیاں
جتول ویکھاں میں اک نگاہ کر کے ہستی ادہدی جاواں فنا کر کے
جدوں تیکے ذرا وکھا دیواں کانگ لے جساب چڑھا دیواں
میرے کول آئے عجب اسرار ایسا جادو ہور نہ وچہ سنسار ایسا
سنیا ایں مُردے نے مسیح جگا گیا کجھ دن اچھوں پھر او نہیں فنا گیا
مانی کی مصوری جاندا سی ہرگز واقف نہ رمز نہاں دا سی
افلاطون بقراط دی عقل پھیری من گئے سب کیمیاگری میری
ٹکے ہوناں نہ حیران یار و ویکھ خودی تے نازگمان یارو
راز ہمہ اوست دائم جان دلا وچا ہور نہ دو جہاں دلا

نازداراں سواراں پیادیاں نوں درخویش درویش فقیر کرناں
دساں شجر گلزار نوں سیاہ کر کے توبہ اس تھیں بھی وودھ تاثیر کرناں
آپی نیو ہیں دا نقش مٹا دیواں چودہ طبق طلوچہ نیر و نیر کرناں
مسیحا تاں اس پھوک مارا ایسا چرخ چارم تے مثل تصویر کرناں
وت نہ مردا ایں جنہوں جواگیا پھر تے میں پیا حداخیر کرناں
اوہ تے کاغذ تے مٹیاں چھاندا سی ہیں دلاں تے نقش تحریر کرناں
میرے سامنے خاک دی لاؤ ڈھیری اک لحظے وچہ اصلی اکسیر کرناں
ہیں خود بھی عجب حیران یارو پیا کیوں ایسی تفسیر کرناں
اتنا ہیں بھی اج لیا چھان دلاہاں تے وحشی پر عجب تقریر کرناں

نغمۂ عشق

ظاہر قال پسند اے قالیا نوں لدی بات بذات الصدور سمجھے
میرے کر یوسف نوں ویکھے جے ماہ یوسف اپنے آپ نوں تفر ضرور سمجھے
پار گنبد تقادا سر باطن بحر ہستی کوئی کر کے عبور سمجھے
انا خیرٌ اندر صدہا عاجزی لے ناداں شیطان مغرور سمجھے
ایہ نکتے مافیہا دے نکتیاں تھیں جیہڑا سمجھے اوہ ضرور سمجھے

بھل جائے تماشا طور موسیٰ میرے کر یار دا جے جلوہ نور سمجھے
جنہوں پاے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی خاک ملگئی پھر اوہ خاک حسن ملک حور سمجھے
ہووے بندے تے لکھ گناہ ناہیں جیکر بندہ رب غفور سمجھے
ایہ قرب قریب دا دور ناہیں جیکر دور ہووے دور دور سمجھے
دائم اوہ شاعر بیشعور ہاں میں میرا شعر شاعر پر شعور سمجھے

یادگار قدیم

ب بلخ بخارے دی سار بھلی ایہو لکھیا وچہ تقدیر ہیسی
گردش کفر دی پئی سی عالماں تے مذہب دینڈی بند تقریر ہیسی
آمد شمع تے جویں پروانیاں دی چار و نظرف اک بھیڑ و بھیڑ ہیسی

اوہا ویلڑا وقت کمال آہا ڈٹھی یار دی جدوں تصویر ہیسی
قدر شہر آزاد جمال اُتے چمنستان سارا دلگیر ہیسی
کائنات ساری صفاں میل لیاں پڑھی عشق امام تکبیر ہیسی

پہلی صفحے جو کھلے سن دست بستہ ڈٹھا تہاں نے لا نظیر ہیسی
بھلی ہوش تے ہوئے سن وجد طاری چھم چھم اکھیوں برسدا نیر ہیسی
لرزہ زمین نوں عرش بھی کنبیا سی تابش حسن دی وچہ پہر پہر ہیسی
لوں لوں وہا گیا خوش الحان گانگ ایسی وچہ زبان تاثیر ہیسی
کھلا مٹ شراب توحید والا ساقی ہو بیٹھا دستگیر ہیسی
اوس ویلے ڈیدا ڈاہیم یار جھلا ہویا پی کے جام فقیر ہیسی

کلام مستانہ باد بلبل

اے دلیل دے تیز طرار قاصد بھلا دس توں کس رفتار جاویں!
سخت کوٹ ہشتاد دے پلک اندر پارہ پارہ کرکے گذر بار جاویں
کدی چھوڑ ہستی پھریں عدم بستی کدے جبت آ وِیں کدے ہا جاویں
کدے مثل مُکاریاں چالی بکریں کدے ہو صوفی ہوشیار جاویں
تیرا کجھ نہ آوندا جاوندا اے زیروزبر ہو وچہ پلکار جاویں
کدے پھول بھویں صفحے کافریدی کدے حقدی پڑھن اخبار جاویں
کدے کریں شکار بن جال کدی سنے جال دے ہو شکار جاویں
کدی با برقعہ پردہ پوش ہوویں کدی نچدا وچہ بازار جاویں
کدے ہفت اقلیم دا شاہ توہیں کدے بھیکھ منگن ہر دوار جاویں
کدے بے نیاز معشوق تھیویں کدے ہو دکھیا عاشق زار جاویں
کدے وچہ مسجد تسبی پھیر نائیں کدے بت خانے پا زنار جاویں
کدے کریں ہوا حد اسخت غیرت چمن پھٹے ہو کدے مزار جاویں
کدے مارنا ایں دم عیسیٰ کدے ہو بیتاب بیمار جاویں
راتیں وچہ بہشت مکان تیرا فجری ہٹن وچہ نرگدی نار جاویں
جتھوں جن انسان تے ملک ڈر دے اوتھے توں بےخوف اسد ہا جاویں
کدی پھلا نوچہ کھیڈنا ایں ہو بلبل کدے چمن بنسان تھیں خار جاویں
اُتے کشتی وجود ملاح توں ایں بھاویں غرق کریں بھاویں اکے تار جاویں
کہڑی طرف روانگی اج تیری روم شام یا چین تاتار جاویں
ہن واسطائی مل بہو گھر اپنا کیوں دربدر ہون خوار جاویں
ڈاہیم وت نہ کدھرے جائیں ہکیرے سچے پیر دے وچہ دربار جاویں

دیوانہ بابادِ صبا

اے باد صبا ایہ بھلا کرکے لے دعا قلب بیقرار دے چوں
اج لئی جا اک پیغام میرا نت گذرنی ایں گلزار دے چوں
آکھیں بلبل اک بیتاب خستہ ناہیں گذر سکی شوہدی خار دے چوں
ویکھاں ہو سدھی نٹھی تڑفنی آں پیا ڈھلدا خون منقار دے چوں
کوئی ہوش ناہیں بسمل جان تائیں قسمت کڈھیا چمن دیوار دے چوں
بئی رت بسنت دی گذردی اے بخش قطرا وصل بہار دے چوں
تیری قسم اے چمن نہ گھڑی بھلیں بھاویں تاں اے توں وساردے چوں
لئی رج کے باس گلاب دی نہ پیتی رس نہ کلی انار دے چوں

پھٹے پراڈاریاں وچہ توبہ دھوں نکل گیا تار نار وچوں
ہن جاندے جور جفا اتنا کی کڈھنا ئیں گنہگار وچوں
تیرے راہاں وچہ تڑ فدا ہو گ لاشہ مینوں ڈھونڈ لئیں خاک غبار وچوں

اکھیں نزع تے پہنچیا ویکھ پھر بھی آوے بو وفا پکار وچوں
اے صبا ہووی اقبال دوناں پر تیں لے کوئی سار دربار وچوں
دائم یار میری برق آہ سنکے پنچھی اُڈ گئے سارے دیار وچوں

تاثیر برق آہ

میری آہ فناہ دا اثر رکھے کدے ماراں تے درو دیوار سڑ جائے
پڑھاں فاتحہ جے قیس دے سرے اُتے سنے کفن دا اوہدا مزار سڑ جائے
جھلن سیک کی تاب سمندر اندی سنے وسطے تے پار اوروار سڑ جائے
خلاج کرے جے آتش دہان میرا یکدم دو عالم پسار سڑ جائے

توبہ درو دیوار تے کہڑوں ٹھہرے بستی باغ بہار گلزار سڑ جائے
سدھا فلکدی دی طرف جے پھونک ماراں قسم رب دی چرخ پکار سڑ جائے
چُپکا ساہ دا ہو جائے زمین ہڑکے سنے ساکناں لئے پکار سڑ جائے
دائم ایس گلوں کدی بولیا نہ سوہنے یار داستان پیار سڑ جائے

دوہڑاجات فراقیہ

اج سجناں کرم دی نظر پاویں پیا ہجر مریلڑا مار دا ای
پاویں خیر میں پکڑ زنبیل آیا مینوں آسرا تیرے دربار دا ای

تیرے پاک جمال دی طلب اکو بھلا ہور خیال سنسار دا ای
تیرے نگر دا ہیں گدا دائم اکو تکیہ تدھ سردار دا ای

جویں نال میرے دکھاں ویر لایا شالا انج نہ کسے دا حال ہووے
مینوں دکھ مصیبتاں بھل جاواں اکوار جے تیرا جمال ہووے

تینوں اجے نہ آوندا ترس ماسہ عاشق تدھ دا پیا بے حال ہووے
دائم زاری کریندیاں عمر گذری ویکھاں کدوں منظور سوال ہووے

جیکر نہ ملیوں ملسی موت بیشک جان جائیگی کردیاں شور میری
ملک ویکھ کے پچھاں ہی پرت جاسن آہ نکلسی عشق دے زور میری

قبرستان اندر بے قرار ہو کے تڑف تڑف کے پھٹسی گور میری
کھاسی زلزلہ روئے زمین دائم جاسی عرش تیک گھنگور میری

جدوں ایس جہان تھیں کوچ کرساں میری قبر اُتے قدم ڈالدا رہیں
ہوسی ہنجواں نئیں بھری گور میری مینوں ایہو ئی پریت پیالدا رہیں

وچہ کفن دیدے انتظار کرسن کدے کدے جمال وکھالدا رہیں
دائم لنگھیوں تے لنگھیں ٹھوکر توڑے اگ فراق ہی بالدا رہیں

میری قبر نوں ہٹ جاویں سجھو اتے کی ایہ گنبد بنا رہے ہو
ہن خاکنوں تے گھڑی ٹکن دیہو کیوں کھٹ کھوٹ سو مچا رہے ہو

جدوں نقش ہی ہستی دا پھٹ گیا ہن کی نشان لکھا رہے ہو
دائم مرکے بھی نہیں آرام پایا ظالم ایتھے بھی آگ کے ستا رہے ہو

نوتن میم سوہنی مہینوال با تصویر

مصنفہ دائم

باب ہفتم

اُمید و تسکین

گیا ہو تصدیق تحقیق مینوں میرے یار نوں میرا خیال تے ہے
آیا بخت اج پہن پوشاک نوری زہرا مشتری دا چہرہ لال تے ہے
سر دے پیر تے راہ دلدار دا اے ہمت شوق دی تر کھڑی چال تے ہے
گوہر وصل دا ملسی یا نہ ملسی کھلا آسمانی بیت المال تے ہے

خط گھلکے آپ بلایا سُو یاد سوہنی نوں مہینوال تے ہے
نکتہ نوں وچہ پایا صحیح کاتب رخسار دلبر اُتے خال تے ہے
دم دم دے خوشخبر بشیر روحی منظور ہو گیا سوال تے ہے
دائم ویکھئے اگوں ہن کی ہوندا میرے نال میرا اقبال تے ہے

آمدن مہینوال بلباس دریوزہ گر بر در محبوب

مہینوال فقیر ہو اُٹھ ٹریا جدوں یار دلدار بلایو سُو
ملکے ساہ وجود گلاب اُتے وانگ سادھواں بھیس وٹایو سُو
کارن یار دلدار دے در دولت دربدر سوال بنایو سُو
کوئی دے دھکے کوئی ہس بولے غصہ ذرا نہ دلے تے آکیو سُو

کچھے لئی زنبیل مُٹھ ہتھ وچہ گل چولڑا پاٹڑا پایو سُو!
سینے پئی محبوب دی سانگ رڑکے جس واسطے سانگ بنایو سُو
خیر منگدا آکھدا خیر ہووے کسے پایا کسے نہ پایو سُو
وچہ کوچیاں پھرے صدا کردا سبھو ناز غرور بھلایو سُو!

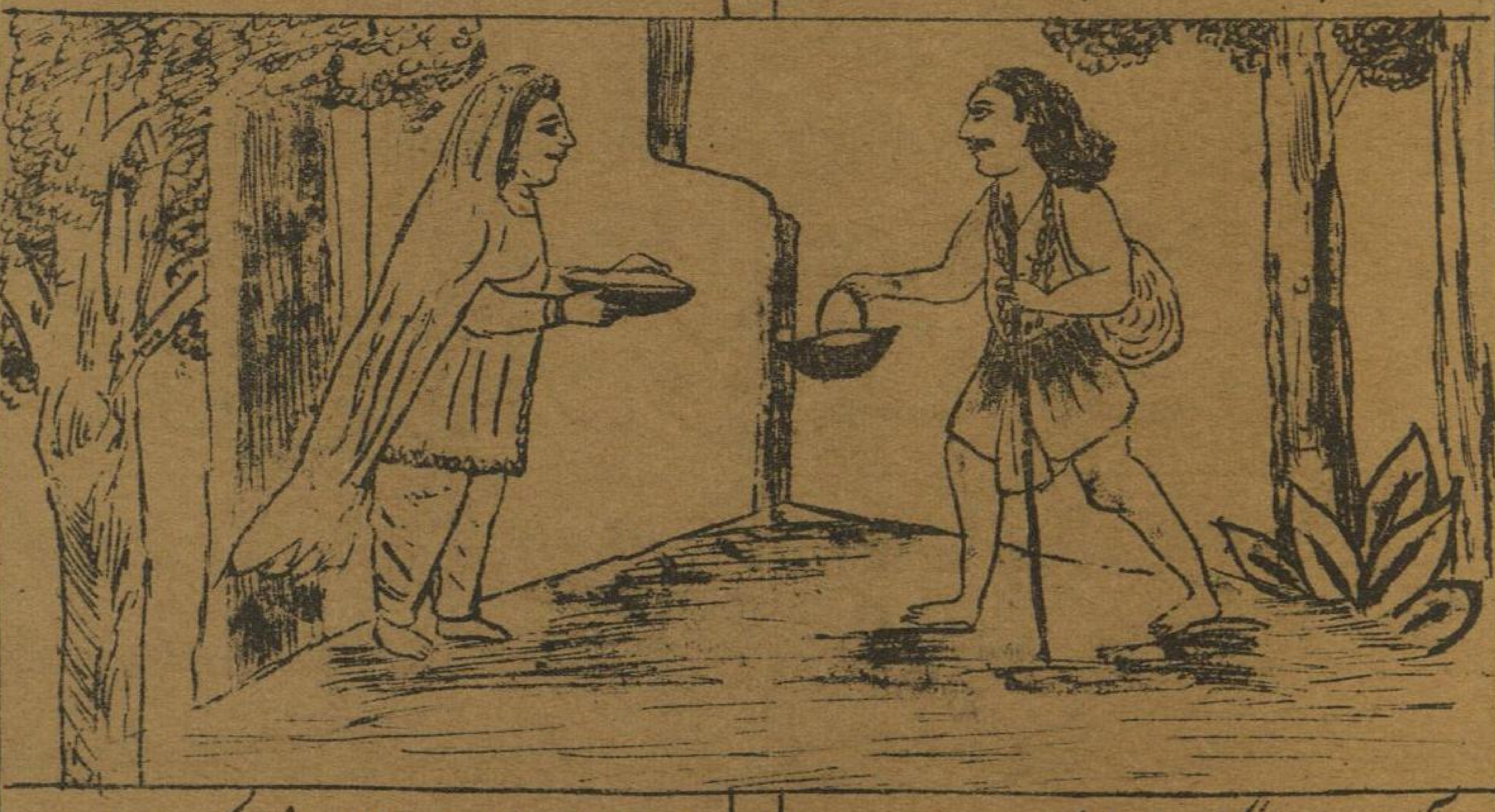
بوہا یار دا بھالدا پھرے رو رو سینہ ہجر فراق تپایوسو
پاؤ خیر گھر والیو بھلا ہووے بھلا بھلا ہو بھلا الایوسو
سانوں گورو دا حکم لدا اکرناں خطے گھلکے سیر جرپڑ ہایوسو

انت ویکھ بچھان کی آن پوہتا قول یار دا ٹھیک نبھایوسو
کس وقت دا کھلا فقیر بوہے نال رمز نے حرف سمجھایوسو
دائم رٹ لگی سینے سوہنی دے اوہدا اسٹر اقلب جگایاسو

ازخانہ بروں آمدن سوہنی وملاقات ہردو

سس آکھیا وہٹیے خیر پائیں برکت فقر دی رحمتاں پایاں ہیں
یار آمونے دی پکی تاہنگ وہنوں پئی آکھدی سایاں آیاں ہیں

لیکے خیر سوہنی جھب باہر آئی ٹھہر سایاں خیر لیایاں ہیں
کیتی کھول زنبیل مہینوال اگے آکھے حج زیارتاں پایاں ہیں



توں آئی تے میں بھی آگیا تیرے واسطے سختیاں چایاں ہیں
چھم چھم روے رہے پچھی سیاں ایس ویس توں گھول گھمایاں ہیں

سوہنی پاندیاں خبر پچھان لیا نیویں نظر ہو کیہے شرمایاں ہیں
چوری ملے نے وچھڑے یار دائم گلاں ظاہر الکھ وکھایاں ہیں

درجوش محبت حال ہردو

بعد چر اندے وچھڑے ملے جانی داڑھی دوہانوں سک کمال دی سی
چلی دید تلوار دو بار ترکھی اکو جیہا پئی دوہانوں بھالدی سی

ویہہ گیا زخم فراق والا چھاتی پتی ہوئی کئی سالدی سی
ایدھر سوہنی زیر تکبیر ہوئی اودھر لباں تے جند مہینوال دی سی

دوواں ہیلیاں دے بھلے طور اہنویں گویا گھڑی اوہ خواب خیال دیسی
خوف سسّی دا ماروا آہا نالے رو رو کے نین اچھال دیسی

انت سوہنی ہوش سنبھال سوہنی باہوں یار نوں پکڑ اٹھال دیسی
سینے گھٹ لگاوندی یار دائم نور ہری فقیر دے نال دیسی

مکالمہ عاشق دلبر

مہینوال آکھے سنی سوہنئے نی اساں سختیاں کیڈ اٹھالیاں
توں تے نال چیناں مانیں سیج پھلاں رہناں خاک تے اساں لنگھالیاں
ڈولی چڑھکے ساہورے آن وڑیوں گلاں کیتیاں سب بھلالیاں
جند گلی پر گلھ نہ غدر کیتا تیری گلی وچہ ٹھوکراں کھالیاں
لاواں اگ ہیں تاج شہانیاں نوں وچہ گودڑی دولتاں پالیاں
چابخش خطایاں سایاں وے تیرے طعنیاں مار جلالیاں

پیچ دار معنبری سیاہ زلفاں وچہ خاک بھبوت رمالیاں
خبراں پہنچ گیاں تیرے گریباں دیاں خوب صورتاں جوہیں سجالیاں
میرا ویکھ لے پریم پیاریئے نی خبراں ہو ملنگ ہیں آکیاں
لکھ شکر فقیری دے انگ دالے چوری جگ تھیں سن ہنالیاں
سوہنی آکھدی میریا ماہیا وے میں بھی ظالماں قید کرالیاں
دائم وس پیاں غیر محرماں دے جنہاں پنجرے گھت چھپالیاں

دربیان تجویز نمودن سوہنی برائے ملاقات روزمرّہ

گلاں کرن داویل نہ جان میری کوئی میل دا ڈھو بنائیں وے
ایس دیس دیچہ دیدا ہوسی دھواں فقیر دے نام دکھائیں وے
ادھی رات دریا نوں چیر آویں دو تویں چھاتیاں میل ملائیں وے
میں تے آپ اڈیکاں وچہ ہوساں صدر مزدا ول بلائیں وے
کی خوف ہاہی راتیں کالیاں دا سچی پریت دی شمع جگائیں وے
او ڈیرنیوں تے جگ تھیں شرم کیہا ڈھولا مست ملنگ سدائیں وے

کجھ روز مستاں گذرن وچہ سکھاں جھگی پار جنہاں تھیں پائیں وے
پردہ پاکے ڈھنگ فریب والا سچے عشق دا لال چھپائیں وے
چوری ملن لگے دوتیاں دشمناں تھیں رکھ تقوے اوقات لنگھائیں وے
کی پتہ اے ستیاں ستیاں نوں آکے تار دیدار وکھائیں وے
مجھ کٹھری نوں ہوسی نیند کتھوں سچا قول میرا لازمائیں وے
دائم جیہی سوہنی کو ہجی ہاں تیری میوں سوہنیا سنگ بلائیں وے

دربیان ظہور مہینوال فقیر برکنارہ دریائے چناب

من حکم مہینوال کمال عاشق ڈیرا پار چھناں تھیں لاوندا ای
پلچھی کا ہی کانے کٹ بیلے تھیں جھگی کند ھڑیدے اتے پاوندا ای

وچہ رنگ محلاں دے رہن والا اج خاک تے شکر بچھاؤندا ای
کھلے کیس تے بال کے مچ دھواں آسن سادھواں وانگ لگاوندا ای



مارے جلیاں جل تے جل عاشق نام جل جلال دھیاوندا ای
موتو قبل دی تاراں نوں چھیڑ کے تے گیت لاہوت دا گاوندا ای

بیلے وچہ میلے آ کے بھلے ویلے ہوہو دے جوش مچاوندا ای
عاشق وچہ لاہوت دی بیٹھ منزل ناسوت ملکوت ترفاوندا ای

ذکر لا الہٰ الا اللہ ورد حیّ قیوّم پکاوندا ای
نیر چیر ماہی چمے چرن ماہی مگر مچھ بھی سیس نواوندا ای

اٹک رہے چناب دا نیر وہندا جدوں درد دی آہ چلاوندا ای
اوہدے نور تھیں دور ظلمات ہوئی بیلا ہو سرسبز جھلاوندا ای

ہویا فیض جاری سنیاں خلق ساری آبی فقر دی دھوم دھماوندا ای
کردے قدم بوسی حاجتمند لکھاں نال نگہ دے روگ ونجاوندا ای

آیا اک فقیر جھناں اتے ہاتف غیب دا ڈھول وجاوندا ای
کاملِ اوسدا معجزہ اسم اعظم ہڈی خشک نوں پھل توڑ وکھاندا ای

گھر اپنا آپ اجاڑ آیا ہن اجڑے گھر وساوندا ای
جسنوں حرص ہوس دا روگ ہووے جھٹکا مچدی خاک پھکاوندا ای

لکھ مال دولت کوئی دھر اگے ٹھڈا مار کے پرہاں گاوندا ای
ویکھ دنیا مردار ہے طالباں نوں وچہ گودڑی مکھ چھپاوندا ای

سرخ نین سو عشق شراب کنوں یاد یار دی وچہ جھلاوندا ای
دائم بلغ بخار دا ہو والی سادہو وچہ گجرات کہاوندا ای

اعالیہ کیف

ساون ماہ برسات چھناں بیلا جھولے پرے ٹھنڈڑے رکھدے نے
پایا شور پپیہے پی پیا جگنوں وانگ مہتابیاں دکھدے نے

چمکے فلک دی جھاک چناب اندر روشن چن تے تارے سارے چمکدے نے
عاشق وچہ جمال دے محو دائم اک پلک نہ اکھیاں جھمکدے نے

حالات فقیر روشنضمیر

چھناں ندی کدھی تے سائیں نانگے بھگی پائی ہوئی آسن لایا ہویا
بالن ہڈیاں درد دی بھاہ لگی دھواں گرم پریم دا پایا ہویا
رشتہ تروڑ جہان والئی بھوری کشتہ بغل دے نال لٹکایا ہویا
سائیں[2] شاہ محمد مجذوب وانگوں منہ چپ دا قفل لگایا ہویا
لاہ ننگ ناموس فقیر نانگے قول قالو بلیٰ نبھایا ہویا

سچے عشق حضور دی رسم والا جھنڈا گڈ محکم کھلوایا ہویا
ہتھیں ونگ سچے گلے جنگ وچ عجب رنگ ملنگ بنایا ہویا
وانگ شاہ گلاب[1] دیاں نانگیاں دے گھون ہون تمام کرایا ہویا
مالی[3] وانگ میداں اتھیں لٹی مالی پٹھا کر کے نفس لٹایا ہویا
دائم نفی دی کر کے طے منزل اثبات دا شہر وسایا ہویا

رازونیاز

جیکر سچ پچھیں میاں سچ باجھوں کوئی گل ناہیں کوئی بات ناہیں
لکھ پڑھیں پڑھاویں تے مغز ماریں کدی عمل دے باجھ نجات ناہیں
کون چوہدری مہر تے راٹھ راجے اوتھے کسے دی پچھدی ذات ناہیں
کھڑے آبحیات دا پھریں تسا نکنہ لبھدا باجھ برات ناہیں
ایہو عشق جواندائی مردیاں نوں میاں ہور کوئی آبحیات ناہیں
جنہاں کدھیاں تے پیاتوں پھرنا ایں ایہہ چھناں نائیں گجرات ناہیں

جویں صبح دے وقت نہ شام ہووے اتے وقت دوپہر دی رات ناہیں
ایہہ خوشخطی سطر کاغذ عمل باجھوں کجھ کم ایہہ قلم دوات ناہیں
کھرے کھوٹے دے پچھدا پھریں غافل دسی کسے تینوں اصلی گھات ناہیں
ایہہ تے پیتا اے عاشقاں بدیاں نے جنہاں آونی کدی ممات ناہیں
زندہ قلب دریا چھناں دا اے ملدی سخی دے باجھ خیرات ناہیں
دائم دل دریا تے پا جھگی جہدی تاروآں لبھدی ہات ناہیں

مست قلندر

کھا کے سٹ کوئی جدوں پھب جاوے آپے بنن دے اسباب بندے
بیلی بنے جاں آپ بنان والا آپے کم پے بیلیو سب بندے
ایس ہستی دی بستی دا وچہ پردا آکے وچہ مستی سارے ڈھب بندے
مستی مست قلندر نوں چڑھی ہوئی الٹ پلٹے ہور کرتب بندے

مٹے کوئی ان بناں نہ بنن دیوے لوں بنن والے جھب جھب بندے
اکھیں کن زلفاں ہر شے ہٹی بندی کدی سر بند گدی پب بندے
رنگ ساز اصلی بکہ رنگ کردا ہتھوں نقلیاں ڈب کھڑب بندے
رب بندہ پیا بندا اے بندیاں ہو دائم بندیاں دے دکھو ب بندے

۱؎ و ۲؎ و ۳؎ صفحہ ۲۷۹ کے نیچے ملاحظہ ہو

انقلاب

یا تے میری طبیعت نوں پیا پلٹا بزم عالم دی اکے ہوا بدلی ... ہور کھل تے بلبلاں ہور جہیاں گلشن زار وچہ نویں فضا بدلی
رنگ دہر دا ویکھ تبدیل ہوندا مفتی ہوراں تعزیر بھی چا بدلی ... ساقی تلچھٹ بھی دین تھیں تنگ دسے میکشاں بھی کہنہ ادا بدلی
رندو تہاڈی اپیل منظور ہو گئی جرم انا الحق والی سزا بدلی ... اتے سولی دے اپنیاں رحمتاں دی پروردگار وسار بدلی
بدلی رُت ہن سُنن سُناندی اے ہمنوا بھی پھڑ دے نوا بدلی ... شاہیاں بدل گئیاں پرائے چرخ گردوں توں نہیں آپنی طرز جفا بدلی
اس زمیں دا جیو للچاوندے نوں کدے کدے کوئی دنیا ایں کھا بدلی ... جھڑے شجر تے ویکھنا ایں چمن نازاں دنیا ایں تاڑ کے اوس تے پا بدلی
سٹر بل ہندری لباں تے جند آئی اللہ عرب سمندر رولیا بدلی ... مرضاں بدلیاں آپ ہوا بدلی دائم حاذق بھی تاہیں دوا بدلی

آمدن نال ہمجلیساں برائے دیدار فقیر روشن ضمیر رح

آکھن چھوہریاں اک فقیر کدھی کدھی لاوندا اکڑ بیحال اڑیو ... رلمل آیاں منوں جا چایاں آکھن ویکھ فقیر کمال اڑیو
ایہہ فقیر درگاہ قبول ہویا متھا ٹیک کے کرو سوال اڑیو ... اک آکھدی جاپدا خضر صورت جاما سبز تے ہتھ رومال اڑیو
جھوں قدم تے دور بلا ہووے ہوسو ساہو رہے سگھڑ نیال اڑیو ... ویکھ مکھ فقیر دا کہن پیاں وچہ خاک دے شاہ جمال اڑیو
ایہہ تے گھبرو عجب رسیلڑا اے پری حور ناہیں جھلے جھال اڑیو ... اک تک نہ سہار سکدی جلوہ ایس دا جاوندا چال اڑیو
ایہہ کوئی لال افغان چغتیاں دا بھاویں بادشاہ عالی حال اڑیو ... چلن چال رعیتاں ویکھنے نوں کردا دیس وٹا پڑتال اڑیو
پھیر کہندیاں عرش دا ملک نوری ایتھے کسے دی کی مجال اڑیو ... ایہدے جیہا کوئی نظر نہ آوندا اے وچہ جگ دے بے مثال اڑیو
خبرے کیوں بھبوت رما بیٹھا کر کے فکر تے کرو خیال اڑیو ... ساہ دو لو لیا جاؤ رج جاونا گھوٹ متھ ناہیں ہمر نیال اڑیو
کوڑیاں شکل آواز پچھان آکھن بس کرو اگوں قیل و قال اڑیو ... دائم رند جیہاں اک دو بول گیاں ایہہ تے سوہنی دا مہینوال اڑیو

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۷۸) ۱؎ بابا گلاب شاہ صاحب شہر رسول نگر میں مشہور معروف مستور اولیائے زمانہ قلندر وقت گذرے ہیں ۱۲

۲؎ سائیں شاہ محمد صاحب مجذوب درویش ہیں اصلی وطن کالوری پنڈ ضلع گجرات ہی ہے اور اب نہار اجکے چھٹہ میں قیام پذیر ہیں۔ ۱۵ سال سے روزہ خاموشی ہے

۳؎ مائی صاحب مشہور و معروف قلندر درویش ہیں اب فوت ہو گئے ہیں

دربیان آمدن مہینوال معہ ماہی بریاں روزمرہ بوقت شب بہ عبور دریائے چناب بخاطر دیدار دلدار سوہنی میگوید

پردہ فقر دا رکھیا آپ سائیں سارے ویکھ تعریف سناوندینی
نے آن مہینوال دے خوب بیلی نت نذر نیاز چڑھاوندینی
راتیں سونپ فقیر نوں جان بیڑے فجری امن امان چلاوندینی
جیہڑی ملے مچھی مہینوال تائیں راوی ایسطرح فرماوندینی
ماہی جان بریاں ماہی کھان بریاں کئی مدتاں موج مناوندینی

آہے کشتیاں بان ملاح جیہڑے وچہ شوہ دے لڑی لگاوندینی
پکڑ مچھیاں اچھیاں بھنکے تے نال ادب اداب کھلاوندینی
تقوے رکھ غفار دا پار جاندے بھلے مرد ملاح چھناوندے نی
ادھی رات دریانوں چیر جاندا دونویں رل ماہی ماہی کھاوندے نی
دائم جنہاں پریمدی پنڈ چائی انت جھگ مصیبتاں جاوندینی

خواب دیدن مہینوال دیدار والدین و فریاد روح والدہ مرحومہ

جھگی وچہ اک رات فقیر ناں نگا موج وصل تھیں باغ بہار ہویا
النوم دے ساقیئے مے ورتی پی پی کے مست خمار ہویا
نہ عشق نہ عاشق معشوق کوئی اَنَا اَنتُ دی منزلوں پار ہویا
اکھلا کے منظر شب ویکھے مائی باپ دا پاک دیدار ہویا
شیر جنگھیا کھی نہوں یاد رہیا کہیا پھریں پردیس خوار ہویا
میریا نانگیا جان قربان صدقے نیر اکھیوں تیز رفتار ہویا

جڑیاں اکھیاں مستانیاں بعد مدت مٹھی نیند دا گرم بازار ہویا
طائر طلب امید دے آشیانے اخی الموت دے دام شکار ہویا
نقشہ کھولیا کاشف سر قدرت ویکھ نانگیا صد پکار ہویا
مائی گھٹ کلیجڑے نال لاندی ہائے بچیا کی اسرار ہویا
سدھ بدھ نہ رہی دکھیاریانوں سنجاں دھ دا بلخ بخار ہویا
کی بنی تینوں دائم وانگ بچہ دسیں بہت مجذوب وبیمار ہویا

ایضاً

ہو کے پت پٹھاندا پھریں نانگا کردوں کجھ تے سوچ وچار بچہ
اسیں چیر آئے ویکھاں پندھ کیہڑے سانوں بنھ آندا ایہ پیار بچہ

چنگی کھٹی آ کھٹی گجرات وچوں ہن ٹر چل بلخ بخار بچہ
نکل واسطا ای بس بیاباں وچوں چل مان گلزار بہار بچہ

رُولا باپ اودیکھ کھاں حال کیہڑے کھہیں گیاں یعقوب دے ہار بچہ
تینوں ویکھیاں کالجہ منہ آوے مویاں ہویاں نوں پیا نہ بار بچہ

پُت تساں دا ہوگدا رُلدا پھنے دیوندے خویش پروار بچہ
تینوں لین آئے اسیں دُکھی ماپے دائم وانگ نہ کریں انکار بچہ

روح والد با مہینوال!

وت بلب کلیجڑے لا آکھے چل وطن نوں نام خدا دا ای
بیٹھوں ہو مقیم گجرات اندر آیا ترس نہ باپ تے ماں دا ای
لگ گئی کی مگر آفات تیرے عشق دُھمیا نار بلا دا ای
پرہاں چھڈ ایہ نار عقاب جیہی جیکر لبھناں ظِل ہما دا ای
بُری مرض مجاز خراب جیہی نسخہ حق بھرپور شفا دا ای

وحشی پھریں چھناندے وہن اُتے سر چُکیا بھار سودا دا ای
جفا جال نہ نار دے مگر انیویں اینہاں وچہ نہ نام وفا دا ای
سدا وچہ مجاز دے پیاں رہناں ایہ قول نہ اہل صفا دا ای
خالی بھانڈیوں شور آواز کوڑے بھریا نہ محتاج صدا دا ای
دائم من نمانیاں ماپیاں دی کجھ خوف جے روز جزا دا ای

جواب دے خواب

نانگا بولیا پکڑ کے پیر ادبوں اساں یار تھیں چت نہ چا جانا ایں
لیک لگدی اے وچہ عاشقاں دے جنہاں ڈر کے قدم ہٹا جانا ایں
ہو قربان سُنت منصور دی تے انا الحق دا حرف بتا جانا ایں
جام زہر دا دہر ولوں نصیب اندر صبر شکر کر کے منہ لا جانا ایں

کوئی عذر ناہیں مینوں لیکھو پر میں مُڑ گجرات نوں آ جانا ایں
این اپنی مول نہ چھڈنی ایں سر وانگ سرمد کٹا جانا ایں
ابراہیم خلیل دی ہاں ملت بلدی نار اندر پیر پا جانا ایں
دائم نرگ تے سر گدی سار ناہیں اک یار دی من رضا جانا ایں

درخواب رفتن بلخ بخارا

نانگا خواب وچہ بلخ بخار پہتا مائی باپ دا امر بجا لیا
دیکھے غسل بھبوت مٹا دتی وٹے عطر تے رنگ بدلا لیا
بیٹھا رہچھ محلاں دی موج اندر جشن رنگ برنگ مچا لیا
پھر پھر باغ بستی باغ باغ ہویا گل ہار کمال لٹکا لیا

رل مل خویش پروار اں پیار یاں نے اگوں گھٹ کلیجڑے لا لیا
پائی نویں پوشاک حریر ریشم سوہنا روپ انوپ سجا لیا
ائی باپ نہ میوندے وچہ جامے منہ چمدے گود بٹھا لیا
کدے چڑھ محلاں تے ٹہلدا اے کدے فرش فروش وچھا لیا

کدے کرے اسواریاں پکڑ چابک گھوڑ تیز رہوار دوڑا لیا ۔ کدے کجھ کرے کدے کجھ کرے ایسا حرص ہوس بھلا لیا
کی پتہ کہ خواب دا ہے عالم کوڑا ناز غرور اٹھا لیا ۔ تنبو تاندا وچ ہوا کوڑے خوشی خام خیال دلا لیا
کوئی بادشہ باردا قول رہیا لذت نیند کوڑی بھرما لیا ۔ کیتا خواب خراب بیتاب ایسا اپنے آپ تے ظلم کما لیا
گذر بہار جھونکا انت گذر گیا تاج شمسی فلک نے پا لیا ۔ دائم نہیں تے ستیاں سوں جاندا سایاں مار چپیڑ جگا لیا

بیداری بطرز رموز

اللہ میاں اے ستے جگان والا راہنما کامل دستگیر اوہا ۔ روز ازل جو رنگیا رنگ مولا لاٹاں مار دا رنگ اخیر اوہا
اکھیں والیاں اکھیاں کھول ڈٹھا نوری آئینے وچہ تصویر اوہا ۔ اوہا طلب اوہا قلب عاشقانہ چکور تے بدر منیر اوہا
اوہا ندی چھناں تے اوہا کدھی لالو لال وگیند ڑا نیر اوہا ۔ دھواں گودڑی کملی اوہا کشتا اوہا کلی تے ننگا فقیر اوہا
اوہا اکھیں مستانیاں پریم بھریاں سینے لٹکدی زلف زنجیر اوہا ۔ اوہا ابھڑے ساہ تے ساہ سر وچہ اوہا لک لنگوٹڑا لیر اوہا
دلگیر ظہیر فقیر اوہا تدبیر تحریر تقدیر اوہا ۔ اوہا سخی سرکار تے اوہا منگت دائم اوہا مرید تے پیر اوہا

دور نشاط ہردو !

پھڑی نت دی چال ہینوال پکی اپنے وقت اتے عین آ جاوے ۔ چیر واٹ دریا دی رات ادھی سوہنے یار دا دیدار پا جاوے
بھن بھن کمال کباب تازہ مچھی نال پیار کھوا جاوے ۔ جھل لہر گرداب چناب والی لکھ ویکھ جاوے تے وکھا جاوے
ملے پیوند اجام دیدار آپوں نالے اوسدی پیاس بجھا جاوے ۔ نین میلکے گوہڑیاں نال نیناں نال لباندے لباں ملا جاوے
ہوئی سار نہ باہر واں دو نیاں نوں چور گھبھڑی سنھ لگا جاوے ۔ رات گذر دی وصل دے نشے اندر دھیوں وچہ پریم وہا جاوے
ٹھنڈے ٹھار کلیجڑے دور دکھڑے چن کول چکور سہا جاوے ۔ دائم ویکھ اس عشق دی چال نیاری پلک پلک وچہ رنگ بدلا جاوے

مقولہ شاعر

نتاں کرے کوئی خودی غرور ایتھے گھڑی گھڑی چرخا اپنی چال بدلے ۔ شاہ زور اے بڑا جوان نیلام تے قال چکا وندا حال بدلے

نال وصل جدائی نوں دے پلٹا اقبال دے نال زوال بدلے
سمیں بدلدے بدلدے بدلگئے کئی ہوگئے قطب ابدال بدلے
ادھی رات عاشق ندی چہیر آوے اک یار دے پاک جمال بدلے

پکڑ تخت بھیں غار ظلمات سٹے شاہی تاج گدائی دینال بدلے
کسب قدرت نوں ویکھ کے کھالرزہ تصویر دا پیا خیال بدلے
دائم دس مہینوال دا حال اگوں جند جھند اکوئی وصال بدلے

آمدن طغیانی در دریائے چناب و بدست نیامدن ماہی

چڑھی کانگ اکروز چھناں اندر وٹھے مینہ ہویا حکم جلالی
لڑی سٹ ملاح روان ہوئے کرن حمد خدا دے پاک عالی
پیا شام اندھیرڑا آ اتوں آوے کانگ چڑھا دیوں شور ڈالی
ڈبویں روندیاں ڈھونڈیاں وچہ فکراں گھڑی آگئی نند کے جاونالی
اک نہیں مچھی دوجا شوہ نارو نالے پئی سر تے ادھی رات کالی
کرساں جان قربان پیمان اتے جسہ رکھیں نہیں مشتاق عالی

گیاں مچھیاں مل اچھل کنوں ماہی گیر سارے بیٹھے ٹھپ جالی
چھن چھن چھن مہینوالدی پئی جوڑے بیلے وچہ مصیبتاں نال جالی
مہینوال فقیر دلگیر ہویا بجھ بجھ گیا ہوئی خستہ حالی
رورو پیا کوکیندڑا وچہ بیلے سوہنے یار دے جاواں کس چالی
تاں بھی رہے اصول نہ عاشقی دا جیکر یار دے جلواں ہتھ خالی
دائم ویکھ کوئی کادا حرج کرسی ہمت عاشقی تے جوش مہینوالی

تخیلات عاشق

مہینوال ماہی ماہی بھال تھکا ملی ماہی نہ ماہی نشان ماہی
کوکے ہائے ماہی روے نہیں ماہی ملے نہ بن کریان ماہی
ماہی چال ٹٹی ٹٹی چال ماہی ہوئی چال ماہی مشکل جان ماہی
کارن لے ماہی غسطے لے ماہی اچھالے ماہی میری جان ماہی
چہیر ران ماہی نواں ران ماہی لیاران ماہی لیاران ماہی
ایمان ماہی دوجہان ماہی بگمان ماہی عالیشان ماہی

اگ لامکان وجود تائیں اج ہوگئی لامکان ماہی
ناہیں ملے ماہی ناہیں ملے ماہی ماہی ملے تاں ملے دلجان ماہی
ماہی نہیں تے ماہی بھی نہیں ماہی ماہی ہووے تے تاں قربان ماہی
ماہی کہیا ماہی کہیا ماہی ماہی باجھ نہ کرے پچھان ماہی
کراں جان ماہی لیا جان ماہی کی جان ماہی لیا مان ماہی
سر جان ماہی سر جان ماہی مشکل پان ماہی مشکل پان ماہی

ماہی پٹ چہیراں ماہی پٹ چہیرن ماہی پٹ پاڑے خانی خان ماہی
دائم ہو ماہی ناہیں رو ماہی لگ شوہ نکھیں ماہی بلان ماہی

عرض کردن عاشق حال خود با ماہیان چناب

آؤ مچھیو سنو فریاد میری کنڈھے ندی دے پیا پکار دا ہیں
تسی لبھیاں ونج پتال کیہڑے انتظار اندر گوکاں مار دا ہیں
آؤ ہنتھ خدا دا واسطہ جے جانا عشق دی بازیوں ہار دا ہیں
ماس تساندی بڑی لوڑ مینوں بدھا ہویا ہاں قول اقرار دا ہیں
آؤ نظر چھناں وچہ وسدیو نی پیا بولدا سخن پیار دا ہیں
ہتھ سکھنے نہیں منظور کردا طلبگار ہاں جدے دیدار دا ہیں
کی گھٹدا تسی کوئی تھوڑیاں ہو طالب اک دو نے چار دا ہیں
تسی کر دیدے باہجھ حلال مڈھوں مینوں ملو چا للکار دا ہیں
گوشت تساندا بھن پیار سیتی تحفہ نذر لیجاونا یار دا ہیں
دائم چیر کے ندی چھناں مارو جا کے ویکھناں مکھ دلدار دا ہیں

جواب ماہیاں

رکے مچھیاں اگوں جواب تا سنیں گل بھائی کرمانو لیا وے
ماس کسے دا کھادیاں تاس ہووے تینوں کسنے ول سکھالیا وے
عاشق ہو کے دلوں نہ نرم ہو یوں ویس سوہنی دیا مہینوالیا وے
سانوں بھن کڑاہیں لئیں لذت کجھ تے ہوش بچالیا وے
ماس اپنا چھکدوں فیض پاندوں بازی گھن جاندوں متوالیا وے
جاں جاں اپنی جند نہ دھڑ بن سیخیں لذت وصل نہ ملیگی بالیا وے
بھلا چکھ کھاں ایہ صواد ذرہ پھیر تک انجام نرالیا وے
موئے باہجھ نہ مزا اے عاشقی دا دائم ہار بسیار سکھالیا وے

مہینوال با ماہیاں

میں تے عرض کیتی رو کے مچھیو نی اگوں ہو طرح متیں دسدیاں ہو
تاہیں مزا جدائی دا نہ جانو تسی کول معشوق دے وسدیاں ہو
کی پتہ لے تسانوں رونیدیاں داپیاں سنگ پیار دے ہسدیاں ہو
ہتھ پیر نہ تساں نوں رب دتے صرف یار دے آسرے نسدیاں ہو
پول پلکو چہ تساندا کھل جاندا جدوں جالو چہ آ کے پھسدیاں ہو
تسی وچہ پانی میرا یار ماہی دائم واویلا تسی وسدیاں ہو

ماہیاں با مہینوال

جے توں ہار نا ہیں دم عاشقی دا اڑیا اسی بھی عاشق سدانیاں ہاں
جسوقت کوئی پانیوں باہر کڈھے اوسے وقت اسی مر جانیاں ہاں

مرگیاں بھی یار جے جھات پاوے زندہ ہو کے موج منانیاں ہاں
پکے سوڑیاں تدھ دے انگ اوہیں اگے کسے دے نہ کرلانیاں ہاں
تینوں عاشقاں وصالدی طلب جیکر اسی بھلیدی مت سنانیاں ہاں
جند اپنی رکھ محبوب اگے حال ٹھرلے واسطہ پانیاں ہاں

لوک جالدے جالدیوچ بھاہ کے جند جان غریب تلانیاں ہاں
کھاون والیانوں لوک کھاوندینے اسی کھاکے تے غم کھانیاں ہاں
تیرے نت دے ٹپنے ختم ہوسن نکتہ رمز والا سمجھانیاں ہاں
سٹ گھت نہ من لے مت دائم تینوں جھگی وچہ یار لانیاں ہاں

لخت لحم جدا کردن مہینوال از ران خود بکمال ہمت

گلی وچہ آیا قلی سوہنیاں دا لدھا راہ گلی خوف ہٹیوسو
کرد پکڑ کے پیا دلیل کردا کر دگار اگے نہ سیر لٹیوسو
جگہ مچھلی دی کٹ پٹ مچھلی بیر اسیر دلیر ہو پٹیوسو
گیا گھٹ آہی گیتی گھٹ ناہی جانی گھٹ آیا کی گھٹیوسو
ظاہر پھٹ ہویا باطن پھٹ ملیا پھٹی جندڑی نوں پھٹ پھٹیوسو
ہٹی ول ہٹی اللہ ول ہٹی اوس ول ہٹی ول ہٹیوسو

آب عشق والی جالی آب ہستی پانی پانی ہو کے پانی جھٹیوسو
پٹ پٹ اتے چٹ پٹ رکھے اکھیں پٹ کے تے زہر چٹیوسو
پٹ پاڑ گلیا اصلی پاڑ لایا گویا پاڑ ملیا تحفہ کھٹیوسو
لال خون ہویا لال خون وگے لال ول وگے شوق اٹیوسو
پٹی چیر چیر اچیر اچیر رکھے پٹی چیر سوہنی سوہنی کٹیوسو
دائم درج ہویا دفتر عاشقی دے درجہ پاک درگاہ تحقیق ٹیوسو

بریان کردن لحم خود مہینوال خستہ حال

تیں جگر دا ہجر دی بال تیلی لئی اگ پریم دی بال عاشق
گھٹ ورم سینے گرما گرم ہو کے لیندا گرم مصالڑے ڈال عاشق
جیوں جیوں ماسنوں جوش ابال آون تیوں تیوں یار دا جوش ابال عاشق
ہویا پارے پارے پیارے پار مرنوں مرنوں پارے پارا اے جال عاشق
گھتی دے ویلا کھتی دے کلی ویکھے پیا ترنگڑاں پال عاشق
جانوں یار نہ ناہیں ڈرے یار جانوں یار جاندا کرے خیال عاشق
ایہو صدا آون اوتوں حد کیتی حد پہنچیوں بےمثال عاشق

استخوان ہیزم زیر خوان بالے گیا خان تھیں ہو کنگال عاشق
کول کولیاں تے رکھ کول بیٹھا اوہے قول کلائی ڈپال عاشق
چھیڑے ہو ہو ہوا ہوا ناہی پھوک مار دا دال رے دال عاشق
بھن بھن لطیف لذیذ گوشت پلے بنھدا ہوش سنبھال عاشق
دیپک راگ پریت دارات ادھی گاونیں ساز امید دیمال عاشق
لگا کرن حد بن ہٹی کوک غیبوں عیبوں پاک تول بنے وال عاشق
رنے ہو بہوش فرہاد رانجھا ماری وچہ چھناں جان چھپال عاشق

معیار ہنوں بار بار کہندے لُٹ مال لیا مالا مال عاشق
لیلیٰ ایس نے گھس جا گیر ہیری مجنوں ہنیاں ایہ کمال عاشق
تیرا عشق حضور منظور ہویا تینوں سدیا رب جلال عاشق

یوسف آکھیا قید تھیں اسان پائی کھٹی واہ کھٹی ایس حال عاشق
اوا ایہ سانوں بھی رستہ دس جاندوں قیدیں لگ کے کرن سوال عاشق
کاتب عرش نے لکھیا آپ دائم جلی قلم دینال مہینوال عاشق

ہمت مردانہ

سوہنی سوہنی دے پرمیدی چھُری لیکے عاشق پٹ اگا پٹ چیر دھریا
شالہ رہ آوے بوہے یار دے تھیں خاطر یار دی دِل دلگیر دھریا
گیا چیر چکور چھناں مار واگے نظر دے بدر منیر دھریا

اڈے سندیاں ہوش سر بر وچوں اُپر اگ دے اپنا سر پر دھریا
جو کجھ یار اگے دھرنا چاہیدا اے سوکجھ نال تدبیر اخیر دھریا
ہتھ جوڑ دائم پیش سوہنی دے تحفہ آ مہینوال فقیر دھریا

آمدن مہینوال پیش دلدار بروقت مقرر

کانگاں چیر دا جھل سر پر سانگاں مہینوال اڑا پار سدھاریا ای
ملے ہس جانی جویں نت ملدے سب خطرہ خوف وسار یا ای
چکھے ذائقہ تلی ذوق والی منہ پاندیاں شک جتار یا ای
وے ایہ نہیں ماہی سچ دس ماہی میرا مان وجود تھیں ہاریا ای

اگے سوہنی وچہ اڈیک بیٹھی عاشق آ سلام گذاریا ای
پھیر کھول مچھی مہینوال دیوے سوہنی نازتھیں ہتھ پساریا ای
کھاؤ پیارے کی وسواس پایئیں تے آپ کباب سواریا ای
قائم رہے نہ ہوش حواس میرے دائم ایہ کی زہر کھلاریا ای

مکالمہ

ہتھ جوڑ مہینوال فقیر کہیا نہ کر یار اتنا بے قرار مینوں
جھکھڑ مینہ نے سدھ نہ لین دتی کیتا تاہنگ دیدار لاچار مینوں
نالے مچھلی وکھری قسم دی اے مساں ہتھ آئی غوطے مار مینوں
بوعشق دی آوندی ماس وچوں سار تکدیاں پئی تلوار مینوں

شاید پکنے وچہ کجھ کسر رہگئی چا بخش خطا دلدار مینوں
پیا ڈُھل مصالڑا بہت ہتھوں پتہ لگا اے آکے پار مینوں
سوہنی پئی پکاردی ناہیں مچھی سچ دسکھاں یار ستار مینوں
دائم پئی ہر سر بوٹی پائے توئی روندی نظر آوے اروزار مینوں

ایضاً

پٹی کھول پٹول مہینوال وسے نالے اکھیوں نیر وہایا ای
تیر اکدے صواد پیار یٹےنی ہیں تے اپنا ماس پکایا ای

بیرا چیر وجود دا بھن آندا اتھیں گرم مصالڑا پایا ای
واہ واہ او بے پرواہ جانی تینوں اجے سواد نہ آیا ای



جسہ جان ایہ سب امان تیری سنے روح دے گھول گھمایا ای
ڈھول گھول گھتی تیرے پیار اتوں کیڈا غضب تے غضب کمایا ای
تیرے پھٹ مینوں پا پھٹ سینے میرے پھٹنے نوں پھٹ پایا ای
سوہنی ویہدیاں زخم عمیق تازہ ڈگی دھرت تے ہوش گوایا ای
وے میں گئی ہٹی کوئی بنھ پٹی ہٹی بنھ کیوں پٹ وڈھایا ای
وار وار جاواں بلہار دائم جند جا کے قول نبھایا ای

ایضاً

توں نے عاشقا عشق دی حد کیتی لب حشر بھی نہ بھلاوساں گی
جا بیٹھ ہن یار آرام سیتی تیرے در تے سیس نواوساں گی
مینوں سوہنی آکھدا جگ سارا سوہنی تاں جے لا نبھاوساں گی
تیرے مان تے صدق یقین سیتی تیتھوں پیار یا جان گھولوساں گی
ہن تدھ آونا نہیں جا پڑ وے میں آپ اٹھاں چیر آوساں گی
جویں اج ملیوں ہتھ پار ہو کے کدے مکھ نہ چھپاں بھواوساں گی
تیرے جیہا او سجناں کون مینوں چیر شوہ نا رو درشن پاوساں گی
دائم ویکھ لیسیں اک روز میں بھی تینوں اپنا ہتھ وکھاوساں گی

رفتن سوہنی ہر شب بوعدہ خود بعبور دریا بر سبوح پختہ

کدھی پار لی لنگھ مہینوال گیا جدوں سوہنی قول اقرار کیتے
عاشق عشق دا عجب دکھا جادو معشوق دے ہوش فرار کیتے
پچھے ڈال ڈیرے بیٹھا ال جھگی صدق حوصلہ صبر قرار کیتے
سوہنی ٹھل کے تے پکے گھڑے اتے ننبا دیسد ہار دیدار کیتے

جاوے جیہر دریا بلا راتیں ایہہ رب نہ بھید اظہار کیتے
بنی بحر چناب دی مرغابی نال گھڑیئے بڑے پیار کیتے
ہو کے نا مردانگی چال پکڑی سکھ عیش دنیا فی النا کیتے

پچھاں پرتدی گھڑا الکا آوے کئی مدتاں عیش بہار کیتے
کرے نت جمال مہینوال والا کو جیہے دوہاں انتظار کیتے
سر تے دکھ مصیبتاں جھاگ دائم راضی پئے پیارڑے یار کیتے

بصدق آنکس کہ زد و رعاشقی گام | بمعشوقی برآمد آخرش نام !

ترجمہ مقولہ جامیؒ

ڈٹھا فتوے عشق کتاب اندر کم پھبدے عشقدیاں ناریاں دے
خوباں پان کنیں بنے نقش زیورستاں جھل دکان سنیاریاں دے
گھڑا ڈھاک کواری دی مل بہندا تپ کھپکے وچ انگاریاں دے
غازی پاوندے شان شہیداں دا سینے جھل خنجر تلواریاں دے
مارو نیر چھناندے جیہر سوہنی رہی ڈگدی وچہ دو لہریاں دے

عاشق زندیاں گور دی جھاگ منزل لطف لین پھر موج الاریاں دے
ہندی جھل رگڑے مقصود پاوے نگ لاوندی سٹ پہاریاں دے
لٹھیں دے کے سیس کمادا اپنا تاں خطاب پاندا شکر باریاں دے
مہینوال جدوں پٹ جیہر آندا آرکھیا بہشت پیاریاں دے
دائم معشوقی درجہ پان عاشق پیت پالئے نال سہاریاں دے

مقولہ نظم نگار

پیاں ندی چھناں تے عشق دھماں نت ہو ہو دوں سوا آوے
ٹھل گھڑیدی رکھکے ٹھل ونجے پار یار نوں گلے لگا آوے
پچھاں پرتدی وار پیار سیتی گھڑا جھنگیاں وچہ ٹکا آوے
ایسے چالتے مدتاں گذر گیاں مہینوال نوں چال وکھا آوے

کالی رات اندھیرڑی جیہر سوہنی نت یار دا درشنا پا آوے
تازہ جام پی وصل پریم والا اگ ہجر فراق بجھا آوے
پڑھ کے بسم اللہ اپنے وقت اتے دریا دے سیس نوا آوے
سکھ سدا نہ عشق دے وچہ ایہہ دائم نویں توں نویں بلا آوے

دانستن خواہر رقیب حال سوہنی ورفتن برسراغ او

اک رات آفات ظلمات بھری آئی اپنا رنگ وکھان یارو
جسدے وچہ کچا ہویا پچھوں سی اوس رات دا سنو بیان یارو

سوہنی اُٹھکے اپنے وقت اُتے ہوئی یار دلیل دوان یارو
بوہیوں نِکلی پری مثال سوہنی پئی قدر توں جاگ نشان یارو
ڈُٹھا پرت کے مُول نہ سوہنی نے تیز چلدی لاٹران یارو
سوہنی اوس جائی آئی شوق چائی جتھے گھڑیہ آ ہا مکان یارو
لنگھ یار دلدار دا کرے درشن چھاتی میل کیتی ٹھنڈی جان یارو
وہدی سب ایہ کارستان وہدی اکھیں ویکھ لئی رکھ دھیان یارو
اکھیں ویکھیا حال تمام جیہڑا کیتا ماں وے پیش عیان یارو
کویں جگتوں نِتڑی مرے شالا دونویں بیٹھ صلاح پکان یارو

سوہنی پہن پوشاک ملاپ والی چلی دید پیارے دے پان یارو
چُپ چاپ چپا نڑی ٹُری پچھے اوہدے کھوسدا رکھ نشان یارو
پا ہر ونت دا چور پچھان لیا ایہہ چور تھیں راز نہان یارو
واہل بنھکے وچہ چھناں کُھلی نال عشق تے صدق ایمان یارو
پاروں پرت اورار سدا آئی گھڑا سانبھدی امن امان یارو
بلدی گلکدی گھراں دیول پہتی پہلے سوہنی تھیں پریشان یارو
گلی گل سنکے سس سوہنی دی پئی فکر دے کھوہ حیران یارو
بھا عاشقاں دے تھروں ہین دائم دکھ درد اندھیر طوفان یارو

بدل کردن دختر حشو سوہنی سبُوح خام با سبُوح پختہ

فجری اُٹھ ننان کر وہد مٹھی اپنے طرف دُکان سدھا آئی
پردے نال مکار ہشیار ہوکے پکے گھڑے دے نال وٹا آئی

کچا گھڑا لیکے پہتی اوس تھاویں جتھے سوہنی گھڑا چھپا آئی
کچے عقل والی کچا رکھ دتا پکا ہو بے ترس اُٹھا آئی



کیتا اید پھندڑ ننان ظالم اُتے عاشقاں ظلم کسبا آئی
انت عاشقاں توڑ نبھاونی ایں ایویں صدق ایمان گوا آئی
ساتھی آپ کریم اے عاجزاں دا جیہدا خوف خیال بھلا آئی

نال حوصلے اوہ بے رحم قاتل مویاں ہویاں تے تیغ چلا آئی
نہیں سوچتہ کے جگسی حشر تائیں اپنے دلوں جو شمع بجھا آئی
سوہنی سوختہ نار فی النار دائم کی کار بدکار بنا آئی

انقلاب در دورِ عشق

اکھر مٹدے نہیں تدبیر کیتوں جیہڑے لوح محفوظ لکھی گئے نی
جیہڑا ابھید دا مٹ چھپاوندسی وِچ غمے نال ویری سارا پی گئے نی
یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ وِچ رنگیا پنبہ ہو کوہ قاف اُڈی گئے نی

سوہنی سانوری نوں سُنے سارہوسی جیہڑا لیکھ آہا اج ڈھی گئے نی
نویں سن بدلے سماں ہور آیا کچے پکیاں نال وٹی گئے نی!
کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ ندا آئیم جانی جیوندے جیو نکل جی گئے نی

دربیان شب آخر و طغیانی و امواج بحر و شور ابر و برق و رفتن سوہنی زنانہ

دوجی رات یا آخری رات آکھاں آخر وانگ اندھیر غبار آہی
رنگ ویکھ زمین آسمان سندا پڑھدی حمد ستار غفار آہی
جھکھڑ جھلدا الٹا پٹ پیراں وچہ جوش طوفاں اندھار آہی
آہے طول کوہی کالیاں بدلاں نے گجاج گھکار شکار آہی
دِسے ہتھ نہ ماریا ہتھ اُتے بیٹھی زلفاں رات کھلار آہی
پھانڈا وسدا تے گوہے ہین گڑ گڑ غیرت وچہ جبار قہار آہی
پلک پلک گھڑیال تے سٹ وجے ستم اوس راتیں بہدیا آہی
پُھلھر کُٹ دستی جند جان کھٹی مولا جاندا جویں خوار آہی
ہر ہر اُتے سو سو وار جھڑدی وت وت ہوندی خبردار آہی
صر صر چکپ وگاوندی مار دھپہ پئی اُڈدی گھانڈے ہار آہی
جا جا آہے اژدہا کالے عقرب زہر بھریا مارو مار آہی

سوہنی اٹھ کے اپنے وقت چلی اوہدا یار دے نال اقرار آہی
سماں ہور دا ہور کجھ نظر آیا اوس رات ایسا دھندکار آہی
ٹکار ٹکار آواز آوے چار طرف پر شور کڑکار آہی!
چن مات تارے گئے چھپ سارے فلک اٹھواں اک شمار آہی
سوہنی ڈولدی ڈگدی لگی جاندی غالب یار دا شوق پیار آہی
مارے چمک جاں کھچ کمند مارے رعد بجلیاں تے اسوار آہی
ڈگے کھا بجھوا ٹلی سر پرنے کھا کھا ٹھوکراں بہت لاچار آہی
جس رکھ تھیں دا وا امان منگے سوئی ڈگدا کھا پٹکار آہی
کو کے صاحبا ایہ کی ورتیا ای ڈاڈھا روندی زار آہی
آیا باہر حشرات الارض سارا شیراں چیتریاں نوں کھلی فار آہی
گویا نوح دا پھیر طوفان آیا ہو گئے جھلدا اک تھیں چار آہی

پئے وگدے محل مکان منزل عقل ہوش دا بند بازار آہی
چوداں طبق بھونچال تھیں کھان لرزہ قائم رکھ نہ سکے آثار آہی
جیہنے اسرافیل کرنا پھونکے گویا ہو گئے کھلا اثبار آہی
کیتا پیٹ دریا دا اسیر کانگاں ہویا وچ کے مست خمار آہی
کھاوے کھوہ بر تیاں اک ہویاں ہویا بحر گویا بے کنار آہی
جھکڑ جھولڑا اپیر نہ دھرن ڈوبے اپر عاشقاں بھی مرن مار آہی
بیلی واسطے پہنچ گئی انت بیلے منوں سٹیا کبر ہنکار آہی
منہ اڈبلایاں کرن دھاہیاں جن بھوت تے غول ہزار آہی
ملک آسمانی سجدے پئے خوفوں نازک گھڑی ایسی پر آبار آہی
کئی اڈ گئے ڈار پکھیر واندے رُڑھیاندی بیلا شاخسار آہی
منیں ڈھہندیاں جاندیاں ہین کپھراں شوکراں شور لھکار آہی
سوہنی کو کدی دیہ مان سایاں میرا لال چھناں تھیں یار آہی
گھڑی قہر دی وانگ کرواندے یوسف گور تے جد و بزار آہی
دائم گھڑیوں ماریا ہتھ سوہنی دتا مرنا خوف وسار آہی

گرفتن سبوح سوہنی و معلوم شدن کہ خام است

کلمہ نبی کریم دا بول موہوں گھڑا جھنگیوں پکڑ اٹھایا سُو
میرا آہا پکا ایہ تے ہے کچا دُور دُور خیال دوڑایا سُو
ہائے کون کچی کچار کھ گئی میرا گھڑا قدیم وٹایا سُو
میں تے پار لے دیس نوں جاوناں سی میرے نال کی قہر کمایا سُو
کچے کچ کماونوں نہیں رہنا آہیں مار دی ہوش گوایا سُو
اج پریت جاواں بھلکے آوساں گی عشق سندیاں پڑھنایا سُو
بیٹھی ملے چھناں دے آوندے ایپر گھڑا کچا نظری آیا سُو
تو نتے آہیں پکا ہویوں کدوں کچا رو رو کے نیر وہایا سُو
غیبوں پیا آواز نناں تیری دشمن ہو کے مکر چلایا سُو
کچے گھڑے لیجاوناں پار ناہیں کچا اپنا نام دھرایا سُو
اج ہو جاسی گل بس میری رو رو کے حال ونجایا سُو
دائم اج ٹھلے سوہنی ناں سوہنی اوس مرنا سبق پڑھایا سُو

طعنہ بطرف دختر جتو

تیری رو سیاہ اے مکر سازے کیڈے مکر دے کوٹ مسار دی توں
دھوکے بازنے زرنے مکائے نی لائق ہیں بیرحم تلوار دی توں!
جس نال فرہاد دے دغا کیتی وڈی بھین ہیں اوس مکار دی توں
مرزے صاحباں دے پتے دسیوس مندی نسل چکراہ گمیار دی توں
جاہ نی قہر لوی امنوں بھلئے نی واقف نہیں میرے جانی یار دی نوں
حرازے ملنے بھلنے چھلنے نی تھیلی بھری ہوئی حسد غبار دی توں
میرا پردیوں دھروہ سبوح کھڑیا نازک دل مجروح نوں مار دی توں
رانجھے ہیر دے راز افشا کیتے سکی ماں ہیں کیدو خوار دی توں
سسی شہزادی نال دغا کیتا بھین بتن بدکار دی توں
صدق ویکھ لے عاشقاں صادقاں دا نہ جانے سار کی قول اقرار دی توں

سوہنی کرانگی جان قربان سوہنی لعنت ہوسگی کل سنسار دی نوں
میرے ڈوبنے وچ سہیاں گیتے جیکر سچ پچھیں پئی ہار دی نوں

توں تے دلا یا لگا داتینوں لساں جت لیا ہی ہار دی نوں
میرا یار مہینوال کماد دائم وکھیں جگتے دھوم اسراڑی نوں

دیگر

میرے کھوج نوں بھال کے لدھڑا ای اے کجھ رب تے تھیں ڈریوں نی
پردہ رکھدیوں بھلا جے نیند کھلی میرے پیر تے پیر نہ دھریوں نی
نہیوں واقفی تینوں عاشقی دی پچھ درد پیار یا دردیوں نی
لنگھ پار میں گئے نہ نساں سی گھڑی پل تے تینوں جریوں نی
ایڈی کاہل گیتی میر مار نے دی ذرا صبر تھیں ٹھہر دی ٹھردیونی

میرا گھن پکا کچا کھوای ایڈا کچھیے کجھ نہ کر دیوں نی!
نی میں سنرلویں سنرلویں نج جاندی بھلا کردیوں کجھ جے مردیونی
دھاڑا مار نے دا ہاڑا آجاوی مردا ویر تیرا ہنجوں بھردیوں نی
ہو ہوا داس کر ما گیا میرا مکھ مہتابیا زردیوں نی!
دائم سب قبیلڑا ڈوبنے تے نی توں کویں غریبنے تردیوں نی

تلاطم دریائے چناب وسبوح خام وشب تاریک وبیم موج ودلیل عدیل شناور سوہنی

پئی کرے دلیل دلیل اتے دسے خام سبوح تراب جیہا
گھڑا اویکھڑدی آکھے اج مری آبا پئی تے وقت خراب جیہا
نالے کالی رات تے گھڑا کچا مشکل لنگھنا بحر چناب جیہا
شوہ نرگ دسے ایہ شوہ جنت جہد اکھے ام الکتاب جیہا
ہوسی بیا اڈیکدی وچہ روند الکدھی پار تی ڈھول مہتاب جیہا
پچھاں پرتیاں داغ اے عاشقی نوں ونج ویکھساں رخ گلاب جیہا
کلمہ پاک رسول دا پڑھے دم دم آب ویکھ ہویا جسم آب جیہا
پچھاں مڑن گناہ گناہ بھارا مرن دسد اگم صواب جیہا

پئی ڈولدی ایپر ڈولدی نہ پئی تولدی جگر قصاب جیہا
اوساں خطا خطا پھڑی چپ چاپ چوبن نقش خواب جیہا
نالے اک اکلڑی دور بیلی بندھ لہر والے حساب جیہا
خوفوں ہوٹھ سکے آکھے ساہ ٹکے چھکے شور مار و گرداب جیہا
پھیر نظر چوفیر یوں پھیر روے مند الیکھ نہ مینڈڑے باب جیہا
قول پالساں گالساں جاں جامہ کارن کرانگی اوہدے کباب جیہا
ربا آپ رکھیں لنگ عاشقاں دا دکھنہارنہ تیری جناب جیہا
دائم موت اگے ہوئی مست سوہنی نشہ ہو نہ شوق شراب جیہا

ندائے خضر علیہ السلام

ہن ٹھل پور بلے آسرے تے خضر غیب تھیں بول کے دسیو سو
دوم دوم امید مقام کیسر ہیسی فکر اندیشڑا انسیو سو

رل پوہنگا دل دا یار محرم انج سندیاں جیوڑا ہسیو سو
دائم بنھ کے واہل تیار ہوئی مان عشق دے کم چا کسیو سو

کمالیت در منزل عشق

سوہنی بنھ دلیل دلیریاں دی وچہ ندی چھناندے وڑن لگی / شمع عشق حضور دی لاٹ اُتے اُڈ وانگ پروانیاں سڑن لگی
ویکھو عشق بیخوف دا جوش کیڈا کچے گھڑے اتے سینہ دھرن لگی / کچا گلے گا ندی دی لہر اندر پکے قول اُتے واہ تے مرن لگی
ہمت نال وجود نوں ٹہال کر کے سدھی تیغ کلیجڑے جڑن لگی / پانی دُھم ملائکاں عرش اتے دیکھو عشق والی حد کرن لگی
کنج جان جامہ کوکے رب اگے میلیں آپ سایاں ہنجوں بھرن لگی / اے رڑ جاندے کی بیدرد دائم سوہنی ڈب چلی اکے ترن لگی

قدم انداختن سوہنی در چناب وافتادن در گرداب

الله الله ہن شوہ ملاونا ایں چھال شوہ وچہ مار دی الله الله / کچے گھڑے تے ٹھلگئی وچہ ٹھلاں موہوں ہی پکار دی الله الله
گھمن گھیر چرخڑے وانگ پھر دی منوں نہیں وسار دی الله الله / بھنور وچہ بھنولیاں کھان لگی طلبگار دیدار دی الله الله
جان لیو سوجا وسی جان راہیں کدھی دور اے پار دی الله الله / لہر رکھ دھپہ پوے رکھ اوتھے رکھ رکھ ونگار دی الله الله
سایاں کیئی انجان منتار وال نوں تیری رحمت مار دی الله الله / بھلے بخت جیکر جاواں پار دائم دم دم ہی چتار دی الله الله



گداز شدن سبوح

اوس رات چھناں دا رنگ خونی قہر کراں کڑک ڈراوندی اے
سجیں سُتڑے حال کی جاندینے چوس شوہ اندر گھلی جاوندی اے
آخر آہا کچا کچر کچ تیک رہندا سوہنی ویکھ چالا کرلاوندی اے
ہوئے ہتھ خالی درد ان جان گالی واہل بھار پایا غوطے کھاوندی اے
گجاں پیندیاں بدلاں شور پائے جند ویکھیاں نک نوں آوندی اے
جتنا تیک تے گھڑیدی اوٹ آہی تردی جاوندی نام دھیاوندی اے
گھڑی پیا پانی ہوئی جان ہانی گھاں بوبنیاں نوں ہتھ پاوندی اے
دائم وس خیال دینال سوہنی گھڑے نال کی جھگڑا لاوندی اے

سوال سوہنی با سبوح

گھڑیا کچیا سنگ نہ پار چڑھیا انج نہ اڑیا میرے نال کردوں
ہوندا کی میں یار نوں پار ملدی اگے رب دے توں بھی سوال کردوں
کجھ پتہ ای میں امان کِسدی وے توں کجھ تے سوچ خیال کردوں
تیری ٹھل اتے میں ٹھل پئی ساں ہندوں یاد جاج کمال کردوں
عالیشان پاندوں بارگاہ ربی کتھے اج سوہنی مہینوال کردوں
دائم کچیا پہ کی بنیاد تیری اگے شوہ کی شوہدیا ڈھال کردوں

جواب سبوح

جے میں کچا تے بندیوں توں پکی مینوں گلمیدینال لگاندیوں نہ
ہتھ سوچ سنبھا لکے پاوناں سی مینوں لوٹیاندے وچوں جاپندیوں نہ
ایہو حوصلہ سی جیکر سوہنیئے نی مڈھوں پار لئے دیس نوں جاندیوں نہ
جے توں انت کرلاوناں کوکناں سی پیر وچہ جھناں دے پاندیوں نہ
چھاں پریت کنارہ یوں جاوناسی وچکار آکے گھبراندیوں نہ
دائم یار دے نال پریت لاکے داد شمناں دے اڑیٹے کھاندیوں نہ

سوال سوہنی

پیناں واہ نمانی دا نال تیرے کی پتہ سی کچیا پلیا وے
تریاں بے وفایاں ویکھو لیاں وچہ گلدے گلیوں گلیا وے
رہیوں کچڑا کچ کمان کارن تینوں کسے نہ رنگیا چھلیا وے
مینوں سوڑ سی یار دے ویکھنے دی ڈھلی تدوانگوں نہ میں ڈھلیا وے
سنگ توڑ ادھ راہ تباہ کیتو مرجھا گیا غنچہ کھلیا وے
دائم کچیا توں تے کج کیتا مولا پار لاسی بیڑا ٹھلیا وے

ایضاً

جسدی بانہہ پھڑے اوہنوں پکھرٹئے کریئے نہ وچکار کوئی جج گھڑیا
مینوں سدیا یار میں جاونا ں سی آہی رات معراج دی اج گھڑیا
اللہ خیر کرے کوٹھی کنبدی اے لگ جائے نہ پریت نوں نج گھڑیا
پئی جاپدی اے گل بس میری ڈھول اجلدے رہے نے وج گھڑیا

بھنور وچہ بھنوالیاں کھان ہتوں ہائی ہوئی اے بدلاں گج گھڑیا
جے نہ پہنچیو سو جھوٹھی ہو جاساں شالہ رب لوے پردہ کج گھڑیا
توں کی جانتا ایں بچہ عاشقاں تھیں لکھ ماہی دا ویکھنا حج گھڑیا
چلی ورت کہی تقدیر دائیم اجے یار نہ ویکھیا اج گھڑیا

جواب سبوح

دس ہیں ہن سوہنئے کی کراں کی واہ کچے کمزور دی اے
کچا نقش میرا کچی خاک دا میں پئی دا بھی کچے نوں بوردی اے
جس رکھ کچیا پکا جک گھڑیا ایہ دغا بازی اوسے چور دی اے

کچا آسرا کچے دی ذات کچی پئی لہر چھپاندی کھور دی اے
میرے وس ناہیں لگھ سوہنئے نی ایہ کار الٹی کسے ہور دی اے
دائیم جاندا اے اہلے کچ جیہڑی ویرن بھری فساتے شور دی اے

سوہنی با سبوح

تیری کچیا آہی جے ذات کچی میرے پکے دی تھاں نہ ملدوں وے
ڈھکے لگ ٹیوں کسے کچری دے کر کے کچ نہ کچیا چھلدوں وے
میرے گل ہندوں میری گل رہندی ہیں گلجاندی توں نہ گلدوں وے

حال حال کر کے اگوں کو کناں سی اپنی جگہ تھیں کدے نہ ہلدوں وے
اج ایتنے کیوں فساد ہوندے جیکر وچہ بھٹھی لانبو جھلدوں وے
دائیم جے ایہ منزل لال جھاگ جاندوں کول یار دے یار لے چلدوں وے

ایضاً

اوس گھڑے نوں رب بہشت کھڑے میرے نال نبھاوندا رہیا گھڑیا
راہزن آہیں راہ نہ ن ماری ہیں بے وفا توں کہیا گھڑیا

کدھی پار لی نت لیجاوندا سی توں نہیں ہرگز اوس جیہا گھڑیا
آب گل ہیں گل آب ہویوں میرے لئی چاہل ہویا بہیا گھڑیا

دھوکہ دیکے سٹ وچکار چلیوں میرے نال کرنا ہیسی ایہا گھڑیا!
دائیم توڑ نبھانہ دسیوای وے توں کیوں گھڑیا جیہا تیہا گھڑیا

سبوح با سوہنی

مینوں کہیں کچاتوں بھی نہیں پکی پکی ہوندیوں تے کچا بھالدی نیں
تیرا کچیئے بھید نہ ناں پایا پکی ہوندیوں دھوں نکالدی نہ

جے توں وصل پیارے دا پاونا ں سی کسے اپنا کھوج وکھالدی نیں
دائم یار دا پاندیوں ونجدرشن اج ندی چھناندی گالدی نہ

سوہنی با سبوح

گھڑیا توں بھی ہوونداں جے اگ سڑیا سینے سیک کریم دے سہہ جاندوں
ہو کے نفی جے لا یموت ہونداں پھر کیوں دھیواڑے رہ جاندوں
مینوں آو چکار نہ ڈوبناں سی ہتھ لان لگیاں توڑ ڈھہہ جاندوں
جے نہ اگلے دیس دی خبر پائی توڑے پچھاں سینہوڑا کہہ جاندوں

پڑہدوں ناروچہ حرف خلیل والا ندی پار کر داچہ چہ جاندوں
تیرے کچیا آہے نصیب کچے نہیں تے تک میری نال کھہہ جاندوں
گلے لا کے تدھ نوں گلی آں میں میری ڈھاک تو کچیا لہہ جاندوں
دائم موئی نوں ماریا ماریا ای ایتھوں رہ جاندوں بھلا رہ جاندوں

جواب سبوح

اڈے سوہنئے پٹی نہ مار طعنے کوئی دوس ناہیں سر کچیاندے
اونہاں کسے نوں پار لیجاونا ں کی جنہاں نہیں جھلے لاٹو مچیاندے

تیری اپنی ہوش تے پیا پانی کوئی بار ناہیں سیکوں بچیاندے
دائم کچیاں کچے کچ کرناں دامن نپٹے پکیاں سچیاندے

سوہنی با سبوح

کسے کچے نے کچیاں رکھیوٹی کیتوئی نال ہیر آنت کچ گھڑیا
کھل چلیا لہر وچہ پول تیرا ایہ کچ نہ جاسیا نچ گھڑیا
ناہیں ناں رلیوں صفے بچیاں دی رہیوں اگ دے لاٹوں نچ گھڑیا

گلے پکی دے کچیا کیوں لگوں ایویں کچی بنا کے ڈھچ گھڑیا
دم لباں تے اڑی نہ چھڈناایں کچے کچ تے پیا نہ نچ گھڑیا
مچ مچ کے پار لے دیس کھڑدوں جیکر پکا جاندوں بکر مچ گھڑیا

چھٹے ہتھ میرے پئی ہتھ ماراں میتھوں کھلیا رہے نہ کچ گھڑیا
گلیوں توں نہ گلیگی گل میری کچ کچ دائم سچ سچ گھڑیا

جواب سبوح

کچا کچا نہ آکھ چھناں وڈے کانی سوہنئے ہوش بچالے توں
مینوں کہیں کچا ہیں آپ پکی جھاتی اپنے آپ وچہ پالے توں

میں نلج تے رکھ لے لج میری میر رج کے عیب چھپالے توں
جیکر عشق دی اگ ہئی وچہ سینے مینوں مار کے پھونک لگا لے توں

آکھ آکھ کچا بار بار مینوں اپنے آپ نوں داغ نہ لالے توں
سوہنی ہیں تے لا کے نال سینے کچی مٹی نوں لال بنا لے توں

جے میں چھڈ یا توں نہ چھڈ مینوں کچا پکیئے سنگ لنگھا لے توں
پانی چشم دا ڈال کھال مجھ اُتے بھٹی وچہ دریا دے تا لے توں

گلے ہوئے نوں گلوں نہ لاہ جائیں شکل دس کے ڈنا لے توں
جھگی والے نوں فیر منائیں دائم گھڑا رُسیا پہلوں منا لے توں

سوہنی با سبوح

جے میں تتی دے نیک نصیب ہوندے شمع اجدی رات ہیں بال لیندی
مینوں سدھ تقدیر نہ لین دتی کجھ ہوش کر دی کجھ بھال لیندی

ہوندی سار جے کچیا کچ کرسیں کجھ نال تیرے بول چال لیندی
تینوں بھندی مار پٹاک دھرتی تیرا اجھ میں کچیا حال لیندی

کردی ٹھیکری ہی ٹھیکری ٹھوکر غوطے پھیر گیوں تیر تپال لیندی
مینوں کاہلیاں ہاریا پا دیاں چھاں پر تندی تے ذرا جال لیندی

پکی پکڑ گاگر وڑدی وچہ ساگر قول یار مہینوال دا پال لیندی
ندی چیر مرغابیاں وانگ دائم لنگھ پلے دیس وصال لیندی

جواب سبوح

اڑیے سوہنیئے پئی نہ مار طعنے بنے کملی دھی گھمیارنی ایں
ایڈا عشق نے چکیا آن تینوں کالی رات دریا وچہ ہارنی ایں

نی توں ودھکے ساہو یاں ہیکیاں تھیں ندی چیر دی ہنکارنی ایں
تینوں خوف خدا دا کجھ ناہیں نت قہر نے قہر گذارنی ایں

ہو کے گھمیارنی مغل نال یاری سبھو ذات صفات وسارنی ایں
سو دن چوہدا اک دن سادیاں دا کھاویں کسنے دا کسے دی ہارنی ایں

مینوں گئی ایں رکھ نناں تیری نت جھناں دے لنگ اتارنی ایں
اوہناں ایس کارن کچا رکھیا اے سوہنی ڈوب دریا وچہ مارنی ایں

گھڑاں چار تے نمک حرام ہوواں توں تے مالکاں دی گنہگارنی ایں
دائم آپ گناں تینوں گالدیناں اوہ بھی گلیگا جہدی دلدارنی ایں

سوہنی بابوچ

دیکھ حال میرا محرم حال بابجھوں کرکے پئی روواں حال حال گھڑیا
گل جاندی گل جہان کرسی گل کے آپ ڈتوئی مینوں گال گھڑیا
کیتا ای چھوڑھیا جو ٹھیاں یار دولوں پیش حشر نوں سخت جنجال گھڑیا

دغے باز افریبا کچیا وے ایہہ توں کی کیتا میرے نال گھڑیا
ہوسی پیا اڈیکدا پار کدھی اپنی سوہنی نوں مہینوال گھڑیا
دائیم اک اکلڑی رات ادھی ڈب مرانگی ہو کنگال گھڑیا

جواب سوچ

پکے ہووے تسا پر کچیاندے کوئی آس ناہیں ڈھیئے سوہنیئے نی
نال پیارے یار پیار پاکے لہراں ویکھ ناہیں ڈرئے سوہنیئے نی
جیکر جیوندیاں یار دے راہ مریئے وت کدے ناہیں مریئے سوہنیئے نی
ڈالی ہو دلدار دے پیش جائیں شاخے سبز ہرے بھرے سوہنیئے نی
جیکر یکھ محبوب دی بھکھ ہووے دکھ درد سر تے جرئے سوہنیئے نی

بانہہ کڈھ نہ ٹھلیئے وچ ٹھاٹھاں جیکر کجھ ناہیں سریئے سوہنیئے نی
بھریئے آہ نہ لباں نوں سی لئے موہنوں سی ناہیں کریئے سوہنیئے نی
رخت ہین رضا تسلیم والا جے توں پار جاناں پرئے سوہنیئے نی
ویکھ بدلانوں کھرے اگلدے نال چوٹ کھوٹ تائیں کھرئے سوہنیئے نی
ایس عشق چھناندیاں وچ لہراں دائیم ڈبکے تے ترئے سوہنیئے نی

سوہنی باسبوچ

لتھوں جگ توں کچیا رہیوں کچا چڑھیوں ہنھ نہ پیر استاد دیوے
ناہیں سر ین بیٹھوں ناہیں ڈھاک مانی تو رے لئے نہ سکھ ہو داد لوے

موہند ہاپئے نہ بکیوں وچ آوتی تائیں بدھے نی مڈھ فسا دیوے
بھٹھی وچ پڑھدوں ہو توقبل دائیم تروں بحر بقا آباد دیوے

خلاصہ کلام

کچا ہوکے فقر دی بحر تر ناں حاصل ہووسی پاپ خطائیں نوں
ڈال لال انگاراں وچ نظر رکھے لوے کچ تھیں لال بناتینوں
رکھے ٹھپ پریم دی بھاہ اتوں لگن دے نہ غیر دی داتینوں

مہربان ہووے جیکر پیر کامل آدی عشق والی دیوے تائیں نوں
امر منگے رہیں توں وچ سجدے لوے قاعدے نال پکاتینوں
پکا مرد کمال پکان والا دیوے روپ انوپ چڑھاتینوں

کچی جوت مجازدی اڈجاوے چاہڑے رنگ جاوید بقائینوں
تیری خاک کیا ہو جائے شکل نوری دیہن نوری بھی مس نواتینوں
منزل کٹ کے جدوں تیار ہوویں دیوے وچہ بازار ٹکاتینوں
خریدار تیرے مارن آپھیرے ٹھونگے مار ویکھن کھڑکاتینوں
عجب شان تیرا ڈھاکاں ہانناائیں خوباں نیندیاں سرتے چاتینوں
ٹھنڈا ٹھار بھریا بھریا سدا بھریا ساقی رکھدا کالجے لاتینوں

تیری ہستی لاہموت ہووے دیوے مارکے پھیر جواتینوں
ست تریہہ ۳۷ تے تن سو سٹھ ۳۶۰ اندر دیوی وانگ شمس چمکاتینوں
نہلت نال آزادیاں کریں حاصل خلقت پئی چُمے بار اداتینوں
عینوں عین ہوویں ٹلی وانگ رنگیں گلیں لاٹ وندی ہل چکاتینوں
پیویں رس پریم پیاریاں دی لیں گھٹ گلونگری پاتینوں
موئے باہجھ نہ ملے مراد دائم بار بار رہیاں سمجھاتینوں

مقولہ دائم قادری

ڈونگھا وہن چھناں پریم ہو جاں ناہیں پاپے جاوندے گھڑے کچے
اڑیاں کرن تے دیہن جواب اڑیاکرے وچہ گرداب اڑے کچے
تہاں دل نہ پار لیجاونے دا جہڑے عشق دی نار نہ ٹرے کچے

پکے بکیاندا دامن پکڑ لیندے اُتے کچیاندے بھل چڑھے کچے
جنہاں کچیئوں پکدا بنال لایا بانہ رٹے کچے سوہنی رُڑے کچے
دائم رہن نہ اوت ایت جگے جنہاں کچیانے گھڑے پھڑے کچے

فریادو فغان سوہنی بیتاب درافتادہ بگرداب چناب

گھڑا چور دسے کدھی دور دِسے مینوں سجناں اج فتور دِسے
مار لہر چلے ناہیں خبر پلے ایسے پر مینوں رُٹھڑ اپور دِسے



چڑھیاں وچہ چھناں دے آن کانگاں کالی غضب دی رات بھرپور دے
مشکل سجناں دے میٹھے پہنچسانگی اوہ مقصود والی منزل دور دے
ہمت رہی ناہیں پار آونے دی پچھاں ہٹیاں قہر قلور دے
اچھل وانگ پہاڑاں دی پین پانی ہوئی جان کانی دی چور دے
ملک الموت دا ہو شکار جاساں پئی اج ایہ گل ضرور دے
دائم کدے نہ مڑانگی تدھ نوں موسے وانگ تیری جھگی طور دے

ایضاً

عقل دور ہویا گھڑا چور ہویا جیون کوڑ ہویا ایہو کار دے
ڈبی پار ولے صدق بنھ لے ہاری ایس گلے کوئی یار دے
پھڑی کسے عذاب خراب تتی غیرت وچہ جبار قہار دے
چندر بھاگ ندی ستے بھگ میرے ستا بھاگ ہیراندیوں نار دے
جیوں جگیں ہجر بھتیں ڈراں تے کراں تر لے تیوں تیوں اکھیں ہو کے چار دے
کجھ کج کیتا سچے سچ کیتا ناہیں سچ کیتا اظہار دے
ناں ہن یار دسے ناں دیدار دسے ناں کوئی پار دسے اورار دے
گیا ہو ضرور قصور کائی کائی اثر نہ وچہ پکار دے
کن یار دے صدنہ پوے ہیر اپر تے بدلاں دا گھڑکار دے
ہوئے آس تے ساس اداس دائم ویکھاں گل سوہنا دلدار دے

ایضاً

گل گل رہی گل رہی گل کو کاں گھڑا گل گیا
خونی نیر و ہیر دلگیر کیتی دھروں تیر تقدیر دا چل گیا
لشکر اجل اکڑ ہتھیار ننگے چارے راہ نمانی دے ہل گیا
لہر چھل اچھل پچھل پٹی پئے وچہ چھناں تھرتھل گیا
توبہ توبہ اس عشق دی اگ کولوں پانی وچہ بھی پتلا جل گیا
دائم ہوکے عشق دے ول لکھاں دل والیاں دا کل گھل گیا

آرزو کردن سوہنی پیش دریائے چناب

انی بھاگ بھریئے چندر بھاگ ندیئے (چناب) کجھ نال ہیر بال چال توں بھی
اگے گھڑا گلیا گلی تتڑی دا دوجا مار لہراں دتا گال توں بھی
میں تے لاج اقرار دی پالنی ایں اگے وانگ اٹیرے لجپال توں بھی
رہیا مدتاں ٹھلدا وچہ تیرے آپ جانی ایں ہینوال توں بھی
میں تے چلیاں یار دا لین درشن چل ٹھہر کے نال خیال توں بھی
خالی ہتھ رتا نہ ونجہ بیڑی پئی مار دی ٹھڑے اچھال توں بھی
ندیئے ہاں میں خاص امان جہدی ہوسیں ویکھیا منڈا لال توں بھی
جے میں امن امان اج پار جاواں پاسیں رب بھتیں شرف اقبال توں بھی

ایہہ خبر ناہیں ناہیں اٹک جلیس پکڑ لئی اے اٹک دی چال توں بھی
اگے گھڑے ترو ڑیا ساتھ دائم خبرے کی کرسیں میرے نال توں بھی

جواب دریائے چناب

بولی ندی چھناں دی نال موجاں تیری آگئی گھڑی اخیر دینی
رہیا پچھیاں ڈھونڈ دا لے میتھوں اوہنوں طلب سی تیری تصویر دینی
واری آگئی سوہنیئے ہُن تیری منزل پک گئی اوس فقیر دینی
جویں جھلدا رہیا محبوب تیرا جھل لہراویں توں بھی نیر دینی
راہ یار دے جان فناہ کر کے سنگن ہو جاہ شیریں تے سیر دینی
ڈب نفی ہو تریں اثبات بن کے دامنگیر رہو دستگیر دی نی
رہیا چھیر دا تیرا مہینوال مینوں گل یاد اے اوس دلگیر دینی
پٹ چھیر نوں انت نہ باز آیا تاکی کھل گئی تدوں اسیر دینی
ہن بے لٹکاکیوں پئی ڈولنی ایں طالب رہو پکی عشق پیر دینی
ویکھ بدلیاں ہمتوں ہارناہیں عاشق ہین جے بدمیز دینی
اوتھے سوچ وچار دی تھاں ناہیں جتھے وہہ گئی قلم تقدیر دینی
رات آئی آسوہنیئے وانگ دائم سوہنی ہیں تے جاہ ہن چھیر دینی

سوال سوہنی

گھڑا ہستی دا لے گلے تے گلے پیا شالہ قول دا گھڑا نہ گلے ندیئے
جند لباں تے لباں تے اسم ماہی بھانویں ساہ امید دے ڈھلے ندیئے
مینوں ویکھ منتھیاں رات ادھی ٹھاٹھاں مارنی ایں پلے پلے ندیئے
پئی لکھ ڈراویاں دیہ بھانویں مرنوں عاشق کبھی کدی نہ ٹلے ندیئے
جدوں نال مہینوال دے لایاں میں ناہیں بھل جاندے وی بھلے ندیئے
جک لہر اُتے سٹ پار مینوں ہو سن یار ڈیک وچہ کھلے ندیئے
پانی وچہ پے عشق دے بلن لانبو مچھ کچھ سنسار سب جلے ندیئے
سوہنی چھال ماری جنہاں وانگ سوہنی دائم سنگ مہینوال دے رلے ندیئے

موج دریائے وحدت

پانی وچہ ہو جا پانی سوہنیئے نی فرد عی بھی توں مدعا بھی توں
فیر لہر بھی توں گرداب بھی توں موج ٹھاٹھ بھی توں دریا بھی توں
شعلہ برق بھی توں طوفان بھی توں دبشر ڈا بھی توں نا خدا بھی توں
سر دوئی دا ڈوب ہموار ہو کے اپنا نقش حباب مٹا بھی توں
فیر پار بھی توں اورار بھی توں عاشق زار بھی توں دلربا بھی توں
توہیں ندی تے توہیں کنارے دونویں مستور مجبو لقا بھی توں

غیر جنس بن کے وکھری رہو ناہیں ہمجنس ہو سطح تے جا بھی توں
دائم کون دوجا مہینوال توہیں درشن آپنا سوہنیئے پا بھی توں

مقولہ شاعر

چوہاں دشمناں پار رنہ جان دِتی ناہیں رہی وچکار بچین سوہنی
چلے واہ نہ بے پرواہ اگے لگی غوطیاں تے غوطے لین سوہنی
لٹ لئی نناں تے گھڑے کچے خونی نیر تے کالڑی رین سوہنی
دائیم بانہہ اولار کے یار ولے کردی وچہ چھناں دے دین سوہنی

فغان سوہنی

ہن وچہ مصیبتاں ویکھ آکے جو کجھ نال میرے جانی ہو رہی آ
پیڑاں اج پرانیاں جاگ پیاں قسمت کہی کو یلڑے سو رہی آ
دھوں آئی ساں داغ فراق والا اگوں موت میرا جانہ دھو رہی آ
لدھ گیوں نہ ہینو الیاسا یاں لو سوہنی وچہ چھناں دے رہی آ
سوہنی ڈُب چلی تیرے قول اتے نینیں نیر دے ہار پرو رہی آ
دائیم پیاریا وے تیرے ویکھنے نوں میری لبا تے جند کھلو رہی آ

دیگر

ہُن وچہ مصیبتاں ویکھ آکے عالی شانوالے عالیجاہ میرے
تنی شوہ وچکار شکار ہویاں پار دست بیٹھے بادشاہ میرے
انج بلندی آخری سِک سینے تر لے لیہونے وچہ درگاہ میرے
پیا زلزلہ ہوند املاک ہستی دتے محل اُمید دے ڈھا میرے
سر تے بنی جیوں چلیاں بنی تنی جنی کھنی نہ آوسی راہ میرے
تیریاں قدماں اُتے ہووے سیس دائیم شالہ ختم ہوون ہُن ساہ میرے

دیگر

ہُن وچہ مصیبتاں ویکھ آکے لوں لوں ماہیا پیڑاں ٹر کیاں وے
لانبو عشق دے غماندی ڈال ہانڈی وگدی ندی وچہ ٹھنبیاں کیاں ٹوٹے
پچھلی رات امید دے ساز دیاں تاراں آخری سونبیاں کھڑکیاں وے
گئے لنگھ وھر سان پتال تائیں خونی بجلیاں سر تے کڑکیاں وے
موتی ہنجواں دے چُن چُن لے سپاں اگیں بحر چناب وچہ بھڑکیاں وے
دائیم پھڑ کسیاں تہنڈڑے قول اُتے ماسہ اک نہ کنیاں تھڑکیاں وے

دیگر

ہُن وچہ مصیبتاں ویکھ آکے جھگی والیا جھگی وچہ لکیا کیوں
اوہا راہ تے اوہا رفتار پھر بھی پینڈا نہیں نمانی دا مکیا کیوں
میں تے اوسے کمان تھیں ماریا اے خبرے تیر نشانے تھیں اُکیا کیوں
لگے پتہ نہ کھڑے ہوئے چمن اندر ٹُٹا میری اُمید دا سکیا کیوں

بہرہ قول تے دیوندی جاگدی نوں چور فکر دا آ کے ڈھکیا کیوں
پئی ہوئی وچہ کسے دلیل ڈونگھی تا مت آس دو شیزہ دا جھکیا کیوں
شاید بازی اخیر دی اج میری دسا موت مقصود دا ٹکیا کیوں
دسے دفتر داخل شل زندگی دی دم لباں تے آ کے رکیا کیوں
اگوں بولیا شاہد الست والا دساں ہار گیا پاسہ بکیا کیوں
دائم پچھے دا کر اقرار اوتھے ایتھے پچھے نوں غافلے چکیا کیوں

فریاد سوہنی

آ گئی غضب دی رات چھناں اندر کپر کڑکدی تے مناؤں میں پیاں
چشماں دوندیاں تر بچی ایہ ندی آئی آتشی رگئے وہن پیاں
اج تریڈا مکا آن پانی شالا سنگتاں رل مل بہن پیاں
پھڑیں بانہہ خدا دا واسطہ ای دائم سوہنی لمبڑے ہن پیاں

دیگر

آ گئی غضب دی رات چھناں اندر کھ تلا توکلی ٹھلیاں میں
وچہ رتھ تے ویکھ لے ہٹھ میرا ڈھل مٹھ کہی ناہیں ڈھلیاں میں
کیتی بسی نہ ویکھ کے موت اکھیں تے ایر عشق دے ویلنے ولیا نمیں
دائم گل تھیں ہار کے گلاں کانہوں پلا گھڑے دیوانگ نہ پلیا نمیں

آ گئی غضب دی رات چھناں اندر بدل گجدے بجلی تولدی اے
پوری پوس شالہ اترے ہو پوری سوہنی اپنا آپ پئی تولدی اے
بدھی قول دی جاوندی ہتھ بدھے لہر مار لہر از لفاں کھولدی اے
ڈولے زمیں تے کنبے آسمان دائم ایہر سوہنی کدی نہ ڈولدی اے

دیگر

آ گئی غضب دی رات جھناں اندر رہڑ دو وچہ گرداب دے بجانیاں وے
پھیرا پا مہانیاں لا گدھی ہتھ بنھدی واسطے پانیاں وے
کوئی پل دی پل مہمان سوہنی پئی غوطیاں تے غوطے کھانیاں وے
نال بدلاندے ہیر ڈوبنے لئی کیتے مشورے اج طغیاں وے
سکھ سیج لپیٹ کے شوہ رٹھی کیتی تیرے پیار دیوانیاں وے
بیٹھوں توں کتھے رہڑ دی میں کتھے آپ چمکت میں ہوئی تانیاں وے
جھگی والیا وے تیری کدے جھگی مینوں دسوں رہیاں نشانیاں وے
جیون جو گیا توں پیا جی دائم میریاں موت دے دیس روانیاں وے

دیگر

کالی رات اندھیر گھپ گھیر اندر میں تے تڑی ساں بال مشال دیدے
دیدئے بھال دیدے عیدے لال ہوئے دیدے کوکدے نیندے سے لال دیدے
قید تھکی تسلیاں دیدیاں نوں کر دے حال تے حال بے حال دیدے
انتظار دیدار دی مار مٹھی مردی وار تے یار وکھال دیدے
بچی تور نہ میں یتیم سوہنی ساہ مک گئے واٹاں بھال دیدے
موئی ہوئی وچہ پے جائے جند دائم کدے آ دسے مہینوال دیدے

آواں پار تے کراں دیدار تیرا ہاڑا کرے جے رب قبول ماہی
کئی مشکلاں میر یتے آن بنیاں مشکل ہووسی وصل وصول ماہی
سر تے بھار پہاڑ نہ سنگ ساتھی نہیں پلڑے گگھ محصول ماہی

ویکھاں حال بہروں دسدی ہوت مینوں اُٹھے وچہ کلیجڑے سُول ماہی
کالی رات دریا دی اٹھلی ہوئے سول تے سولی نزول ماہی
دائم ہاں مندی اوگنہار بندی بخشہار اے رب رسول ماہی

مینوں آس تیری بلویں سار میری پھیری پا اکوار مہینوالیاؤ
دست بست کوکاں کوکاں سنی جائیں میرے سرت خمار مہینوالیاؤ
توں کریں منظور تے نور سوہنی نہیں تے نار فی النار مہینوالیاؤ
منگن ہار سرکار دی بھکنی ہاں تیرا پاک دربار مہینوالیاؤ

نفس گھڑے کچے رڑے لٹلیاں چڑھے پور نہ پار مہینوالیاؤ
ناں میں پار پہتی مار مار باہواں میں رہی اورار مہینوالیاؤ
انت ہار دی ہار دی ہار گیاں ترٹے ہار سنگار مہینوالیاؤ
دائم اچھی ہوواں مراں تراں سوہنی تیری بگھہ درکار مہینوالیاؤ

فغان سوہنی ناتوان

پیاری جان تیری پیاری فدا کرکے قول پالیا یار مہینوالیاؤ
کدھی یار لی بھلکے آپ تتی ڈیرا ڈالیا یار مہینوالیاؤ
ہوویں رنج نہ میندڑے وس ناہیں ہائے نرالیا یار مہینوالیاؤ
جی جی شالہ اساں جونے بھئیں جی جالیا یار مہینوالیاؤ

جوجوبن آئی سر تے جھل گیاں جوبن گالیا یار مہینوالیاؤ
تیرے آکھ دے شعلیاں ندی اندر لانبو بالیا یار مہینوالیاؤ
راضی ہو رضا دا بھار اور ٹک سر تے چا لیا یار مہینوالیاؤ
دائم یار دیوانگ بیتاب پھرسیں نیناں والیا یار مہینوالیاؤ

دیگر

گھڑی گل سوہنی گھڑی گو کے کیہی گھڑی آ قہر قہار والی
ڈب چلی آں بحر عمیق اندر سینے رہ گئی سِک دیدار والی
بھگا گاں جیہڑا جگی ڈال بیٹھا بیلی ہوسکے بلخ بخارہ والی

ربا بھیج جھل ابدال دی بخش مددلیجان مینوں دھرتی یار والی
تورڑے وقت اخیر دے ویکھ لیندی صورت مہینوال دلدار والی
گرے نزع دے وقت بھی یاد سوسنا دائم سوہنی سوہنے یار والی

دیگر

کچا گھڑا انسان نے رکھیا سی میرے نال سرے تائیں وہہ گئی آ
رعد کڑک کے دلبدی لنب گڈھی کشتی کھا لرزہ تھلے بہ گئی آ
گولے وسدے کھانڈیاں پھنڈ دستی سوہنی تد تھپے سبھو سہ گئی آ

کچا بے بنیاد برباد ہویا خالی ہتھ تیری سوہنی رہ گئی آ
ڈاڈھی ہوا داس پئی رونیاں وے میری آس والی کوٹھی ڈھہ گئی آ
لکھ شکر الحمد اخیر ویلے دائم ہار پکار کے کہہ گئی آ

دیگر

وے مہاہنیاں مرد ستارانیاں دے کریں کرم دی نظر تے ترے اں سوہنی
بدل گجدے وجدے کن میرے بجلی کڑکدی سر تیتے ڈراں سوہنی
ڈھکی کھان نوں لکھ آفات ظالم اگوں کی اکلڑی سراں سوہنی

کپر قہر دی لہر فناہ کیتا تیرے دیدکارن ہنجوں بھراں سوہنی
کوئی لہر اُٹھے لیجائے یار مینوں پئی ترلیاں تے ترلے کرے سوہنی
دائم نزع دے وقت نصیب کلمہ تیری ہوکے صاحب مراں سوہنی

دیگر

میری آہ تھیں غضب دے بلے لانبو پانی ہر دے جھاندے گرم ہوئے
دُکھ ماؤنے نوں نمی ہوئی پیدا کسے روز تتڑے جرم ہوئے
کی کسے دا دوس آماہیا وے دھرُوں اپنے پُٹھڑے کرم ہوئے

کدے گیوں طبیب طبعیتاں دے سینے وچہ اولڑے ورم ہوئے
چڑھیا پار نہ پور پیار والا نالے جگدے وچہ بیشرم ہوئے
بھلا گل پچھے گیاں گل دائم قائم لج ایمان تے دھرم ہوئے

دیگر

مچھو کچھو نہ کچھو وجود میرا پئی ہوڑ دی بُلھناں ماہیا نوں
اساں پار ضرور رسدہا ہونا ایں جاکے ویکھناں بلخدے ماہیا نوں
لکھن والڑے لکھیا لیکھ کھیا قدم قدم تے لگیاں بھا ہیانوں

چھیڑ وناں خداداواسطہ جے اساں پار لیکے ویکھدا ماہیا نوں
میرا یار دے نال اقرار پکا چھوندی تھیں ٹھیک گوے ماہیا نوں
دائم ڈبدی ڈبدی ڈب گیاں مگھ ویکھے کسے پڑا ماہیا نوں

فریاد کردن سوہنی دربارگاہ خالق السمٰوات والارض علیم الحکیم

پاک ذات حل المشکلات تیری توں علیٰ کل شیئٍ قدیر اللہ
یا کریم دائم قائم خفی جلی یا شاہ دو عالم منیر اللہ
کوئی تھاں ناہیں دم مارنے دی اگے ندھ فریاد اخیر اللہ
آپ ویکھ رہیا ایں جو کجھ حال میرا رُڑھ دی جانیاں ہن وہیر اللہ
اج یاد پیا مہربان توہیں ڈاڈھی رُنیاں ہو دلگیر اللہ
نگہبان توہیں من تاریاں دا تیری دھیر اللہ تیری دھیر اللہ
مینوں ول پیا نکل دل گیا لگا تیر ہویاں بھدھی تیر اللہ

یا علیم الحکیم قدیم سائیں یا رؤف الرحیم کبیر اللہ
غوث قطب ولی ابدال مرسل تیرے امر دے سب اسیر اللہ
سُنداویکھدا کوئی نہ باہجھ تیرے تیری صفت سمیع البصیر اللہ
باہو ماردی ماردی تھک پیاں کدھی پار لی اجے قدیر اللہ
مجھ تتڑی بان تتڑی دا تیرے باجھ کیہڑا دستگیر اللہ
رکھ لے بلایاں آفتاں تھیں مچھ کچھ پئے کھاوندے چیر اللہ
لکھ کیتیاں تیری تقدیر اگے گئی پیش نہ کوئی تدبیر اللہ

ایہو عرض اے وچہ دربار تیرے مینوں میل مہینوال فقیر اللہ مجھ ماہی دا اے ماہی پار بیٹھا پا جال اندر ماہی گیر اللہ
تینوں اپنے یار دا واسطہ اے مینوں یار دی دس تصویر اللہ دائم سوہنی سوہنے یار دی آہی دامنگیر اللہ دامنگیر اللہ

یاد کردن سوہنی ہمجلیساں را

آکے ویکھ لیو آخری منہ میرا لذی جانیاں سنگ سہیلیو نی رلکے وچہ بھنڈار دے بہندیاں ساں ہسانیاں سنگ سہیلیو نی
کر کر یاد دہن گندریاں ویلیاں نوں پئی کرلانیاں سنگ سہیلیو نی جاندی واسطے پانیاں نہر ویلے وچہ پانیاں سنگ سہیلیو نی
لہراں کپراں وچہ غریب سوہنی دھکے کھانیاں سنگ سہیلیو نی دائم رب رحیم دی داد منگاں ہیں ناتانیاں سنگ سہیلیو نی

ایضاً

ہائے ہائے اوہ ویلڑے گئے کتھے سنگ تساں دے موج منادیساں ویہنی ویکھکے ساریاں ہوندیاں سو جدوں تند ترمکلے پاوندیساں
ہائے پیار یو وچہ بھنڈار بہکے گیت جو بنا ندے مٹھے گاوندیساں چرخے شوق دے پونیاں کتنے نوں فاضلوں روں بنجاوندیساں
اج آ ویکھو کیجھ حال میرا کدے زمین تے پیر نہ لاوندیساں مجھ کچھ خر چنگاں دے منہ آئی جیہڑی سوہنی نام سداوندیساں
کراں روندڑی رونڈی بس ناہیں کدے ہسکے باغ ہساوندیساں دائم گل سوئی ہئی گل میری جیہڑی گل تھیں گل ہٹاوندیساں

مقولہ شاعر

غوطے کھاوندی کھاوندی جاوندی آبا ہو ماڑی قول وسار دی نہ ڈاہو عشق دریا دے وچہ پلیندی ہی سار کوئی یار اوار دی نہ
لگاتار سوہنی بار بار سوہنوں یار یار پکار دی ہار دی نہ لہراں گھمناں نیں وچہ آئی قابو سدا کوک کوئی اوس دم کھیاڑی نہ
دیوے موت وکھالیاں پئی پھر بھی جامہ آس امید اتار دی نہ جان تلی تے دھر کے لائے چارے کوئی چلیدی واہ لاچار دی نہ
ڈب جائیگی مریگی ہنگ جاسی ایہہ چھڈدی جھنڈ پیار دی نہ سچا عشق دائم جنہاں عاشقاں دا کدے تروڑدے تار اقرار دی نہ

دربیان آمدن ملک الموت برائے قبض روح

ملک الموت آیا جند لین جسدم سوہنی آکھدی ذرا کھلو جائیں ڈے سے ہیں روح نوں اک پیغام دینا جاندیوار محبوب دے ہوجائیں

میری موت دی یار نوں سار ہووے لے یہو داغ اخیر دا ہو جاییں ۔ دائم یار مہینوال دی جا جھگی ذرا بانہہ اولار کے رہ جاییں

پیغام

جانے روح نوں اپنے یار ولے دیندی اج پیغام دلگیر سوہنی ۔ جسنوں رنگ شیشے نت ویکھدا سیں چھپ گئی اوہ تصویر سوہنی

ہن کریگا کی مہینوال میرا ایہو گلدی گئی اخیر سوہنی ۔ کچے گھڑے تے ٹھل کے گئی لئی دتی ڈوب جھناں دے نیر سوہنی

پانی موت دے بدلاں رات کالی چھپ گئی آبدر منیر سوہنی ۔ تیری جلوہ کی پیار یا او نہیں تے آجاندی اٹاں چیر سوہنی

میرا اج داگلہ نہ کریں جانی اج کیتیاں موت اسیر سوہنی ۔ دائم یار فقیر نوں آکھنا ایں تیری ہو کے ٹری فقیر سوہنی

پیغام دیگر

روحا میریا آخری ویلا ہیدا امیکہ یار نوں حال سناونا اں او ۔ آکھیں سوہنی بیلیا گو گدی آمیری خبر سنکے جھب آونا اں او

لویں گدھ جنہاں بقیں لاش میری مینوں غیر دے وس نہ پاونا اں او ۔ میں تے سوہنیا خاص امان تیری کامل معجزہ آزماونا اں او

قسم رب دی ہت پچھان لیسی ہو کے سامنے مکھ وکھاونا اں او ۔ سجدہ کریگی ادب تھیں خاک میری ڈاڈھا رو کے حال سناونا اں او

مینوں کفن جنازے دی لوڑ ناہیں ہتھیں اپنی گور دباونا اں او ۔ لدی جانیاں جانیاں سک تیری پیسی بھا تیرے گرلاونا اں او

کریں صبر پیاریا اجر سی ناہیں وندیاں حال ونجاونا اں او ۔ جیوے جان تیری ہو گئی بس میری ہن حشر دی آس کھاونا اں او

ایہہ پھر نیگا پلہ اورا رہ وندا امیکہ بابجھ نہ کسے ہساونا اں او ۔ دیویں ایس جنہاں دا اچھڈ کھاہڑا جھگی پٹ ایتھوں ٹرا چاونا اں او

مینوں مار یو سوادھی رات ویلے یار اپنا آپ بچاونا اں او ۔ کتھے نہ بیتوں رب دا امر آہا راہوں گھسید اپار گواونا اں او

بھانویں بلخ بخار سدھا رجاییں ایتھے دوتیاں پیا ستاونا اں او ۔ دائم ہور کوئی ہن زور ناہیں صبر شکر دا حرف پکاونا اں او

در کلام سوہنی با ملک الموت و خاتمہ بالخیر

شکر ہزار الحمد للہ لئے ہن گدھ عزرائیلا جان میری ۔ اگے نک تے آکے کھلی ہوئی اے جان نکلسی بہت آسان میری

تیرا خوف ناہیں مینوں اک ماسہ ذات رب دی اے نگہبان میری ۔ ہائے نہیں بے ترسیا ترس تینوں لاش ریڈوں کسے مکان میری

ناں یار تے ناں ادرا رہ وندی ہوئی راہ تے جان ودان میری ۔ ایہہ آپ ہے میرا محرم حال اللہ مٹی رکھسی حفظ امان میری

جھگی یار دی ول ضرور جاسی لاش رہڑیگی عشق دے تان میری ۔ وے میں گراں گلاں توں کیوں کنب گئیوں جان کڈھ لے نال دھیان میری

اج مرا تے تراں تحقیق سوہنی دھم پے گی وچ جہاں تیری ۔ سوہنے شام گلفام دے نام اتوں پیاری جان قربان میری
جویں لائی سی صدق یقین سیتی ایویں نبھ گئی نال ایمان میری ۔ دائم لا الٰہ الا اللہ کلمہ حق دا ختم زبان میری

تائید مزید از مصنف

لکھیا قلم ملنگ دی مار نعرہ سوہنی عشق والی حد کر گئی اے ۔ دکھ جال لکے پال کے قول سچا ڈب وچ جھناں دے مر گئی اے
ایہہ نہیں ڈبی بحر عشق ڈبی جیہڑی انج ڈبی سوئی تر گئی اے ۔ رحمت کر یسے کوثری مٹ وچوں لبالب پیالڑا بھر گئی اے
رہبر رہبراہ وکھا مے نوں لکھ پروانہ سچا دھر گئی اے ۔ سوہنی سوہنی سوہنی بہت سوہنی سوہنی ہو سوہنی سوہنے گھر گئی اے
ناری ہو خاکی آبی ہوئی نوری نور نور ہو نور قمر گئی اے ۔ دائم یار یاری یاری انج یاری خاطر یار مصیبتاں جر گئی اے

تمام واقعہ شب آخر دریں بیان ختم است

ٹہی جھنگیوں پکڑ کے گھڑا کچا بیقرار اندر اضطراب ہوئی ۔ نازک پیر جھناں دے منہ پلے منہ پا بلا بیتاب ہوئی
گلو چہ پانی گل گل آیا اتے گھڑے سوار شتاب ہوئی ۔ آپ وی گل کچا ایویں گل گیا وچ گلدے گل خراب ہوئی
ہتھ جوڑ آداب دے نال اول استقبال کارن گرداب ہوئی ۔ سنے ٹھل اچھل دے لشکر اندے وچ خدمتاں ندی جناب ہوئی
گھمن گھیر بھنور ہیوں نیوں قدم پھڑدے آمدی طرح اج جناب ہوئی ۔ مچھ کچھ کلاوڑے بھرن ململ فوج مچھیاں وچ آداب ہوئی
ڈھمے چھڈ کھہے ہوئے کمر بستہ مستی خوشی تھیں وانگ شراب ہوئی ۔ انتظار دے وچ چرد کنے سال پوری گھڑی اج وچ حساب ہوئی
شکرے سوہنیے مرحبا جی آیاں ہرن دور تھیں پند عذاب ہوئی ۔ اسی سب نوکر خدمتگار تیرے کرنی توں کیوں اج لاجواب ہوئی
کہیا غوطیاں پینیدے ٹھنڈ اندر توں تے ہجر تھیں بھج کباب ہوئی ۔ اج پہنچیو جتھے پہنچناں سی تیرے غماں دی ختم کتاب ہوئی
مائی ہوت کہیا دھمے جاں صدقے گھٹ نال سینے ہمخواب ہوئی ۔ ملاقات آفات آفات دائم جاں بحق سوہنی بالصواب ہوئی

آمدن حشرات الآب و کلام کردن لاش سوہنی

مچھ کچھ سنسار خرچنگ تہن مردہ سمجھ آئے ماس کھاونے نوں ۔ ماہیاں تند دے کٹھے تے جلہوڑے آئے مرگدے ہوچ مناونے نوں

بُت سوہنی دا قدرت نال سوہنا اگوں بولیا گل سمجھاونے نوں
اگے بکڑ قضا نے کوہ سُٹی تسی آئے ہو وت بتاونے نوں



خبنگا کر دے تے سندیاں ہٹ جاؤ دکھی سوہنی دے کرلاونے نوں
ہتھوں کر و کھاں مجھ تے مہربانی جاؤ یار تے عرض سناونے نوں
رہن چلی ساں شوق دے نال ہین تے وچہ ندیدی ساتھ لٹاونے نوں
دائم موت تلوار وچکار ماری چلی یار ساں ماہ مناونے نوں

ایضاً

کڈھ ما چھیاں برچھیاں وانگ ظالم کھلے ہوئے ہزار سنسار اگے
کی لیندے اوجھلیندی ماس وچوں جلی عشق والی تلوار اگے
میریاں آندراں وچہ صواد نہیں جے کھادی تماں نے مار کا اگے
اک بھلا کر ندی وسدیاں ہو عرضی لیجاؤ میرے یار اگے
تیری وہنی سوہنیا غرق ہوئی کوئی واہ نہ امر جبار اگے
آہ وے لاش تھیں پیا آواز اگوں اسی کملیو بہت خوار اگے
بند بند میرا زخمی درد کنوں تمرلے لئے نے کئی ہزار اگے
مہینوال نوں ٹری ساں ملن چوری اگوں چڑھی قضا دندار اگے
ایس بھلے دا بھلا عطا ہوسی آہیں مار کو غمخوار اگے
دائم دسناں حال احوال میرا مہینوال ایہے یار دار اگے

مقولہ شاعر؟

بحر عالم سیلاب فناہ دائم قلعے کوٹ ڈھہ گئے اجے ڈھہنگے کئی
کر کر ناز نخرے خودی کبر والے انت رہ گئے ماہی رہنگے کئی
چنگے مندڑے موتدی تیغ عریاں سر تے سہہ گئے اتے سہنگے کئی
واری نال اس قصر حیات اتوں نا زنین لتھے کئی لہنگے کئی

کئی بن بنگئے نے رب جھوٹھے جانے رب سچا اجے کہنگے کئی
صفحہ عالم تے روشن تحریر خونی غازی مرنگے نوں جی سہنگے کئی

کئی عذر ہوئے کئی جنگ صلح کھہ کھہ گئے لکھاں کھہن گے کئی
دائم فرش فسادیاں کریساں تھیں کئی اٹھ چلے اگوں بہنگے کئی

در بیان انتظاری و بیقراری مہینوال از عدم حصول دیدار دلدار

جھگی وچہ بیٹھا مہینوال رووے اج کی بنی سوہنے یار تائیں
خبر کے تار پیار دی ٹنگگئی ہیا غش مہینوال دکھیار تائیں!
نکل جھگیوں لا نظر ویکھے آوے صبر ناہیں عاشق زار تائیں!
وقت نت دے میلدا گذر گیا کس پکڑ لیا دلدار تائیں
کہ ترس خدادا واسطہ ای سٹ جاہ نہ مجھ خوار تائیں
پھیر آکھدا ہور کوئی گل ہوسی پتہ لگسی جھٹ پلکار تائیں
ایپر چین ناہیں جگر تڑفدا اے لگی ضرب کوئی غمگسار تائیں
جیکر عشقدا خاتمہ ہوگیا جھب مار لے مجھ بیمار تائیں

کیوں نہ پہنچیا قول اقرار اُتے بھادیں بھل گیا اقرار تائیں
پایا دوتیاں اِکے فتور کائی چار وکیو لے غمخوار تائیں
کوک کے انگ سوہدایاں وادیلا یار بھل نہ وِنج پیار تائیں
پرت پرت پکاردا آیا را عاشق سہکدا پیا دیدار تائیں!
جیکر پریت غریب دی ناں بھاتی تاں بھی دس تے جاہ بنار تائیں
خبرے آوناں یار نہ ٹھیک جاتا ویکھ مینہ اندھیر غبار تائیں
دہاراں اکھیوں وہندیاں خوں بھریاں پیا کوکدا رب غفار تائیں
دائم دکھی مہینوال دی آہ وچوں اثر پہنچیا عرش مینار تائیں

فغان مہینوال

ربیں ربیں کھاں سجناں ربیں مینوں نام رب دے آ او واسطہ ای
تاں بھی واسطے رب دے بخش مینوں جیکر ہوئی خطا او واسطہ ای
ہیں تیرے تدھ کارن دیس خویش چھڈ کے کیتا دیس گدا او واسطہ ای
جل جل جل تے کراں فریاد جلبیا ناہیں جال جلا او واسطہ ای
اج کیوں نہ یار دہار موڑی ہویا کالجے گھا او واسطا ای

تیری وچہ فرقت میرا حال مندا پیا ڈھل نہ لا او واسطہ ای
میرے پھٹ اُتے سٹ مارناہیں ہتھوں لا دوا او واسطہ ای
تیری بھکھ ڈاڈھی دسیں مکھ سوہنا میرے دکھ گوا او واسطہ ای
پایا چین نہ گذر گئی رین ساری نوری نین وکھا او واسطہ ای
مردا اپنا بردا کردا عرض ہاڑے ہتھیں آپ دفنا او واسطہ ای

پچھاں ہٹناں کم نہ عاشقاں دا پھیر اہیں کے پا او واسطہ ای
دائم بول بلی جے بول بیٹھوں ہن جھاگ بلا او واسطہ ای

از مصنّف

جنہاں بول بلی بلا جھاگی انت کم او نہانڈا سو تسے دا
ٹکا وت گدھبوندا بہت مشکل ہوندا قول نارک دھاگہ سوتر دا
غافل ہا ویئے بھاہ دے وچہ سہرسی ساتھی ہوا ابلیس گھونز دا

جنڈی پا کے نال محبوب جانی سیر کرن گے وصل جیو تسے دا
جنہاں غفلتوں قول وسار پائے روز حشر دے کم کسو نزدا
بندہ عشق دینال کمال دائم نہیں تے ہے واہ جو اٹھو تسے دا

در پیغام دادن روح سوہنی عاشق خستہ را

چن جیت مہینوال بے حال تائیں پیا صدکنیں جھگی دالیا او
ہویا خاتمہ پچھلی رات اوہدا او ہنوں نہیں جہاندی گالیا او
وقت نزع دے کوکدی گئی ایہو تیرا قول پیار پا پالیا او
لئی جھل تقدیر دی تیغ اور گئی ہش نہ کجھ متوالیا او!

تیری سوہنی دے ہو گئے کوچ ڈیرے ینیں حال کنگال بچالیا او
بدھی قولدی ڈب غرقاب ہوئی کچے گھڑے تے ٹھل مہینوالیا او
عرضاں کیتیاں سجناں ڈھیر واری اپر کسے نہ باہر نکالیا او
کریں صبر ہن سنکے خبر دائم مہینوالیا یار نرالیا او

متعجب شدن مہینوال از صدائے روح

آس پاس مہینوال نے نظر کیتی تھرہر کنبدا کالجہ ڈول رہیا
خبر مندڑی جیہی سناوندا لے دفتر موت جدائی دے کھول رہیا
ڈبے کوچ کہندا تیری سوہنی دے میرے مارنے نوں زہر گھول رہیا

آوے نظر نہ کرے صدا جی ایہ کی سر پیدے اندر بول رہیا
ہاتف غیب دا اکے نزدیک آکے میرے صدق یقین نوں تول رہیا
دائم پتہ نہیں کون اچرج قاصد موت یار دی اخط پھول رہیا

کلام مہینوال با صدائے غیب

قاصد وچہ پردے بولن والیا او ہو کے سامنے شکل دکھا مینوں
مندی خبر سناوناایں یار والی آوے بار اعتبار نہ کا مینوں
یا توں جن یا بھوت اسرار ہوسیں کھیڈاں کر کر نہ ڈرا مینوں
نج کہندیاں ترس نہ آوندا ای نام ربدے نہ جلا مینوں

کوچ کوچ ڈیرے ٹر مر آکھنا ایں ناہیں مار تلوار چلا مینوں
گل سندیاں گل گئی جان میری گل گلن دی نہ سنا مینوں
نازک دل غنچہ ہوندا عاشقاندا ایہہ جا وساں نہ ستا مینوں
کجھ مہر دے تے کسیدا بھلا کر یئے الٹا بیا نہ خاک رلا مینوں

اج یار دے ملن وچ دیر ہوئی کرکھاں بھلا لیا یار ملا مینوں
اکھیں ویکھ لئے نکلدی جان میری جیکر پا نیاں کوئی بلا مینوں
جے ہے سچ تے ربدا واسطہ ای ہو کے سامنے سچ بتا مینوں
کون ہیں توں کی اسرار دائم نکل پردیوں گل سمجھا مینوں

جواب از صدائے غیب

ہیں ہاں شرح یار امر ربی امر بدے نفیس لگا جاونا ہاں!
ناں کوئی دھوکہ فریب نہ دغا بازی پیا سچدی بات الاونا ہاں
ہیں ہاں شمع وجود مکان اندر روشن شہر بازار دساونا ہاں
جاواں ہیں تے مردیاں مرت جاون جو بج تندی جو اوڈا ونا ہاں
ہیکہ ہوندیاں نازدا سبھے میہنیں ہسدا اتے ہساونا ہاں
وچہ ہسدیاں رسدیاں وسدیاں دے ڈکر کے کوچ ٹہاک چاپاونا ہاں
میرا آونا ہیں جاوناں وچہ پردے ظاہر کسے نوں نظر نہ آونا ہاں
ہیتوا لیا کرگئی کوچ سوہنی منیں سچ ہیں سچ بتاوناں ہاں
ناں ہیں جن نہ بھوت نہ دیو ظالم قسم رب کریم اٹھاونا ہاں
نال تباندے لگیاں کن ڈیلے ہیں تے لگیاں پیا نبھاونا ہاں
بت خاکدا خاکدی رہے ڈھیری جدوں ٹھپ دکان ہیں جاونا ہاں
قدم چاکے باغ بہار وچوں بیابان ویران بناوناں ہاں
مہیں ڈوبناں ہاں نہیں تارناں ہاں نالے روناں ہاں نالے گاونا ہاں
اصلی عرش علیین اے وطن میرا اجھ دن دھر تے اتے ڈیرا لاونا ہاں
تیرے یار دے بت دے اندر روح ہاں ہیں جاندیوار پیغام سناونا ہاں
دائم دائم ہیں روح پرواز راہی پیا عرش مقام سدھاوناں ہاں

فریاد با صدائے غیب یعنے روح

تیرا بھلا ہووے بے پرواہ روحا کیہی دسی آ آن کلام مینوں
ایہو نفع توں انت گھٹاوناں سی کرکے وچہ جہان بدنام مینوں
صبح زندگی میری برباد کرکے پائی جاوناں ایں اجلدی شام مینوں
مٹ پھوڑ ترو ڑکے زندگی دا آدتوای ہوت دا جام مینوں
بے ترسیا واہ وفا کیتی دے چلیوں عجب انعام مینوں
دائم ڈوب بھیر بچ ڈھینگے وہن سوہنی آیوں کرگئیں بے آرام مینوں

جواب روح و پرواز شدن او

روح گھمیا جو ہیں سی امر ربی ملگیا اے تو ہیں انعام تینوں
واگ ڈور میری ہتھ ڈاہڈیاں دے آیا دین ہیں صرف پیغام تینوں
ملک الموت دے حج ہینوں پھڑی جاندا ایں نہی دکھی جے نہیں آرام مینوں
دائم پھیر ہوسن میلے حشر اندر الوداع ایار سلام تینوں

افتادن مہینوال خستہ حال

حرف سندیاں ساہ جدا یاں لرزہ کھا کے ڈگ مہینوال پیا
روروڑہ فدا ہو ہو حق کر کے جویں فقر دے کربالنوں حال پیا

آہا وچہ اڈیک آزاد عاشق اجن جیت فراق دا جال پیا
جسدے نال سی جھولدا پا ہنیگا ٹُٹ اوہ اج خوشیدا ڈال پیا

پادے خاک فقیر سر اُتّے لگا تیر کوکے حال حال پیا
اج کون میلے میلے ختم دائم فریاد کردا اوال وال پیا

فریاد برباد ناشاد مہینوال

ہُن جگ تے جیکے کی لیناں وال ہرے توں ٹیکے سڈا ای
لے اوبس ہن بلیا رہن ایتھے ہمرار کے تے جھگی پڈا ای

ساڈے نالدے گیئے نے لدبیلی پھلا بیلیاں تھیں کوہن ڈا ای
جدھر سوہنی گیا مہینوال اودے باقی جیوناں پلک تے جھبڈا ای

بے ترس آ کہیا اسمان ویری لوکو ہیٹیا نوں پھیر ٹھیڈا ای
دائم یار اجاڑ کے ست گیا دما دم پیا دم گھٹ دا ای

فغان مہینوال

واہ سجناں ایہ کی کیتیو ای وار آخری تے بلجاوناں سی
پچھے تدھ ہیں ہولمنگ لیا او یار نہ مارو نجاوناں سی

گذری روندیاں رین اڈیک اندر دس گھڑا جا ہساوناں سی
جھگی بار پوائی ناہی ہیری وچ ندی جے ساتھ لٹاوناں سی

کالی رات اندھیر طوفان اندر وچ ندیدے پیر نہ پاوناں سی
ہیں قربان قربان ونجاں کچے گھڑے نوں ہتھ نہ لاوناں سی

ملن روز دا اس امان رہن دا رات اجدی مول نہ آوناں سی
کوئی مجھ دا تدھ تے گلہ نا ہا سنبھل سوچ کے قدم اٹھاوناں سی

تیری قسم میں خاص غلام تیرا ہنوں پہلڑے مار گواوناں سی
خوشی موج تے لہردی گھڑی اندر یار انج نہ قہر کماوناں سی

ہیں تے تدھ دے آسرے جیوندا ساں دیکھے دکھ نہ کدھ چھپاوناں سی
نال مست بے ہوش توں لیجاندوں جے توں دیس خاموش نوں جاوناں سی

ایتھے چھڈ جانا مینوں نہیں چنگا جیکر ساتھیا ساتھ لاوناں سی
دائم پکیاں جھگیاں کیوں پایاں جیکر انت ایتھوں ڈیرا جاوناں سی

ایضاً

تیرے ویکھ لے سوہندیاں کم سوہنے گیو چھپ برباد خراب کر کے
واہ واہ بے پرواہ پیار یا او ستم غضب کیوں ہیر یار کر کے

یارا یار نہ کرن انج نال یاراں یاری لا نہ جاہیں حجاب کر کے
نہیں سی سہارے جے خار فگار کرسن پایا ہتھ میں پھل گلاب کر کے

آپ ستڑوں سیج آزادیاں دی میری جندنوں وچ عذاب کر کے
پیا ترسدا تیرا یتیم نانگا کیوں نیہوں ایڈ شتاب کر کے

کس حال توں لگی لواں ہوئیوں خستہ حال مہینوال بیتاب کر کے
جادوگرا دلبرا تباہ کیتوئی میرا آہس دا گوہر تراب کر کے

تیرے عشق شراب نے لغزش کیتا جگر جان بریان کباب کر کے
واہ کھٹیاں کھٹیاں کھٹ لیاں چلے ہجر بھٹیں طبع سیراب کر کے

ہجر کٹیا سٹیا دور بلخوں کی کھٹیا سیر پنجاب کر کے
دائم غماں دا انت شمار ناہیں دساں کی اویار حساب کر کے

نفیر فقیر دلگیر سینہ

کنڈھے ندی جھہاندے جھک باہیں آہیں ماردا پیا فقیر نانگا
اگے ویکھ کھاں پیدا واسطہ ای تیرا ہو گیا بہت دلگیر نانگا

جلی کلی نوں ساڑیا لا تیلی روندا ہو کنگال ظہیر نانگا
اپنی زلف دا ڈنگیا ویکھ اکھیں کھلا نیر تے پلٹدا نیر نانگا

نکل پردیوں ہو گئے بے پردہ پیا بھالدا تیری تصویر نانگا
کر کے ڈھال دو جو دکمان اگے پیا جھلدا تیر تے تیر نانگا

بیلے ٹھکے بیلیا رس رہیوں خاکسار دکھیار حقیر نانگا
کدے جائے نہ چھڈیو جان جوگا اسیر اے وچ زنجیر نانگا

توں وہن جھناں وچ لے غوطے ڈبا ہجر دے وہن وہیر نانگا
تیرے واسطے جان جہان دلبر بیٹھا چھڈ جہاندے سیر نانگا

نال کالجے لا کوار پیارے لوکاں کراں وحشی پر تقصیر نانگا
آہ سینیوں مار کے ونگ دائم دلوں پتھراندے سینے چیر نانگا

جوش جنوں

لا دوا ہیں اک مریض ایسا میری نبض نوں ویکھ حکما ہٹ پئے
مینوں ویکھ حیات دا توڑ شیشہ دونویں خضر الیاس بھرا رو پئے

جس ناؤ تے قدم کمبخت دھریا ڈب گئی ناؤ تے ناخدا رو پئے
میری اوہ مشکل الحمد دیا روحل کردیاں مشکلکشا رو پئے

میریاں ویکھ بربادیاں شاہ ملکی تاج لاہ کے ساہ سمار رو پئے
ہو گئے وحشی آبادیوں نس ڈیو سوا گوں تکدیاں دشت و صحرا رو پئے

جس وی شہر دے باختہ ہوش ہوئے جو وی ملک چلا چلا رو پئے
میریاں ویکھ پروازیاں سوز بھریاں دھرتی ڈگ عقاب ہما رو پئے

نیش آہ میں کر پرتاثیر کنوں غاراں وچ زخمی اژدہا رو پئے
جوہری ویکھ پرغم جوہر زیبا نوں قلماں سٹ ہتھ کالجے پا رو پئے

راہی اوہ ہاں تیز رفتار جہاں رہے رہے پچھلے ہمنوا رو پئے
متھا پتھر تے ماریا ہو بیخود داگوں پتھر بھی بن ہمنوا رو پئے

مجھ چشم میرے نوح دل کشتی نوحہ گر ہوا رض وسما روپیئے
تیرے سخن کھولے گوش بند دائم سامع فاضلدی ویکھ اداپیئے

ہائے من کجا کجا دلبر

ہائے من کجا کجا دلبر ہائے ہیں کتھے میرا یار کتھے
عرشاں والیا کوئی نہ باجھ تیرے ہور کراں فریاد پکار کتھے

میرے نال کی ورت بلا گئی بیارو وناں ہاں نہ آزار کتھے
ایہ تسندی جنہاں پنجاب بھرتی میرا وطن اوہ بلخ بخار کتھے

ہائے یار غلام تے نفر میرے مائی باپ تے خویش پیار کتھے
اوہ سیر تماشڑے ناز نخرے اوہ بلبلاں باغ بہار کتھے

زلفاں پیچ تے لٹکدی چال بانکی اوہ لال رتے رخسار کتھے
اوہ پوشاک سنجاب سمور اطلس تاج و تخت میان تلوار کتھے

اوہ زلزلہ دھمک غرور جذبہ بارعب معقول گفتار کتھے
علم عقل وا دانشمندی ہوش چارے اوہ بخت تے صبر قرار کتھے

جسدے وچ میں بیٹھا لٹا ہستی اج حسن دا گرم بازار کتھے
دردی کوئی نہ درد ونڈان والا خاک چھان ریا خاکسار کتھے

سینہ میلنا قول اقرار کرنے اوہ ہسنا کھیڈنا پیار کتھے
میرا وچ جھگی انتظار کرنا اوہ ہا تھلکے آونا یار کتھے!

بلبل خزاں دے وچ فریاد کردی ہائے گئی آموج گلزار کتھے
کدہر گئی سہاگ دی سیج مٹھی خب بصل تے پھلاں دہار کتھے

کدے ہسنا رسنا رنج ہوناں اوہ میل اتے انتظار کتھے
اوہ نین ملایاں ناز عشوے رخساریاں دے لشکار کتھے

اوہ ترچھی تبسم تے مسکراہٹ اوہ کیف اوہ مستی خمار کتھے
اوہ ساقی اوہ کاسہ اوہ گرم محفل میکشاں دا جھولن جھلار کتھے

اوہ غنچہ بدی ہلچل صراحیاندی قلقل اوہ بلبل تے گل گلنار کتھے
رگ دے اودی قصور رباب دلکش نغمہ تان طنبور ستار کتھے

اوہ ناز و نزاکت تے دور الفت لہجے غمزے اشارے دلدار کتھے
ایہ کھیل کوئی عالم خواب داسی باربار کراں انکار کتھے

اوہ صحرا کتھے اوہ صیاد کتھے دام صید کتھے صید زار کتھے
ہوگئی شام تے بند بازار دائم نت نج کتھے خریدار کتھے

فریاد مہینوال بدرگاہ باری بصد گریہ زاری و برآمدن لاش سوہنی نزد کلبہ خویش و گفتن اورا

مہینوال کنارے تے کوکدا سی مینوں سوہنا یار ملا سائیاں
تیرے باجھ میرا مددگار کیہڑا بنے چا غریب نوں لا سائیاں

اج مجھ جیہا او گنہار کتھے رودا نال دے سنگ گوا سائیاں
اے غریب النواز نیاز میری کر منظور غفور خدا سائیاں

تینوں اپنے یار دا واسطہ اے مینوں یار دی جھلک دکھا سائیاں
ڈاڈہا ویکھ بیحال مہینوال روندا کیتی چا قبول دعا سائیاں

اتنے وچ پہنچی لاش سوہنیدی جھگی کول آ کرے صدا سائیاں
دائم آسایاں ہن آسایاں ہن آسایاں ہن آسایاں

غرق شدن مہینوال در چناب و وصال یافتن عاشق معشوق

سنیاں یار دا یار تے سد سوہنا سوہنے یار آہے جانی جان دونویں
جیہا ماریا یار دی لاش تائیں کر کے روح تے جسم قربان دونویں

ماری چھال مہینوال جنہاں اندر قایم رکھ کے صدق ایمان دونویں
ہویا خاتمہ خیر نگینیاں دا پہنچ گئے نے اک مکان دونویں



ہڑ ہڑ دے جان گلونگڑی پا کی پکے کر گئے عہد پیمان دونویں
لدھی رات برات وصال والی ملے چن چکور نیان دونویں
مرحبا فرشتیاں بول کہیا ہین عاشقاں دے سلطان دونویں
پڑھیا ندی جنہاں الحمد للہ میر بوچہاج تاریاں لان دونویں
اللہ آپ جوجے رہڑے پیئے رہڑے لنگھ گئے نے ندی ملتان دونویں
نال امر کنارے تے کڈھ رکھے اپر خوب کہے اک جان دونویں
کفن خلد تھیں لے رئیس آندا حوراں ملک ملل کفنان دونویں
رادی راز آکھے خاک رلی خاکی روح رہاندے وچ اسمان دونویں

صدقاں ہوئے اک دوسرے توں قربان جاناں دونویں
جھات قہقہ دیوار دی وچ پا کے ہو گئے نے بند زبان دونویں
ملیاں صوتاں سورتاں وچ جیونکر یٰسین اتے الرحمٰن دونویں
آبی کپڑیاں نوں لہراں کھسے آبی لگے جاوندے ملاہان دونویں
جدوں گئے بحیرہ عرب اندر خضر لئے محبوب پچھان دونویں
ملکاں پلنگ فردوس تھیں چک آندا اتے نال پیار لٹکان دونویں
حاضر ہوئے جنازے تے رب عاشق صفاں میلدے ملک انسان دونویں
حال خوب علام الغیوب جانے پہنچ گئے جنت گلستان دونویں

آپ چھپ گئے سچی پریت والے پچھے رکھ تازہ داستان دونویں
دائم درد بھرے قصے عاشقاں دے پڑھدے رہنگے سدا جہان دونویں

سوز نمودن رُوح عاشقاںؒ

رُوح عاشقاں دے ویکھ حال سارا اپنے کوکدے بیشمار رو رو
ویکھ دُکھ سوہنی مہینوال والے درد اپنے کرن اظہار رو رو
شیریں کہے ہائے گئی جان شیریں لیلیٰ تڑفدی بیقرار رو رو
فرہاد ناشاد برباد ہویا مارے وچ سینے ہتھیار رو رو
چندر بدن دے بدن دی گئی لالی پیا ملے اکھیں معیار رو رو
رانجھا آکھدا کھیڑیاں سٹ کیتی بیہوش ہویا آخرکار رو رو
آکھے صاحباں صاحبا کھول اکھیں اچے وین کردی ہندل بار رو رو
نامراد مراد بیداد پئے تڑفے نور اقبال دلدار رو رو
کامروپ دا روپ انوپ گھائل کام لٹاں کھولے لٹاں تار رو رو
وچہ ڈونگھڑے کھوہ فراق والے یوسف ڈگ پیا زار و زار رو رو
بینوں جنگلاں وچہ رُلکایا ای مجنوں کوکدا بانہہ اولار رو رو
سسی لبے وسی ڈگی کھالرزہ جھڑیا شتراتوں اسوار رو رو
بائی کرے دُہائی پئی ہائے ہائے نالے خان امیر سردار رو رو
ہیر اچنڈی ہیر دلگیر جھلی ہویا بار جوگی دلفگار رو رو
مرزا آکھدا چندھڑاں تیر مارے چھاتی جھل گئے خاطر یار رو رو
کوک ماردا سیف ملوک اچی پری کرے ہاڑے لگاتار رو رو
ہنجوں روئے جلالی دے وہن خونی جھلگئے پریم تلوار رو رو
دائم جنہاں نوں عشق دی سانگ سینے کدوں جدینے وکھیار رو رو

مقولہ شاعر

کون آکھدا اے عشق ختم ہویا سدا عشق دا نور عیان رہسی
سبھو عشق دی کھیڈ جہان اندر کھلا عشق دے تاں اسمان رہسی
باجھ عشق ایمان دا خام دعوے قائم عشق دے نال ایمان رہسی
حُسن عشق دی بڑی بُنیاد دلتی کھڑیا نت تازہ چمنستان رہسی
ایہ بھی مرُ دنگے مول نہ رس ہینوں اوہ بھی کسدا تیر کمان رہسی
سر سن نوین تھوں نویں پئے پروانے روشن عشق والا شمعدان رہسی
جدوں عشق نہ رہیا نہ کجھ رہسی انبر دھرت نہ کوئی جہان رہسی
رمز عشق دی پوچھ اسرار سارے وچہ وہم بید رد حیوان رہسی
بھور بلبلاں گلاں تے آونا ایں تے صیاد بھی وچہ دھیان رہسی
عاشق غازی شہید فقیر دائم قائم تنہاں دا سدا نشان رہسی

ایضاً

عاشق ٹھلدے رہنگے مار نعرے اتے ندیاں بھی پیاں وہن گیاں
علم دین شہیدؒ دی عاشقی ویکھ ظاہر کیوں نہ خلقتاں مرحبا کہن گیاں
جویں گُٹھیاں زہر دے جام پیتے گلاں حشر تک ہونے ندیاں ہنگیاں
کیتی اف نہ جنہاں تلوار تلے سوی ہک محبوب دے کہن گیاں

جنہاں بلبلاں خار دے دکھ جھلے انت جا کے پھلاں نتے بہن گیاں
سر رکھے یار دے وچ قدماں سبھ آفتاں سر توں لہن گیاں

صورت یار دی جنہاں نوں نظر آئی کبر خودی دیاں کوٹھیاں ڈھہن گیاں
دائم سچ تے جھوٹھ الگ ہوسن جدوں حشر نوں سر نتے پہن گیاں

خاتمہ کتاب و چند سخن مصنف

لکھ لکھ شکر ہزار الحمد للہ وڈا کرم رؤف رحمان دا اے
خشک دلاں تے آکھنا ایں مغز ماری عارف سخن دی رمز پچھاندا اے
تینوں پتہ ناہیں صدی چودھویں اے اج قاعدہ ہو جہاندا اے
کرم چپ تے یار دی ویکھ مرضی جیہڑا یار جانی دلجان دا اے

ختم عاشقاں دی داستان ہوئی خانہ کیا عشق عرفان دا اے
درد دردے نال اے دردیاں نوں بیدرد کی دردنوں جاندا اے
ویکھن والڑے لین گے ویکھ آپے کی فائدہ ایس اعلان دا اے
دائم کملڑا شاعری جوگ کتھوں سبھو فیض حضرت سائیں خان دا اے

بیان در ذکر خیر شعرائے اسلاف جانگدازان و عارفان علیہ رحمۃ اللہ

والی سخن دانے پر شعور شاعر اگے کئی صاحب اقتدار گذرے
طوطی قمریاں بلبلاں بھور مینا کئی ہو ہو سخن گلزار گذرے
تاراں کس وجود پریم نگری اندر کئی وجا ستار گذرے
گذر گیاں توں جان قربان صدقے جیہڑے ورد دا حرف پکار گذرے
شاعر خاص شاگرد خدا اکبر سخن جنہاں دا مثل تلوار گذرے
تر دے گئے نے بحر توحید اندر ٹھل لہر گرداب نوں پار گذرے
سعدی انوری رودکی فردوسی لا گلستان سخن بہار شا گذرے
شمس دین حافظ صاحب شمس رنداں جیہے سخن دی دلاں تے تار گذرے
نظامی گرامی خاقانی عرفی دسدے عمر خیام رفتار گذرے
شرف لٹیا شرف قلندر بنے حرف حرف وچ مست خمار گذرے

بھلے بھلے یار آپو آپ واری ویکھ ویکھ فناہ بازار گذرے
دکھو دکھریاں بولیاں بولکے تے انت کرکے بند رگذرے
ایس پنتھ دا کسے نہ راز لدھا بڑے بڑے عاقل دم مار گذرے
کیوں نہ نام تنہاں دے رہن روشن جیہڑے چلکے عشق دی نار گذرے
عاشق رب دے مرد کمال عاشق سر جنہاں دے عشق اسرار گذرے
حضرت مولانا روم دی دھوم ہر سو سخن جنہاں دا تیز رفتار گذرے
وس اج جہان تے اج کیہڑا اینیں دس جیویں شیخ عطار گذرے
جامی جام پریم دا پور دیندے سورۃ یوسفی عجب سنوار گذرے
شکر گنج فرید سلطان باہو تاج عارفاں دے تاجدار گذرے
ویکھ زیب النساء دا زیب مخفی مرداں وچ اوہ واگ اولار گذرے

فرد صابری مرد نیاز صاحب تے تراب پرو کے ہار گذرے
غنیمت غنیمت دے سخن اکرم مجرا ماجرے کر دلدار گذرے
غالب داغ تے میر امیر خسرو ناسخ راسخ دہلی دربار گذرے
باغ سخن مالی حالی مرد حالی پانی پت وچہ نامہ نگار گذرے
کئی مرد پنجابدی وچہ بولی زنگار رنگ کر دے اشعار گذرے
رانجھے ہیر دی رکھ تصویر اگے کر دے رمز رموز اظہار گذرے
فضل شاہ سید نویں کوٹ والے نعرہ درد دا مار للکار گذرے
ایس مرد دی کی تعریف لکھاں دس وچہ ظلمات چمکار گذرے
آہے دی لے نہ تر نڈی آ بھاویں نظر اگوں لکھوار گذرے
بدھے سیف ملوک دے سہر سہرے شاہ پری دی سن ناز چھنکار گذرے
عالم پوری غلام رسول صاحب عالم عاشق پڑھدا انوار گذرے
وچہ دوہڑیاں دے سی کہی ہاشم شہباز پر مرد ہشیار گذرے
برخوردار حافظ درد دار گڈی گئے درد مند کھا اولار گذرے
امام بخش ہویا چک فتح شاہ اندر کر دا پاک پریم گفتار گذرے
یارو گنتری ہور کی کراں اگوں نہ اروڑا رہندے بیشمار گذرے
اج کول ہوندے جیہڑے رہندے ہویاں ہتاں دے لون دے سار گذرے
دلا صبر صبیر نہ ہو ویں یوسف جیہے سوہنے سردار گذرے
اکھیں کھول کے غافلا دیکھ توں بھی تیرے نال دے یار سدہار گذرے
چھوڑ خودی خدا دی یاد کرلے اجن جیت منت مونہدا سار گذرے
مندی نیند کرو ان نفس راہ اتے متاں لٹکے چور چکار گذرے
پڑھ کے لا الہ الا اللہ کلمہ نبیڑا عین جیتا گذرے

فیضی ابو الفضل تے فضل شاہی عاقل دیکھ قدرت عقلوں بار گذرے
بہنوں یاد نا ہیں باہر فارسی دے کئی ہور صاحب افتخار گذرے
ظفر ذوق تے مومن انیس ارشد میر حسن ویران مزار گذرے
حضرت امیر دو کلیم نسیم سودا آتش بال آتش غمزہ دار گذرے
وارث شاہ پنجابدے پیر شاعر فیل سخن تے ہو اسوار گذرے
بلھے شاہ دی کافیوں فیض کافی کامل ولی اللہ اہلکار گذرے
عارف میاں محمد بخش صاحب سیتے دلانوں کر بیدار گذرے
خبرے کدوں سو درد وہاج آندا ایہنوں فکر ایہو بار گذرے
کامل مرد خدا دا خاص عاشق ایہدا سخن جیوں تیغ دی دھار گذرے
شعلے مار دا کھڑ ہی شریف وچوں کر دا پتھراں بیقرار گذرے
علی حیدر کوئی مرد اسرار ادھر پا سنکے سخن لکھاں سٹ بھار گذرے
شمس دین متین صدیق لالی کر دے لانھیں ودا اندھا گذرے
محمد دین لاہوری بول سوہنا جہدے سخن ہر شہر دیار گذرے
بوٹا بھیلیا بوٹے دی شاعری نے اپھل مٹھڑے بار اودار گذرے
میں ناچیز بندہ بیٹھیں سب جتنگے جیہڑے جھاگ مصیبتاں بار گذرے
انت کی بنیاد مسافر اندی مرسل ولی پڑھ دے استغفار گذرے
دسے بلبل دی بیا فریاد وچوں گلشن گل غنچے نو بہار گذرے
بند رکھ من آہ مت شور پائیں کدوں پر تدے خوش لب خمار گذرے
فانی دنیا دی بازی جالسازی ایتھے کئی لٹا انبار گذرے
آفریں تنہاں جیہڑے جھل سانگاں ہو کے یار تے جان نثار گذرے
دائیم خالدین فیہا جنت تجری من تحتہ الانہار گذرے

مُنادیِ موت

اے شہزادے ایہ قصر شاہی ہو جاوسن سب برباد مویاں
جام لذتاں دے مِٹھے پین والے ملجائیگا سب صواد مویاں
او قیدی ہوس دے یاد رکھیں ہرگز ہوونیگا نہ آزاد مویاں
دنیا اک جد بچیا نہ مومناں نوں نیکو ہوسن دلشاد مویاں
نار نار اندر آب آب اندر خاک خاک اندر باد باد مویاں
یاد وے نامراد مراد اصلی ہوندی نفس دشمن نامراد مویاں!
اے نبی آدم نیک عمل باہجوں کرنی کسے ناہیں امداد مویاں
دائم نہیں چند روز پیوند باطل مر گیا نوں کرنا ایں یاد مویاں

مسکن مسکین مصنّف

یارا ایتھے مقام ہیں کی دساں ایتھے نہیں کوئی گھر بار میرا
کون رہیگا سدا فناہ خانے سخن نال پیار نتار میرا
کس پچھنا مجھ دکھیار نیوں جا سی ٹر فدا روح سدھار میرا
مار مار ایتھوں ٹکے تیر تکے ترگش عمر دا گیا بیکار میرا
پلے اک نہ دام اعمال دا اے جھگا لٹیا خودی ہنکار میرا
بند ہو کے بندگی نہ کیتی بخشنہار صاحب کردگار میرا
واسو پنڈ سوہاویوں میل جھ ہدے اسا وچہ فرید دی بار میرا
ضلع سوہنی دا گجرات سوہنا اتے ملک پنجاب اظہار میرا
جیکر اصل میرا ڈیرا پچھنا ایں تکیہ پیر دیوچہ دربار میرا
شعلہ چمکدا وچہ جھلا نیا نے لویں آ اوتھوں پتہ سار میرا
بابا جی صاحب مشہور ملکیں ہادی راہنما انوار میرا
شالا وچہ قدماں رکھے عاجزا نوں رہے جیو ہمیش سرشار میرا
سوہنے عالی دی پاک نگاہ کنوں کھڑیا سخن دا رہے گلزار میرا
سبھناں وچہ قدماں بیٹھن والیاں نوں ہووے ادب سلام ہزار میرا
اس گھڑیال فناہ دا کھڑک ٹنکے نس گیا اے صبر قرار میرا
دائم ہس ہس یار وچہ یاراں رہسی ٹر فنا دیکھ مزار میرا

چند سخن مُصنّف بطور شکریہ کتابت طبع کتاب ھذا

در پیشوا دے ہویا پیش جا کے جس وقت ایہ ختم کتاب ہوئی
حرف حرف کر کے سُنی پیر میرے منظور وچہ پاک جناب ہوئی
فاضل مرد پُر درد سی پڑھن والا رو رو محفل ئی بے آب ہوئی
دائم آہ تساہ دے شور پگئے واہ واہ بھی بیحساب ہوئی

دیگر

طبع سامع دی چاہیا طبع ہووے طبع ٹھیک طبیب پچھاندا اے
جھب چھپ جائے متاں چھپ جائے کوئی بار نہ دم مہمان دا اے

چھاپے چڑھے جو طرف ہتھیں کہن پیلی ظاہر کردا ایہ لال عرفاندا اے
دنیا وچ حضور ظہور کھلے دفتر پریم عشق دے شاندا اے
ہویا کرم مصنف عاجزے تے اللہ میاں دلیلاں نوں جاندا اے

کدوں چھپنا سوہن چھپنا سوہنا چھپے نہ کم جوان دا اے
ہووے جب عیاں نہاں نہ رہ حرف حرف وچ راز نہاندا اے
بناں بولیاں ہوئی منظور بولی دائم کرم کریم رحماندا اے

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

آخر کار سچا بخشنہار توں میں ہور سب جھیڑے عرض رسول اللہ
کراں منتی عرض ضعیف خاکی رحمت اپنی کریں نزول اللہ
ازل ابد ہووے مددگار کلمہ ہور اوٹ ناہیں کوئی سوا اللہ

یؤمنون بالغیب ایمان جنہاں ہوئی وچ درگاہ مقبول اللہ
ماں باپ استاد دی آل برکت ہووے اس پیش وصول قبول اللہ
دائم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تمت بالخیر

خوشنویسی

آفرین اے منشیاں کاتباں نوں جنہاں خط خوش خط تحریر کیتا
دوہاں سوہنیاں سوہنی کتاب تائیں پھڑ کے قلم قدرت خوش تصویر کیتا

محمد اشرف تے اسلم[۱] حیات دوہاں سوہنا نقش روشن دلپذیر کیتا
سوہنے سوہنی دے زلف زنجیر اندر رہنوال فقیر اسیر کیتا

خوشنویساں مصوراں عقل منداں الہ آباد دا نام تشہیر کیتا
سوہنی وانگ دریانوں چیر یونے دائم کرم کریم قدیر کیتا

اثر دائم

تاریخات تصنیف

(از قلم جناب حضرت مولانا مولوی محمد امام اللہ صاحب امام التاریخ مدظلہ رئیس اعظم چک عمر علاقہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات پنجاب)

واللہ غالب بامرہ

اندریں ایام شد تصنیف ایں افسانہ
بار دیگر قصہ سوہنی بیان شد مہرباں

[۱] منشی محمد اسلم صاحب حیات جو میرے مخلص دوست ہیں۔ دائم قادری

ہر کہ خواند ہمچوں مجنوں میشود دیوانۂ — یا چو ہینوال باشد مبتلائے پُر فغاں
ہست ہر یک نقط او چوں گوہر کان عدن — باب ارشد باب رحمت نقطہ او دلنشاں
جملہ حالاتش مفصل جملہ مضمون باصفا — در ستائیش دلپذیر و دل پسند دوستاں
سال تصنیفش چو جستم ہاتف غیبی بمن — گفت زیبا داستاں شیریں بیاں سوز نہاں

قطعہ تاریخ

از کلکِ افکار جواہر نگار فدائے محمد مظفر علی خلف الصدق امام التاریخ مولانا مولوی محمد سلام اللہ صاحب مرحوم

۵۵ —— گل باغ نور الٰہی —— ۱۳ھ

کرد چوں تصنیف ایں زیبا کتاب — مخلص ما دائم شیریں بیاں
سال تصنیفش کہ ہاتف ناگہاں — گفت شیریں داستاں وردِ زباں

ایضاً منہ

ایں مبارک کتاب شد تصنیف — ہر یکے لفظ او عجیب و غریب
بس مبارک کتاب خوب۔ بگو — سال تاریخ ایں کتاب عجیب

از نتیجۂ افکار جناب منشی محمد اسلم صاحب حیات (تخلص) صدیقی الہ آبادی

کیاں شاعراں سوہنیاں لکھیاں نے ایپر نہیں کوئی ایس دے ہار سوہنی
ہر اک لفظ ہے راز نیاز دا لا چھیڑی عشق مضراب دی تار سوہنی
ساری عمر نہ بھلسی اوس تائیں جیہڑا پڑھ لیوے اک وار سوہنی
دائم شاعری وچ اُستاد ڈاڈھا قلم چلدی تیز رفتار سوہنی؟
گھڑا ہار گیا پھر بھی نہ ہاری ہینوال ڑے یار دی یار سوہنی!!
عشقوں بھل بھلا کے سب گلاں لنگی موت حیات تھیں پار سوہنی!!

نتیجہ طبع فخر الشعراء جناب منشی محمد رمضان صاحب کھوکھر وزیر آبادی

قصہ سوہنی تے مہینوال والا لکھیا دائم نامی سخن دان پیارے
نازک مغز کھل جان مثال غنچے جد وی شعر دا لطف اٹھان پیارے
کھنا شعر دا جگر دا خون پینیاں نہیں شعر بنان آسان پیارے
حرف حرف اہدا کیوں نہ شرف پاوے بے نظیر ہے طرز بیان پیارے
شعر سخن دا بحر سیلاب اندر گویا وچہ چناب طغیان پیارے
حاسد ہا ویہ وچہ نہ جلن کیونکر سُنکے شعر پیغام جنان پیارے
سوہنی تار تے مست مضراب دی لے محفل عشق عشاق مستان پیارے
سوہنی شاعری ہے دائم شعر تیرا پیر دلاں نوں کرے جوان پیارے
ویکھ اوسدا طرز بیان سوہنا سخن فہم ہو گئے قربان پیارے
قدر سخن سندی سخن دان جانن کی پہچان بے علم نادان پیارے
شاعر سخن دے بحر وچہ کھان غوطے تاں اک گوہر مقصود پان پیارے
دائم رہے بہار اس بوستان دی باد خزاں تھیں ملے امان پیارے
سوہنی طرز کلام ادا شیریں نکتے عجب الہام دی شان پیارے
ہمصفیر ہمسدے تے علم والے سُن سُن کہن سبحان سبحان پیارے
جھوم جھوم کے نشے عرفان اندر داد دین نامی قدردان پیارے
لکھے کوئی تعریف تصنیف سوہنی طاقت قلم وچہ نہیں بیان پیارے

ایضاً

پڑھکے دائم اقبال میں ویکھیا اے قصہ سوہنی تے مہینوال تیرا
فضل شاہ اتے وارث شاہ وانگوں ہے بہت بلند خیال تیرا
ودھ قیمتی ہیریاں موتیاں تھیں اک اک شعر ہے بے مثال تیرا
تنگ طرح تے شعر دردلکھناں ڈٹھا ایہہ رمضان کمال تیرا

از نتیجہ افکار جناب محمد انور صاحب انور انصاری حافظ آبادی

ہوئی طبع سرشار دیدار کرکے تیری دائم اقبال کتاب سوہنی
سوہنی ویکھ ہر کوئی سوہنی آکھدا اے جینوں بخشیا رب خطاب سوہنی
لٹ لیا سوہا لیاں قافیاں نوں ہوئے سندیاں سارے بیتاب سوہنی
ہور سوہنیاں سوہنیاں لکھ جاویں وچہ ذریاں ایہہ آفتاب سوہنی
دائم روشن ضمیر فقیر کولوں آئی ہو کے تے فیضیاب سوہنی
دائم نے اقبال اقبال دائم بے مثال تے لاجواب سوہنی

تمت

پُر تاثیر سنیاں سینہ چیر جاندی بے نظیر اکسیر نایاب سوہنی
انور دائم اقبال کمال کیتی لکھی سوہنی بے حساب سوہنی

بالخیر

(حافظ محمد اسمٰعیل منیجر حجازی پریس پرنٹر و پبلشر نے حجازی پریس لاہور میں چھپوایا)

(۱۶۱۲)